فتنہ عشق

تحریر: مریم ملک

کبھی عرش پر کبھی فرش پر

کبھی ان کے در کبھی در بدر

غم عاشقی تیرا شکریہ میں

کہاں کہاں سے گزر گیا

زندگی کبھی کبھی ایسے راستوں پر لا کھڑا کرتی ہے کہ آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا گھپ اندھیرا چھا جاتا ہے، انسان بری طرح بکھر جاتا ہے ایسے جیسے آندھی کے بعد درختوں کے پتے.......
وہ بھی ایک بکھرا ہوا شخص تھا جسے وقت کے ظالم تھپیڑوں نے بکھیر کر رکھ دیا تھا اور اتنی بے دردی سے بکھیرا تھا کہ وہ خود کو سمیٹ ہی نا پایا تھا

انتظار، سننے میں بہت ہی چھوٹا سا لفظ لگتا ہے لیکن اسکے معنی صرف وہی جان سکتے ہیں جنہوں نے عشق کی انتہا کی ہو، عشق انتظار ہی تو مانگتا ہے، ہجر یار بہت دردناک ہوتا ہے، اور یہ وہی محسوس کرتے ہیں جو عاشق ہوں، جو

عشق کے میدان میں اپنی پوری تیاری کے ساتھ اترتے ہیں، دل میں ایمان ہو اور لفظوں میں سچائی تو عشق کی معراج ممکن ہوتی ہے، .... اصل کامیاب وہی ہوتا ہے جو عشقِ مجازی میں عشق حقیقی تک کا سفر کرتا ہے، .....

لیکن میرے لیئے عشق فتنہ ثابت ہوا فیری، مجھے پتا ہی نا چل سکا کہ آپ کا رب میرے عشق کا امتحان لے رہا ہے، وہ عشق جو میری رگوں میں گردش کرتے خون کی مترادف ہے، میری ہر آتی جاتی سانس کی ضمانت ہے، اس عشق میں،

میں سرخرو ہی نا ہو سکا، عشق کے بڑے بڑے دعوے کرنے والا آپ کے رب کی چھوٹی سی آزمائش بھی برداشت نا کر سکا، ..... دسمبر کی ٹھٹھراتی سردی میں وہ جواں شخص ٹیرس پر شرٹ لیس کھڑا آسمان پر چمکتے تاروں کو دھندلی نظروں سے دیکھتے ہوئے نم لہجے میں مدھم سا بول رہا تھا

کسرتی جسامت کا حامل وہ شخص کسی اور ہی دنیا کا باسی معلوم ہو رہا تھا جو

.....راستہ بھٹک جانے پر رو رہا تھا،

اسکے پہلو میں موجود دل ساکت تھا گویا اس میں ڈھڑکنے کے لیئے جان ہی نا بچی ہو، جبکہ ڈارک براؤن آنکھوں میں اذیت کا ٹھاٹھے مارتا سمندر آباد تھا ،اگر اس وقت کوئی اسے دیکھ لیتا تو گویا اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا،

کیونکہ اسکی سفاکیت کا راج پورے انڈرورلڈ میں چلتا تھا، پیرس کا وہ ولن مانا جاتا تھا، جس کے اشاروں پر پورا پیرس چلتا تھا، اسکی طلسماتی شخصیت ہر کسی کو جکڑ کر رکھ دینے کی صلاحیت رکھتی تھی، اسکا بظاہر اندر سے بہت مختلف تھا وہ اندر سے اس سہمے ہوئے بچے کی مانند تھا جس کو گناہ کرنے سے روکا جائے اور وہ پھر بھی گناہ کرے تو اسے ڈانٹ کر کہا جائے کہ اس غلطی پر اللہ میاں بھی آپ کو سزا دیں گے تو وہ سہم جاتا ہے بالکل اسی طرح، وہ بھی سہما ہوا تھا لیکن ہر چیز کو

وہ پوشیدہ رکھے ہوئے تھا اس نے اپنے ضمیر کو سلا دیا تھا، وہ لوگوں پر رحم نہیں کھانا چاہتا تھا اور وہ رحم کھاتا بھی نہیں تھا کیونکہ ان انسانوں نے بھی تو اس پر رحم نہیں کھایا تھا۔۔۔۔

براؤن سلکی بال بے ترتیبی سے اسکے کشادہ ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ کنپٹی سے لے کر گردن تک جاتی ہری اور لال رگیں ابھری ہوئی تھیں جو اسکے شدتِ ضبط کی گواہی دے رہی تھیں، اسکے پھولے مسلزاور کسرتی سینہ تیز تیز سانس لینے کی وجہ سے مزید پھول رہے تھے۔۔۔۔

کہاں ہو آپ فیری اب آپ کی جدائی میرے لیئے ناسور بن گئی ہے، یہ ہجر اس موت سے بھی بدتر بن گئی ہے کہ نا تو حلق سے موت کھینچتی ہے اور نا ہی سکون کا سانس لینے دیتی ہے،... ایک بوجھل سانس فضا کے حوالے کرتے اس نے اپنا سر پیچھے کی طرف گراتے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں، بند آنکھوں کے پردے پر لہراتے عکس کو دیکھتے ہی ایک آنسو نکلتا اسکی کنپٹی میں جذب ہوا تھا۔۔۔۔

لوٹ آؤ یارا، یہ نا ہو کہ آپ سے ملے بغیر آپ کو اتنے سالوں بعد بھی دیکھے بغیر مر جاؤں،۔۔

آہ! چودہ سال، فیری، چودہ سال بہت ہوتے ہیں یارا، جہاں آپ کو دیکھے بغیر ایک پل بھی گزارنا مشکل ہوتا تھا اور اب دیکھو چودہ سال گزر گئے ہیں ،اور یہ چودہ سال میرے لیئے چودہ صدیوں کے برابر رہے ہیں، آپ کی تلاش کی پیاس ہے کہ ختم ہو کہ ہی نہیں آرہی، مل جاؤ یارا اب بس کر دو مزید آپ سے دوری برداشت کرنا میرے بس میں نہیں رہا، دل کرتا ہے کہ آپ کہیں سے بھی میرے سامنے آجاؤ اور میں آپ کو اس ظالم دنیا سے چرا کر لے جاؤں،۔۔۔ اسکا جسم آہستہ آہستہ ڈھیلا پڑ رہا تھا جبکہ آواز بھی مدھم سے مدھم تر ہوتی جارہی تھی جب وہ اچانک زمین پر گھٹنوں کے بل گرتے رونے لگا تھا اور اتنا رویا تھا کہ اسکے رونے کے ساتھ آسمان بھی اپنی لے بدلتا خوب رویا تھا، جہاں پہلے آسمان پر خوب تارے چمک رہے تھے اب وہ کالی گھٹاؤں کی لپیٹ میں آگیا تھا، اسکی چیخوں میں آسمان کی گرج

بھی شامل تھی، آج وہ انڈر ورلڈ کا ولن رو رہا تھا آج اگر کوئی اسے دیکھ لیتا تو یقیناً ان کا دل پھٹ جاتا، وہ ایک مرد ہوتے چیخ چیخ کر رو رہا تھا، کیونکہ اس نے عشقِ مجازی اور عشقِ حقیقی دونوں کو کھویا تھا۔۔

اگر عشقِ مجازی اس سے جدا کر دیا گیا تھا تو اس نے عشقِ مجازی کی جدائی میں اپنے عشق حقیقی کو خود کھویا تھا اور آج وہ خالی ہاتھ رہ گیا تھا، کچھ بھی تو اسکے پاس نا بچا تھا سوائے پچھتاوے اور بے بسی کے، .....

****

کالا گہرا جنگل جہاں ہر طرف درختوں کا گھیراؤ تھا ایسے درخت جو دکھنے میں ہی بہت خطرناک لگتے تھے جن کی بل دار شاخیں بلندیوں کو چھو رہی تھیں --

جانوروں کی خوفناک آوازیں چاروں طرف گونج رہی تھیں کسی بشر کا وہاں نام و نشان تک نہ تھا لیکن ایسے میں ایک شخص بلیک اوورکوٹ میں ملبوس اپنا چہرہ بلیک رومال سے ڈھکے، اور اپنے ہاتھوں کو اوورکوٹ کی پاکٹس میں پھنسائے وہ بغیر کسی ڈر و فکر کے آزادنہ چال چل رہا تھا---

اسکی کالی گہری آنکھیں، جنگل کے اندھیرے کو بھی مات دے رہی تھیں ایسا اندھیرا جو دوسروں کی زندگیوں میں اندھیرا پھیلا دیتا تھا---

وہ پہاڑ کی مانند دکھنے والا شخص ایک بڑے سے درخت کے سامنے آ کر رک گیا، درخت کی شاخ سے لپٹے سانپ نے اپنے سامنے کھڑے دیو قامت شخص کو دیکھتے اس کو ڈسنے کے لیئے اپنی زہریلی زبان باہر نکالی تھی۔ سانپ

کی حرکت پراس پُرِاسرار شخص کے ہونٹ رومال کے اندر ہی طنزیہ انداز میں ڈھلے تھے۔۔۔

آنکھوں کا رنگ فورآ بدلا تھا جس کی جگہ سنہری رنگ نے لی تھی، سنہری آنکھوں نے اس سانپ کا پورا جائزہ لیا تھا اور وہی ہوا تھا جو ہمیشہ سے ہوتا آرہا تھا اس کی پراسرار جادوئی آنکھیں سانپ کی زندگی کو نگل گئی تھیں اور وہ سانپ بے جان ہوتا شاخ سے لڑھکتا زمین پر گر گیا تھا

____

تم سے زیادہ زہر تو انسان میں ہوتا ہے، حیف اس دنیا میں تم بے مقصد پیدا کیئے گئے تھے جسے میں نے فنا کر ڈالا۔..... وہ جب بولا تو لہجہ ہر احساس سے خالی تھا، سرد وسپاٹ آگ کی مانند جو لوگوں کو جلا کر راکھ کر دیتی تھی

____

سانپ کو دیکھتے اس دیو قامت شخص نے استہزایا سرد لہجے میں کہا تھا اور دوبارہ اپنی نظریں درخت پر جمادی تھیں، آنکھوں کا رنگ اب بنفشی ہو گیا تھا اس کی آنکھوں کے جادو سے درخت درمیان سے کٹ گیا تھا۔۔

ایک تفصیلی نظر چاروں طرف دوڑاتے اس دیو قامت شخص نے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھائے تھے اور اپنی چیل جیسی نظروں سے پورے بلیک محل کا جائزہ لیا تھا، جو جادو سے سب کی نظروں سے اوجھل تھا۔

پورے محل کا جائزہ لیتے ہی اسے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔ آنکھوں کا رنگ اب واپس ڈیپ بلیک ہو گیا تھا یک دم اس نے اپنی آنکھیں بند کر دی تھیں اور جو کچھ اس کی غیر موجودگی میں محل میں واقع ہوا تھا وہ کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے بند پردے پر چلتا گیا تھا۔۔

اس شخص نے پر اسرار لہجے میں کہتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں لیکن آنکھوں کا رنگ اب گہرا کالا ہو گیا تھا۔۔

سیٹی کی دھن بجاتے اس پہاڑ نما شخص نے اپنی آمد کی جیسے اطلاع دی ہو جس سے محل کے سب دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے تھے۔۔۔

ویلکم وائلڈ مین بلیک محل میں آپ کا سواگت ہے!!! محل سے گونجتی مردانہ تڑپتی آواز نے ماحول کے سکوت کو توڑا تھا۔اس آواز کو سنتے وائلڈ مین کی گہری کالی آنکھیں پر اسرار سا چمکی تھیں،اسے یہ آواز الگ سا ہی سرور بخشتی تھیں،ایسا سرور جو روح تک کو سرشار کر دیتا تھا

یہ آواز وائلڈ ایگل کے اس دوست (دشمن) کی تھی جسے ٹکرے ٹکرے کر دینے کے بعد بھی اسکا دل چاہتا تھا کہ وہ دوبارہ زندہ ہو اور وائلڈ ایگل اسے اس سے بھی بدتر موت دے جس کا وہ حقدار تھا،

بلیک محل کا بادشاہ وائلڈ مین، کالی گہری آنکھوں سے جادو کرنے والا ایک ڈیپ ائیڈ، بنفشی آنکھوں سے ہپناٹائز کرنے والا دیوتا حسن جس کے ایک اشارے پر کئی لڑکیاں اپنی جان دے دیں، سنہری آنکھوں سے موت کی دعوت دینے والا وائلڈ ایگل جس کے وار سے بچ پانا ممکن ہی نہیں ناممکن سا تھا۔

بلیک محل کے اوپر تراشہ گیا بلیک ایگل کا بارہ فٹ کا مجسمہ، جو بالکل اسی طرح کا تھا جیسے کہ وائلڈ مین کی پشت پر ٹیٹو بنا ہوا تھا،

اس کے محل کے ارد گرد گھومتے ٹائیگر، شیر اور وولف جو جنگل کے خطرناک جانوروں میں شمار کیئے جاتے تھے لیکن وائلڈ مین کے چنگل میں وہ پھنس کر رہ گئے تھے اب اس کی غلامی کرنے کے سوا وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے اگر کرتے تو اس کا وائلڈ ایگل روپ اجاگر ہو جاتا جو وہ بالکل بھی نہیں چاہتے تھے۔۔۔

اپنے ظالم مالک کو دیکھتے وہ اسکی راہ میں سر جھکائے آبیٹھے تھے۔

جبکہ وائلڈ مین بغیر کسی خوف کے اپنے وہی ازلی شاہانہ انداز میں کھڑا رہا۔

آنکھوں کا رنگ اب بھی وہی سیاہی بھرا تھا۔

میں نے کیا تم سب کو حکم دیا کہ یہاں آبیٹھو؟؟؟اپنے نک نیم کی طرح اس کا لہجہ بھی بہت دیپ تھا۔اپنے ظالم بادشاہ کی سرد پتھریلی آواز کو سنتے وہ سب فوراً کھڑے ہوئے تھے لیکن جانے کی ہمت اب بھی ناپائید تھی

۔۔۔

اندازہ تھا انہیں کہ ان کا ظالم بادشاہ ان کی اس نافرمانی پر کیسی سزا ان کے لیئے منتخب کرتا،اس نے انسان ہوتے ہوئے بھی جنگل کے خطرناک جانوروں کو اپنا غلام بنالیا تھا،دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل اس نے اپنی الگ دنیا بسا رکھی تھی جہاں وہ رہتا تھا اور اس کے دو پارٹنر جو فلحال ایمزون جنگل میں وزٹ کرنے گئے ہوئے تھے۔۔۔

وائلڈ مین اپنے جادو سے جانوروں سے بات کرتا بھی تھا اور ان کی سمجھتا بھی تھا۔۔

وائلڈ مین کی ڈکشنری میں دھوکے باز کی کیا سزا ہوتی ہے ٹائیگر؟؟ وہ اپنی سرد آواز میں پوچھ ٹائیگر سے رہا تھا لیکن کالی گہری آنکھیں وولف پر جمی ہوئی تھی۔ جو اسکی سرد نظروں سے گھبراتا بھاگ جانے کی خواہش کر رہا تھا

۔۔

کچھ دیر پہلے جو گڑبڑ اس نے محسوس کی تھی وہ وولف کی زات سے ریلیٹیڈ تھی۔ جو اپنے وولف ساتھیوں سے بھاگ جانے کی پلاننگ کر رہا تھا کیونکہ بھیڑیا کبھی بھی اپنی آزادی پر کمپرومائز نہیں کر سکتا لیکن وہ بھول گیا تھا کہ ان کا وائلڈ مین ایک چلتی پھرتی موت تھا جس پر بھی اس نے اپنی ایک سنہری نظر ڈالی اس نے دنیائے فانی سے کوچ کر جانا تھا، اس کی دنیا میں صرف اس کی مرضی سے ہی آیا جا سکتا تھا اور اسکی ہی مرضی سے جایا جا سکتا

تھا، بھلا اس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ وہ وائلڈ مین کی دنیا سے بھاگ سکتا تھا

۔۔

وائلڈ ایگل مطلب موت لیکن دلکش،...ٹائیگر کی غراتی آواز سنتے ہی وائلڈ ایگل کا روپ اجاگر ہوا تھا جبکہ گہری کالی آنکھیں سنہری آنکھوں میں بدل گئی تھیں۔۔

سب جانور ایک دو قدم پیچھے ہٹے تھے سوائے وولف کے جسے ہر حال میں موت کا سامنا کرنا تھا۔۔۔

چاروں طرف اندھیرے میں صرف ان جانوروں اور وائلڈ ایگل کی چمکیلی سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں جو تب ہی چمکتی تھیں جب کسی کی موت آنی ہوتی تھی۔۔۔

معاف کردو وائلڈ مین لیکن تم جانتے ہو کہ غلامی کرنا ہماری فطرت میں شامل نہیں، ہم آزاد جیتے ہیں کسی کی غلامی کرنا ایک بھیڑیے کو زیب نہیں

دیتا،... ڈیپ براؤن کلر کا بھیڑیا شاید نیا آیا تھا اس لیئے تو وہ بغیر وائلڈ ایگل کے خوف سے اس کے آگے سر اٹھائے اکڑ کر بول رہا تھا۔ ان خطرناک جانوروں کی دھاڑیں کسی بھی نارمل انسان کے اوسان خطا کر سکتی تھیں۔ اسکی بات پر ہر چیز ساکت ہو گئی، پھر یک دم ایک دھماکے کے ساتھ وولف کا جسم بھی پھٹ کر ہر طرف بکھر سا گیا، اس کا خون محل کے باہر بلیک سٹون سے بنے فرش پر پانی کی طرح پھیلنے لگا تھا لیکن وائلڈ مین نے صرف دو سکینڈ میں ہر چیز کو آنکھوں کے جادو سے صاف کر دیا تھا۔ اس نافرمان وولف کا انجام ان جانوروں کے لیئے نیا نہیں تھا لیکن وائلڈ مین کی انکھوں کا رنگ اب آگ جیسا ہو گیا تھا جس کا مطلب تھا کہ اب ان کا مالک آتش فشاں بن کر پھٹنے والا تھا، آگ یعنی غصے کی علامت۔

غصہ تو آنا ہی تھا آخر کار پہلی مرتبہ کسی نے اس کے آگے زبان درازی کی تھی۔۔

اور کس کو آزاد ہونا ہے ؟؟اسکی دھاڑ ٹائیگر و شیر کی دھاڑ کو بھی مات دے رہی تھی۔ بلیک محل اس کی دھاڑ سے لرز اٹھا تھا۔

اسکی خوفناک دھاڑ پر سب پھر سے ایک دو قدم پیچھے ہوئے تھے جسے دیکھ اس کی آنکھوں سے شعلوں کی سی تپش نکلی تھی۔۔

اپنی زبان میں ان سب کو سمجھا دو ٹائیگر کہ جس نے بھی وائلڈ مین سے مخالفت مول لی، تو مجھے وائلڈ مین سے وائلڈ ایگل بننے میں دیر نہیں لگے گی ،....ایک سرد نظر ان سب پر ڈال وہ محل کے اندر بڑھ گیا تھا۔ جس کے دروازے اس کی آمد سے قبل ہی کھل گئے تھے۔۔

اندر قدم رکھتے ہی پورا محل روشنیوں سے نہا گیا وہ محل جتنا باہر سے ڈراؤنا لگتا تھا اندر سے اتنا ہی خوبصورت تھا،

جرمنی کے ساؤتھ ویسٹ کوسٹ میں واقع بلیک فاریسٹ واقعی اپنے نام کی طرح بلیک تھا، اور اس پر حاکمیت کرنے والا وائلڈ مین۔۔

پورے لاؤنج میں طائرانہ نظر ڈالتا وہ اپنے روم کی طرف بڑھ گیا تھا جو تیسری منزل پر واقع تھا پہلے دو پورشن اسکے پارٹنر کے زیرِ استعمال تھے جو وائلڈ مین کی طرح جادو تو نہیں کرتے تھے لیکن اپنے ہاتھوں کا استعمال وہ بخوبی کرنا جانتے تھے۔۔

اپنے کمرے کا پاسورڈ اپنی بلیک آئیز کی مدد سے وہ کھولتا جونہی اپنے کمرے میں داخل ہوا تو ایک خوشبو اور سنہری روشنیوں کا سیلاب تھا جو امڈ پڑا تھا، وائلڈ ایگل نے اپنی آنکھیں بند کرتے اس خوشبو میں ایک گہری سانس بھری تھی اور اپنی آنکھیں کھولتے اس نے بڑی باریک بینی سے چاروں طرف کا جائزہ لیا تھا جو شیشے کی طرح چمک رہا تھا اس کمرے کی چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کر دیتی تھی، آج تک وائلڈ ایگل کے روم میں کسی نے بھی

داخل ہونے کی جرآت تک نا کی تھی، چاہے وہ مونسٹر اور الکحول ہی کیوں نا ہوں، اپنے روم میں وہ کسی کی بھی موجودگی برداشت نا کر سکتا تھا۔

روم کے وسط میں جہازی سائز بیڈ رکھا گیا تھا جو ریشم بلیک تھا جس کی فرنیچے بلیک سٹون سے بنے فرش کو چھو رہی تھی، اس پر گرے ہی کمفرٹر اور کوشنز رکھے گئے تھے، بیڈ کے ترچھے سائیڈ پر ایک دیوار گیر ایکوریم بنایا گیا تھا جو پہلی نظر میں ہی مبہوت کر دینے کی صلاحیت رکھتا تھا، اس ایکوریم میں تیرتی سنہری مچھلیاں ایک دوسرے سے اٹھکیلیاں کر رہی تھیں جب کے نیچے بالکل ایک سمندر کی تہہ کے جیسے سماں باندھا گیا تھا، مختلف نسل کی یہ مچھلیاں وائلڈ ایگل کی پسندیدہ جانی جاتی تھیں، اس لیئے تو انہیں دیکھتے ہی وائلڈ ایگل کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔

،،ان سے ذرا ہٹ کر دوسری طرف ڈریسنگ روم اور واشروم بنائے گئے تھے جبکہ شاور کے لیئے الگ جگہ بنائی گئی تھی، کمرے کی دیواروں پر جگہ

جگہ خوبصورت مصوری کی گئی تھی جو مصور کے شاہکار کی قابلیت کا اصل ثبوت تھیں،۔،....

بیڈ کے دائیں سائیڈ پر تقریباً پندرہ قدموں کی دوری پر ایک دیوار گیر مرر وال تھی جسے کھول کر دیکھا جائے تو سامنے ہی بڑی شیشے کی کھڑکیاں تھیں جس پر گرے دبیز پردے گرے ہوئے تھے،اسکے قریب ہی آڑی ترچھی بلیک سنگ مرمر کی سیڑھیاں تھیں جس کی حد سیٹنگ ایریا تک ختم ہوتی تھی،۔۔

ہر چیز کا باریک بینی سے جائزہ لینے کے بعد وائلڈ ایگل شاور لینے کے لیئے چل گیا تھا تقریباً دس منٹ بعد جب وہ واپس آیا تو وائٹ باتھ گاؤن میں ملبوس تھا،اس کے سنہری بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جو وائلڈ ایگل کو کوفت میں مبتلا کرنے کا سبب بن رہا تھا رہا تھا،بلیک آنکھوں میں بے زاری لیئے اس نے ڈریسنگ مرر سے اپنا عکس دیکھا تھا اور دو ہی سیکنڈ میں ترتیب سے

اسکے بال سیٹ ہو گئے تھے، وارڈروب سے اپنی بلیک پینٹ شرٹ نکالتے وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا تھا،.......

جب صرف بلیک پینٹ میں وہ ڈریسنگ روم سے نکلا تو اسکی کسرتی جسامت خشک ہو گئی تھی، پشت پر بنا ایگل کا ٹیٹو پوری آب وتاب سے جگمگا رہا تھا۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد جبکہ چوڑی ورزشی جسامت اسے کسی پہاڑ کی مانند بناتی تھی، دائیں بازو پر لکھے اس کے فیورٹ الفاظ

Dead but pretty

اپنے معنی کی طرح چمک رہے تھے،۔۔

ایکوریم کی طرف دیکھتے وائلڈ ایگل کی آنکھوں میں چمک بڑھی تھی، اسکی طرف بڑھتے وائلڈ ایگل نے اپنا دایاں ہاتھ ایکوریم پر رکھا تھا، اٹھکیلیاں کرتی مچھلیاں کسی احساس پر یک دم ساکت ہوئی تھیں، اپنے مالک کی

خوشبوؤں محسوس کرتی وہ خوشی سے اسکے آگے تابعداری سے ٹھہر گئی تھیں،. جنہیں دیکھتے ہی وائلڈ مین خوبصورتی سے مسکرایا تھا اسکی تھوری پر واضح ہوتا خم اپنی جھلک دکھلا کر غائب ہو گیا تھا،۔۔۔

ان تین دنوں کی دوری میں میں نے تم سب کو بہت مس کیا مائی سن شائنز ،... مرر کی سطح پر اپنی انگلی ٹریس کرتے ہوئے وائلڈ ایگل نے چاہت سے ...... کہا تھا ایسے جیسے کہ ایک شوہر اپنی بیوی کو کہتا ہے،

وائلڈ ایگل کی بات پر وہ مچھلیاں گول گول گھومنے لگی تھیں جیسے کہ وہ کہنا .... چاہ رہی ہوں کہ انہوں نے بھی اپنے مالک کو بہت مس کیا تھا،

انکے جواب پر وائلڈ ایگل چہرے پر مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھنے لگا، اور وہ بھی پورے غور سے اپنے مالک کو دیکھنے لگی کئی منٹس ایسے ہی گزر گئے جب وائلڈ ایگل کی کی آنکھوں کا رنگ بدلتا بلیو ہوا تھا، بلیو یعنی رابطے کی علامت

۔۔۔۔

کب واپس آرہے ہو؟؟،... مررسے دیکھتے اس نے اپنے پارٹنرز کو سرد آواز میں مخاطب کیا تھا، اسکا لہجہ اب یکسر بدل گیا تھا ہر احساس سے عاری ہو گیا تھا، اس نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ جس مقصد کے لیئے ایمازون جنگل گئے ہوئے ہو وہ تکمیل تک پہنچا یا نہیں، کیونکہ اسے اپنے پارٹنرز کی قابلیت پر پورا بھروسہ تھا وہ جانتا تھا اسکے پارٹنر کوئی کام ادھورا چھوڑتے ہی نہیں تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں جو ایمازون جنگل کی حدود سے نکل رہے تھے وائلڈ مین کی آواز پر مونسٹر تو نہیں البتہ الکحول ضرور مصنوعی ڈر سے اچھل پڑا تھا۔۔۔۔۔

ووائلڈ ڈیڈیہ نننننن،... اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اپنی ڈھرکنوں کو سنبھالتے الکحول احتجاجاً چلایا تھا۔۔۔۔

الکحول کی نزاکت پر جہاں مونسٹر نے مسکراہٹ دبائی تھی وہی وائلڈ ایگل اسکی نزاکت پر صرف اپنی آنکھیں ہی گھما کر رہ گیا تھا،اسے کچھ کہنا مطلب بھینس کے اگے بین بجانے کے مترادف تھا،اس لیئے اسے بھی کچھ کہنا بے کار تھا کیونکہ الکحول کی ڈکشنری میں سدھرنا ممکن ہی نہیں ناممکن سا تھا

کل تک آجائیں گے وائلڈ مین اور
کام ہو گیا ہے جو گرہوں اس جنگل کی جڑوں کو
کھوکھلا کر رہا تھا اب اسی جنگل کی زمین کی تہہ میں نیست و نابود ہو کر رہ گیا ہے،شاید انہیں اندازہ نہیں تھا کہ اس باران کا پالا ہم سے پڑا ہے،.....
الکحول کو نظرانداز کرتے مونسٹر نے زمین پر اپنے مضبوط قدم آگے بڑھاتے لہجے کو سپاٹ بناتے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی نظر اندازی پر الکحول نے تیکھی نظروں سے مونسٹر کی چوڑی پشت کو گھورا تھا، اور اسی خفا نظروں سے دیکھتے اپنے قدم اسکے پیچھے بڑھائے تھے ۔۔۔۔

گڈ یہی امید تھی تم سے مونسٹر، کل تک تم دونوں مجھے بلیک فوریسٹ میں ملو، ۔۔اپنا حکم سناتے اس نے رابطہ منقطع کر دیا تھا اور خود دوبارہ سے ایکوریم کی طرف متوجہ ہوا تھا کیونکہ ابھی پورا گھنٹہ نہیں ہوا تھا، اور یہ پورا گھنٹہ وائلڈ ایگل ان کے نام کرتا تھا۔۔۔۔

الکحول جس نے کچھ کہنے کے لیئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ وائلڈ ایگل کے اچانک رابطہ منقطع کرنے پر اسے دُگنی تپ چڑھی تھی ۔۔۔
اوہہ، میری تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے دو دن سے خواری کر رہا ہوں اور ان دو دنوں میں، میں نے پانچ لوگوں کا دنیا سے پتہ کاٹا لیکن وائلڈ مین کو تو بس تم ہی دکھتے ہو سارا کریڈٹ تمہیں ہی ملتا ہے، ۔۔۔ سیخ پا ہوتے الکحول نے

چڑتے ہوئے کہا تھا جبکہ اسکے آگے چلتے مونسٹر نے ذرا سا رخ ترچھا کرتے اس لوٹنکی کو گھورا تھا، جس کی ایک دفعہ زبان کھلتی تھی تو گویا بند ہونے کا نام نہیں لیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلدی چلو ہمیں یہاں سے نکلنا ہے، اگر تمہاری یہی رفتار رہی تو دیر سے وہاں پہنچنے پر وائلڈ ایگل ہمیں زندہ درگور کر دے گا،۔۔۔۔۔ اسے وارن کرتا مونسٹر اپنی رفتار میں تیزی بھر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

الکوحل کی صرف ایک ہی خواہش تھی وائلڈ مین سے تعریف وصولنا جو شاید اس جنم میں ممکن نہیں تھا، ہائے بچارے الکحول کے نکے نکے خواب

۔۔۔

وائلڈ مین جانتا تھا کہ اگر اس نے تعریف کر دی تو الکوحل نے آسمان پر پہنچ جانا تھا جو وہ یہ خطرہ فلحال مول نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

اب انہیں کیسے بھی کر کے بلیک فاریسٹ پہنچنا تھا اگر نہیں پہنچتے تو وائلڈ ایگل کا روپ روشن ہو جانا تھا۔۔ یک دم اپنے سے ایک دو قدم آگے چلتے

الکوحل کو دیکھتے مونسٹر نے اپنا سر تاسف سے جھٹکا تھا کیونکہ مرض لاعلاج تھا۔۔

****

بابا جانی پلیز جانے دیں نا صرف ایک ویک کی تو بات ہے، قسم سے میں اپنا پورا دھیان رکھوں گی اور ویسے بھی میرے ساتھ آپ کی لاڈلی حورین بھی تو ہو گی نا، اور ہم اکیلے تھوڑی نا جائیں گے بہت سے اور سٹوڈنٹس بھی ہونگے،،....اپنے بابا کے آگے پیچھے گھومتی وہ مسلسل انہیں رام کرنے کی کوششوں میں لگی ہوئی تھی جو ماننے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

میں نے کہہ دیا نا نہیں مطلب نہیں،..اپنی اکلوتی بیٹی کو منع کرتے ہوئے عدیل ملک کو برا بھی لگ رہا تھا لیکن وہ کیا کرتے اس دفعہ ان کی بیٹی کی ضد ہی ایسی تھی کہ وہ کبھی بھی نہیں مان سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اپنی دال نہ گلتی دیکھ اس نے اپنے بھائی پلس دوست کو دیکھا تھا جو صوفے پر لیپ ٹاپ لیئے بیٹھا اپنے باپ کی بات سے متفق نظر آرہا تھا، اپنی بہن کے دیکھنے پر اس نے اپنے کندھے اچکا دیئے مطلب صاف تھا کہ وہ اس معاملے میں کچھ بھی نہیں کرسکتا۔اپنے بھائی کو خشمگیں نگاہوں سے گھورنے کے بعد اس نے اپنی مما کو مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا جو کچن میں پہلے سے ہی اپنی بیٹی کی حرکتوں سے بھری کھڑی تھیں۔۔

پرل اگر تم نے دوبارہ یہ ضد کی تو یہ دیکھ رہی ہو میرے ہاتھ میں بیلن اس سے تمہاری خوب پٹائی کروں گی پھر کرتی رہنا ضد،... کچن سے ہی مسز عدیل کی جھنجھلائی سی آواز نکلی تھی ان کی بات پر پرل کے منہ کے زاویے کئی حد تک بگڑے تھے اپنی شہزادی کی مارننگ بے عزتی پر جہاں شاہ ویر ملک نے اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ روکی تھی وہی پر ملازموں کی بھی کھی کھی نکلی تھی، جسے سنتے پرل ملک نے ان سب کو گھورا تھا جو بظاہر تو اپنے

کاموں میں مصروف تھیں لیکن کان انکی طرف ہی تھے

جبکہ عدیل ملک نے مسکراہٹ دباتے اپنا منہ اخبار میں دے دیا تھا، وہ خود بھی اپنی پیاری مسز سے ڈرتے تھے جن کے جیسا نا کوئی پیارا تھا اور نا ہی ان کے جیسا کوئی ہٹلر۔

یہ تھی پیاری سی ملک فیملی

جو ملک ہاؤس میں ہی مقیم تھی۔۔

عدیل ملک اور ان کی زوجہ اسرا ملک جنہوں نے خاندان کی مخالفت لے کر آپس میں محبت کی شادی کی تھی اور لاہور میں ہمیشہ کے لیئے آن بسے تھے۔ان کی دو اولادیں تھیں۔

بڑا بیٹا شاہویر ملک جو ایک پولیس انسپیکٹر تھا چھے فٹ سے نکلتا قد ورزشی جسامت، ہری آنکھیں، گورا رنگ اور سیاہ بال جو اس کی پرسنالیٹی میں اضافہ کرتے تھے۔ان سے چھوٹی پرل عدیل ملک جو کسی آفت سے کم نا

تھی ایڈونچر کرنا وہ اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی تھی اور گھر والے اس سے اسی بات پر نالاں ہوتے تھے ،ایک شرارتی سے من موہنی صورت والی پرل جو اپنی حرکتوں اور صرف نظر آنے والی معصومیت سے کئیوں کا دل فنا کر ڈالتی تھی ،ہری آنکھیں جو بالکل اپنے باپ اور بھائی پر گئی تھیں ، گلابی پھولے گال جسے کوئی دیکھے تو چھونے کی خواہش کیئے بغیر نہ رہ سکے ، شہد رنگ سلکی بال جو اسکی کمر تک آتے تھے ، گلابی ہونٹ جس پر ہما وقت شرارتی مسکراہٹ دیرہ جمائے رکھتی تھی ،اگر وہ شرارتی تھی تو حساس اس سے بھی زیادہ تھی ، بعقول پرل ملک کے اگر اسکے سامنے شیر بھی آجائے تو تھی کہ شیر سے نا ڈرنے والی صرف وہ نہیں ڈرے گی لیکن حقیقت تو یہ ایک چھپکلی ، کاکروچ اور کتے سے ڈر جاتی تھی ۔۔۔۔

پرل عدیل ملک آئی سی ایس سیکنڈ ائیر کی طلبہ تھی اور ان کا یونی ٹرپ بلیک فاریسٹ جا رہا تھا جس کو لے کر وہ بے حد ایکسیٹیڈ تھی لیکن عدیل ملک کے ساتھ ان کی وائف اور ان کے صاحبزادے بھی راضی نا تھے کہ ان کی ملکہ

شرارت اس ٹرپ پر جائے۔ لیکن پرل صاحبہ جو ایک بار ٹھان لے وہ منوا کر رہتی تھی اب انہیں کیسے منانا تھا وہ بخوبی جانتی تھی،اور وہ جرمنی کس مقصد کے لیئے جارہی تھی صرف وہی جانتی تھی یا اسکا خدا،۔۔۔۔

آپ میں سے کوئی بھی ہم سے پیار نہیں کرتا،مجھے تو لگتا ہے کہ میں آپ کی سوتیلی اولاد ہوں جب مر جاؤں گی تو پھر،.. وہ بغیر رکے نان سٹاپ بولتی چلی جارہی تھی اسکی باتوں کو بریک شاہویر کی دھاڑ اور فرش پر چکنا چور ہوتے لیپ ٹاپ نے لگائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پر....ل،،،....شاہ ویر ملک کی دھاڑ پر جہاں صفائی کرتی ملازمہ کے ہاتھ سے ڈیکوریشن پیس چھوٹا فرش پر گرتا اپنے کانچ بکھیر گیا تھا وہی اسرا ملک دہلتے دل سے کچن سے نکلی تھی،پرل ملک کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا جبکہ عدیل ملک جو خفگی سے پرل کو دیکھ رہے تھے اسکا زرد پڑتا چہرہ

دیکھ اپنی خفگی کو بالائے طاق رکھتے تفکر سے اسکی طرف بڑھے تھے

____

جبکہ اسرا ملک بھی اس صورتحال سے پریشان ہوتی جلدی سے پرل کی طرف بڑھی تھیں،،

پری، کیا ہوا بیٹا ریلیکس مما کی جان،...اسرا ملک فکر میں گڑھی پرل کے ہاتھ مسلنے لگی تھیں لیکن اسکی ساکت نظریں ہنوز شاہ ویر ملک کے سرخ چہرے پر جمی ہوئی تھیں جسکی لال ہری آنکھوں میں وحشت سی بھر گئی تھی........،

پرل میری جان، آسیہ پانی لے کر جلدی،...پرل ملک کو اپنے حصار میں لیتے عدیل ملک نے ملازمہ کو کہا تھا جو دور کچن میں سے پانی لے آئی تھی

______

جہاں کچھ دیر پہلے ہنسی مذاق کا ماحول تھا وہ یک دم گھمبیر تا میں بدل گیا تھا، اسرا ملک بھی پریشانی سے اپنی بیٹی کے ٹھنڈے ہاتھ مسلنے لگی تھیں۔۔۔۔۔

اپنی حساس بہن کی حالت پر شاہ ویر ملک نے خود پر کنٹرول کرتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا، اسکی حالت شاہ کو کرب میں مبتلا کر گئی تھی، آخر غصے میں بھی اونچی آواز میں بات کرنے کی کیا تک بنتی تھی جب اسے پتا تھا کہ وہ کسی کی بھی ذرا سی جھڑک برداشت نہیں کر سکتی تھی اور نا ہی ذرا سی اونچی آواز برداشت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہہہ،.... شاہ ویر ملک بے بسی سے چلا کر اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کر مرر ٹیبل پر مارتا، ایک ہی جسٹ میں لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھ سے نکلتے خون کے فوارے نے ملک فیملی کے تینوں افراد کو تڑپا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔۔

ویرو،... شاہ کی پشت کو دیکھتے پرل ملک کے ہونٹ بے آواز ہلے تھے لیکن وہ ان سنی کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے ہمیں بہت مایوس کیا ہے پرنسز آپ سے ہمیں یہ امید نہیں تھی ،...پرل کی طبعیت سنبھلتے ہی عدیل ملک نے اسے دیکھتے شکوے بھرے لہجے میں کہا تھا،۔۔۔

پلیز سوری بابا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میری چھوٹی سی بات سے اتنا سب کچھ ہو جائے گا،.... عدیل ملک کے سینے پر اپنا سر رکھتے پرل ملک نم لہجے میں بولی تھی، اپنے ویرو کی حالت اور اپنے ماں باپ کی خفگی پر اسے اچھی طرح سے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔۔۔۔

عدیل ملک نے کوئی بھی بات کیئے بغیر اسکے گرد حصار باندھا تھا اسے وہ یہ نہیں کہہ سکے کہ اسکے مطابق چھوٹی سی بات انکی جان نکالنے کا سبب بنی تھی۔۔۔

سوری مما،۔۔۔۔عدیل ملک کے حصار سے نکلتی وہ مسز عدیل کے ہاتھوں پر بوسہ دیتی بغیر انہیں دیکھے اوپر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

پرل ملک کی پشت پر لہراتے شہد رنگ بالوں کو دیکھتے اسرا ملک نے اپنی آنکھیں صاف کی تھیں اور عدیل ملک کو ایک نظر دیکھتے دوبارہ کچن میں چلی گئی تھیں،اب یقیناً بریک فاسٹ تو کسی نے بھی نہیں کرنا تھا تو بنانے کا کچھ فائدہ بھی نا تھا، جتنا انہوں نے بنایا تھا وہ سب اسرا ملک نے ملازموں کو دے دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عصر سے عشاء ہو گئی تھی لیکن نا تو شاہ ویر گھر آیا تھا اور نا ہی پرل نے اپنے روم کا دروازہ کھولا تھا عدیل ملک اور مسز عدیل نے کئی بار اسے دروازہ کھولنے کا کہا تھا لیکن وہ ہنوز ڈھیٹ بنی اندر مقید رہی۔۔ کوشش بے سود تھی اس لیئے وہ دونوں میاں بیوی ناکام ہوتے ڈائنگ روم میں میں چلے گئے تھے، اب وہ جانے یا اس کا بھائی۔۔

اندر کمرے میں بند پرل نے کئی بار اپنے ویرو کا نمبر ٹرائے کیا تھا لیکن وہاں سے صرف ایک ہی جواب ملتا آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے۔۔

عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد پرل کھڑکی میں جا کھڑی ہوئی تھی، بلیک حجاب میں مقید چہرہ پر نور سا لگ رہا تھا لیکن اس پر چھائی اداسی اسکے سوگوار حسن میں اضافہ کر رہی تھی۔۔

ایک سرد سانس اندر کھینچتے اسکی توجہ پورچ میں رکتی جیپ کی جانب مبذول ہوئی جہاں سے شاہ ویر اترتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

اسے دیکھتے پرل کمرے سے نکلتی جلدی سے نیچے کی طرف بڑھی تھی، سامنے ہی شاہ ویر اسے اپنی طرف آتا دیکھائی دیا ڈرائینگ روم سے یہ کاروائی ملاحظہ کرتے ان دونوں میاں بیوی کے چہرے پر افسردگی بھری مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔ کیونکہ ان کے دونوں بچے جہاں ضد کے سردار تھے وہی ایک دوسرے کی تکلیف پر تڑپ اٹھتے تھے۔

شاہ ویر ملک نے پرل کی تفکر بھری نظریں اپنے ہاتھ پر جمی دیکھ ایک گہری سانس خارج کی تھی اور اسے اگنور کیئے اسکی سائیڈ سے سیڑھیاں چڑھتا، اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا لیکن دروازہ کھلا رکھا تھا۔

پرل جو شاہ ویر کے ہاتھ کو زخمی نظروں سے دیکھ رہی تھی، شاہ کے اگنور کر کے جانے پر اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے تھے جسے ڈائننگ روم سے دیکھتے وہ دونوں میاں بیوی تڑپے تھے لیکن اسے رخ موڑے

سیڑھیوں کی طرف بڑھتا دیکھ صرف ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے تھے

۔۔۔۔

فکر نا کریں عادی وہ دونوں زیادہ دیر تک ایک دوسرے سے ناراض نہیں رہ سکتے،.... عدیل ملک کے شانے پر اپنی سر ٹکاتے ہوئے اسراملک نے اپنی آنکھیں موندتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

اسراملک کی بات پر عدیل ملک نے اپنے شانے پر رکھے انکے سر پر بوسہ دیا تھا اور خود بھی صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے اپنی آنکھیں موند گئے تب تک جب تک وہ دونوں راضی ہو کر باہر نا آجاتے،.........

شاہ ویر ملک کے کمرے میں جاتے ہی پرل بھی

اسکے پیچھے اسکے روم میں وارڈ ہوئی تھی جہاں وہ صوفے پر نیم دراز تھا۔

پرل چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی اپنے گھٹنوں کے بل شاہ کے پاؤں کے قریب بیٹھی تھی اور آہستگی سے اسکے جوتے اتارنے لگی تھی۔۔۔

اپنے پاؤں پر حرکت محسوس کرتے شاہ ویر نے نامحسوس انداز میں اپنی آنکھیں کھولی تھی اور اپنے قدموں میں بیٹھی اپنی پری کو دیکھتے وہ تڑپ کر سیدھا اٹھ بیٹھا تھا، پرل جو اسکے پاؤں سے جو گرز اتار رہی تھی اسکے سیدھے ہونے پر اس نے اپنے ویر کو نم نظروں سے دیکھا جو بے یقینی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

پری میرا بچہ یہ تم کیا کر رہی تھی میری جان،.. اسے اپنے حصار میں لے کر صوفے پر بیٹھاتے وہ تڑپ کر بولا جبکہ اپنے ویرو کا نرم لہجہ پاتے ہی وہ رو دی تھی اسکے رونے پر وہ بوکھلا سا گیا تھا۔۔

میں بہت گندی ہوں نا ویرو میرے ضد کرنے کی وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچی گھر کا ماحول بھی الگ میری وجہ سے خراب ہوا، اب میں ضد نہیں کروں گی مجھے نہیں جانا بلیک فاریسٹ،... اسکے سینے سے لپٹی وہ اپنی نم آواز میں بولتی چلی گئی،

شاہ ویر جو اسکے رونے پر فکر مند ہوا تھا اسکی بات پر اپنی لب بھینچ گیا۔۔

میری بات یاد رکھیئے گا پری انسان ضد وخواہش اس انسان سے کرتا ہے جسے وہ اپنا سمجھتا ہے ،اور آپ تو ہماری چھوٹی سی پری ہیں جس کی خواہش پوری کرنا شاہ ویر ملک پر فرض ہے اگر تم ہمارے لیئے اپنی ضد چھوڑ سکتی ہو تو کیا ہم آپ کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے ،اور تمہیں تمہارا بھائی خوب پہچانتا ہے کہ بلیک فاریسٹ کا وزٹ کرنا تمہاری سب لڑکیوں سے بالاتر یونیک خواہش ہے ،۔۔آخری بات اس نے پرل کے سر پر چپٹ رسید کرتے ہوئے کہا جو نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔

اب وہ اسے کیا بتاتی کہ بلیک فاریسٹ کا وزٹ کرنا اسکی خواہش نا تھی بلکہ اسکی خواہش تو کسی کو ڈھونڈنا تھی ،،.......

تم بلیک فاریسٹ جاؤ گی یہ تم سے تمہارے ویرو کا وعدہ ہے پری ،...اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے شاہ ویر محبت سے بولا تھا ،وہ اپنی بہن کے ایک آنسو پر تڑپ اٹھنے والا بھلا اپنی بہن کو کیسے مایوس کرتا ،لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسکے اس فیصلے پر قسمت نے کون کونسے اپنے داؤ کھیلنے تھے ۔۔۔۔۔

اپنے بھائی کے دیئے گئے مان پر پرل کی آنکھوں سے پھر سے برسات ہوئی تھی۔۔

ارے یار اب روکیوں رہی ہو مجھے میری پری ہمیشہ مسکراتی ہوئی اچھی لگتی ہے اب اپنے بھائی کو مسکرا کر دیکھاؤ ورنہ تمہارا جانا کینسل،...

شاہ ویر کی دی گئی دھمکی پر اس نے فوراً ردعمل کیا تھا، جبکہ اپنی پری کے ڈر پر شاہ ویر نے اپنی مسکراہٹ دکھلائی تھی، جو کچھ دیر پہلے وہ ناجانے کی باتیں کر رہی تھی سب واضح ہو چکا تھا،..........

ان دونوں کی کھلکھلاہٹ کی آواز نیچے موجود ڈرائننگ روم میں عدیل ملک اور اسرا ملک دونوں کو مطمئن کر گئی تھی،.....

مسز اب ڈنر تیار کروایئے،.... عدیل ملک نے شرارت سے اپنے مسز کو کہا تھا جو انکی بات پر انہیں مصنوعی آنکھیں دیکھاتی کچن کی طرف بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔

ہنستے ہوئے پرل کی نظر اچانک شاہ کے ہاتھ کی طرف پڑی تھیں، اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے شاہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی جبکہ وہ اسے خفگی سے دیکھتے ہوئے صوفے سے اٹھی تھی۔۔۔

آپ یہی بیٹھیں میں فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتی ہوں پتا ہے مجھے آپ بڑے تیس مار خان ہیں لیکن شو کرنا ضروری ہوتا ہے کیا ایک بار آپ کی بیوی آجائے پھر وہی آپ کے بل کسے گی،.. وارڈروب تک جاتے ہوئے وہ خفگی سے بولی تھی جبکہ اپنی پری کی خفگی باتیں سنتے شاہ ویر ملک نے قہقہہ لگایا تھا لیکن کسی کا نازک سراپا اور اسکی نم آنکھیں شاہ کو اذیت میں مبتلا کر گئی تھیں جسے اسنے قہقہے کی لپیٹ میں اوڑھا تھا۔۔۔

فرسٹ ایڈ باکس لے کر اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے پرل نے اپنے شہزادوں کی سی آن بان والے بھائی کو گھورا تھا جو بیوی والی بات پر ہمیشہ ایسے ہی ری ایکٹ کرتا تھا۔۔

میں نے کیا کوئی جوک سنایا ہے جو آپ کی ہنسی بند نہیں ہو رہی،..اسکے ہاتھ کے زخم کو ڈیٹول سے صاف کرتے پرل نے اپنی آنکھوں میں جمی ہوتی نمی کو پیچھے دھکیلتے مصنوعی خفگی سے بولی تھی۔۔۔

جو ابھی تک ہنستا اسے ہی دیکھ رہا تھا جو آنکھوں میں نمی لیئے اسکے ہاتھ پر بینڈ تج کر رہی تھی۔۔۔

یار یہ بیوی والی بات بھی کسی جوک سے کم بھی نا تھی، یو نو یہ بیوی والے چونچلے مجھے پسند نہیں اور کوئی شاہ ویر ملک کو پسند آجائے یہ ناممکن سا خیال ہے،...اسکے گلابی گال کو کھینچتے ہوئے شاہ ویر ملک مصنوعی مسکراہٹ سے بولا تھا، اسکے دل میں اپنے ہی الفاظوں سے اذیت بھر گئی تھی لیکن وہ ایس پی شاہ ویر ملک تھا اپنے جذباتوں پر اسے پورا کنٹرول حاصل تھا۔۔۔

ایسے نہیں کہتے ویر و جب آپکی بیوی آئے گی تو تب میں آپ سے پوچھوں
گی،...

شاہ ویر ملک کی بات پر پرل نے سیریس لہجے میں کہا تھا اپنا اور اپنا کام کرنے
کے بعد ہاتھ دھونے چلی گئی تھی۔۔،
جبکہ صوفے پر بیٹھا شخص دور کہیں اپنے ماضی کی یادوں میں کھو گیا تھا

*****

عدیل ملک اور اسرا ملک جو کب سے ڈائننگ ہال میں بیٹھے ان دونوں کا
انتظار کر رہے تھے اب جب صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ اٹھ کر شاہ ویر کے روم
میں چلے آئے تھے۔۔
اگر تم دونوں کی صلح ہو گئی ہو تو بھئی ڈائننگ روم میں تشریف رکھیئے ہمارا
بھوک سے برا حال ہے،... عدیل صاحب کے بچارگی سے کہنے پر جہاں

اسرا ملک اور شاہ ویر ملک مسکرائے تھے وہی واشروم سے نکلتی پرل بھی مسکراتی اپنے بابا کے گلے لگ گئی تھی۔۔

ہاں بھئی چلیئے سب ورنہ مسٹر عدیل ملک یہ نا ہو بھوک سے بے حال کہیں مجھے ہی کچا کھا جائیں،.... صوفے سے اٹھتا وہ انہیں دیکھ کر شرارت سے بولا تھا کچھ دیر پہلے کے تاثرات زائل ہو گئے تھے،...

شاہ کی بات پر جہاں اسرا ملک اور پرل نے مسکراہٹ دبائی تھی وہی پر عدیل ملک نے اپنے اکلوتے سپوت کو گھورا تھا، جو تھا تو ایس پی لیکن اپنے گھر والوں کے لیئے ایک بچہ بن جاتا تھا جسکی دہشت پورے ایریا میں چلتی تھی جسکے نام سے بھی مجرم کانپتا تھا وہ گھر میں ایک الگ ہی انسان بن جاتا تھا جسکی شرارتوں میں پرل اور حورین کی شرارتیں بھی شامل ہوتی تھیں۔۔۔

نہیں میرا اتنا گندا ٹیسٹ نہیں ہے،... عدیل ملک نے گویا اپنی ناک سے مکھی اڑائی تھی ابکی باران دونوں ماں بیٹی کا قہقہہ لگا تھا جسے سنتے عدیل اور

شاہ ویر ملک دونوں نثار ہوئے تھے، پھر انکے قہقہوں کے ساتھ عدیل اور شاہ کا قہقہہ بھی شامل ہو گیا تھا۔۔

آپ سب چلیئے میں فریش ہو کر آتا ہوں،.. ایک پیار بھری نظر ان ہر ڈالتے شاہ ویر، دیوار گیر الماری سے ٹراؤزر اور شرٹ نکالتے واشروم میں گھس گیا تھا۔۔ جبکہ پیچھے وہ بھی مطمئن سے ڈائننگ ہال میں بڑھ گئے تھے ۔۔

بلیک فاریسٹ میں موت سا سناٹا چھایا ہوا تھا، صرف سرد تند ہی ہوا کی آواز سنائی دے رہی تھی جس کے ذور سے لرزتے پتے الگ سا شور برپا کر رہے تھے۔۔

ایسے میں اگر دنیا سے چھپے ہوئے بلیک محل میں نظر دوڑائی جائے تو وہاں کے پہلے پورشن میں شور سا برپا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ اس

پورشن کانٹ کھٹ لیکن چھپی ہوئی جلاد شخصیت کا مالک لوٹ آیا ہے۔ جس کے دم سے پورا محل چمکتا رہتا تھا۔ ہمارا الکوحل جو وائلڈ مین کو تنگ کیئے بغیر کبھی بھی نہیں رہ سکتا تھا اور اسے روکنے میں پیش قدمی کرنے والا مونسٹر جو اسے وائلڈ مین کا ڈراوا دے دے کر تھک گیا تھا لیکن اس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی تھی۔ وہ تو بس کسی طرح سے اپنا بدلا لینا چاہتا تھا ایک بھی نہیں دو پہلا وائلڈ مین نے اسکی تعریف نا کرتے ہوئے کبیرہ گناہ سرزد کیا تھا دوسرا اس نے انہیں ایمازون جنگل سے بلیک فاریسٹ جنگل میں پہنچنے میں صرف کچھ گھنٹے ہی دیئے تھے اب وہ آتش فشاں بنا اپنی بے سری آواز میں گانا گانے میں مصروف تھا اسکی بے سری آواز سنتے وہ تمام جانوروں نے توبہ کرتے ہوئے اپنے پنجروں میں پناہ لی تھی جبکہ اس عرصے میں اگر مونسٹر کو فکر تھی تو صرف الکحول کی اگر ایک دفعہ وائلڈ مین نے نیند سے بیدار ہونا تھا تو الکوحل کو موت کی نیند سلا دینا تھا۔

الکحول میں آخری بار کہہ رہا ہوں اپنا بے سرا گانا گانا بند کر اگر تیری بے سری آواز سے وائلڈ ایگل جاگ گیا تو میں بھی تجھے نہیں بچا پاؤں گا ،... اسکے منہ پر اپنا ہاتھ جماتے وہ الکحول کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا لیکن وہاں پرواہ کسے تھی۔۔

تم میرا دکھ نہیں جان سکتے میرے جانم عاشقی اس بے وفا صنم نے مجھے بہت تڑپایا کبھی جو جھوٹے منہ اس نے میری تعریف کر دی ہو نہیں لیکن اسے تو مجھ سے خدا واسطے... اسکی بات ادھوری رہ گئی تھی جب الکحول نے خود کو فضا میں بلند پایا، اور پھر اس کی نا ختم ہونے والی چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔

اسے دیکھتے مونسٹر نے ضبط سے اپنی آنکھیں میچی تھی آخر وہی ہوا تھا جس کا اسے ڈر تھا اوپری تیسری منزل پر وائلڈ ایگل کے روپ کو دیکھتے مونسٹر کو افسوس نے گھیرا تھا جبکہ الکحول کی سیٹی گم ہوئی تھی۔۔

اوپر ریلنگ کے قریب کھڑے وائلڈ مین کی کولڈ بلیک آنکھیں فضا میں لٹکے الکحول پر تھیں جو مسلسل چلائے جا رہا تھا اسکے چلانے پر تمام جانوروں کی دھاڑیں بھی بلند ہوئی تھی۔۔

چپ ایک دم چپ،.. اسکی دھاڑ وہاں موجود الکحول اور مونسٹر سمیت جانوروں پر بھی لرزا طاری کر گئی تھی۔ ہر چیز جیسے اپنی جگہ پر ساکت سی ہو گئی تھی۔ وائلڈ مین کی انکھوں کا رنگ مسلسل تیزی سے بدلتا جا رہا تھا اور پھر آتشی رنگ پہ آ کر رک سا گیا تھا۔ جسے دیکھ الکحول نے کبوتر کی طرح اپنی آنکھیں میچ لی تھیں، لوگوں کو ڈرانے والا انہیں بے دردی سے موت دینے والا الکحول اپنے وائلڈ مین کے آگے ڈرا سہما سا کبوتر بن جاتا تھا

۔

یا اللہ کاش یہ آنکھوں کا کھیل مجھے بھی آتا،.. اپنے دل میں کہتے اس نے خدا سے معصومیت بھری عرضی کی تھی اس کے نادر خیال اپنے میجک سے سنتے وائلڈ ایگل کا سرد قہقہہ گونجا تھا جسے سنتے الکحول نے ڈر سے تھوک نگلا تھا،

آخر وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ وائلڈ مین ایک شاطر جادو گر تھا۔۔اب بھی وہ خود کو کوسنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

نیچے کھڑے مونسٹر نے بے بسی سے ان دونوں کو دیکھا تھا جو رشتے میں تو بھائی تھے لیکن فطرت میں ایک دوسرے سے بہت الگ۔۔

*****

اپنی ساری فکریں شاہ ویر ملک پر ڈال پرل ملک ٹینشن فری ہو گئی تھی کیونکہ اسے پتا تھا کہ اب اجازت اسے ہر حال میں مل کر رہنی تھی۔۔۔

آج تیسرا دن تھا اس دن کے بعد ان کے درمیان ٹرپ کی کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی سب کچھ ویسے ہی معمول پر چل رہا تھا لیکن پرل ملک نے اپنا ایک اہم فریضہ بخوبی سرانجام دیا تھا اور وہ تھا اپنی بیسٹ فرینڈ کو پروپرلی تفصیل سے ڈیٹیل بتانا، اور یہ فریضہ موبائل پر ہی انجام دیا جا رہا تھا کیونکہ فلحال یونی کی انہیں چھٹیاں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج تیسرا دن تھا جب شاہ ویر ملک اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہوئی تھی اور اب اس نے ڈنر کے دوران پرل کے ٹرپ کے مطلق بات کرنے کی ٹھانی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

گڑیا وا ایسے تمہارا ٹرپ کب جا رہا ہے تم نے بتایا نہیں،؟؟ ڈنر کے دوران شاہ ویر ملک ہاتھ میں پانی کا گلاس لیتے ہوئے کن انکھیوں سے عدیل ملک کو دیکھتے دوبارہ سے وہی ذکر چھیڑا تھا۔۔۔

شاہ ویر ملک کی بات میں چھپے معنی کو سمجھتے پرل نے ڈھرکتے دل سے عدیل ملک کو دیکھا تھا، یعنی اب شاہ ویر ملک کے وعدے پورے کرنے کا وقت آگیا تھا۔۔۔۔۔

اپنے بچوں کی چالاکی سمجھتے عدیل ملک نے اپنا لیفت ایبر وا ٹھاتے شاہ ویر اور پرل کو دیکھا تھا

جبکہ اسرا ملک انکی چالا کی پر اپنی مسکراتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلاتے دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔۔

تقریباً ایک ماہ بعد ہی جانا ہو گا،...پرل منمنائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پرل کی جواب پر شاہ کو پانی پیتے زور کا اچھو لگا تھا وہ شاکڈ کی سی کیفیت میں اسے دیکھنے لگا تھا جبکہ کچھ یہی حال ان دونوں کا بھی تھا۔۔۔۔

۔۔۔
کیا میں نے کچھ غلط کہا،...اپنا سر کھجاتے پرل نے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔
اسکی معصومیت پر عدیل ملک نے طنزیہ مسکراتے ہوئے شاہ کو دیکھا تھا جیسے کہنا چاہ رہے ہوں کہ اب دیکھ لو۔۔۔۔۔۔

البتہ شاہ ویر ملک ابھی تک ہونق پن سے اپنے معصوم بچے کو دیکھ رہا تھا جس کا ٹرپ تو ایک ماہ بعد جا رہا تھا لیکن اجازت کا رونا ایک پہلے ہی مچا دیا تھا

گڑیا کوئی اتنا معصوم (پاگل) کیسے ہو سکتا ہے اور پورا کا پورا (پاگل) کیسے ہو سکتا ہے،....پرل کو دیکھتے شاہ ذبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا تھا---

بس کبھی غرور نہیں کیا ویرو،...شاہ کی بات کا پس معنی جانے بنا وہ اپنے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے بولی تھی---------

دیکھ رہی ہیں مسز معصوم کے ساتھ ہماری بچی سمجھدار بھی ہے اسے پتا ہے کہ غرور کرنا اچھی بات نہیں ہے،....عدیل ملک نے شاہ کے تاثرات کو جانچتے چہرے پر دل جلی مسکراہٹ سجائے بولے تھے

انکی بات پر اسرا ملک نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا جبکہ پرل ملک اپنی تعریف پر کھلکھلائی تھی۔۔۔۔

البتہ عدیل ملک کی دل جلی مسکراہٹ شاہ ویر ملک کو جلا کر خاکستر کر گئی تھی۔۔۔۔

چلو اب جب بات چھیڑی ہی تھی تو پایہ تکمیل تک پہچانا بھی لازم تھا، پھر پتا نہیں موقع ملے نا ملے۔۔۔۔۔۔۔۔ شاہ ویر ملک نے سوچتے ہوئے دوبارہ بات وہی سے شروع کی۔۔۔۔

بابا آپ کے کوئی فرینڈ تھے نا جو جرمنی میں رہتے تھے، مجھے اچھے سے یاد ہے وہ آپ کے اور حسن انکل کے بہت ہی قریبی دوست تھے، ہمارا ابھی وہاں آنا جانا لگا رہتا تھا،.... شاہ ویر ملک نے اچانک بات کا رخ دوسری طرف پھیرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ویر ملک کی بات پر عدیل ملک کے چہرے پر ایک سایہ سا گزرا تھا لیکن جلد ہی وہ خود پر کنٹرول کر گئے تھے، لیکن شاہ ویر ملک کی تیز نظروں سے وہ تاثرات مخفی نا رہ سکے تھے، اسے کافی تعجب ہوا تھا اس نے تو فقط ایک نارمل سی بات کہی تھی لیکن انکے تاثرات تو کچھ اور ہی کہانی بیان کر رہے تھے۔۔۔۔

عدیل ملک سے نظریں ہٹاتے شاہ نے اسرا ملک کو دیکھا

انکے بر عکس اسرا ملک کا ری ایکشن نارمل تھا۔۔

آپ کو کیسے پتا ویرو مجھے تو اس بات کا علم نہیں ہے اور نا ہی آج تک بابا کے جرمن دوستوں کا ذکر ہوا ہے؟؟؟ پرل کے نا سمجھی سے استفسار کرنے پر شاہ نے پرل کو دیکھتے عدیل ملک کو دوبارہ دیکھا تھا۔۔۔

مطلب کچھ تھا جو ان سے چھپایا جا رہا تھا،... شاہ ویر ملک نے ابکی بار گہری نظروں سے عدیل ملک کا رویہ ملاحظہ کیا تھا جو پرل کے سوال پر بے چینی سے پہلو بدل کر رہ گئے تھے۔۔۔

شاہ ویر بس اب نو مور ٹاکنگ، آرام سے ڈنر کریں صبح آپ نے جاب پر بھی جانا ہوتا ہے،،... شاہ کو آنکھیں دیکھاتے عدیل ملک ذرا سخت ہوئے

۔۔۔۔

عدیل ملک کے اچانک سخت لہجے پر اسرا ملک اور پرل پریشان ہوئی تھیں جبکہ شاہ کے تاثرات سنجیدہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

انکا کیا نام تھا ہاں فائق یزدانی اور زلنین یزدانی کافی اچھی دوستی تھی آپ دونوں کی، اور کیوں نا ہوتی آخر ہم دس سال وہاں کے رہائشی رہے تھے، وایسے انکے دو چھوٹے بیٹوں سے میری بھی کافی حد تک بنتی تھی لیکن بڑا تو

خاصا نکچڑا تھا،.... عدیل ملک کی تنبیہ دیتی نظروں کو نظرانداز کیئے وہ انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اور جوں جوں بول رہا تھا ویسے ویسے عدیل ملک کے چہرے پر کئی رنگ آجا رہے تھے-----

آہیں، یہ سب مجھے کیوں یاد نہیں ویرو، تب کیا پیدا نہیں ہوئی تھی کیونکہ کوئی ایسا واقع تو میرے ذہن دور دور تک بھی نہیں ہے،.... اپنی ازلی عادت سر کو کھجاتے پرل اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے بولی تھی

کیونکہ پرنسز آپ اس وقت صرف چار سال کی تھیں، اس لیئے شاید ہو سکتا ہے کہ آپ کو کچھ یاد نا ہو،... شاہ کے بولنے سے پہلے مسز عدیل نیپکن سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے بولی تھیں---

انکی باتوں پر عدیل ملک نے پریشانی سے اپنی کشادہ پیشانی مسلی تھی، جو ہونا تھا سو ہو گیا تھا اب وہ کچھ کیا کر سکتے تھے، انکے بیٹے نے تو شاید انکی ہر بات

سے انحراف کرنے کی ٹھان رکھی تھی، مجال تھی جو شاہ ویر ملک کبھی بھی اپنے باپ کی کوئی بات مان لیتا۔۔۔۔۔۔۔

اووو، اب تو پھر وہاں نا جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ہیں نا بابا، آپ اپنے فرینڈ سے بات کر لیجیئے گا ہم وہاں ٹھہر جائیں گے،.....اپنے دماغ میں تانے بانے بناتے ہوئے پرل پُرجوش سی بولی تھی، بھلا اتنا اچھا موقع وہ کیسے گنوا سکتی تھی۔۔۔

جبکہ پرل کے دل و دماغ میں کیا چل رہا تھا ان سے سب انجان عدیل ملک نے ایک سوچ کے تحت اپنا سر اثبات میں ہلا دیا تھا جس پر پرل نے "یاہو" کا نعرہ لگایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
جبکہ اسکی خوشی پر وہ تینوں مسکرائے تھے۔۔۔وسط نمبر سات

شاہ ویر ملک پولیس یونیفارم میں ملبوس جب پولیس اسٹیشن میں وارڈ ہوا تو گویا سب کو سانپ سونگھ گیا تھا، اسکی پرسنالیٹی ہی ایسی تھی کہ جہاں وہ قدم رکھتا تھا سب کو مبہوت کر کے رکھ دیتا تھا، ایس پی شاہ ویر ملک کی دہشت سے کون ناواقف تھا اسکی دہشت کا یہ عالم تھا کہ اکثر لوگوں نے برے کام کرنے چھوڑ دیئے تھے۔۔۔

اسکی پولیس یونیفارم پر بائیں طرف سینے پر لگے سٹارز ایس ایس پی شاہ ویر ملک کی بہادری کے جوہر تھے۔۔۔

شاہ ویر ملک نے اپنی ہری سرد آنکھوں سے چاروں طرف کا تفصیلی جائزہ لیا تھا۔۔۔

اسکی سرد نظروں سے خائف ہوتے سب نے سلام جھاڑا تھا جس کا جواب اس نے محض اپنا سر ہلا کر دیا تھا اور اکبر کو ضروری فائل لانے کا کہتے خود کیبن میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بندہ صرف انسان کا خون خشک کرنے کا کام ہی جانتا ہے،....اکبر من ہی من میں بڑبڑاتے ہوئے ٹیبل سے ضروری فائل اٹھا کر شاہ کے افیس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

مے آئی کم ان سر؟دروازا نوک کرتے اکبر نے اجازت طلب کی تھی

۔۔۔۔

کم ان،... شاہ کی سرد آواز پر اکبر جھرجھری لیتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا،،، جہاں وہ ریوالونگ چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا اپنا ڈنڈا گھمارہا تھا۔۔۔

اکبر نے شاہ کو سیلوٹ پیش کرتے فائل اس کے آگے ٹیبل پر رکھی تھی جسے دیکھتے ہوئے شاہ نے اپنے ہاتھ میں گھماتے ڈنڈے کو ایک سائیڈ پر رکھا تھا

۔۔۔۔۔۔

اور ہاتھ میں فائل لیئے اسے پڑھنے لگا، جوں جوں وہ پڑھتا گیا اسکے تاثرات سخت سے سخت ہوتے گئے،۔۔۔۔

مقابل کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ اکبر کے گلے میں خوف سے گلٹی بھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

کاشف سومرو ایک ڈرگز سمگلر، جس نے تقریباً پانچ معصوم لڑکیوں کو زیادتی کا نشانہ بنا کر قتل کیا ہے، اور اس کام میں بارہ لوگوں کا گینگ شامل ہے جس کی پشت پناہی سومرو رانا کر رہا ہے، مطلب دونوں باپ بیٹا ایک ہی گندی نالے کے کیڑے ہیں،....اس فائل کی تفصیل جانتے ہوئے شاہ نے آخر میں کہتے ساتھ فائل کو ٹیبل پر پٹک دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ح..ر.....م..ز....ا...د.....ے......(گالی) پہلے کس بل میں چھپے ہوئے تھے کہ مجھے آج اس بارے میں انفارم کیا جا رہا ہے،۔۔۔۔ ٹیبل پر

ہاتھ مار کر کھڑا ہوتے ایس پی شاہ ویر ملک ضبط سے پھنکارا تھا، اسکی غراہٹ نے اکبر کے رہے سہے اوسان بھی خطا کر دیئے تھے جبکہ باہر والے جن کی پہلے سے ہی آواز نہیں نکل رہی تھی اب تو ان پر سانس لینا بھی حرام ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

س۔۔۔ سر۔۔۔ وہ۔۔۔۔،، اکبر نے ہمت کرتے ہوئے کچھ کہنے کے لیئے اپنے لب وا کیئے ہی تھے کہ اچانک باہر سے اٹھتے شور نے سوئے ہوئے شیر کو جگا دیا تھا۔۔۔۔۔

شاہ ویر ملک کھولتے ہوئے دماغ سے ڈنڈناتا اپنے آفس سے باہر نکلا تھا جس کے پیچھے اکبر بھی آل تو جلال کا ورد کرتا دوڑا تھا۔۔۔۔۔

پلیز مجھے ایک بار شاہ ویر صاحب سے ملنے دیجیئے، میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے،۔۔۔ اپنے کیبن سے نکلتے شاہ ویر کی سماعتوں سے یہ احتجاجی

مترنم الفاظ گونجے تھے ،اس آواز کو سنتے شاہ ویر ملک کی آنکھوں میں کسی کا عکس لہرایا تھا لیکن اپنا وہم جانتے وہ اپنا سر جھٹک گیا۔۔۔۔۔

اس نے سامنے کی طرف دیکھا جہاں لیڈی آفیسر کے پیچھے کھڑی لڑکی کا سفید آنچل لہرا رہا تھا۔ جبکہ باقی سب جو پریشانی سے یہ سب ملاحظہ کر رہے تھے شاہ ویر کی آمد پر سب کی سانسیں ساکن ہوئی تھیں۔۔

کون ہو محترمہ ؟؟ شاہ ویر کی کرخت آواز سنتے وہ لڑکی لیڈی آفیسر کی پشت سے نکلتی اس کے سامنے نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔

لیکن یہ آمنا سامنا دونوں کو اپنی جگہ پر منجمند کر گیا تھا، شاہ کا غصہ کسی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔۔

الوی،...اسے دیکھ شاہ ویر بے یقین ہوا تھا کیا قسمت ایسے بھی مہربان ہوتی ہے جیسے اس پر ہوئی تھی کتنا ڈھونڈا تھا اس نے الوی کو، لیکن پتا نہیں اسے زمین نگل گئی تھی یا آسمان لیکن اب جب سامنے وہ اپنے پورے وجود سمیت کھڑی تھی تو دل بے یقین سا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

البتہ شاہ کے برعکس الویرا کا حال ایسے تھا جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔
اپنے سامنے شاہ کو دیکھتے وہ سانس لینا تک بھول گئی تھی وہ تو اپنا مسئلہ لے کر ایس پی شاہ ویر ملک سے ملنے آئی تھی لیکن اسے کیا پتا تھا کہ قسمت ایک بار پھر اسے اس کی محبت کے سامنے لا کھڑا کرے گی،۔۔۔۔۔۔
سب سے بے نیاز وہ ایک دوسرے کو دیکھنے میں گم ہو گئے تھے، شاہ ویر کو اگر اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا تھا تو الویرا کو اپنی بد بختی پر۔۔
الوی کو پتا ہی نا چلا تھا کہ کب باغی آنسو اسکی آنکھوں سے نکلتے رخسار پر لڑھک گئے تھے جبکہ گلابی ہونٹ بری طرح سے کپکپانے لگے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔

اسکی خراب ہوتی حالت کو دیکھ شاہ ویر نے اپنے لڑکھڑاتے قدم اسکی طرف بڑھائے تھے اور اسکی یہ لڑکھڑاہٹ وہاں موجود سبکو حیران کر گئی تھی، لوگوں کی ٹانگیں لرزانے والا اب کہیں سے بھی وہ شاہ ویر ملک نا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بڑھتے قدم اپنی طرف دیکھ وہ اپنا سر روتے ہوئے نا میں ہلاتی پولیس اسٹیشن سے باہر بھاگتی چلی گئی تھی۔

الوی رکو تم مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی پلیز رکو میری بات سنو،...اس کے پیچھے اندھا دھند بھاگتے وہ تیز آواز میں چلایا تھا۔۔

سب یہ منظر بے یقینی سے دیکھ رہے تھے لوگوں کو اپنی جوتوں کی نوک پر رکھنے والا آج کسی کے آگے فریاد کر رہا تھا لیکن جانے والا اسکی فریاد رد کرتے بھاگ گیا تھا۔ پیچھے وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا تھا۔ پچھلے دو سالوں سے وہ لگاتار اسے ڈھونڈنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا اس یقین کے ساتھ کہ ایک نا ایک دن الویرا اسے ضرور ملے گی اور آج جب ملی تو وہ اپنے رب کا شکر گزار ہوا تھا باہر سے مضبوط دکھنے والا اندر سے کس قدر توڑ پھوڑ کا شکار تھا یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا سوائے اس کے رب

کے جو اپنے بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔۔الویرا آٹو پر سوار ہوتی بغیر اس سے ملے چلی گئی تھی،

پیچھے وہ ساکت کھڑا رہ گیا تھا۔

کب سوچا تھا الوی کہ میری ایک جھلک کو ترسنے والی مجھے اپنی جھلک کے لیئے ترسائے گی،..بس کر دو میرا امتحان لینا تھک گیا ہوں اب یہ جھوٹا دیکھاوا کرتے کرتے تیرا شاہ تیرے بغیر ادھورا ہے الوی، معاف کر دو مجھے ،...اذیت سے دل میں کہتے وہ دوبارہ اندر آیا جہاں ہر کوئی چہ میگوئیاں کرنے میں مصروف تھا۔۔انہیں دیکھ شاہ ویر کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا

۔۔۔۔۔۔

بس بک لیا یا اور بھی رہتا ہے کچھ ؟؟اس کی تیش بھری آواز سنتے سب سیدھے ہوئے تھے۔۔

اکبر تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہے مجھے اس میڈم کی ساری انفارمیشن چاہیئے اپنے کیبن میں چاہیئے، حکم نامہ اکبر کو سناتے وہ اپنے کیبن میں چلا آیا تھا۔

دل تھا کہ اس سے دوبارہ ملنے کے لیئے تڑپ رہا تھا۔چیئر سے پشت ٹکاتے اس نے اپنی سرخ آنکھیں موند لی تھیں۔۔

پلیز شاہ خدا کے واسطے میرے ساتھ ایسا ظلم مت کرو میں تمہارے بغیر مر جاؤں گی،۔۔یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں شاہ ویر کے سامنے کھڑی وہ اپنی محبت کی بھیک مانگ رہی تھی۔ لیکن سامنے والا شاید بے حس انسان تھا جسے کسی کے بھی فیلنگز سے کوئی سروکار نہیں تھا۔سب کی تمسخر بھری نظریں اپنے اوپر محسوس کرتے الویرا ضیاء الحق سو بار مری تھی۔

تمہیں سمجھنے میں مجھے بہت دیر ہو گئی مس الویرا میں تمہیں کیا سمجھا تھا اور تم کیا نکلی، ایک غیر محرم کے آگے محبت کا دم بھرتے ہوئے تم کو ذرا بھی

شرم نا آئی،... شاہ ویر ملک کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا جس کے سخت الفاظ مقابل کے دل کو گھائل کر گئے تھے۔۔۔

وہ اتنے ہتک آمیز رویے کی حقدار تو نا تھی اس نے کیا کیا تھا صرف اپنی معصوم محبت کا اظہار ہی تو کیا تھا تو کیا غیر محرم مرد سے محبت کا اظہار رسوائی کا باعث بنتا تھا۔۔۔۔

گراؤنڈ میں کھڑے لڑکوں اور لڑکیوں کی تمسخر بھری نظریں وہ خود پر محسوس کرتی سو بار مری تھی۔

اپنی نم گرے اذیت بھری آنکھوں سے آخری بار اس دشمن جان کو دیکھتی وہ بغیر زبان پر کوئی بھی شکوہ لیئے پلٹتی بھاگتے ہوئے یونیورسٹی سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔

ہر درد کی شرط لگاتے ہو آواز نا نکلے سسکیوں کی"
" ہمیں تو جینے سے پہلے ہی جلدی تھی مرنے کی

وہ تو اپنی سسکیوں کو دباتی چلی گئی تھی لیکن پیچھے موجود شخص کو پتھر کا مجسمہ بنا گئی تھی
اسکی نم گرے آنکھوں میں کیا کچھ نا تھا اذیت، کرب، اور سب سے بڑھ کر مان ٹوٹنے کی کرچیاں۔۔۔

الویرا ضیاء الحق یونیورسٹی سے اکیلی نہیں نکلی تھی بلکہ شاہ ویر ملک کا دل لے کر بھوگ گئی تھی اور شاہ ویر ملک اپنے دل کو بچا بھی نا سکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

س... سر،.. ریوالونگ چیئر پر گھومتے یک دم وہ اس آواز پر ماضی سے نکلتے باہر آیا تھا۔

سر یہ رہی وہ فائل جہاں اس میڈم کی ساری انفارمیشن کلیکٹ ہے،۔۔

اکبر نے فائل اسکی جانب بڑھاتے ادب سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اکبر کے ہاتھ سے فائل لیتے وہ کئی لمحے تک اس بلیورنگ فائل پر ہاتھ پھیرتا غائب دماغی سے سوچتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ پہلے بھی یہاں اچکی ہیں؟؟ فائل کو کھولتے ہی شاہ نے ٹکٹی باندھے فائل کو دیکھتے ہوئے استفسار کیا تھ۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بوس کی یہ حالت
سمجھنا اکبر کی سمجھ سے باہر تھی۔۔

یس سر وہ میڈم پہلے بھی آچکی ہیں تب بھی وہ آپ سے ملنے آئی تھیں لیکن آپ آزاد کشمیر پاشا کے کیس کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے،....اپنی نظریں نیچی کیئے اکبر نے مدھم لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اکبر کے جواب پر شاہ کی ہری آنکھیں مزید سرخ پڑی تھیں جبکہ ضبط سے اسکی شریانیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔۔۔

تو پھر میرے آنے کے بعد مجھے بتایا کیوں نہیں، کیا میں مر گیا تھا؟؟ فائل کو اپنی بند مٹھیوں میں ڈبوچے شاہ نے درشت لہجے میں کہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری سر ہمیں یاد نہیں رہا تھا،.... اس اینگری مین کے سامنے اکبر بچارا منمنا کر رہ گیا تھا۔۔۔

گیٹ لاسٹ دفع ہو جاؤ یہاں سے یہ نا ہو میں تمہیں لاک اپ میں بند کر کے اپنا سارا غصہ تم پر نکالوں،... شاہ کی دھمکی پر اکبر تھوک نگلتا چار سو چالیس کی سپیڈ سے باہر کی طرف دوڑا تھا اسکی سپیڈ چیک کرتے شاہ نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔۔۔

******

آٹو والے کو کرایہ دے کر الویرا اس کچے مکانوں والی کچی گلیوں سے گزرتی اپنے دو مرلے کے گھر میں داخل ہوئی تھی جس کی دیواروں کا گلابی پلستر جگہ جگہ سے اکھڑ گیا تھا۔۔

محلے کے بچے ملگجی سی حالت میں شور مچاتے جگہ جگہ کھیل رہے تھے۔۔

۔الویرا پیچھے مڑ کر دیکھتی تیز تیز قدموں سے اپنے گھر میں آکر دروازے کی کھونٹی چڑھاتے اس سے ٹیک لگاتی بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔

بھاگنے کی وجہ سے اسکا سانس بری طرح سے اکھڑ گیا تھا۔

لمبے لمبے سانس لیتی وہ اپنی حالت سدھارنے لگی تھی، کئی لمحے اسے ایسے ایک ہی حالت میں بیٹھے بیت گئے تھے۔۔

نہیں۔۔اب۔۔۔دوبارہ۔۔ نہیں،۔۔۔ مسلسل ہولے سے بڑبڑاتی وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی۔وہ ایسے ہی بیٹھی رہتی جب اسے اپنی ماں کی کھانسی کی آواز سنائی نادیتی،

ان کی آواز سنتے وہ اندھادھند اندر ایک چھوٹے سے کمرے میں بھاگی تھی

۔۔

جب تک اس نے

انہیں دوائی نا دی تھی وہ ایسے ہی کھانستی رہی میڈیسن کھانے کے بعد وہ ان کی طبیعت کچھ حد سنبھلی تھی۔

کچھ دیر پہلے کا واقعہ اور اب اپنی ماں کی یہ حالت دیکھتے اس کا دل بند ہونے کے قریب تھا۔

اسکی ماں ایک برین ٹیومر کی پیشنٹ تھیں جن کی بیماری لاسٹ اسٹیج تک جا پہنچی تھی لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔اسکے پاس صرف یہ ماں کا ہی رشتہ بچا تھا اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو وہ کیسے جیتی اس دنیا میں رہنے والے بھیڑیوں کے درمیان۔۔۔جو دکھتے کچھ اور تھے اور ہوتے کچھ اور تھے۔۔

میرا بچہ کیوں نا امید ہوتی ہو الویرا وہ پروردگار بڑا ساز گار ہے بے شک اس کے ہر کام میں مصلّط ہوتی ہے،..انہوں نے چارپائی پر لیٹے ہوئے ہی اپنی بیٹی کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا جو جب سے آئی تھی روتی جا رہی تھی۔وہ ماں تھیں جانتی تھیں کہ ان کی بیٹی بڑے صبر والی تھی ماضی میں کن کن حالات سے سامنا نہیں کیا تھا لیکن ہمیشہ اس نے ڈٹ کر سامنا کیا

تھا، اب الویرا کے ایسے رونے پر ان کے اپنے آنسو بھی نکل آئے تھے یہ دنیا والے بہت ظالم تھے جنہوں نے ان دونوں ماں بیٹی سے زندگی کی ہر خوشی چھین لی تھی۔۔

اپنی ماں کی بات پر وہ افسردہ سا مسکرائی تھی اگر یہ ماں نہیں ہوتی تو دنیا میں الویرا کے وجود کا نام و نشان تک نہیں ہوتا۔۔

جانتی ہوں ماں اس لیئے تو آج تک صبر کرتی آئی ہوں،.. اپنے آنسو صاف کرنے کے بعد وہ ان کے آنسو صاف کرتی نرمی و رنج سے بولی۔۔

کچھ لمحے تک وہاں خاموشی چھائی رہی تھی، جس کو توڑتی ربعیہ بیگم کی آواز گونج تھی۔

تمہارے جانے کے بعد وہ فرعون پھر سے آیا تھا الویرا، وہ مجھے دھمکی دے کر گیا ہے کہ،... ایک ماں ہوتے وہ اپنی بیٹی کے بارے میں ایسے الفاظ نہیں بول سکتی تھیں۔ جبکہ ان کی ادھوری بات کا مطلب سمجھتے الویرا پر لرزا طاری ہوا تھا۔

کاشی جوان کے محلے کا گنڈہ مانا جاتا تھا کچھ عرصے پہلے ہی اسکی ہوس زدہ نظریں الویرا کے وجود پر آکر ٹک گئی تھیں۔اسکے خوف سے وہ دونوں ماں بیٹی ہر وقت گھر میں پناہ گزیر رہتی تھیں۔۔لیکن پچھلے کچھ دنوں سے وہ ماں کو انفارم کیئے بغیر تھانے کا چکر پر چکر لگا رہی تھی تاکہ یہ کاشی نامی معصیبت ان دونوں کی زندگی سے دور ہو۔۔لیکن قسمت نے ایسا کھیل کھیلا تھا کہ الویرا ضیاء الحق کو جس سے شدید نفرت تھی اس کے سامنے ہی لا کھڑا کیا تھا۔

وتعز من تعشا وتعزل من تعشا...ان کی بات پر الویرا نے صرف یہ بات کہی تھی۔۔

زندگی آسان نہیں تھی لیکن اس نے بنا دیا تھا کچھ صبر کر کے تو کچھ برداشت کر کے اور بہت کچھ نظر انداز کر کے۔۔

****

نیچے کھڑے مونسٹر نے بے بسی سے ان دونوں کو دیکھا تھا جو رشتے میں تو بھائی تھے لیکن فطرت میں ایک دوسرے سے بہت الگ۔۔

توالکحول کو وائلڈ مین سے تعریف وصولنا ہے ؟؟اسکی سرد آواز سنتے الکحول کی آنکھوں میں معصومیت طاری ہوئی تھی۔

پلیز وائلڈ مین الکحول کو چھوڑ دو تم تو جانتے ہو کہ وہ صرف تمہیں تنگ کرنے کے لیئے ایسا کرتا ہے،...نیچے کھڑے مونسٹر نے التجائی لہجے میں کہا تھا اسکی بات پر الکحول نے اپنا سر زور و شور سے ہاں میں ہلایا تھا جبکہ اسکی بات کا وائلڈ مین پر کچھ اثر نہیں پڑا تھا۔

توالکحول کو آئیز میجک سیکھنا ہے، لمبی بل کھاتی بلیک سیڑھیوں سے اترتے وہ سوال کم ڈرا زیادہ رہا تھا۔۔

اسکے نیچے کی طرف بڑھتے قدموں کو دیکھ الکحول کے رہ سہے اوسان بھی خطا ہوئے تھے۔۔

وہ شرٹ لیس تھا جس کی وجہ سے اسکا ٹیٹو پوری شان سے جگمگا رہا تھا۔

آنکھوں کے ذریعے اس نے ایک کاؤچ کو اپنی جانب گھسیٹا تھا اور بڑے کروفر سے اس پر براجمان ہوا تھا۔ اسکی سائیڈ پر کھڑے مونسٹر کی آنکھیں کئی حد تک لال ہوئی تھیں اگر کہا جائے کہ الکحول مونسٹر کی جان تھا تو کچھ غلط نا تھا۔ اس کی ذرا سی چوٹ مونسٹر کو اذیت میں مبتلا کر دیتی تھی اب بھی وہ لگاتار وائلڈ مین سے گزارش کر رہا تھا لیکن اس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی تھی

میرے پیارے بھائی پلیز مجھے نیچے اتار دے تجھے تیری ہونے والی محبوبہ کا واسطہ،.. اس حالت میں بھی وہ پنگے لینے سے بعض نہیں آیا تھا، جہاں اسکی بات پر مونسٹر نے اپنا سر پیٹا وہی ایک بار پھر وائلڈ مین کا تمسخر بھرا قہقہہ لگا تھا۔

مجھے لگتا ہے بھائی سٹھیا گیا ہے بھلا کوئی پوچھے ان سے کیا میں نے کوئی جوک سنایا، اونہے،... وائلڈ مین کی تمسخر ہنسی کو تعجب سے دیکھتے وہ اپنے منہ کے زاویے بناتا ہولے سے بڑ بڑایا۔۔

تمہاری بات بھی کسی جوک سے کم نا تھی الکحول، لیکن آئیندہ مجھے بھائی بلانے کی غلطی نا کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا.. آخری بات کہتے ہوئے اسکی آنکھوں کا رنگ ڈیپ بلیک ہوا تھا بہت گہرا ایسے جیسا کہ بہت .. سے راز ہوں جنہیں اس نے اپنے اندر ہی دفن کر رکھے ہوں،

وائلڈ مین کی بات پر الکحول نے بے دردی سے اپنی ہونٹوں کو دانتوں تلے چبایا تھا، اور اتنی ذور سے چبایا تھا کہ اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتے ہوئے محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الکحول نے اپنی شہد رنگ زخمی نظروں سے وائلڈ ایگل کو دیکھا تھا، اسکی تکلیف کو محسوس کرتے مونسٹر نے شدت ضبط سے اپنی آنکھیں میچی تھیں

،بلیو آنکھیں وائلڈ ایگل کے الفاظوں کی کاٹ اور الکحول کی حالت پر لہو رنگ چھلکا رہی تھیں۔۔۔۔

اپنے چاکلیٹی بالوں میں ہاتھ پھیرتے مونسٹر نے خود کو ریلیکس کیا تھا ۔۔۔۔

وائلڈ مین تم اسے یوں لفظوں کی اذیت نہیں دے سکتے،... مونسٹر نے ضبط کا دامن تھامتے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں یہ سب تم مجھے بتاؤ گے مونسٹر، ہاں؟؟؟ وہ ایک ہی جست میں اٹھتا اس کے گریبان کو پکڑتا دھاڑا تھا۔۔۔۔
وائلڈ ایگل کے اتنے شدید ری ایکشن پر وہ دونوں ہی حق دق رہ گئے تھے انہیں وائلڈ ایگل کی طرف سے اتنے شدید ری ایکشن کی توقع نا تھی لیکن

وہ وائلڈ ایگل کی آنکھوں میں ابھرتا درد بھرا تاثر نا دیکھ سکے جو صرف ان دونوں کی حالت پر ہوا تھا۔۔۔

ان دونوں کو آمنے سامنے ہوتا دیکھ الکحول گھبرایا تھا اگر ایک دفعہ وہ دونوں لڑے تو سب تباہ ہو جانا تھا۔۔۔

میں تمہیں کچھ سیکھانا بھی نہیں چاہتا وائلڈ ایگل لیکن اگر بات میرے بچے پر آئی تو میں یہ نہیں دیکھوں گا کہ سامنے کون ہے،..اس کی بلیک آنکھوں میں اپنی سرد نیلی آنکھیں گاڑے وہ جنونی ہوتے بولا۔۔۔۔۔

لیکن وائلڈ مین کا گریبان نہیں پکڑا تھا وہ اسے اپنے بڑے بھائی کی طرح عزیز تھا اور وہ یہ غلطی مر کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہاں رشتے داریاں یا محبت وحبت کے کھیل نہیں چلیں گے اگر چلیں گے تو صرف موت کے کھیل، اگر یہ محبتیں نبھانی ہیں تو یہاں سے دونوں دفع ہو جاؤ،...اسکے گریبان کو ایک جھٹکے

سے چھوڑتے وہ ایک ہی جست میں کئی سیڑھیاں پھلانگتے اپنی سیکریٹ بلیک روم میں قید ہوا تھا، لیکن جانے سے پہلے الکحول کو زمین پر واپس اتارنا بھولا تھا۔۔

دل کو چیڑ دینے والے الفاظ کہنے والا تو جا چکا تھا لیکن پیچھے سننے والے گویا پتھر کے ہو گئے تھے،

******

سیکریٹ روم میں آتے اس نے طیش سے سب چیزوں کا ستیاناس کر دیا تھا وہ بچاری ایک سے بڑھ کر ایک ریئر چیز زمین بوس اپنی ناقدری پر ماتم کدہ تھی۔۔

کہنے کو تو وہ کہہ آیا تھا کہ وہ جاسکتے ہیں لیکن اس دل کا کیا کرتا جو اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا وہ پتھر دل نہیں تھا کوئی انسان پتھر دل نہیں ہوتا سوائے شیطان کے کیونکہ جس دل میں خدا بستا ہو وہاں نرمی مقید ہو کر رہ جاتی ہے

انسان بس اپنے اوپر سختی کا خول چڑھا لیتا ہے مگر پتھر دل نہیں بن سکتا پتھر دل تب بنتا ہے جب اس دنیا کی فانی رونقوں میں گم ہو جاتا ہے، ..

آہھہ، کوئی بھی وائلڈ ایگل کو نہیں سمجھ سکتا کوئی بھی، آخر کیوں، ہر بار میں ہی کیوں اذیت میں جھسلتا ہوں، .....

اس کی چیخیں ساؤنڈ پروف کمرے میں ہی دب کر رہ گئی تھیں اگر بند کمرے میں وہ اذیت میں تھا تو کم ازیت باہر کھڑے ان دونوں کی بھی نا تھی

--

بھائی اس وقت غصے میں ہیں اس لیئے وہ بغیر کچھ سوچے سمجھے بول کر چلے گئے وہ جانتے ہیں کہ ان کے سوا ہمارا کوئی بھی نہیں ہے جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گا تو وہ خود اس کی وضاحت دیں گے، ... وہ مونسٹر کو کم خود کے دل کو زیادہ تسلی دے رہا تھا، الکحول کے الفاظوں پر مونسٹر نے الکحول کو دیکھتے ایک گہری سرد سانس خارج کی تھی، ---

ہوں،... الکحول کے شانے کو تھپتھپاتا وہ اپنے پورشن کی طرف بڑھ گیا تھا

چہرے پر چھائے سرد تاثرات تکلیف میں بدلے تھے،...

آخر کب تک خود پر سختی کا خول چڑھائے رکھو گے وائلڈ مین، کیا ہم اندھے

تھے جو تمہاری آنکھوں میں ابھرتے اس خوف اور اس درد کو نا دیکھ سکتے جو

ہمیں یہاں سے نکل جانے کا کہتے پیدا ہوا تھا،... جہازی سائز بیڈ پر الٹا نیم

دراز ہوتے مونسٹر نے سوچتے تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں

اس امید کے ساتھ جی رہے ہیں اللہ کہ اگر آج غم ہے تو کل ہماری زندگی

میں خوشی بھی آئے گی، اگر آج ہماری زندگی میں چاروں طرف اندھیرا

پھیلا ہوا ہے تو کل روشنی بھی آئے گی، بس ہماری ہمت کبھی ٹوٹنے مت

دینا، ہمیں اس آزمائش میں سرخرو کرنا تو بھی جانتا ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے

ہیں، ذرا برابر بھی غلط نہیں کر رہے ہیں، ہم تو اس نبی کریم کے امتی ہیں

جن کے نواسے نے دین حق کے لیئے اپنا سر نیزے پر بلند کیا، جنہوں نے

دین حق کے لیئے بے پناہ آزمائشوں کا سامنا کیا، اور ہم کیسے ہمت ہار سکتے ہیں، آخر ہم بھی تو انکے امتی ہیں،..... نیچے فرش پر بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگائے ہوئے الکحول سوچتے سوچتے نیند کی گہری وادیوں میں اتر گیا تھا

الکحول کے سونے کے کچھ دیر بعد ہی وائلڈ ایگل اسکے کمرے میں آہستہ آہستہ قدم لیتا داخل ہوا تھا، وائلڈ ایگل نے کبھی بھی انکے اتنی گہری نیند سونے پر پابندی نہیں لگائی تھی، کیونکہ جہاں وہ رہتے تھے وہاں وائلڈ ایگل کی اجازت کے بغیر چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی تھی، اور اس لیئے انکی بے خبری نیند کسی بھی نقصان کا سبب نہیں بن سکتی تھی----------

سوری میری جان، اپنے بھائی کو معاف کر دینا،.... الکحول کے آگے دوزانوں کے بل بیٹھتے وائلڈ ایگل نے اسکے ماتھے سے شہد رنگ سلکی بال

ہٹاتے وہاں پر بوسہ دیتے ہوئے چاشنی بھرے لہجے میں کہا تھا

____

جتنے بھی بڑے ہو جاؤ لیکن ہمیشہ میرے لیئے بچے ہی رہو گے میری جان،

...کہتے ساتھ ہی وائلڈ ایگل نے الکحول کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا اور اسے

آرام سے بیڈ پر لٹایا تھا______

اسکے پاؤں میں بوٹ دیکھتے وائلڈ ایگل نے بوٹ اتار دیئے تھے، جبکہ واچ

بھی اتارتے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی__________

اتنے ٹائم میں الکحول وائلڈ ایگل کے جادو کی کرم نوازی سے مکمل نیند کی

وادیوں میں اترا ہوا تھا، ورنہ وائلڈ ایگل کا یہ روپ دیکھ کر الکحول کو کسی

.....خواب کا ہی گمان ہوتا،

ایک آخری نظر الکحول پر ڈالتے وائلڈ ایگل اسکے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا
۔۔۔
جبکہ بیڈ پر سویا وجود جس کے چہرے پر وائلڈ ایگل کی موجودگی میں خوشی کے رنگ بکھرے ہوئے تھے اُس کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے، سارے رنگ پھیکے پڑ گئے تھے۔۔۔۔۔

****

پری تم نے مجھے اپنی باتوں سے بہت مایوس کیا ہے مطلب یہ کیا بات ہوئی کہ ہم جنگل میں کیمپنگ کرنے کی بجائے ڈیڈی اور انکل کے فرینڈ کے گھر قیام کریں گے، تم پلیز انکل کو مناؤ نا کہ ہمیں جنگل میں کیمپنگ کرنی ہے۔۔۔۔ حورین لغاری کو جب یہ سب معلوم پڑا تو وہ اگلے دن ہی وہاں آ

دھمکی تھی اور تب سے لیز کھاتی ایک ہی بات بار بار کیئے جارہی تھی

در فٹے منہ تیرا، مطلب میری ایک بات تیرے پلے نہیں پڑی، اگر تم بلیک فاریسٹ جانا چاہتی ہو تو چپ چاپ بابا جو کہتے ہیں ہمیں ماننا پڑے گا، ایک تو اتنی مشکل سے ہمیں ٹرپ پر جانے کی اجازت ملی اور تمہارے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے،.... حورین کے منہ پر کوشن مارتے پرل نے تیکھے لہجے میں اسے کہا تھا۔----------

پری چڑیل تم نے میرے سارے لیز گرا دیئے،.... بیڈ کے نیچے کارپٹ پر گرے اپنے لیز کو دیکھتے حورین نے صدمے سے کہا۔-

یااللہ مجھے صبر دے،.... حورین کے پھولے گالوں کو دیکھتی وہ اوپر چھت کی طرف دیکھتے ہوئے ایک لمبی سانس خارج کرتے بولی

میرے لیز گرانے کے گناہ میں تمہیں صبر نہیں بلکہ گناہ ملے گا گناہ، وہ بھی بڑے والا،.... کارپٹ سے لیز اٹھاتے حورین نے پری کو گھورتے ہوئے معصوم لہجے میں کہا۔۔۔

ہیں،.... اسکی بات پر پرل کو منہ کھلا تھا۔۔۔
ہیں نہیں ہاں،.. وہ بھی لیز کھاتے دوبدو بولی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی باتوں پر پرل کا دل چاہا کہ اپنا سر دیوار میں دے مارے، بھلا اسکو کونسی موت پڑی تھی جو اسنے اس پاگل کو دوست بنالیا تھا جسے ہر وقت کھانے کا صدمہ چڑھا رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
میں نے جو کہا تھا وہ سنا تم نے ؟؟،... صوفے سے اٹھتے وہ وارڈروب کی طرف بڑھتے ہوئے کمال ضبط سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب جانا ہو گا تو دیکھا جائے گا، فلحال نو ٹینشن،.... لاپرواہی سے کہتے وہ بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹی تھی،
....

وہ اسے یہ نہیں بتا سکی تھی کہ کھانے کے چکر میں اس نے تو پرل کی ایک بات بھی نا سنی تھی، اب سچ بتا کر اس نے مار تھوڑی کھانی تھی۔

دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لیکن حورین لغاری نے نا سدھرنے کی قسم کھا رکھی تھی،
...

ایک تاسف بھری نظر حورین کے بیڈ پر پھیلے وجود پر ڈالتے ہوئے پرل اپنے ہاتھ میں بلیک کلر کا کرتا پجامہ لیتے واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی

حورین لغاری حسن لغاری اور عمارہ لغاری کی اکلوتی اولاد تھی جسے دنیا کی ہر آسائش مہیا کی گئی تھی۔۔۔۔

ذہانت میں بھی بے مثال تھی تو اپنے حسن میں بھی لاجواب تھی، اور کھانے کی شوقین بھی انتہا کی تھی۔۔۔۔

حسن لغاری اور عدیل ملک دونوں بزنس پارٹنر بھی تھے ان کی اسی دوستی کی وجہ سے حورین لغاری اور پرل ملک کی دوستی بچپن سے پروان چڑھی تھی۔۔۔۔۔

دونوں کی عادات بھی ایک جیسی تھیں اور چوائس بھی لیکن پرل کے برعکس حورین لغاری لاپرواہ سی تھی،۔۔۔

دونوں ہی آفت کی پریاں تھیں،، یونیورسٹی میں یقیناً سب ہی ان دونوں شیطان کی نانیوں سے پناہ مانگتے تھے سوائے دو بہن بھائیوں کے، جن میں سے ایک محبت کرتا تھا تو دوسری نفرت و جلن کی انتہا کر دیتی تھی۔۔۔

****

ٹھنڈے برف پانی سے شاور لینے کے بعد وائلڈ ایگل کے اعصاب کچھ پرسکون ہوئے تھے، دل ودماغ میں ایک سکون کی لہر سی دوڑ گئی تھی

اپنی سیٹی کی مخصوص دھن بجاتا جب وہ شاور لے کر نکلا تو ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ مچل رہی تھی جبکہ بلیک آنکھیں اپنے شکار کی موجودگی کے احساس کے تحت چمک رہی تھیں۔۔۔

پشت پر بنے ٹیٹو میں سے سنہری کرنیں پھوٹ رہی تھیں جسے اس نے بلیک اوور کوٹ پہنے ڈھکا تھا اور اپنے ہونٹوں پر رقص کرتی پراسرار مسکراہٹ کو رومال کے پیچھے چھپایا تھا۔۔۔

Dead but pretty

Oooo

Dead but pretty

چاروں طرف محل میں گونجتی وائلڈ ایگل کی پراسرار دھن محل پر لرزا طاری کررہی تھی جبکہ جانوروں پر بھی خوف ودہشت کے زیرِاثر کپکپی سی طاری ہوگئی تھی۔۔۔۔۔۔

محل سے نکل کر وائلڈ ایگل بلیک فاریسٹ میں داخل ہوا تھا، زمین پر اسکے بھاری قدموں کی دھمک فضا میں عجب سی سنسنی پیدا کررہی تھی۔۔۔۔

جنگل میں ہر فکر سے آزاد گھومتے وہ اپنی شکار کو اپنی مرضی کے مطابق گھما رہا تھا وہ چاہتا تو ایک ہی جھٹکے سے انہیں اپنی قید میں لے سکتا تھا لیکن اِسے یہ کھیل کھیلنے میں الگ ہی سرور سا محسوس ہورہا تھا، تقریباً پانچ منٹ کے بعد ہی وہ اپنے کھیل سے بیزار ہوتا انکے سامنے ہوا تھا۔۔۔

Dead but pretty

Dead but pretty

وائلڈ ایگل کی زبان سے نکلے یہ الفاظ پر سکون ماحول میں ارتعاش پیدا کر گئے تھے۔۔۔۔

آسمان کی بلندیوں کو چھوتے ایک درخت سے وائلڈ ایگل ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا ایسے کہ اسکا ایک پاؤں نیچے زمین پر تھا جبکہ دوسرا درخت سے لگا ہوا تھا اور اس نے اپنے جسم کا پورا وزن درخت پر ڈال رکھا تھا۔۔۔۔

اپنی کالی گہری آنکھوں میں پر اسرار چمک لیئے سامنے کا منظر دیکھنے لگا تھا جہاں تین سے چار آدمی اپنی مخصوص وردی میں ملبوس شاید نہیں یقیناً

وائلڈ ایگل کی تلاش میں نکلے تھے لیکن یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ وائلڈ ایگل کے بلیک فاریسٹ جا رہے تھے جہاں اسکی اجازت کے بغیر ایک چڑیا تک بھی وہاں کا رخ نا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ یہیں کہیں ہمارے آس پاس ہے اسکی دھن اس بات کا اشارہ ہے کہ وائلڈ مین کو ہماری موجودگی کا پتا چل گیا ہے، سب محتاط رہو، ..... ان میں سے جو انکا سینئر تھا وہ سرگوشی میں اپنی جرمن زبان میں بولا تھا اسکے لہجے میں ایک نامحسوس سا خوف تھا جسکی ہلکی سی آنچ وائلڈ ایگل تک پہنچ گئی تھی جو اسکی مسکراہٹ گہری کرنے کا سبب بنی تھی۔۔۔۔۔
اپنے سینئر کی بات سنتے باقیوں کی نسبت ایک کے چہرے پر زیادہ خوف لہرایا تھا، .....

وہ چاروں آدمی جرمن فوج کے ممبر تھے جنہیں وائلڈ مین کو پکڑنے کا مشن سونپا گیا تھا لیکن اگر جان جاتے کہ وائلڈ ایگل ایک ماہر جادوگر ایک چلتی پھرتی تباہی تھی جو اپنی آنکھوں کے جادو سے ہی کئیوں کو ڈھول چٹا دیتا تھا تو پھر کبھی بھی کوئی بھی یہاں مر کر اپنا رخ نا کرتا، لیکن وہ کیا ہے نا کہ جب قسمت سے زیادہ انسان کا دماغ خراب ہو تو بچارا بندہ بشر کیا کر سکتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔

کون ہو تم ؟؟؟ اچانک ان میں سے ایک کی نظر درخت سے ٹیک لگائے سائے پر پڑی تھی جب خود میں ہمت پیدا کرتے اس شخص نے ٹارچ کی روشنی وائلڈ مین پر ڈالتے جرمنی لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔۔

وائلڈ مین کا خوف ایک طرف لیکن پہلے وہ آرمی تھے جن کی فطرت میں خطروں سے ڈرنا شامل نہیں تھا بلکہ اس سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا تھا

روشنی سے بھی انہیں کچھ خاص نظر نہیں آیا تھا کیونکہ سامنے والا شخص بلیک اوور کوٹ میں ملبوس چہرے پر رومال باندھے ہوئے تھا جس کی وجہ سے وہ خود بھی اس بلیک فاریسٹ کا حصہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

Dead but pretty

ان کے سوال پر وائلڈ ایگل کی سریلی آواز کے ساتھ سیٹی کی دھن گونجی تھی جسے سنتے ان کے پسینے چھوٹے تھے۔پہلے صرف شک تھا لیکن اب یقین ہو گیا تھا کہ سامنے موجود سایہ وائلڈ مین کا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ تین الفاظ کیسے بھول سکتے تھے۔یہ تین الفاظ ہی تو تھے جنہوں نے پورے جرمنی میں اپنی دہشت پھیلائی ہوئی تھی،وائلڈ ایگل کے ہاتھوں مرنے والی ہر ایک لاش پر یہی الفاظ کندہ ہوتے تھے،۔۔۔

وائلڈ مین...ان چاروں میں سے کسی نے ہمت کرتے ہوئے اس کا نام لیا تھا۔۔

Dead but pretty

وائلڈ ایگل یہی الفاظ دوبارہ دوہراتا ایک ایک قدم آگے کی طرف بڑھانے لگا تھا،ٹارچ کی روشنی سے اس کی سنہری آنکھیں خوب چمک رہی تھیں

جو سامنے والوں کے خوف میں اضافہ کر رہی تھیں ابھی تو وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ ماہر شاطر جادو گر تھا، جس کی آنکھوں کے وار سے بچ پانا ناممکن میں سے ایک تھا۔اور صرف وہی شخص اس کے راز سے آشنا ہوتا تھا جس نے بغیر دیری کے جہنم واصل ہونا تھا۔۔۔۔

وائلڈ مین خود کو ہمارے حوالے کر دو، تمہاری اس گمنام شخصیت کے خوف نے پورے جرمنی کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے، تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ خود کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ،...ان میں سے ایک آگے بڑھتا دلیری سے بولا ان سب نے خود کو کئی حد تک کمپوز کر لیا تھا، وہ اپنی منزل کے قریب آ کر خوف سے پیچھے نہیں مڑ سکتے تھے۔۔۔۔

Wow impressive very impressive!!!

آنکھوں کے جادو سے ہی وہ بغیر چیئر کے بڑے کروفر سے بیٹھتے اسکی دلیری کو داد دینا نا بھولا تھا۔۔۔

جب کہ اب کی باران چاروں کی آنکھیں اس اندھیرے میں ممکنہ حد تک پھیلی تھیں ان سے پانچ فٹ کی دوری پر بیٹھے وائلڈ مین کو بغیر چیئر کے بیٹھے دیکھ وہ ڈر کے ایک دو قدم پیچھے ہٹے تھے۔۔۔

ان کے پیچھے ہٹتے قدموں کو دیکھتے اس سنسان جنگل میں وائلڈ ایگل کا طنزیہ قہقہہ گونجا تھا جس کی آواز دور تک پھیلی تھی۔۔

کتنے فنی ہو نا تم سب،... اپنے اوور کوٹ کی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے وہ اپنی جادوئی چیئر سے اٹھتے ان کے قریب آتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

سنہری آنکھوں نے اپنے سامنے موجود چاروں کا بڑی باریک بینی سے جائزہ لیا تھا، جن کے اتنی سردی میں بھی پسینے چھوٹ گئے تھے، معاً وائلڈ ایگل کی

نظریں ایک تیس سالا نوجوان پر آکر رک گئی تھیں جسکی خوف بھری آنکھوں کی تحریر پڑھتے وائلڈ ایگل کے تاثرات یکسر بدلے تھے،۔۔۔

وائلڈ ایگل کی سنہری آنکھیں اپنی اوپر گڑھی دیکھ انہوں نے بے ساختہ خوف سے اپنا حلق تر کیا تھا۔۔۔

Dead but pretty

اب کی بار اس کا لہجہ بدلا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک ساتھ کئی خطرناک جانوروں کی دھاڑیں گونجی تھیں۔۔ جسے سنتے ان کے پسینے چھوٹے تھے۔ وائلڈ مین کے پیچھے دیکھتے ان کی سیٹی گم ہوئی تھی جہاں کئی تعداد میں شیر ٹائیگر اور بھیڑیے کھڑے تھے۔۔
اتنی ٹھنڈ میں بھی ان کے پسینے چھوتے تھے،

توکیا اب مجھے اپنی حراست میں لینا پسند کرو گے ؟؟؟ اسکی پیشانی سے پسینے کے قطرے اپنے رومال سے پونچھتے اسنے سرد لیکن طنزیہ لہجے میں استفسار کیا۔۔

لیکن وہ تو ایسے گونگے ہوئے تھے جیسے کہ کبھی زندگی میں ایک لفظ بھی نا بولا ہو۔۔۔

اس کے جواب نا دینے پر وائلڈ مین کی آنکھیں اتشی رنگ ہوئی تھیں۔۔

تم لوگ جانتے ہو، اوو نو بلکہ تم لوگ کیسے جان سکتے ہو، چلو میں بتاتا ہوں ،... سرد لہجے میں کہتے ہوئے وہ دوبارہ مڑتا ایک ہی جسٹ میں ٹائیگر کی پشت پر جا بیٹھا تھا۔ اسکی حرکت پر انہوں نے بے ساختہ تھوک نگلا تھا یہ بندہ ان کی سوچ سے بھی خطرناک ثابت ہوا تھا

تم لوگ یہ سوچ کر یہاں آئے ہو کہ تم سب وائلڈ مین کا شکار کرو گے، چہ چہ افسوس ہوا یہ جان کر، تم لوگ اپنا شکار ڈھونڈ رہے تھے اور میں اپنا غصہ اتارنے کے لیئے کسی شکار کے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔۔ ٹائیگر کی پشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے اپنے اوور کوٹ کی پاکٹ میں سے ایک بلیک چاقو نکالتے سرد لہجے میں کہا۔۔

چاقو کی بیک سائیڈ بلیک تھی لیکن اس کی نوک سنہری تھی جس کی چمک ان چاروں کی آنکھوں کو چبھ رہی تھی۔۔۔

تو کیا کہتے ہو ٹائیگر آج اپنے جادو کی بجائے اس کا استعمال ہو جائے ؟؟؟

چاقو پر اپنی انگلی ٹریس کرتے اسنے ٹائیگر سے معنی خیزی لہجے میں استفسار کیا ۔۔

ضرور وائلڈ ایگل،...ٹائیگر کی آواز صرف وائلڈ مین کو سنائی دی تھی سامنے والے ایک جانور کی آواز نہیں سن سکتے تھے اور اگر سنتے تو یقیناً بے ہوش ہو جاتے۔۔۔

تو تم سب پہلے ڈیسائیڈ کر لو کہ تم میں سے پہلے وائلڈ ایگل کے ہاتھوں کون مرنا پسند کرے گا،....اچھل کر کھڑا ہوتے وہ چاقو کو اشارے سے ان کی جانب گھوماتے سنجیدگی سے بولا۔۔

اسکی حرکت پر سب دھل کر پھر سے ایک دو قدم پیچھے ہٹے تھے۔جواب کی بار اسکے اشتعال میں اضافہ کر گیا تھا۔۔

یو آل نیچ انسان جواب دو وائلڈ ایگل کو دوہرانے کی عادت نہیں ہے،...

وائلڈ مین کی سنسناتی آواز ان کے لیئے کسی صور سے کم نہیں تھی۔۔ جبکہ جادو سے اس کا چاقو ان چاروں کی طرف گول گول گھوم رہا تھا جس کی وجہ سے وہ چاروں بے بسی کی مورت بنے ہوئے تھے۔۔

پلیز مجھے جانے دو وائلڈ ایگل میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے میں تو یہاں آنا بھی نہیں چاہتا تھا،... وہی نوجوان جس پر پہلے وائلڈ ایگل کی نظریں گڑھی تھیں جلدی سے آگے بڑھتا بے حسی مگر التجائی بولا تھا، اسکی خود غرضی اور دھوکے بازی کو تو وائلڈ ایگل پہلے سے ہی جان گیا تھا لیکن اب جب کھل کر سامنے آیا تھا تو وائلڈ ایگل کے رومال کے پیچھے چھپے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اس کے پیچھے کھڑے ساتھیوں نے بے یقینی سے اس کی پشت کو دیکھا اور پھر اپنی طرف آتے وائلڈ ایگل کو جس کی سنہری آنکھوں میں مزید چمک پیدا ہو گئی تھی ایسی چمک جس سے جرمن پیپلز پناہ مانگتے تھے۔۔

وائلڈ ایگل کی آنکھیں چاقو کی طرف گھومی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے چاقو اس کے دائیں ہاتھ میں آگیا تھا۔۔

ان جانوروں کی غراہٹیں وقفے وقفے سے جاری تھیں۔ جو بلیک فاریسٹ کے خطرناک ماحول کو مزید خوفناک بنا رہی تھیں۔۔

درختوں کے جھرمٹ نے چاند کی روشنی کو بلیک فاریسٹ کی زمین پر آنے سے روک رکھا تھا۔۔

جانے دوں؟؟ وائلڈ ایگل نے اس نوجوان کے گرد چکر لگاتے اپنے چاقو کی نوک کو اس کی کنپٹی سے شروع کرتے دوبارہ وہاں پر اختتام کرتے ہوئے اسنے سرگوشی نما آواز میں استفسار کیا۔۔

پچھلے سب خاموش تماشائی اپنے سامنے کھڑی موت کو دیکھ رہے تھے یہاں نکلنا ایمپوسیبل تھا آئے تو اپنی مرضی سے تھے لیکن جا بھی سکتے تھے یا نہیں اس کا فیصلہ وائلڈ مین کرتا۔۔

ہاں،۔۔۔اپنی کنپٹی پر چاقو کی نوک کو محسوس کرتے اس کے حلق سے گھٹی سی آواز نکلی۔۔۔

ازیوش،۔۔۔کہتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے میں اس کا سر چاقو کی مدد سے دھڑ سے الگ کر دیا تھا جس کے خون کے چھینٹے وائلڈ ایگل کے رومال پر پڑے تھے جبکہ ان چاروں کے چہرے بھی لال خون سے رنگ گئے تھے،

اس کا سر اڑتا ہوا ان جانوروں کے قدموں میں جا گرا تھا جسے دیکھتے وہ سب پل بھر میں جھپٹ پڑے تھے۔۔

یہ صورتحال دیکھتے ان بہادر سپاہیوں کی چیخیں بلندیوں کو چھوئی تھیں ۔۔۔

اوہ بے دھوکے باز انسان اپنے ساتھیوں سے بھی وفا نا نبھا سکا،... جادو سے اپنے رومال اور چاقو صاف کرتے اسنے نخوت سے اپنا سر جھٹکتے ہوئے کہا۔
جبکہ ان تینوں کی چیخوں سے ڈسٹرب ہوتے وہ اپنے ماتھے پر تیوری چڑھائے ان کی جانب مڑا لیکن ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے گہرا مسکرایا کیونکہ جانور اس لاش کا سر کھانے کے بعد اب اس کا دھڑ بھی کھانے کے لیئے اپنی جگہ لے جا رہے تھے۔۔
اسٹاپ اٹ... ان کی چیخیں بند ہوتا نا دیکھ وائلڈ ایگل کی دھاڑ بلند ہوئی تھی جسے سنتے اس سیچوایشن میں وہ مرد ہوتے ہوئے بھی رو دیئے تھے بھلا اپنی

موت کو سامنے کھڑا دیکھ کون نارمل رہ سکتا تھا انہیں فکر تھی تو صرف اپنے گھر والوں کی اور اپنے وطن کی۔۔

وہ اپنے مرے ہوئے ساتھی کی طرح خود غرض نہیں تھے ان کے دل صاف تھے۔

اگر ہماری موت ایسے ہی بے رحمی سے ہونی ہے تو ہم تیار ہیں،... پہلے والا شخص جس نے وائلڈ مین کو وارن کیا تھا اپنے دل میں سوچتے ہوئے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔

وائلڈ مین کسی بے قصور کو نہیں مارتا اولیو، اور جہاں تک اس شخص کی بات ،. اس کے ادھ بجے لال جسم کی طرف اشارہ کرتے وہ دوبارہ گویا ہوا تو یہ شخص مخلص نہیں تھا نا تم لوگوں کے ساتھ اور نا ہی اپنے پیشے کے ساتھ، اور وائلڈ مین کی دنیا میں دھوکے بازی کی صرف ایک ہی سزا ہے وہ

ہے موت،... پہلے پُر سکون لہجے میں کہتے آخر میں اس کا لہجہ برفیلا ہو گیا تھا

--

اس کی بات پر ان تینوں نے تعجب سے وائلڈ مین کو دیکھا تھا۔۔یقین کرنا مشکل تھا کہ وائلڈ مین نے ان کو آزاد کر دیا تھا،۔۔۔
وایسے وائلڈ مین کی دنیا میں آنے والے اور اس کی اصلیت کے بارے میں جاننے والے یہاں سے واپس نہیں جا سکتے لیکن تم لوگ خوش قسمت ہو کہ وائلڈ ایگل تمہاری جان بخشی کر رہا تھا،۔۔۔اپنی پاکٹس میں ہاتھ پھنساتے وائلڈ مین نے ان تینوں کو دیکھا جو اپنا رکا ہوا سانس بحال کر رہے تھے۔۔

دو منٹ کے اندر اگر تم لوگوں کے وجود کا نام و نشان مجھے اس جنگل میں ملا تو دوبارہ وائلڈ ایگل کی دنیا میں قید ہونا پڑے گا،... الٹے قدموں سے وہ انہیں وارن کرتا اس اندھیرے میں غائب ہوتا چلا گیا، اسکی پیروی کرتے جانور بھی اسکے پیچھے ہو لیئے تھے۔۔۔

جاتے ہوئے بھی وہ اپنی مخصوص دھن بجانا نا بھولا تھا۔۔

تقریباً دو منٹ بعد اس کی آنکھوں کا رنگ ڈیپ بلیک ہو گیا تھا۔

اس کا دیا گیا ٹائم پورا ہو گیا تھا، وائلڈ مین نے اپنے جادو سے پورے جنگل کا چپا چپا کھنگال ڈالا تھا لیکن ان تینوں کا نام و نشان تک نا ملا تھا جسے محسوس کرتے وہ گہرا مسکرایا تھا۔۔

اور اپنی دنیا میں وارڈ ہو گیا تھا جہاں پہلی منزل کے لاؤنج میں خاموشی کا راج تھا، وہ جو پہلے مسکرا رہا تھا اب اس کے خوبصورت بغیر رومال کے چہرے پر اذیت رقم ہو گئی تھی۔ الکحول کے ہوتے ہوئے یہاں ویرانی تو ڈھونڈنے سے بھی نا ملتی تھی لیکن کچھ دیر پہلے کا منظر یاد کرتے وہ زخمی سا مسکرایا تھا۔۔

ان کے بارے میں پتا کرنے کے لیئے اس نے اپنی دیپ بلیک آئیز کو ان کے روم کی طرف گھمائی تھی لیکن جو انفارمیشن ملی تھی اسے جانتے وائلڈ مین کی آنکھیں اتشی رنگ ہوئی تھیں۔۔۔

تم دونوں کے پاس صرف ایک منٹ ہے،اس ایک منٹ کے اندر تم دونوں مجھے بلیک سیکریٹ روم میں ملو،۔۔۔جادو سے انہیں حکم سناتا وہ اپنے روم میں بڑھ گیا تھا۔

جبکہ مونسٹر اور الکحول اپنے کانوں میں وائلڈ مین کی آواز سنتے اپنے کمروں سے نکل آئے،

وائلڈ مین کی آواز سے ہی انہیں پتا چل گیا تھا کہ وائلڈ مین اب ان پر آتش فشاں کی مانند پھٹنے والا تھا،کیونکہ غصے دلانے کی وجہ بھی انہوں نے خود ہی دی تھی۔۔

انہوں نے جونہی اپنے قدم بلیک سیکریٹ روم میں رکھے وہاں وائلڈ مین کو غصے سے ٹہلتے پایا۔۔ وہ اب بلیک ہاف بازوں والی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا جبکہ بلیک بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔

ان دونوں کو اندر آتا دیکھ اس نے انہیں ٹیبل کے گرد رکھی چیئرز پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا جسے سمجھتے وہ دونوں بغیر کچھ کہے بیٹھ گئے۔۔

بلانے کا مقصد وائلڈ مین؟؟؟ بلیک سیکریٹ روم میں مونسٹر کی سنجیدہ آواز گونجی تھی، اس کے ساتھ چیئر پر بیٹھے سرخ آنکھوں والے الکوحل کی بھی سوالیہ نظریں وائلڈ مین کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔

تم دونوں بلیک محل کے اصول بھول گئے ہو کیا؟؟؟ ان کے سامنے چیئر پر بیٹھتے ہوئے وائلڈ مین نے درشت لہجے میں استفسار کیا۔۔

اس کی بات کے پیچھے چھپے معنی کو سمجھتے ان دونوں کے چہرے پر کرب کے گہرے سائے لہرائے تھے۔۔

ہمارا چھوڑو وائلڈ ایگل، تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے،.. الکحول کے خوبصورت چہرے میں جیسے سرخیاں سی گھل گئی تھیں جبکہ شہد رنگ آنکھیں ہلکی سی نم ہوئی تھیں۔۔

الکحول کی بات پر وائلڈ مین کی کنپٹی کی وینز ابھری تھیں، آنکھوں کا آتشی رنگ

لہو ٹپکانے لگا تھا۔۔

اسکی حالت اب ان دونوں کو خوفزدہ کر گئی تھی کیونکہ اس کے چہرہ خطرناک حد تک لال ہو گیا تھا۔ نکھوں کا رنگ دیپ بلیک آئیز میں تبدیل ہو گیا تھا پھر یکایکا پورے بلیک محل میں ایک ساتھ کئی سماعتوں کو چیر دینے والی آوازیں گونجی تھیں، یہ دھاڑیں جانوروں اور انسانوں کی مکس تھیں۔ الکحول اور مونسٹر کو اپنے کان پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے

جبکہ وہ ایسے ہی بے پرواہ بنا رہا اور اپنے سامنے برداشت کی حد کو چھوٹے

الکحول اور مونسٹر کو دیکھنے لگا جو اپنے کانوں پر ہاتھ جمائے ان چیخوں کی

آوازوں سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے،

وائلڈ مین بند کروان آوازوں کو پلیز،... مونسٹر کو اپنی خود کی آواز ان

دھاڑوں میں شامل ہوتی نظر آئی۔۔

الکحول کی زخمی نظریں اپنے بھائی کی طرف اٹھی تھیں اور یہی سب

آوازوں نے اپنا دم توڑا تھا، الکوحل کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ وائلڈ مین

پہلی دفعہ اپنی نظریں چرانے پر مجبور ہو گیا تھا اسے نظریں چراتے دیکھ

الکحول زخمی سا مسکرایا تھا۔۔

وائلڈ مین کی نظریں دوبارہ اپنے اصل رنگ میں لوٹ آئی تھیں۔۔

آوازیں بند ہوتے ہی مونسٹر نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔

آئندہ کے بعد ایسی بات کہنے سے پہلے اپنا انجام سوچ لینا،... کچھ لمحے بعد وائلڈ مین نے کرخت لہجے میں کہا تھا۔۔ جبکہ وہ دونوں خاموش ہو گئے تھے بالکل ایک ٹھہرے سمندر کی طرح۔

کوئی اور کام ؟؟؟ ان دونوں نے بیک وقت سرد لہجے میں استفسار کیا تھا ۔۔انکے سرد لہجوں کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے وہ آگے بڑھتا ان کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا اور ان دونوں کے شولڈر پر اپنے ہاتھ رکھتے وہ انکے درمیان میں ذرا سا جھکا تھا، اور سرگوشی میں انہیں اپنے نئے پلائن کی تفصیل بتائی تھی جسے الکحول اور مونسٹر نے بڑے غور سے سنا تھا۔۔۔۔

... کام میں کسی بھی قسم کی گڑ بڑ نہیں ہونی چاہیئے بلیک ماسٹرز،

وائلڈ مین کے حکم پر الکحول اور مونسٹر نے محض اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا

۔۔۔۔

جا سکتے ہو تم دونوں ! !ان کے ٹھنڈے ری ایکشن پر وہ ان سے دور ہٹتا دیوار پر لگی پینٹنگ کی طرف بڑھ گیا تھا جو دکھنے میں ہی خوفناک تھی

۔۔۔۔۔۔۔

وائلڈ مین کے کہنے پر وہ سیکریٹ روم سے باہر نکل آئے۔۔۔

دونوں کا حال سیم ٹو سیم تھا بظاہر خاموش تھے لیکن اندر ایک طوفان سا برپا تھا۔۔

کمرے میں آتے الکحول نے اپنی یادوں کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا جو چیز اس کے بھائی کے لیئے تکلیف کا باعث بنے اسے جڑ سے اکھاڑ دینا ہی بہتر تھا۔۔

۔

******

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو فائق، میں تمہاری بات مان کر اپنی بچیوں کی زندگی برباد نہیں کر سکتا بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں انہیں کسی بھی حال میں ٹرپ پر جانے سے روک لوں گا،۔۔۔۔۔اپنے کان پر موبائل رکھے عدیل ملک پر سوچ لہجے میں بولے تھے۔۔۔

اس وقت وہ اپنے آفیس میں گلاس وال کے قریب کھڑے باہر روڈ پر گزرتی طریفک دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے عادی یقین جانو ان دونوں کی زندگی پر میں کوئی بھی رسک نہیں آنے دوں گا، یہی اچھا موقع ہے، ورنہ ساری زندگی وہ دونوں بچیاں ایک ان دیکھی آگ میں جھلستی رہیں گی،.....دوسری طرف موجود شخص کی بھاری تفکر بھری آواز گونجی تھی۔۔۔

فائق کی بات سمجھتے عدیل ملک نے پریشانی سے اپنا ماتھا مسلا تھا، ماضی میں ایک جلد بازی میں کیئے گئے فعل نے انکی بیٹی اور لغاری بیٹی کو اس دوڑاہے پر لا کھڑا کیا تھا کہ اگر آگے کھائی تھی تو پیچھے موت کا کنواں۔۔۔۔

مجھے یقین ہے کہ تم میری بات سمجھ گئے ہو گے عادی اور حسن کو بھی یہ بات سمجھاؤ گے اگر حور اور پری تم دونوں کی بیٹیاں ہیں تو انہیں بیٹیوں سے کم ہم نے بھی نہیں سمجھا، اللہ حافظ، میری بات پر غور کرنا،..... کہتے ساتھ دوسری طرف کال کٹ کر دی گئی تھی جبکہ عدیل ملک کئی لمحے تک موبائل کی خالی سیاہ سکرین کو پر سوچ نظروں سے گھورتے رہے تھے،

یقیناً آنے والی زندگی بہت کٹھن ثابت ہونے والی تھی لیکن انہیں مضبوط بننا تھا، اپنے بچوں کے مستقبل کو سیکیوڑ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

****

اسرا ملک نے سلام پھیر کر عدیل ملک کو دیکھا جو جب سے آئے تھے مسلسل کسی گہری سوچ میں مدغم تھے۔۔

ڈنر کرنے کے دوران بھی انہوں نے پرل کی شرارتوں کا ساتھ نہیں دیا تھا اس لیئے وہ بھی اپنا دل مسوس کر رہ گئی تھی اور حورین کی کال آنے پر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی، جبکہ شاہ ویر ملک ابھی تک گھر نہیں آیا تھا بلکہ وہ تو کل سے نہیں آیا تھا عدیل ملک کو اس نے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ ایک مشن پر کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے گھر آ پانا بہت مشکل تھا۔ شاہ ویر کے نا آنے کی وجہ کیا تھی وہ تو صرف وہی جانتا تھا۔۔۔

دعا مانگ کر جائے نماز کو لپیٹ کر ٹیبل پر رکھتے وہ بیڈ پر ان کے سامنے آ بیٹھی۔۔

عادی میں کب سے دیکھ رہی ہوں آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں اگر کچھ پریشانی ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتے ہیں.... ان کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھتی اسرا ملک رسانیت سے بولی۔۔

اپنی بیوی کی فکر مندی پر عدیل ملک سوچوں کے گہرے بھنور سے نکلتے ہلکا سا مسکرائے لیکن اس ہنسی میں بھی اداسی ہچکولے لے رہی تھی۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے بھلا مجھے کیا پریشانی ہو گی،..ان کے ہاتھوں کو دباتے وہ تسلی آمیز لہجے میں بولے لیکن ان کی تسلی کچھ کام نا آئی تھی۔۔۔

اب آپ مجھ سے جھوٹ بھی بولنے لگے ہیں....اپنے ہاتھوں کو آزاد کرتی وہ نروٹھے پن سے بولی تھیں۔۔۔۔۔

اسرا کے ناراض ہونے پر عدیل ملک بوکھلائے تھے۔۔

ارے یار ایسی کوئی پریشانی والی بات ہے ہی نہیں تو میں آپ کو کیا بتاؤں ؟؟ان کا نروٹھا چہرہ تھوری سی پکڑتے اپنی جانب موڑتے وہ محبت سے بولے تھے۔۔

آپ کو میری قسم بتایئے کہ کیا پریشانی ہے جو آپ کو اپنی لپیٹ میں لیئے ہوئے ہے ؟؟؟،ان کے ہاتھ کو اپنے سر پر رکھتی اسرا ملک نے بغور عدیل ملک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

جبکہ ان کی ضد پر عدیل ملک نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی۔

صیح کہتے ہیں لوگ ایک شوہر کبھی بھی اپنی محبوب بیوی سے نہیں جیت سکتا... اپنا ہاتھ ہٹاتے عدیل ملک نے ایک آہ سی بھری تھی۔ان کی بات پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی تھی،اور عدیل ملک اپنی بیوی کی اس ادا کے تو دیوانے تھے...

کل جب میں آفیس میں بیٹھا تھا تو مجھے فائیق کی کال آئی تھی،... کئی لمحے گزرنے کے بعد انہوں نے بات کا آغاز کیا تھا لیکن وہ اصل بات مر کر بھی نہیں بتا سکتے تھے...............

تو پھر کیا کہا فائیق بھائی نے ؟؟انہیں سوچوں سے باہر اسرا ملک کی آواز نے نکالا تھا...

وہ کہتا ہے کہ ہم اپنی بیٹیوں کو وہاں نا بھیجے اور خاص طور پر تو بلیک فاریسٹ میں... کسی غیر مری نقطے کو گھورتے وہ سنجید گی سے بول رہے تھے، فائق

والی بات انہوں نے الٹ بتائی تھی انکا دل اب تک نہیں مانا تھا پر ل میں انکی جان بستی تھی اگر اسے ذرا سا بھی کھر وچ آتی تو تکلیف عدیل ملک کو ہی ہونی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسرا ملک ان کی آدھی ادھوری بات پر الجھ گئی تھیں۔۔۔۔

۔۔

لیکن کیوں؟؟ مسز عدیل نے الجھے انداز میں استفسار کیا تھا۔۔

وائلڈ مین.... اپنی بیوی کو دیکھتے وہ پر اسرار لہجے میں بولے تھے۔

وائلڈ مین.. اسرا ملک نے نا سمجھی سے انہیں دیکھ کر دوہرایا تھا یہ عجیب سا نام وہ پہلی بار سن رہی تھیں۔۔۔۔

ہاں وائلڈ مین، بلیک فاریسٹ کا بادشاہ ایک گمنام شخصیت جس کے خوف سے پورا جرمنی کانپتا ہے، ایک ماہر جادو گر، کالی آنکھوں سے جادو کرنے

والا دیپ بلیک ائیڈ،... ان کے لہجے میں خوف جھلک رہا تھا جسے محسوس کرتی اسراملک الجھی تھی لیکن ان کی سمجھ میں بہت کچھ آ گیا تھا۔۔

یہ سب من گھڑت کہانیاں ہیں عادی بھلا اس جدید دور میں ایسا کہاں ہوتا ہے،... وہ ابھی بھی متفق نہیں ہوئی تھیں۔۔

اس جنگل میں جرمن آرمی گئی تھی جن کے ذریعے لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ جادوگر ہے ان کا ایک دھوکے باز ساتھی وائلڈ ایگل کے ہاتھوں مارا گیا تھا صرف اس وجہ سے کیونکہ وائلڈ مین کو دھوکہ نہیں پسند حالانکہ دھوکا بازی اس کے ساتھ نہیں کی گئی تھی پھر بھی اس نے اسے اتنی بے درد موت دی کہ اس نوجوان کی ایک ہڈی تک نا ملی، ان تینوں سیکریٹ ایجنٹ کا کہنا ہے کہ اس کی لاش کو اسکے پالتو خطرناک جانور کھا گئے تھے،... اپنی کنپٹی کو سہلاتے وہ پریشانی سے بولے، اسراملک کو وہ کسی بھی جھوٹ میں نہیں رکھ سکتے تھے اگر پرل اور حورین بلیک فاریسٹ جاتی بھی تھیں تو انہیں مضبوط بننا تھا۔۔۔۔۔۔

اس خطرناک انکشاف پر اسرا ملک دم سادھ گئی تھیں۔ وائلڈ مین کی حقیقت کے بارے میں جان کر اسرا ملک کے چہرے پر پہلی دفعہ خوف کے سائے لہرائے تھے۔ ان کی بیٹی بھی تو وہاں جانے والی تھی اگر اسے کچھ ہو گیا تو یہ سوچ ان کا دل لرزا گئی تھی۔۔

کچھ منٹ ایسے ہی خاموشی کی نظر ہو گئے تھے، باہر کھڑا وجود جوان سے ملنے آیا تھا وہ بھی خاموشی سے کئی سوچوں کے گرداب میں پھنسے اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔۔

ہم اپنی بیٹی کی زندگی پر کوئی رسک نہیں لے سکتے عادی، خدارا کسی بھی طرح اسے جانے سے روک لیں،... خوف ان کے اندر کنڈلی مار کے بیٹھ گیا تھا،

ہمم میں کچھ کرتا ہوں بیگم تم پریشان نا ہو جانتی ہو نا تمہاری پریشانی میری جان کا عذاب بن جاتی ہے... انہیں اپنے ساتھ لگائے وہ دلاسہ دیتے ہوئے بولے،

لیکن ان کی بیٹی کتنی ضدی تھی وہ یہ بھی جانتے تھے اور یہی چیز تو ان کے لیئے پریشانی کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔۔۔

****

تمہیں میری دنیا میں آنے کے لیئے کوئی بھی نہیں روک سکتا بلیک کوئین.... کمرے میں ایک پراسرار سی سرگوشی پیدا ہوئی تھی اور پھر وہی دم توڑ گئی تھی۔۔۔

جرمنی کے شہر سٹٹ گارٹ میں رات کے وقت بھی رونقیں اپنے عروج پر تھیں۔۔۔

اس شہر کی عمارتیں اگرچہ قدیم تھیں لیکن دیکھنے والی آنکھ کو پہلی نظر میں ہی مبہوت کر دیتی تھی. لیکن باہر جتنی رونقیں تھیں آخری پناہ گاہ میں اتنا ہی سکوت پھیلا ہوا تھا۔

ہر طرف پھیلا سرسبزہ ہوا کے ذور سے لہرا رہا تھا۔۔
اس سکوت کو کسی کے بھاری بوٹوں کی آوازوں نے توڑا تھا۔۔وہ شخص جو بھی تھے بلیک ہڈی میں ملبوس تھے اور اپنے چہروں کو بلیک ہی رومال سے کور کیئے ہوئے تھے۔۔۔
وہ دونوں شخص اپنے بلیک کلر کے بھاری بوٹوں کو زمین پر ایسے رکھ رہے تھے جیسے زمین کے اندر کچھ کھوجنا چاہا رہے ہوں۔۔
لیکن اپنی مطلوبہ چیز نا ملنے پر انہوں نے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھائے تھے۔۔

رات کی سیاہی نے اپنے ہر سو پر پھیلا دیئے تھے ایسے میں قبرستان میں یہ اندھیرا کسی بھی انسان کو خوفزدہ کر سکتا تھا لیکن وہ دونوں بلیک ماسٹرز تھے جنھوں نے ان اندھیروں میں ہی پروان چڑھا تھا۔۔۔
ایک کی آنکھیں اوشن بلیو تھیں جبکہ دوسرے کی آنکھیں شہد رنگ تھیں، دونوں کی چیل جیسی نظریں چاروں طرف اور زمین کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔

یہ جتنا ہمیں خوار کرواتے ہیں نا میرا دل تو کرتا ہے ان جیسے سب گنڈوں کو ایک جگہ کھڑا کر کے ایک ہی وار میں مار ڈالوں، سالے نا خود آرام کرتے ہیں نا ہمیں کرنے دیتے ہیں،... کچھ بھی نا ملنے پر الکحول کی جھنجھلائی سی آواز گونجی تھی جو اس خاموشی کو بری طرح سے زچ کر گئی تھی۔۔۔
الکحول کے ساتھ چلتے مونسٹر کے قدم الکحول کی بات سنتے رک گئے تھے

۔۔

اور اس نے الکحول کو دیکھتے اپنا لیفٹ ایبرو اٹھایا تھا۔۔ نیلی آنکھوں میں بلا کا سکون پھیلا ہوا تھا۔۔ جیسے اسے یقین ہو کہ ہمیشہ کی طرح وہ یہ مشن بھی کامیاب کر لیں گے۔۔

مجھے ایسے مت گھورو، اس کام کے لیئے وائلڈ مین ہی کافی ہے، دو دن ہو گئے ہیں ہم اس سے ناراض ہیں مجال ہے جو اس بندے نے ہمیں منایا ہو الٹا خاموش رہ، رہ کر میرا جبڑا دکھ گیا تھا،... قبرستان کے وسط میں کھڑا وہ بس اپنے دکھڑے سنانے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔

غلطی وائلڈ مین کی نہیں ہماری ہے پہلے تم نے ہی اسے اپنی حرکتوں سے تنگ کیا اور پھر میں نے بلیک محل کے اصول توڑے، اسکی مرضی کے خلاف میں نے وہ تصویر،۔۔ بات کرتے ہوئے وہ رک سا گیا تھا اوشن بلیو آنکھیں ضبط کی وجہ سے سرخ پڑ گئی تھیں۔۔

اسکی حالت کو سمجھتے الکحول نے اسے ذور سے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔

الکوحل کے گلے لگانے پر مونسٹر نم آنکھوں سے مسکرا دیا تھا، خود کو کمپوز کرتے اسنے الکحول کو خود سے الگ کیا تھا۔۔

آپ نے صیح کہا مونسٹر غلطی ہماری ہے تو معافی بھی ہم ہی مانگے گے، فلحال تو اپنے مشن پر فوکس کریں پتا نہیں یہ گندی مخلوق کہاں چھپی ہوئی ہے،... الکحول نے اپنے تاثرات پر قابو پاتے ہوئے یک دم بات بدل کر اپنے منہ کے زاویے بگاڑتے سفید ماربل کی قبروں کی طرف اپنی نظریں دوڑائی تھیں۔۔

جبکہ اسکی بات پر مونسٹر نے سنجیدگی کا لبادہ اوڑھا تھا۔۔۔۔۔۔

وائلڈ مین نے ہمیں ہنٹ دیا تھا کیا تمہیں یاد ہے الکحول؟ اس نے کہا تھا کہ ...بظاہر دکھتے ہیں سب ایک جیسے، مطلب،

مطلب قبر،.. مونسٹر کی بات اچکتے الکحول نے جوش سے کہا تھا جسے سنتے مونسٹر معنی خیزی سے مسکرایا تھا وہ بھی یہی کچھ کہنے والا تھا۔۔

ہوں، وہ دیکھو۔۔۔اپنی دوسری طرف بنی ایک الگ قسم کی قبر کی طرف اشارہ کیا گیا جو سب سے مختلف تھی سب قبریں وائٹ ماربل کی بنی ہوئی تھیں جبکہ وہ ہاف وائٹ کی بنی ہوئی تھی جس کے سرے پر ریڈ مارک تھا۔۔۔۔۔۔

میرے ساتھ رہتے رہتے ہوشیار ہو گئے ہو مونسٹر ایم پراوئڈ آف یو۔۔۔ اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے الکحول نے اپنی آنکھوں میں چمک لیئے ہوئے کہا تھا جبکہ مونسٹر نے اس کے رومال سے ڈھکے چہرے پر مکہ رسید کیا تھا جس پر وہ بلبلا اٹھا تھا۔۔

یہ ضروری تھا تمہیں تمہاری خوش فہمی سے نکالنے کے لیئے۔۔اسکے گال کو تھپتھپاتے وہ قبر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

مونسٹر کی پشت کو خونخوار نگاہوں سے گھورتے الکحول نے اسے کئی گالیوں سے نوازا تھا اور پھر خود بھی اسکے پیچھے بڑھ گیا۔۔

پوری قبر کا معائنہ کرتے مونسٹر نے اس کے سرے پر لگی تختی کو نکالنا چاہا لیکن وہ نکل تو نا سکی البتہ اپنی جگہ سے ذرا سا ہلی جس کی وجہ سے بظاہر دکھتی قبر ایک دروازے کی طرح ہٹتی چلی گئی۔اس قبر کو بنانے والے ماہر کو الکحول اور مونسٹر داد دیئے بنا نہیں رہ سکے تھے۔۔۔

واہ یار میں سمجھا تھا صرف اس دنیا میں ہمارا وائلڈ مین ہی چلاک ہے یہ گنڈی مخلوق تو.... الکحول کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی جب اس ویرانے میں وائلڈ مین کی دھاڑ گونجی تھے جسے سنتے الکحول اپنی جگہ سے اچھلا تھا جبکہ اسکی آج سے سٹارٹ ہوئی حرکتوں پر مونسٹر کا دماغ گھوما ہوا تھا، وائلڈ مین کی باتوں کی وجہ سے الکحول نے اپنی شرارتوں کا ڈبہ بند کر دیا تھا لیکن آج دو دنوں بعد پھر اس میں شرارتی روح آن سمائی تھی جس کا علاج صرف وائلڈ مین کے پاس تھا اب بھی اس کی دھاڑ سنتے وہ مطمئن سا مسکرایا تھا کم از کم الکحول کی بولتی تو بند ہو گئی تھی۔۔

اپنی بکواس بند کرو الکحول اور کام پر فوکس کرو یہ نا ہو کہ تمہاری قبر بھی میں یہاں بنا ڈالوں،.. وائلڈ مین جو جادو سے ان کی ایک ایک حرکت ملاحظہ کر رہا تھا الکحول کی بات سنتے اس کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا اس وقت وہ جم میں تھا سیلولیس شرٹ میں ہونے کی وجہ سے بلیک ایگل ٹیٹو اپنی چھپ دکھلا رہا تھا جبکہ پورا جسم پنچنگ کرنے کی وجہ سے پسینے سے تر تھا۔۔

وائلڈ مین کی بات پر الکحول کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں۔ جبکہ نازک سا دل اسکی دھمکی پر دھڑک دھڑک کر پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن اب اس نے کچھ بھی الٹا کہنے سے خود کو بعض رکھا تھا،

اب چلیں یا اور بھی کچھ سننا باقی رہ گیا ہے،... الکحول کو زچ کرنے کی باری اب مونسٹر کی تھی۔۔

مونسٹر کے طنز پر الکحول غصے سے اپنے نتھنے پھلائے قبر میں اتر گیا تھا جس کی بل کھاتی سیڑھیاں نیچے بیسمنٹ تک پہنچ رہی تھیں۔۔۔

ٹارچ کو آن کیئے مونسٹر بھی اسکے پیچھے ہو لیا کیونکہ باہر کی نسبت اندر اندھیرا بہت گہرا تھا۔۔۔

ٹارچ کو آن کیئے مونسٹر بھی اسکے پیچھے ہو لیا کیونکہ باہر کی نسبت اندر اندھیرا بہت گہرا تھا۔۔۔

وہ دونوں جوں جوں اپنے قدم نیچے کی طرف بڑھا رہے تھے ویسے ہی کئی مردوں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھی البتہ بیسمنٹ سے نکلتی روشنی ان کا کام آسان کر گئی تھی۔اس لیئے مونسٹر نے ٹارچ آف کر دی تھی۔۔

جلدی سے ان لڑکیوں کو پیچھے کے راستے ٹرک میں بیٹھاو، ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے تم لوگ جانتے ہو کہ رات کے اندھیرے میں صرف وائلڈ مین کی حکومت چلتی ہے اگر ہم اس کے ہاتھوں پکڑے گئے تو ہمارا

سارا پلان فلاپ ہو جائے گا، جرمنی لب و لہجے میں وہ شخص خوفزدہ سا بولا تھا۔

سیڑھیوں سے اترتے ان دونوں کے ساتھ وائلڈ مین کی بھی سماعتوں سے یہ الفاظ ٹکرائے تھے جسے سنتے اسے اپنے پورے رگ و روپ میں ایک الگ سا سرور سرائیت کرتا محسوس ہوا۔البتہ وہ دونوں بھی وائلڈ مین کی دہشت سے محفوظ ہوئے تھے۔۔۔

واہ یار امجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ میرا بھائی اتنا فینس ہو گیا ہے،... اپنے ہاتھ کو ایک سٹائل سے گھماتے الکحول نے سر گوشی نما آواز میں کہا۔۔۔۔

الکوحل کی فضول گوئی کو سنتے مونسٹر کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ ڈالے جبکہ اس کے دوبارہ بھائی بلانے پر اسے ڈر لاحق ہوا کہ کہیں وائلڈ مین اب اسکا قصہ ہی تمام نا کر ڈالے۔۔۔

کیا تم کچھ دیر تک چپ نہیں رہ سکتے الکحول ؟؟؟ تقریباً اس کے کان کے پاس جھکتے مونسٹر ہلکی آواز میں غرایا تھا جبکہ اسکی بات پر اس نے اپنا منہ بسوڑا تھا۔۔۔

مطلب اب تعریف کرنا بھی جرم ہے ؟؟ وہ بچارا صرف دل میں سوچ ہی سکا۔

یہ تو شکر تھا کہ وائلڈ مین اسکی فضول گوئی نا سن سکا تھا کیونکہ وہ اپنے ایک اہم کام میں مصروف ہو گیا تھا جسے وائلڈ مین ہر ویک اینڈ پر انجام دیتا تھا

۔۔۔

نیچے اترتے ہی انہیں بہت سے ہٹے کٹے آدمی دکھے تھے جو شکل سے ہی جرمن لگ رہے تھے۔۔

یاد رکھنا کچھ بھی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے ان لڑکیوں کو بحفاظت ڈان تک پہنچانی ہیں اگر کچھ بھی گڑبڑ ہوئی تو بوس ہمیں نہیں چھوڑے گا ، ...

الکحول اور مونسٹر پر سکون سے کھڑے سامنے کا منظر دیکھ رہے تھے جہاں ایک طرف بنی چھوٹی سی گلی نما راستے سے لڑکیوں کو گھسیٹ کر باہر نکالا جا رہا تھا وہاں تقریباً تیرہ چودہ کے قریب آدمی تھے جو اپنے کاموں میں اتنے مشغول تھے کہ انہیں ان دونوں کی آمد کا پتا ہی نہیں چلا جو تمسخر اڑاتی نگاہوں سے انہیں گھور رہے تھے البتہ لڑکیوں کو نازیبا حالت میں دیکھتے ان دونوں کے تن بدن میں آگ لگی تھی۔

******

دو دن ہو گئے تھے ان دو دنوں میں الویرا ضیاء الحق اپنے گھر میں قید ہو کر رہ گئی تھی۔ کاشی اور شاہ ویر کا خوف اسکے اعصابوں پر اس قدر حاوی ہوا تھا کہ وہ مسلسل دو دنوں سے بخار میں پھنک رہی تھی۔ گلابی رنگت میں زردیاں سی گھل گئی تھیں۔۔

ربعیہ بیگم کو اس نے جھوٹ بول دیا تھا کہ بوس نے ان کے سٹاف کو دو دن کی لیو دی ہے جس پر وہ کچھ مطمئن ہوئی تھیں ورنہ اسکی پہلے والی حالت کو

دیکھتے وہ خوفزدہ سی ہو گئی تھیں اب ان میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنی بیٹی کی ڈھال بن کر اس کی حفاظت کر سکے۔۔

الویرا نے اپنی طبیعت کا ربعیہ بیگم کو نہیں بتایا تھا وہ انہیں اپنی وجہ سے اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ ان کی حالت ایسی نہیں تھی وہ ٹینشن لیتی ۔۔ لیکن وہ بھول گئی تھی کہ ربیعہ بیگم اس کی ماں تھیں جو اپنی بیٹی کی رگ رگ سے واقفیت رکھتی تھیں۔۔۔۔۔

صبح سے اسکی طبیعت ڈل تھی، لیکن وہ پھر بھی سارے کام خود کر رہی تھی۔۔

الویرا بس کرو بچے آپ کی طبیعت کل سے ٹھیک نہیں ہے،... صحن میں رکھی چارپائی پر بیٹھی ہوئی ربیعہ بیگم نے اپنی آنکھوں میں فکر کا جہاں لیئے اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو ناشتہ بنانے کے بعد واشنگ مشین لگا کر کپڑے دھونے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

کچھ نقاہت اور تیز بخار سے اسے چکر آرہے تھے لیکن پھر بھی وہ ڈھیٹ بنی کام میں مصروف رہی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا ماں آپ کی بیٹی بڑی ڈھیٹ قسم کی ہے اگر کچھ ہوتا تو زمانے کی سختیاں برداشت نا کرتے میرا دل بند ہو جاتا یہ تو پھر بھی معمولی سا بخار ہے،۔۔۔اپنے ڈوبٹے کو رگڑ کر اس میں سے پانی نکالتی وہ تمسخر سے گویا ہوئی۔۔

جبکہ اسکی بات پر ربعیہ بیگم کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی جسے الویرا دیکھ کر بھی اندیکھا کر گئی تھی۔۔۔

الویرا کیوں ایسی باتیں کرتی ہو گڑیا میرا دل دکھتا ہے تمہاری ایسی خود اذیتی پر، مت دو خود کو تکلیف،۔۔۔اسکے زرد چہرے کو دیکھتی وہ بے بسی سے بولی جبکہ آنسو اب گال پر لڑھک آئے تھے۔۔

صیح کہا ماں (گڑیا)،۔۔۔ایک گہرا سانس خارج کرتے اس نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا تھا۔

لوگوں نے مجھے ایک گڑیا ہی تو سمجھ لیا ماں جس کا جب دل چاہے مجھے بڑی بے دردی سے توڑ ڈالے اور جس کا دل چاہے مجھے استعمال کر کے کسی کچڑے کی طرح پھینک دے،... آنکھوں میں شاہ ویر کا عکس لیئے وہ بولتی چلی گئی جسے بریک ربیعہ بیگم کی آواز نے لگائی تھی۔۔

بس کر والویرا خدارا بس کرو کتنی اذیت دو گی خود کو اور مجھے،۔۔۔ کہتے ہوئے وہ لاچار ماں رو دی تھی جبکہ ان کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر الویرا تڑپتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھتی ان کے گلے الگی تھی۔۔

جبکہ ان کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر الویرا تڑپتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھتی ان کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

پتہ نہیں ایسے کونسے دکھ تھے ان دونوں ماں بیٹی کو جو آنسو کے ذریعے بہہ رہے تھے۔ان دونوں نے ہی ایک دوسرے کو چپ نہیں کروایا تھا۔۔

ٹھک ٹھک،... لگاتار دروازہ پیٹنے کی آواز پر وہ دونوں جیسے ہوش کی دنیا میں آئی تھیں۔۔

یاالٰہی خیر!!! الویرا سے الگ ہوتی ربعیہ بیگم دہل کر بولی۔۔۔دروازا ایسے پیٹا جارہا تھا جیسے کوئی طوفان سا آگیا ہو۔۔

الویرا دروازہ کھولو بہت دے دی تمہیں ڈھیل تم نے میرا رشتہ ٹھوکرا کر اچھا نہیں کیا، میں نے کہا دروازہ کھولو،.... دروازہ پیٹنے کے ساتھ ہی کاشی کی منحوس آواز گونجی تھی جسے سنتی الویرا ساکت ہوئی تھی۔۔ جس ڈر کی وجہ سے وہ باہر نہیں جارہی تھی وہ آخر آج سامنے آگیا تھا۔۔

ابھی کل ہی تو اسکی ماں رشتہ لے کر آئی تھی جو خود بھی ایک گنڈی ٹائپ عورت سے کم نا تھی، لیکن الویرا نے اسے انکار کر دیا تھا جسے سنتے وہ آگ

بگولہ ہوتی اسے کئی گالیوں سے نوازتی ان کے بوسیدہ گھر سے نکتی چلی گئی تھی۔۔۔

نہنہیں،۔۔۔ڈر کی وجہ سے اسکے حلق سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔پورا چہرہ رونے کی وجہ سے گلابی پڑ گیا تھا،اپنی سہمی کرسٹک گرے نم آنکھوں سے الویرا نے ربعیہ بیگم کو دیکھا تھا جو خود اس صورتحال سے گھبرا گئی تھیں۔۔

الویرا میری جان دروازہ کھولو ورنہ میں توڑ کر آجاؤں گا،۔۔۔اب کی بار باہر دروازہ پیٹتے کاشی کا لب ولہجہ یکسر چینج ہوا تھا۔۔

وسط نمبر سترہ(بقیہ حصہ)

محلے والے اپنے گھروں سے نکلتے ان کے گھر کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے تھے جبکہ دکان میں بیٹھے مرد بھی تماشا دیکھنے کے لیئے باہر نکل آئے تھے۔

ا۔۔لو۔۔یر۔۔اا۔۔ند۔۔ر۔۔۔کمر۔۔ے۔۔میں جا۔۔ؤ۔۔جاؤ۔۔میری۔۔بچی "۔۔ورنہ۔۔یہ درندہ۔۔تمہیں۔۔نہیں۔۔چھو۔۔ڑے۔۔گا۔۔"اس نئی ہوئی افتاد

پر جہاں الویرا ساکت سی بیٹھی تھی وہی ربیعہ بیگم نے ہوش سے کام لیتے گھبراتے ہوئے اسے نئ راہ دیکھائی تھی جو پتھرائی نظروں سے دروازوے کو دیکھ رہی تھی جو پیٹنے کی وجہ سے ایسے ہل رہا تھا جیسے کہ ابھی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔

لوگوں کی آوازیں ان کی سماعتوں سے ٹکرا رہی تھیں جو طرح طرح کے جملے اس کی ذات پر کس رہے تھے۔۔۔

جاؤالویرا۔۔۔اسکے کندھے کو ہلاتے ربعیہ بیگم نے اسے ہوش دلایا تھا۔۔۔

لیکن اسکے جسم کے اعضاء نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔کیا ہو رہا تھا کیا نہیں ہو رہا تھا یہ سب اسکی سمجھ سے باہر تھا حالات نے جیسے اس سے قوت گویائی چھین لی تھی۔۔

باہر کھڑے کاشی اور اسکے آدمیوں نے دروازے کو ایک جھٹکے سے توڑ گرایا تھا۔۔اور سامنے چارپائی پر بیٹھی الویرا کو دیکھتے کمینگی سے مسکرایا تھا جو

بلیو کلر کے سادہ سے لون کے سوٹ میں ملبوس اس ملگجی سی حالت میں بھی حسین لگ رہی تھی۔۔

کاشی کے اس جارحانہ انداز میں اندر داخل ہونے پر ربعیہ بیگم دہل کر کھڑی ہوئی تھیں جبکہ چارپائی پر بیٹھی الویرا اوایسے ہی سن سی بیٹھی تھی۔۔
اگر جان جانی تھی تو جائے لیکن عزت،... ایک کوندا اسا اس کے ذہن میں لپکا تھا اور کاشی کے آگے بڑھتے قدموں کو دیکھتے وہ جھٹکے سے چارپائی سے اٹھتی اندر کی طرف لڑکھڑاتے قدموں سے بڑھنے لگی لیکن نقاہت اور ڈر اس قدر غالب آگیا تھا کہ وہ وہی پر ڈھیر ہو گئی۔۔

الویرا... اس کے بے ہوش وجود کو دیکھ ربعیہ بیگم کی چیخ نکل گئی جسے اندر داخل ہوتے لوگوں نے واضح طور پر سنی تھی لیکن کوئی بھی آگے بڑھنے کی جرآت نا کر سکا۔۔۔

ارے میری بلبل میں صرف اتنی ہی جان تھی کہ مجھے دیکھتے ہی وہ اپنے حواس کھو بیٹھی،... کاشی تمسخر سے کہتا زمین پر اسکے بے ہوش وجود کے قریب آ بیٹھا جہاں پہلے سے ہی ربعیہ بیگم اسے اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی کاشی کی بات پر انہوں نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا جو ان کے دیکھنے پر اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

کاشی خدا سے ڈر آخر کیا بگاڑا ہے میری بچی نے چھوڑ دے اس کا پیچھا،... روتے ہوئے وہ کہتی الویرا کو زور سے خود میں بھینچ گئی اس ڈر کی بنا پر کہ کہیں وہ درندہ اسکی معصوم بیٹی کو چھین نا لے۔۔۔

یہ تو تب سوچنا تھا نا مائی جب میں نے عزت سے رشتہ بھجوایا تھا لیکن وہ کیا ہے نا کہ تم جیسے کمی کمین لوگوں کو عزت راس نہیں آتی، اب وہی ہو گا جو

کاشی چاہے گا،... الویرا کے نازک وجود پر اپنی گندی نظریں جمائے وہ انہیں بہت کچھ باور کرا گیا اور ایک جھٹکے سے اسے ربعیہ بیگم سے الگ کرتے اپنے کندھے پر اٹھا گیا۔۔۔

نہیں کاشی چھوڑ دو میری بچی کو تمہیں خدا کا واسطہ ہے، کاششششی،....

پیچھے وہ گڑگڑاتی رہی تھیں لیکن وہ درندہ اور اس کے کارندے جا چکے تھے، پلیز صابر بھائی میری بچی کو اس درندے سے بچا لو،... وہ سب کے آگے اپنی بچی کو بچانے کے لیئے منت کر رہی تھی لیکن وہ بے حس لوگ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھے تھے۔۔۔

جسے دیکھ وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھیں یہ خود غرض دور تھا جو اپنوں کے اپنے نا تھا تو غیروں کے ہوتے،،،

محلے کی کچھ عورتیں ان کے ساتھ بیٹھی دکھاوے کی ہمدردی جتا رہی تھیں جبکہ کچھ تو ان کے زخموں پر نمک چھڑک رہی تھیں۔۔۔

لیکن ربعیہ بیگم تو بس اپنی بے بسی پر روئے جارہی تھیں ٹینشن کی وجہ سے سر درد پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔

پھر یک دم ان کا مرجھایا چہرہ کھل سا اٹھا تھا جب انہوں نے اپنے سامنے بیٹھے اے سی پی شاہ ویر کو دیکھا تھا۔ جس کے خود کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔۔۔

****

Dead but pretty

وائلڈ مین کے منہ سے نکلے یہ تین الفاظ پورے محل میں گونج رہے تھے تمام جانور وائلڈ مین کے وائلڈ ایگل روپ پر سہمے ہوئے تھے،

لیکن ڈرانے والا بے پرواہ بنا یہ الفاظ بار بار دوہراتا اپنے بلیک سیکریٹ روم میں داخل ہوا جہاں گھپ اندھیرا تھا صرف اسکی سنہری آنکھیں چمک رہی تھیں جن میں ایک موت سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔

اس نے ڈم لائٹس آن کرنے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ اندھیرا ہونے کے باوجود اسے سب کچھ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔۔

اپنے اوور کوٹ کی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے وائلڈ مین اپنی مخصوص سیٹی کی دھن بجاتا دھیمی چال چلتے ہوئے ایک ایک بلیک دیوار گیر اپنی پینٹنگ کے قریب آ ٹھہرا جہاں وہ بلیک اوور کوٹ میں ملبوس ہاتھوں میں بلیک ہی گٹار تھامے پونڈیروسہ درخت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا آنکھوں کا رنگ دیپ بلیک ہی تھا جبکہ چہرہ رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔۔

اس پینٹنگ کو دیکھتے وہ بہت گہرا مسکرایا تھا اس وقت اس نے چہرے پر رومال نہیں لپیٹ رکھا تھا۔۔۔

پینٹنگ کو دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھیں دیپ بلیک ہو گئی تھیں جس کے جادو کا اثر پینٹنگ پر ہوا تھا اور وہ پینٹنگ ایک دروازے کی طرح درمیان سے کھلتی چلی گئی تھی۔۔ سامنے ایک لارج گیر فیملی فوٹو تھی جہاں سب افراد کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے ایک بڑے سے صوفے پر

چالیس سالہ آدمی بیٹھا تھا جس کی سنہری آنکھیں بالکل وائلڈ ایگل کی طرح تھیں اس کے ساتھ ایک پینتیس سالہ عورت بیٹھی تھی جو اس آدمی کے شانے پر اپنا سر ٹکائے نرمی سے مسکرا رہی تھی۔ ان کے پیچھے کھڑا بائیس سالہ نوجوان جس کی سنہری آنکھیں ہو بہو اپنے باپ جیسی تھیں اور ان کے پاؤں کے نزدیک زمین پر بیٹھا وہ اٹھارہ سالہ لڑکا جس کی شہد رنگ آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔ دوسری طرف ان کے جیسا ہی جوڑا بیٹھا تھا جو ایک دوسرے سے نوک جھونک میں مصروف تھا، آدمی کی عمر لگ بھگ بیوی کو ٹک سینتیس سال کی تھی جس کی شہد رنگ آنکھیں محبت سے اپنی رہی تھیں ان کے سامنے بیٹھی بتیس سالہ ان کی بیوی بلش کرتے چہرے سے انہیں گھور رہی تھیں جن کی گھوری کا بھی ان پر اثر نہیں ہو رہا تھا اپنی ماں کی گردن کے گرد اپنے بازوں لپیٹے وہ اوشن بلیو آنکھوں والا اکیس سالہ نوجوان جس کی آنکھوں کا رنگ بالکل اپنی ماں کے جیسا تھا بڑی محبت سے اپنے باپ کی گود میں بیٹھی آٹھ سالہ بچی کو دیکھ رہا تھا جو ہر چیز کا ہوش

بھلائے اپنے باپ سے لاڈ کرنے میں لگی ہوئی تھی۔اسکی آنکھوں کا رنگ اپنے بڑے پاپا کے جیسا تھا سنہری۔۔۔

اس خوشیوں تصویر کو دیکھتے وہ محبت سے مسکرا رہا تھا لیکن بلیک دیپ آنکھوں میں درد کے ساتھ کئی راز دفن تھے۔۔

اس خوشیوں بھری تصویر کو دیکھتے وہ محبت سے مسکرا رہا تھا لیکن بلیک دیپ آنکھوں میں درد کے ساتھ کئی راز دفن تھے۔۔جسے پڑھ پانا کسی کے بھی بس میں نہیں تھا سوائے اس کے خود کے۔۔۔

اس تصویر کے بارے میں الکحول اور مونسٹر لا علم تھے، اگر انہیں علم ہوتا تو وہ دونوں کبھی بھی اپنی کوتاہی کی سزا نا جھیلتے جو انہیں اس لیئے دی گئی تھی کیونکہ انہوں نے اس کی مرضی کے بغیر اپنی فیملی فوٹو کو اپنے پاس رکھا تھا

اور انہیں یاد کرتے ہوئے بند کمرے میں روئے تھے جس کے بارے میں

وائلڈ میں کو پتا چل گیا تھا۔۔۔

ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے اس نے اپنی آنکھوں میں آن ٹھہری نمی

کو صاف کیا تھا جو سراسر ماضی یاد کرنے پر جمع ہوئی تھی۔۔

(ماضی)

مما بچائیں مجھ معصوم بچے کو ورنہ آپ کا یہ جلاد صفت بیٹا میرا قیمہ بناڈالے گا

،... پورے مینشن میں اس بچارے کی چیخیں گانج رہی تھیں جو بندر کی

طرح اپنے بچاؤ کے لیئے ایک جگہ سے دوسری جگہ اچھل رہا تھا۔

مما کا بچہ رک تجھے میں آج چھوڑوں گا نہیں،.. اسکے پیچھے خونخوار تیور لے

کر سیڑھیوں سے اترتا وہ سنہری آنکھوں والا لڑکا جو پوری طرح سے بھیگا ہوا

تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی گردن مڑوڑ دے جو صبح

اسکی نیند خراب کرنے کے لیئے آن ڈھمکا تھا۔ آج اتوار ہونے کی وجہ سے

سب افراد گھر پر موجود تھے ایسے میں وہ سنہری آنکھوں والا شہزادہ بھی

اپنے جہازی سائز بیڈ پر محو استراحت تھا اسکا سکون سے سونا اس شہد آنکھوں والے شرارتی شہزادے کو نا بھایا تھا اس لیئے تو پانی کا جگ اس پر پھینک کر نیچے بھاگ آیا تھا اور اس کے پیچھے ہی وہ اندھی طوفان بنا اسے اپنی لپیٹ میں لینے کے لیئے بے تاب تھا۔۔

ان دونوں کے شور پر وہ دونوں خواتین کچن سے نکلتی لاؤنج میں آ گئی تھیں جہاں وہ شہد رنگ آنکھوں والا شہزادہ بچاؤ بچاؤ کی رٹ لگاتا بندر کی طرح چھلانگیں لگا رہا تھا

معصومہ کی بات پر اور رافف کی بے یقینی حالت کو دیکھتے ان سب کے ساتھ زرداد کا بھی قہقہہ لاؤنج میں گونجا تھا۔۔

ان کی حرکتوں پر وہ دونوں خواتین اپنا سر نا میں ہلاتی دوبارہ کچن میں چلی گئی تھیں کیونکہ یہ سدھرنے والی مخلوق نہیں تھی اور جن کے وہ قابو آتے تھے ان میں سے ایک مردوں سے شرط لگائے سو رہا تھا جبکہ دوسرا بزنس کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی گیا ہوا تھا۔۔۔

او میرا معصوم بچہ،... اس کے دونوں گالوں پر چٹاچٹ پیار کرتے زرداد رافف کو چڑاتے ہوئے بولا جو صوفے پر روٹھی محبوبہ کی طرح بیٹھا تھا

۔۔۔

اسکے پیار کرنے پر وہ کھلکھلا کر ہنس دی، جسکی ہنسی میں زرداد اور آرج کی ہنسی بھی شامل تھی ان کی ہنسی جلتی پر تیل کا کام کر گئی تھی۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم دونوں بلکہ نہیں تم تینوں مجھ معصوم پر ہوئے ظلم کا تو تم سب سے اللہ الگ سے حساب لے گا،... ان پر کشن پھینکتے وہ ناراضگی سے کہتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

ارے یار اہماری روٹھی محبوبہ بھاڑ میں جانے کا ایڈریس تو بتاتے جاؤ،...

اسکی پشت کو دیکھتے آرج ہانک لگانا نا بھولا تھا اور ساتھ میں ہی اسکی سماعتوں سے ان کے قہقہے ٹکرائے تھے۔۔

لیکن وہ ان سنی کرتا کچن میں گھس گیا۔۔۔

مما اور چھوٹی مما اپنے نوابزادوں کو اپنے طریقے سے سمجھایئے اگر میں نے سمجھایا تو یقیناً میرا طریقہ انہیں پسند نہیں آئے گا،... وہ انہیں کہتا کچن سلیب پر چڑ کر بیٹھ گیا جبکہ اسکی باتوں پر ان دونوں نے اپنی ہنسی دبائی،

او میرا پیارا بچہ ان کی آخر جرآت کیسے ہوئی میرے بچے کو تنگ کرنے کی،... چھوٹی مما پیار سے اسکے بال بگاڑتی اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولی۔۔

ان کے پیار پر وہ فتح مندی سے مسکرایا جبکہ اس کی مما صرف اپنا سر پیٹ کر رہ گئی۔ وہ چاروں جوں جوں بڑے ہو رہے تھے ویسے ویسے ان کی

شرارتوں میں اضافہ ہورہا تھا وہ تینوں ہی آپس میں بھائی بھی تھے اور یاروں کے یار بھی تھے۔۔۔ جنہیں کوئی بھی علیحدہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

مسلسل جمایا لینے سے آرج کی حالت خراب ہو رہی تھی اس لیئے وہ اپنے کمرے میں آتے ہی نیند کی وادیوں میں اترتا چلا گیا۔۔۔

بھیو کیا افی مجھ سے ناراض ہو گیا ہے،... زرداد جو اسکا چوکلیٹ سے اٹا چہرہ صاف کر رہا تھا اسکی فکر مندی کو ملاحظہ کرتے وہ گہرا مسکرایا تھا۔ کیونکہ وہ دونوں کبھی بھی دو منٹ کے اوپر ایک دوسرے سے ناراض نہیں رہ پائے تھے۔۔۔۔۔۔

ہوں، ناراض تو وہ ہو گیا ہے،... اپنے ہاتھ کو مکے کی شیپ میں اپنی تھوری کے نیچھے رکھے وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوا بولا اس کی آدھی ادھوری بات پر وہ اپنی سنہری آنکھوں میں فکر لیئے اس کو دیکھنے لگی۔۔۔

تو پھر میں کیا کروں،...اسکے چہرے کو اپنے چھوٹے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے وہ اپنی اس معصومیت بھری ادا پر اسے ہنسنے پر مجبور کر گئی۔۔

****

دو دن گزر گئے تھے شاہ ویران دو دنوں میں پولیس اسٹیشن ہی رہا تھا یہ سوچ کر کے وہ دشمن جاں کسی نا کسی وقت بھی آسکتی تھی لیکن وہ نہیں آئی تھی۔۔

یہ چیز اسے اذیت دینے کے ساتھ شدید طیش میں بھی مبتلا کر گئی تھی۔۔

تڑپا لو جتنا تڑپانا ہے مجھے اپنی چاہ میں الویرا ضیاء الحق لیکن آنا تمہیں میری ہی دسترس میں ہے،...ڈریسنگ مرر سے اپنا خوبرو عکس دیکھتے وہ خود سے کلامی ہوا تھا۔۔

یہ کمرہ اسکے آفیس کے ساتھ اٹیچ تھا تاکہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں وہ یہاں قیام کر سکے۔۔۔اور دو دنوں سے وہ یہی تھا اپنی ذات سے لڑتے لڑتے اس نے لا محدود سیگریٹ پی ڈالی تھی۔۔ جس کی وجہ سے جگہ جگہ پر آدھ جلی سیگریٹ پھیلی ہوئی تھیں۔دن کے دو بج رہے تھے ڈیوٹی کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ابھی بھی وہ سکن کلر کے سوٹ میں ملبوس ملگجی سی حالت میں کھڑا تھا۔۔۔۔

تمہیں مجھ تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا تم خود بھی نہیں، آرہا ہوں میں تمہیں لینے بہت عیش کر لیا ان دو دنوں میں جتنی ڈھیل دینی تھی دے لی اب وہی ہو گا جو شاہ ویر ملک چاہے گا،...اپنی تراشی گی ہلکی سی بیرڈ پر ہاتھ پھیرتے وہ واشروم فریش ہونے چلا گیا تھا اور جب نکلا تو پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا۔۔

الویرا ضیاء الحق پولیس اسٹیشن آتی تھی مطلب کچھ تھا جو اسکے لیئے پریشانی کا باعث تھا اور وہ اس سلسلے میں اے سی پی شاہ ویر ملک سے ملنا چاہتی تھی اس

سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس نے یونیفارم زیب تن کیا تھا تاکہ محلے والے الویرا کے کردار کو مشکوک نا ٹھہرائے،

اپنے کمرے سے نکلتے وہ آفیس سے گزرتے باہر کی جانب بڑھا تھا، اسے دیکھ سب نے کھڑے ہوتے سیلوٹ پیش کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ انہیں نظرانداز کیئے اپنی پولیس جیپ میں سوار ہوتا چلا گیا تھا۔ جبکہ پیچھے سب اپنے اے سی پی شاہ ویر ملک کا اٹیٹیوڈ اور اسکی جیپ سے پیدا ہونے والا دھواں دیکھتے رہ گئے تھے۔۔

محلے میں جب اسکی جیپ داخل ہوئی تو شاہ ویر ملک کی چھٹی حس نے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس دلایا تھا۔۔

الویرا کے گھر کا ایڈریس اسے پہلے سے ہی مل گیا تھا اس لیئے وہ بغیر کسی سے پوچھے اسکے گھر کے سامنے اپنی جیپ روک گیا محلے کی گلیاں اتنی کھلی تھیں کی ایک گاڑی وہاں بغیر کسی مشکل کے گزر سکتی اس لیئے اسے بھی کوئی پیش رفت درکار نا ہوئی۔۔

الویرا کے گھر کے باہر لوگوں کا ہجوم تھا جبکہ اندر سے کسی عورت کے رونے کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں کچھ غلط ہونے کے احساس سے اسکا دل بے ساختہ دھڑکا تھا۔

کیسی بد قسمت بیٹی تھی ان کی خیر اب ہم کیا کر سکتے ہیں، بس اللہ اس کاشی جیسے نمرود سے پناہ دے،.. کسی عورت کی سرگوشی نما آواز پیچھے کھڑے اے سی پی شاہ ویر ملک کو اسکی ہستی سمیت لرزا گئی تھی۔۔۔

اسے وہ نام سنا سنا سا لگا تھا لیکن فِلحال اسکا دماغ مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔

وہ لوگوں کے ہجوم کو چیرتا اس بوسیدہ گھر میں داخل ہوا تھا جہاں ایسے ہی عورتوں کا ہجوم تھا اور ان کے درمیان بیٹھی الویرا کی ماں شدت بے بسی سے رو رہی تھیں ان کی آہیں شاہ ویر ملک کے دل کو دہلا گئی تھیں۔۔

پولیس انسپیکٹر کو دیکھتے سب تعجب کا شکار ہوئے تھے بھلا پولیس انسپکٹر کو کس نے اطلاع دی تھی، ان میں سے کئی مرد شاہ ویر کی جانب بڑھے تھے۔

آپ کو یہاں کس نے بلایا؟؟ ان میں سے ایک شخص جو عمر رسیدہ تھا اس کے سامنے آتا تند ہی سے بولا تھا، کیونکہ کاشی انہیں دھمکا کر گیا تھا کہ اگر کسی نے پولیس کو انفارم کرنے کی کوشش کی تو وہ ان کی بیٹیوں کو بھی نہیں بخشے گا، اس کی دھمکی پر کوئی بھی اس بے بس یتیم لڑکی کی مدد کرنے کے لیئے آگے نا بڑھا تھا۔ اور نا ہی کسی نے پولیس کو اطلاع کرنے کی جرات کی تھی اب پولیس کی آمد نے انہیں خوف میں مبتلا کر دیا تھا۔۔

شاہ ویران کی بات کو ان سنا کرتے چارپائی سے ٹیک لگائے نڈھال سی بیٹھی الویرا کی ماں کے سامنے دوزانوں بیٹھ گیا تھا۔ اس کی حرکت پر سب کی آنکھیں پھٹی تھیں، شاہ ویر ملک جیسے ہینڈسم انسپیکٹر کو دیکھتے سب لڑکیوں نے اپنا دل ہارا تھا۔۔

ربعیہ بیگم نے دھندلی نظروں سے اپنے سامنے بیٹھے اے سی پی شاہ ویر ملک کو دیکھا تھا۔ اس اے سی پی شاہ ویر ملک کو، جس کی وجہ سے ان کی بیٹی

کی زندگی برباد ہوئی تھی لیکن اب اسے دیکھتے انہیں امید کی ایک کرن دیکھائی دی تھی۔

میر... ی. ی.. بچی.. کو.. اس فرعون سے بچا.. لو بچے۔۔ میں ہاتھ جو... ڑتی.. ہو.. ں...،.... اذیت سے کہتے وہ فرش پر لیٹتی چلی گئی تھیں جبکہ سامنے بیٹھا وجود گویا پتھر کا مجسمہ بن گیا تھا۔۔۔

****

تو پھر میں کیا کروں ؟؟ اسکے چہرے کو اپنے چھوٹے ہاتھوں کے پیالے میں لیئے وہ اپنی معصومیت بھری ادا پر اسے ہنسنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔۔

ایک آئیڈیا ہے میرے پاس.. اپنی تھوری کو کھجاتے وہ سرگوشی کرتے ہوئے رازداری سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ کیا؟؟ معصومہ نے ناسمجھی سے استفسار کیا۔۔۔

..اپنا کان قریب کرو اور یاد رکھنا کسی کو میرا آئیڈیا بتانا نہیں،

زرداد کی بات پر وہ اپنا سر زور و شور سے ہلانے لگی۔۔۔

اور پھر جو آئیڈیا اسے سیکریٹ کے طور پر دیا گیا تھا اسے سنتے اسکا چھوٹا گول سا چہرہ جوش سے سرخ پڑا تھا۔۔۔۔

تھینکیو!! بھیو،...اسکے گال پر بوسہ دیتی وہ کچن کی طرف بڑھ گئی کیونکہ وہ شرارتی شہزادہ ابھی تک کچن میں اپنی چھوٹی مما سے لاڈ اٹھانے میں مصروف تھا۔۔۔

پیچھے معصومہ کی جلد بازی کو ملاحظہ کرتے زرداد اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا صوفے سے اٹھتا اپنے والدین کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود اس کے پاپا مزے سے محو استراحت تھے

۔۔۔

****

بس کرو چھوٹی تمہارے اس بے جا لاڈ پیار نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے

اور تم،.. چھوٹی مما کو لتاڑتی وہ رافف کی طرف متوجہ ہوئی جو اپنی باری آتے دیکھ کچن سلیب پر صبح سے بیٹھ گیا تھا اور اپنی ماں کی طرف سے دیئے جانے والے لیکچر کا انتظار کرنے لگا تھا جن کے خوانخوار توپوں کا رخ اسکی جانب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تم کچھ شرم کر لو، بڑے ہو رہے ہو لیکن لگتا ہے عقل تمہاری گھاس چرنے گئی ہوئی ہے، تمہارا بڑا بھائی ہے وہ عزت کرنا سیکھو ورنہ ایک دن مار کھاؤ گے اس سے،.. اسے اچھا سا لیکچر دیتی وہ ہانڈی میں چمچ چلانے لگی۔

چھوٹی مما تو بس اپنی جان خلاصی ہونے پر شکر منا رہی تھی ورنہ ان کی جیٹھانی پلس دوست میں کبھی کبھی ہٹلر آتما گھس آتی تھی۔۔۔

ہاں تو کیا ساری عزت صرف بڑوں کی ہوتی ہے چھوٹے کیا پیدائشی بے عزتے ہوتے ہیں ویسے بھی اس میں غلطی آپ دونوں یعنی آپ کی اور پاپا کی ہے جنہوں نے زرداد بھائی کو پہلے پیدا کر لیا کیا ہوتا اگر پہلے میرا آنے کا

بندوبست کرتے،... جہاں اسکی زبان بغیر سوچے سمجھے فراٹے بھر رہی تھی وہیں ویسے ویسے حیرت کی زیادتی سے اسکی مما کا منہ کھلتا چلا جا رہا تھا۔۔

جبکہ چھوٹی مما خود بھی حیران پریشان سی رافف کو دیکھنے لگی جو اپنے انجام کی پرواہ کیئے بغیر بولتا چلا جا رہا تھا۔۔۔

اوئی ماں مار دیا ظالم ماں نے،... اپنی کمر پر پڑنے والے بیلن کے وار سے وہ بلبلاتا کچن سلیب سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

لیکن اپنی ماں کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ اسے اس بات کا اندازہ ہو گیا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی بہت کچھ غلط الفاظ اپنے منہ سے نکال گیا۔۔

ان کے پیچھے کھڑی چھوٹی مما اسکی درگت بنتی دیکھ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گئی۔۔ ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ قہقہہ لگائے۔۔۔

****

گڈ مارننگ ممی ڈیڈی!! ڈائننگ ہال میں داخل ہوتی حورین حسن لغاری چہچہاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اور آگے بڑھتی حسن لغاری کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بنا گئی تھی۔۔۔

گڈ مارننگ میرا پیارا چندہ،۔۔ حورین کی کنپٹی پر بوسہ دیتے وہ محبت سے بولے جبکہ ہاتھ میں پکڑے نیوز پیپر کو انہوں نے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔

کچن سے باہر فریش مینگو جوس کا جگ لے کر آتی مسز حسن لغاری اس پیار بھرے منظر کو دیکھتی پورے دل سے مسکرائی تھی،اپنی اکلوتی اولاد میں ان دونوں کی جان بستی تھی جس پر پڑی ایک کھروچ بھی انہیں گوارا نا تھی لیکن قسمت پر کس کا بس چلتا ہے کون جانے کب کیا ہو جائے قسمت تو بڑے بڑے بادشاہوں کو ڈھول چٹخا دیتی ہے۔۔۔۔

تمہیں کتنی بار کہا ہے حورین آنے سے پہلے سلام کرتے ہیں،... عمارہ لغاری نے ڈائننگ ٹیبل پر جگ رکھتے ساتھ ہی حورین کو ٹوکا تھا۔۔۔۔۔۔

سوری یار بھول گئی آئندہ ایسا نہیں ہو گا،..اپنی مما سے گلے لگتی وہ لاڈ سے بولی تھی--------

ہاں ساری دینی باتیں تم بھول جاتی ہو اور یاد رہتی ہیں تو صرف لوٹنکیاں ،...اسکے شہد رنگ بال بگاڑتی وہ خفگی سے بولی تھیں--

جبکہ ان کے خفگی بھرے تاثرات کو دیکھتی حورین، حسن لغاری کو دیکھنے لگی تھی جو بڑے انہماک سے اپنی بیوی اور بیٹی کو دیکھ رہے تھے---

حورین کے دیکھنے پر انہوں نے اسے آنکھوں سے تسلی دی تھی

ارے عمارہ بس کر و یار ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے اور دیکھنا ایک دن ہماری بیٹی عالمہ بن کر ہمارا سر فخر سے بلند کرے گی،.... نشوہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ والی چیئر پر بیٹھتے وہ اپنی امڈنے والی مسکراہٹ روکتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔

انکی بات پر جہاں عمارہ لغاری کا خوشی سے چہرہ چمکا تھا وہی پر جوس پیتی حورین کو اچھو لگ گیا تھا۔۔۔

ہاہاہا، صیح صیح ہے انکل دیکھنا ایک دن آپ کی یہ خواہش ضرور پوری ہو گی....اور آپ کی بیٹی آپ کا سر فلکر سے بلند کرے گی،

ڈائننگ ہال میں داخل ہوتی پرل ملک قہقہہ لگاتے شرارتی پن سے گویا ہوئی تھی۔۔۔

اسکی بات پر حورین پرل کو تیکھی نظروں سے دیکھنے لگی،، جو اسے سر سے نظر انداز کرتی، حسن لغاری اور عمارہ حسن لغاری سے ملنے لگی تھی۔۔۔۔

خیر ہے بیٹا جی آج آپ نے ہمارے غریب خانے کا رُخ کیسے کر لیا،... اپنی آنکھیں چھوٹی کیئے وہ طنز کرنا نا بھولے تھے جبکہ پرل ان کے طنز کی پرواہ کیئے بغیر ڈھیٹ پن سے مسکراتی ان کے گلے لگ گئی جو اسکے آنے سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے سوچا کیوں نا غریب لوگوں کو اپنے درشن کروائے جائیں،... ان تینوں کو ایک نظر دیکھتی وہ معصومیت سے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اسکی شرارتی ادا پر حسن لغاری نے اس کے سر پر ایک چپٹ رسید کی تھی

۔۔۔

انہیں پرل بالکل اپنی بیٹی کی طرح عزیز تھی جس کی شرارتوں کا کوئی ثانی

نہیں تھا۔۔۔

اونہے گھنی میسنی عالمہ بنے گی خود اور اس کے بچے، میں کیوں بنوں،...

اس کے چمکتے چہرے کو گھورتے ہوئے حورین آہستہ آواز میں بڑبڑای تھی

جس کی بڑبڑاہٹ وہاں کسی کو بھی سنائی نادی تھی۔۔۔

اگر تم دونوں باپ بیٹی کا ملنا ملانا ہو گیا ہو تو مجھ سے بھی مل لیجئیے،... عمارہ

لغاری نے ان دونوں کے پیار پر ٹونٹ کرتے ہوئے نروٹھے پن سے کہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

او میری پیاری عمرو جاناں بھلا میں اپنی جان کو کیسے بھول سکتی ہوں،...

حسن لغاری سے الگ ہوتی پرل ان کے بلش کرتے گال پر بوسہ دیتے ہوئے بولی تھی جو صرف اسکے جان کہنے پر گلابی ہوئے تھے۔۔۔۔

او وماڑا میں کیا دیکھ رہی ہوں میرا جاناں بلش کر رہا ہے، وایسے کیا مجھے اپنا مسٹر تو نہیں سمجھ لیا؟؟؟،...ان کے گال کو تھپتھپاتی پرل ملک نے اپنی ہری آنکھیں گھماتے ہوئے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

****

میری بچی کو اس فرعون سے بچا لو،...اذیت سے کہتے وہ فرش پر لیٹتی چلی گئی تھیں جبکہ سامنے بیٹھا وجود گویا پتھر کا ہو گیا تھا۔۔۔

آنکھوں کے سامنے یونی کے منظر لہرا رہے تھے جہاں وہ کہی پر ہنس رہی تھی تو کہی پر گھبرا رہی تھی اور جو آخری منظر لہرایا تھا وہ اسکی نم گرے آنکھیں تھیں جو اسکا چین و سکون چھین کر لے گئی تھیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا کچھ کرو یہ بے ہوش ہو گئی ہیں ، انہیں برین ٹیومر ہے ۔۔۔ ایک بزرگ کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی جو اسے ہوش کی دنیا میں لانے کا باعث بنی تھی ۔۔۔۔۔

سارے منظر ہوا میں تحلیل ہو گئے تھے ، اور سامنے جو منظر تھا وہ لوگوں کے جھرمٹ میں لیٹی ربعیہ بیگم کا وجود تھا ۔۔۔۔۔۔ جو یہ صدمہ برداشت نا کرتے ہوئے اپنے ہوش گنوا بیٹھی تھی ۔۔۔۔

برین ٹیومر ، ..... ان کے زرد چہرے کو دیکھتے وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا تھا ۔۔۔۔

یقین کرنا بہت مشکل تھا لیکن حقیقت کو کون بدل سکتا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ پلیز انہیں سہارا دے کر میری جیپ تک لائیں جلدی سے وقت نہیں ہے میرے پاس،.........اپنی طیش سے سرخ ہوتی آنکھوں سے انہیں حکم نامہ سناتے وہ اس بوسیدہ گھر سے نکلتا اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ ان محلے والوں کو آخر کیا کہتا جب سارا قصور ہی اسکا اپنا تھا۔۔۔
شدت کرب اور طیش سے اس نے اپنے بال ڈبوچے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہھہ،....اللہ،...ایک کربناک چیخ کے ساتھ اس نے بونٹ پر پر اپنی
......ٹانگ رسید کی تھی،
محلے والے ہونقوں کی طرح اس انسپیکٹر کا پاگل پن دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ گیا تھا جبکہ ماتھے کی رگیں پھول گئی تھیں آنکھوں میں ایک ان دیکھی آگ شعلے برسا رہی تھی۔۔۔۔۔

شاہ کی حالت دیکھتے سب کو خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

جبکہ کچھ عورتیں اپنے سہارے ربعیہ بیگم کو لاتی خود بھی ڈر گئی تھیں لیکن قریب تو جانا ہی تھا۔۔۔

رائفل کو پھینکتے اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا تھا اور اکبر کا نمبر ڈائل کرتے اپنے کان سے لگایا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف فوراً کال پک کی گئی تھی۔۔۔

پورے شہر میں ناکہ بندی کر دو کوئی بھی گاڑی بغیر چیکنگ کے جانی نہیں چاہیئے، اگر کچھ بھی گڑبڑ ہوئی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہوگا، جاوید اور اکرم کو سٹی ہاسپٹل بھیج دو ہری اپ،... وہ بغیر اسے کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر سرد آواز میں کہتے ہوئے فون کو فرنٹ سیٹ پر پھینک دیا۔ دل کر رہا تھا کہ کاشی نامی لفنگا اس کے سامنے ہو اور وہ اسکے ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھیلا دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان عورتوں میں سے ایک خالدہ نامی عورت ربعیہ بیگم کے ساتھ جیپ کی بیک سیٹ پر بیٹھی تھی اور ان کا سر اپنی گود میں رکھ دیا تھا۔۔۔

ان کے بیٹھتے ہی اس نے جیپ سٹارٹ کر دی تھی کنپٹی کی رگیں پھٹنے کے قریب تھی جسے دیکھتی خالدہ نے بے ساختہ اپنا تھوک نگلا۔۔۔۔۔۔۔
اس پکی سڑک پر جیپ ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی جس کی وجہ سے خالدہ کو اپنی موت کا فرشتہ اپنے قریب آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔
وہ بچاری کچھ کہے بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ آتش فشاں بنا پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔۔۔۔۔
اس کے حکم کے مطابق پانچ منٹ میں ہی ہر طرف ناکہ بندی لگا دی گئی تھی۔۔۔۔

لیکن حکم سنانے والا ہر اصول کو توڑتے بس کسی بھی طرح ہسپتال پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔

سٹی ہاسپٹل پہنچتے ہی ربعیہ بیگم کو آئی سی یو میں وارڈ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اس بپھرے شیر کو دیکھتے کسی میں بھی اتنی جرات نہیں تھی کہ آگے بڑھ سکتے۔۔۔۔۔

خالدہ بیگم آپریشن تھیٹر کے سامنے رکھی بنچ پر بیٹھتی ربعیہ بیگم کی صحت کے لیئے دعا کرنے میں مشغول ہو گئی تھیں۔۔۔

ان کے ربعیہ بیگم کے ساتھ اچھے تعلقات تھے جس کی بنا پر وہ ان کی خوشی و غم میں برابر کی شریک ہوتی تھیں۔۔۔

خالدہ بیگم تین بیٹیوں کی ماں تھی باپ کا سایہ سر پر نا تھا ایسے میں وہ خود بھی مجبور ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوریڈور میں انسپیکٹر شاہ ویر ملک غصے و بے چینی سے چکر پر چکر لگا رہا تھا جب اسے سامنے ہی یونیفارم میں ملبوس جاوید اور اکرم آتے دیکھائی دیئے ۔۔۔۔

کہاں مر گئے تھے تم دونوں ہاں،...ان کے سر پر پہنچتے وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ وہ دونوں بچارے اپنی جگہ سے اچھلتے پیچھے ہوئے جبکہ آس پاس کے لوگ بھی اس کی دھاڑ سے ڈر گئے تھے ۔۔۔

،..سو..ر..ی... سر..و...و.....ہ...ہ

جاوید نے منمناتے ہوئے اپنے لیٹ آنے کی وجہ بتانی چاہی لیکن شاید وہ کچھ سننے پر آمادہ ہی نہیں تھا ۔۔۔۔۔۔۔

آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہیے ورنہ تم لوگوں کا سر ہوگا میری گولی ہوگی
،.....اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے شاہ ویر ملک سرد لہجے میں وارن کرتے
ہوئے بولا تھا۔۔۔

ہری آنکھیں جیسے لہو ٹپکانے کے لیئے بے تاب تھیں۔۔۔۔۔
جیجی.. سسر...،وہ دونوں نظر جھکاتے ایک ساتھ گھبراتے ہوئے بولے
تھے۔اسکی آنکھوں میں دیکھنے کی ہِمت ان دونوں میں رتی برابر بھی نہیں
تھی
۔۔۔۔

یہاں کی ساری انفارمیشن مجھ تک ہر دس منٹ بعد پہچانی ہے،
انڈرسٹینڈ؟؟؟؟شاہ ویر ملک کا لہجہ سرد ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
یس سر آپ کو دوبارہ شکایت کا موقع نہیں ملے گا،....اکرم نے تابعداری
سے کہا تھا جبکہ جاوید نے بھی اس کی بات کی تائید کی تھی۔۔۔

گڈ،....انہیں کہتا وہ آئی سی یو کے دروازے کو دیکھنے لگا تھا جس آنکھوں میں کچھ دیر پہلے طیش بھرا تھا اب اذیت کے ساتھ ہلکی سی نمی بھی جمع ہو گئی تھی۔۔

لیکن کسی کی نظر میں آئے بغیر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہاسپٹل سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

پیچھے ان سب نے اسکی چوڑی پشت کو دیکھتے ایک سکون بھری سانس خارج کی تھی۔۔۔۔۔

****

وہ ایک بند ٹوٹی پھوٹی فیکٹری تھی جو قدرے سنسان جگہ پر بنائی گئی تھی یا شاید بے کار پڑی تھی۔۔۔

لیکن جو بھی تھی وہاں صرف کاشی کا دھندا چلتا تھا۔۔۔

یونی میں سٹوڈنٹس کو چرس کی الت لگانا اور سمگلنگ کروانا اسکے دھندے میں شامل تھا اور ساتھ میں ہی کسی کی گندی ویڈیوز بنا کر انہیں بلیک میل کرنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا جس کی وجہ سے اسے بہت سے پیسے ملتے تھے۔۔ دوپہر کے ساڑھے تین بجنے والے تھے ہر طرف صرف خاموشی ہی خاموشی چھائی ہوئی تھی، وہاں موجود شاہراہ پر کوئی بھی نہیں گزرتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے میں اگر فیکٹری کے اندر نظر دوڑائی جائے تو کاشی اور کاشی کے کارندے سیگریٹ اور شراب نوشی کرنے میں مصروف تھے جگہ جگہ شراب کی بوتلیں اور آدھ جلی سیگریٹ کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔۔۔

وہاں پر پھیلی شراب اور سیگریٹ کی ملی جلی بدبو کسی کا بھی سانس بند کر سکتی تھی۔ لیکن یہ بو تو ان جیسے ان گنڈوں کی رگوں میں رچ بس گئی تھی

بوس مبارک ہو آخر کار آپ کو اپنی محبت مل گئی،... شراب پینے کی وجہ سے اس گنڈے کا لہجہ لڑکھڑا رہا تھا۔------------ جبکہ باقی لوفر گنڈے بھی اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرنے لگے تھے۔۔

اس کی بات پر کاشی کا نخوت بھرا قہقہہ لگا تھا جسے سنتے بند کمرے میں قید ہوش میں آتی الویرا کی سماعتوں پر ہتھوڑا بن کر برسا تھا

محبت کون سی محبت یہ محبت وحبت میری سمجھ میں نہیں آتی میں تو صرف اس چھوڑی کی اکڑ توڑنا چاہتا تھا اس لیئے سوچا کہ اس سے شادی کر کے اسے

ہمیشہ کے لیئے اپنا غلام بنالوں گا لیکن سالی نے انکار کر کے میرے اندر چھپے درندے کو جگادیا جس کا خمیازہ وہ اب بھگتے گی،......... تنفر سے کہتے وہ کمرے میں قیدالویرا کو لرزنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اسکی گندی سوچ سے تو پہلے سے ہی واقف تھی لیکن وہ اتنا گھٹیا ہو گا اسے اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔ دل تھا کہ خوف سے سکڑتا جارہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واہ بوس آپ تو کمال کے ہو،.... فلائنگ کس اچھالتے وہ پہلے والا گنڈہ داد دیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

اسکے داد دینے پر کاشی کے کالے ہونٹوں پر استہزایا ہنسی مچلی تھی جبکہ چھوٹی آنکھیں شیطانیت سے چمک رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

باہر سے آتی آوازیں اب بھی وقتاً فوقتاً اسکے کانوں میں پڑ رہی تھیں ان کے ارادے کیا تھے وہ اچھی طرح سے سمجھ گئی تھی۔

اسے اپنی عزت اپنی جان سے بھی بڑھ کر عزیز تھی۔۔۔۔

خدا کا نام لیتی وہ خود میں ہمت جمع کرتی ایک سائیڈ پر رکھی ٹیبل کا سہارا لیتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کاشی نے اسے باندھنے کی زحمت نہیں کی تھی جس کی بڑی وجہ اسکا بے ہوش ہونا تھا اور یہ بے ہوشی اس کے لیئے فائدہ مند ثابت ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمزوری کی وجہ سے اسکا دماغ بار بار چکرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھوک اور بیماری کی وجہ سے وہ نڈھال ہو گئی تھی۔۔۔

پتا نہیں ماں کیسی ہو گی ؟؟؟؟؟ فکر سے سوچتی وہ باہر جانے کا راستہ تلاش کرنے لگی جو ڈھونڈنے سے اسے جلد ہی مل گیا تھا۔۔۔

خود کو حوصلہ دیتی وہ بغیر کسی سہارے کے کھڑکی تک پہنچی جس کا شیشہ پہلے سے ہی ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔

اسے دیکھتی الویرا کی آنکھوں سے تشکر کے آنسو بہے تھے، سارا خوف کہیں دور جا سویا تھا کیونکہ جہاں خدا ہو وہاں کسی دوسرے انسان کا خوف تک نہیں آتا۔۔۔۔۔

یااللہ،.....اس نے دل سے اپنے رب کو پکارا تھا اور وہ رب جو انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اسکی کیسے نا سنتا۔۔۔

جو بندی اسکی آزمائشوں میں گھری تھی وہ اسے بہت عزیز تھی جس کی عزت کی حفاظت اس رب نے کرنی تھی۔۔۔

تم لوگ یہی بیٹھو میں ذرا

اپنی بلبل کا جائزہ لے کر آتا ہوں،.....وہ کمینگی سے کہتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔

جبکہ پیچھے انہوں نے بے ہودہ قہقہے لگائے تھے۔۔

کمرے کی طرف آتے قدموں کی چاپ اور ان گنڈوں کے قہقہے کو سنتے الویرا ضیاء الحق کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔

یااللہ اب اور نہیں اب اور کچھ سہنے کی مجھ میں ہمت نہیں ہے،.....اپنی نم آنکھوں کو بند کرتے وہ گلوگیر لہجے میں بولی تھی۔۔۔

لیکن بند آنکھوں کے پردے پر لہراتے وجاہت سے بھرپور عکس کو دیکھتے وہ پٹ سے اپنی وا کر گئی تھی۔۔۔

آخر وہ دشمن جاں ہی کیوں اس کے خیال میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ایک اور آزمائش میرے حصے میں آنی باقی ہے اللہ،....اذیت سے سوچتی وہ یہ بھی محسوس نا کر سکی کہ کب کاشی دروازہ گھسیٹ کر اسکی پشت پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔

الویرا کی پشت پر کھڑا کاشی اسکی بھاگنے کی کاوش پر نخوت سے ہنس دیا تھا ۔۔۔۔

لگتا ہے میری جان کو بھاگنے کی زیادہ جلدی ہے،....ڈوبٹے میں قید اسکے سلکی بالوں کو اپنی مٹھی میں ڈبوچے وہ تنفر سے بولا تھا۔۔۔۔

آآآ.... کاشی کی اچانک آمد اور اسکے جارحانہ عمل پر الویرا کی چیخ نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کاشی چھوڑو مجھے،... اپنے بالوں کو آزاد کرانے کی تگ ودو میں الویرا ہلکان ہوئے جارہی تھی لیکن وہ بے حس بنا اسکی لاچاری کا مزہ لے رہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔

بھلا کون کافر تم جیسی دوشیزہ کو چھوڑے گا،... اسکا چہرہ اپنی جانب موڑتے وہ طنزیہ بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔
جبکہ اپنے بارے میں ایسی بکواس کو سنتے وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔
پلیز مجھے چھوڑدو کاشی میری ماں بیمار ہیں، انہیں میری ضرورت ہے،....
اس بدبخت کے آگے اپنے ہاتھ جوڑتی وہ اس وقت قابلِ رحم لگی تھی کیونکہ

اسے فکر تھی تو صرف اپنی عزت اور اپنی بیمار ماں کی جو پتا نہیں کس حال میں تھی،....

ہاہاہاہا،....اسکا استہزایا قہقہہ اس بوسیدہ کمرے میں ارتعاش پیدا کر گیا تھا ـــــــ

جبکہ وہ دھندلی نظروں سے کاشی کو دیکھنے لگی تھی ـــــــــــ

کتنی معصوم ہو نا تم الویرا ضیاء الحق، لیکن میں معصوم بالکل بھی نہیں ہوں،... کرخت لہجے میں کہتے اس نے الویرا کے گرد لپٹا ڈوبٹہ کھینچ لیا تھا ـــــ

اسکی حرکت پر الویرا کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں جبکہ دل برے خیال سے ڈوب کر ابھرا تھا ـــــ

نہیں کاشی تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے تمہیں خدا کا واسطہ پلیز مجھے جانے دو،.... اسکی گرفت میں تڑپتی وہ مچلتے ہوئے بولی تھی

الویرا کی فریادوں پر وہ کان تک نہیں دھر رہا تھا اسکے نازک وجود کو کاشی نے ایک جھٹکے سے زمین پر پٹک دیا تھا، اس بے دردانہ عمل پر الویرا کی چیخ اس بند کمرے میں کہیں دب کر رہ گئی تھی۔۔۔

اسے گرانے کے ساتھ ہی کاشی خود اس پر گھٹنے کے بل جھک گیا تھا۔۔۔ اسکے منہ سے آتی بدبو اور ایک غیر محرم کے لمس سے الویرا کو کراہیت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

کاشی نے الویرا کو اس طرح سے قابو کیا ہوا تھا کہ وہ اپنے پیروں اور ہاتھوں کو چلانے میں ناکام رہی تھی۔۔۔۔۔

آنکھیں بدنامی کے ڈر سے بھیگتی جارہی تھیں۔

****

اسکے پیچھے کھڑی چھوٹی مما اسکی درگت بنتی دیکھ اپنی مسکراہٹ ضبط کر گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ دل تو چاہا رہا تھا کہ قہقہہ لگائے۔۔۔۔۔

سوری مما پلیز اپنے اس چھوٹے سے معصوم سے لاڈلے شہزادے کو معاف کر دیں،....اپنی مما کے خطرناک تاثرات کو دیکھتے وہ مسکا لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کب سدھروگے آخر تم رافی،...اسکے گال پر چپٹ رسید کرتے وہ بے بسی سے بولی تھیں حالانکہ انہیں اس بات کا اقرار تھا کہ ان کے چاروں بچے ان کے گھر کی رونق تھے.........

فلحال اس جنم میں تو نہیں میری کیوٹ سی مما،...انہیں اپنے حصار میں لیتے وہ شرارتی پن سے گویا ہوا..

****

فلحال اس جنم میں تو نہیں میری کیوٹ سی مما.....انہیں اپنے حصار میں لیتے وہ شرارتی پن سے گویا ہوا تھا...

جہاں تک ہمارا خیال ہے بیٹا جی مسلمانوں کا صرف ایک بار ہی جنم ہوتا ہے،....آٹا گوندھتے چھوٹی مما نے کن انکھیوں سے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

جبکہ بڑی مما اسکے حصار سے نکلتی دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی تھیں

ویری بیڈ چھوٹی مما میں نے کب کہا کہ میرے سات جنم ہونگے، میرا کہنے کا مطلب تھا کہ اس دنیا میں تو نہیں لیکن آخرت میں سدھر سکتے ہیں، ویسے آخرت میں تو سب ہی سدھر جائیں گے،... لاپرواہی سے کہتے رافف نے ٹوکری میں رکھے تازہ پھل میں سے سیب نکال لیا تھا-----

رب نے ایسی پاگل مخلوق بھی بنانی تھی،.... بڑی مما کے طنز پر چھوٹی مما کا برجستہ قہقہہ لگا تھا۔ جبکہ سیب کھاتے ہوئے وہ ڈھیٹائی سے مسکرا دیا تھا

ہم سر پھرے بگڑے ہوئے نواب ہیں

پڑھ لو ہمیں ہم تو کھلی کتاب ہیں

ہڈی بھی ہم ہیں اور ہم ہی کباب ہیں

ہم پاگل نہیں ہیں مما ہمارا دماغ

خراب ہے

اپنی بے سری آواز میں گنگناتا وہ انہیں بری طرح زچ کر گیا تھا جبکہ اندر داخل ہوتی معصومہ اسکا بے سرا گانا سنتی کھلکھلا کر ہنس دی تھی

معصومہ کی کھلکھلاہٹ پر جہاں بڑی مما اور چھوٹی مما جی جان سے مسکرائی تھیں وہیں سیب کھاتے رافف کا منہ اپنی ناراضگی یاد آنے پر پھولا تھا۔۔۔ آٹھ سالہ وہ سنہری آنکھوں والی شہزادی رافف کے پھولے منہ کو دیکھتی اپنے چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی اسکے ساتھ آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

افی،..رافف کے بازو کو ہلاتی وہ اسے اپنی طرف متوجہ کرنے لگی لیکن وہ اپنا چہرہ دوسری طرف موڑے کھڑا رہا تھا۔۔۔۔

ان دونوں کے معاملے سے دور چھوٹی مما اور بڑی مما خاموشی بریک فاسٹ بنانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔

وہ تقریباً ایک منٹ تک اس کے بازوؤں کو ہلاتی رہی لیکن جب بات نا بنی تو اس نے فوراً زرداد کے آئیڈیا پر عمل کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔۔

بمطابق رافف کے اس معصوم آفت کو تڑپانے کا بھی الگ مزہ تھا لیکن اس کا یہ مزہ تب ہوا، ہوا جب اپنے پیچھے اس نے پپی کو پایا۔۔۔

کچن میں پپی کے بھونکنے کی آواز کو سنتے بڑی مما اور چھوٹی مما فوراً پلٹی تھیں۔۔۔۔

اور اس سے نظر ہوتی رافف کی جانب اٹھی تھی جو سانس تک روکے کھڑا تھا۔۔۔

اور پھر جو ہوا تھا وہ پورے پیلیس کو لرزا گیا تھا۔۔رافف کی چیخیں پورے پیلیس کی دیواروں کو ہلا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر کے تمام افراد اس بات سے واقف تھے کہ خطروں سے کھیلنے والے رافف کی کتے کے ڈر سے جان جاتی تھی۔۔

حالانکہ یہ پپی تھا جسے زرداد نے معصومہ کو گفٹ کیا تھا لیکن رافف اس کے سائے سے بھی دور رہتا تھا۔۔۔

اور خدا کی کرنی ایسی ہوئی جہاں رافف پپی سے ڈرتا تھا وہی پپی کو رافف سے الگ قسم کی چڑ تھی۔۔

اب بھی وہ پورے جوش و جزبے سے اسے پورے پیلیس میں گھما رہا تھا

۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ آگے رافف تھا اسکے پیچھے پپی اور پپی کے پیچھے معصومہ، بڑی مما اور چھوٹی مما بھاگ رہی تھیں۔۔۔۔۔

رافف کی بچوں جیسی حرکتوں پر انہیں ہنسی بھی آ رہی تھی اور ترس بھی آ رہا تھا۔۔۔۔

پپی رک جاؤ، ہم نے کہا رک جاؤ۔۔۔ بڑی مما اور چھوٹی مما کی التجائیں کچھ کام نا آ رہی تھیں۔۔۔۔

ان کے ساتھ بھاگتی معصومہ کے قہقہے جلتی پر تیل کا کام کر رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔

آفت کی پریا، روکو اپنے پپی کو،۔۔۔۔ وہ بچارا اپنی بات بھی مکمل نہیں کر پایا جب پپی کو اپنے قریب تر آتے دیکھ رافف دوبارہ دوڑ لگا دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ننن

میں تب تک نہیں روکو گی جب تک آپ اپنی ناراضگی ختم نہیں کریں گے، مجھے بھیو نے بڑی انتھک محنت سے یہ آئیڈیا سوچ کر دیا تھا اب میں

ضائع تھوڑی کروں گی،.... معصومہ کی بات پر رافف کو ساری گیم سمجھ آگئی تھی،--

یہ سب اس نے بدلہ لینے کے لیئے کیا تھا---

یہ سوچ آتے ہی اسکا میٹر گھوم گیا تھا لیکن فلحال کچھ عقل سے کام لینا تھا

میری معصوم پری بھلا میں تم سے ناراض ہو سکتا ہوں ؟؟؟؟ صوفوں کے گرد گول گول گھومتے اب اس کا سر چکرا رہا تھا،

تو آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں،.... معصومہ نے قدرے اشتیاق سے پوچھا تھا-----------

جبکہ رافف کو ٹرک بدلتے دیکھ وہ دونوں بس اپنا سر افسوس میں ہلا کر رہ گئی تھیں---------

رافف اور پپی کے اتنے شور پر بھی زرداد، بڑے پاپا اور آرج اپنے کمروں سے نہیں نکلے تھے وجہ وہ لوٹنکی خود تھا جسے نا خود کو چین تھا نا ہی دوسروں کو چین سے سونے بیٹھنے دیتا تھا۔۔۔۔

بالکل بھی نہیں، اب پکڑو اپنے پپی کو،۔۔۔۔۔رافف کے کہتے ہی معصومہ خوشی سے اس کے گال چومتی پپی کو لاؤنج سے باہر لے گئی تھی اور پپی کا شکریہ بھی ادا کیا تھا جس کی وجہ سے رافف اس سے راضی ہو گیا تھا لیکن وہ معصوم اپنے آفتوں جیسے بھائیوں کو کہاں جانتی تھی جو ہمیشہ اسکی معصومیت سے ہی اپنے کام نکال جاتے تھے۔۔۔۔۔۔

اس کا بدلہ دینا ہو گا آپ کو گندے بڑے بھائی،۔۔۔۔اپنی سانسیں ہموار کرنے کے بعد وہ دانت پیستے ہوئے بڑ بڑایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باہر دروازے کی طرف معصومہ کے ساتھ جاتی پپی نے اپنی دم ہلاتے مڑ کر الکحول کو دیکھا تھا جو اسے ہی خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا، اپنی سبز

آنکھوں کو اٹیٹیوڈ سے گھماتے اس نے بے نیازی سے الکحول سے نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔۔

پپی کی حرکت پر الکحول نے ضبط سے اپنی آنکھیں میچی تھیں۔۔۔

بھائی سے پہلے مجھے اس گپی کتی (پپی) کا بندوبست کرنا ہو گا،۔۔۔

پپی کی پیچھے ہلتی پونچھ کو خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے الکحول دل میں بولا تھا۔۔۔۔۔

****

اپنے پاپا کے کمرے میں آتے زردادا نہیں سوتا دیکھ جی جان سے مسکرایا تھا ۔۔۔

اسکا بڈی ہر چیز سے بے نیاز شرٹ لیس جہازی سائز بیڈ پر لیٹے سکون کی نیند میں گم تھا۔۔

انہیں دیکھ وہ خود بھی اپنی بھیگی شرٹ کو اتار کر ایک سائیڈ پر پھینکتا ان کی پشت پر آلیٹا تھا۔۔۔۔۔

کئی لمحے گزرنے کے بعد

اپنے اوپر بڑھتے وزن کو محسوس کرتے انہوں نے اپنی نیند سے بوجھل ہوتی سنہری آنکھوں کو کھولا تھا۔۔۔

لیکن پشت پر اپنے عزیز جان بیٹے کو سوتا پا کر ایک بھولی بسری مسکراہٹ نے ان کے خوبصورت چہرے پر احاطہ کیا تھا۔۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہے ہو بڈی،۔۔۔۔انہوں نے لیٹے ہوئے ہی بوجھل لہجے میں استفسار کیا تھا لیکن اپنے بیٹے کی موجودگی ان کے لیئے باعثِ سکون تھی

۔۔۔۔۔۔۔

اگر یہ کہا جائے کہ انہیں اپنے بیٹے سے عشق تھا تو کچھ غلط نا ہو گا۔۔۔
بے شک انہیں اپنا شرارتی شہزادہ بھی پسند تھا لیکن یہ کھڑوس سنہری آنکھوں والا شہزادہ جو بالکل ان کی جیسی عادات کا مالک تھا اس میں ان کی جان بسی تھی۔۔۔

رومانس،۔۔۔انکے شرٹ لیس کندھے پر بوسہ دیتے ہوئے

زرداد نے خمار آلود لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

زرداد ک حرکت اور خمار لہجے پر بڑی کا چہرہ سرخ پڑا تھا جسے سائیڈ سے دیکھتے زرداد کے منہ سے قہقہہ برآمد ہوا تھا۔۔۔۔

زرداد کی ہنسی پر وہ بڑی دل ہی میں اسکی دلکش ہنسی پر قربان ہوتے اپنا چہرہ موڑے اسے مصنوعی گھورنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ زرداد انکی گھوری کی پرواہ کیئے بغیر انکے سنہری سلکی بال بگاڑتے ہنستے ہوئے انکی گردن میں منہ دے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ بڈی آپ نے تو نازک حسیناؤں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ایک کس پر تو وہ نہیں شرماتی جتنا آپ شرما رہے ہیں..،...ان کے گردن میں اپنا چہرہ دیئے وہ ساتھ میں انکے سرخ چہرے پر ٹانٹ مارنا نا بھولا تھا۔۔۔۔

زرداد کے تمسخر پر انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں اسے کھینچتے ہوئے اپنے نیچے بیڈ پر گرایا تھا۔۔۔۔

اب نیچے زرداد تھا جبکہ اوپر اسکا بڈی جن کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا تھا ۔۔۔۔۔

او میرا پیارا یارا بلش کر رہا ہے، میں قربان جاؤں،....ان کے گال کھینچتا وہ اب بھی انہیں چڑانے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زر...... کہتے ہوئے انہوں نے زرداد کے گال پر اتنے زور سے کاٹا تھا کہ زرداد کی چیخ نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

بڈی یار اٹس ٹو مچ اگر رومانس کرنا تھا تو میری طرح کس کرتے یہ لو بائٹ بنانے کی کیا ضرورت تھی،.... اپنے گال سہلاتے ہوئے زرداد نے انکی سنہری آنکھوں میں اپنی شرارت بھری سنہری آنکھیں گاڑے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ابکی بار زرداد کی حرکتوں پر انہوں نے ہنستے ہوئے اپنا سر نا میں ہلایا تھا، اور ایک نظر اسکے سرخ و سفید گال کو دیکھا تھا جو انکے کاٹنے کے سبب مزید سرخ اور نیلا پڑ گیا تھا۔۔۔

ایک پیار بھری کس دے دیں تو آرام آجائے گا مائی لو،... انکی آنکھوں میں ابھرتے تاثر کو زرداد نے لمحوں میں زائل کیا تھا۔۔۔

جبکہ انہوں نے

اسکے بال بگاڑتے ہوئے جہاں پہلے گال پر بائٹ کیا تھا وہی پر اب نرمی سے بوسہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا زیادہ لگی تھی میرے بچے کو،۔۔۔۔اسکے گال سہلاتے ہوئے وہ نرمی سے بولے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر لگی بھی تھی تو آپکے مرحم رکھنے سے ٹھیک ہو گیا،۔۔۔۔زرداد نے برجستگی سے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

جان ہو میری تم زرداد، تمہیں دیکھ کر میری صبح و شام ہوتی ہے، تمہارے بغیر ایک لمحہ بھی میرا نہیں گزرتا،۔۔۔۔زرداد کا ماتھا چومتے انہوں نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے بڑی کی محبت و شفقت پر زرداد نے اپنی آنکھیں سکون سے موندی تھیں۔۔۔۔۔

اور آپ میرا عشق ہیں بڑی، آپکے وجود سے ہی میرا وجود ہے، اگر کوئی مجھ سے کہے کہ آپ میرے لیئے کیا ہیں تو شاید میں وہ اظہار لفظوں میں بیان نا کر سکوں،..... زرداد کے چاشنی بھرے لہجے پر وہ اس پر سے اپنا وزن ہٹاتے بیڈ سیدھے لیٹے تھے۔۔۔۔

دونوں کی ہی نظریں چھت پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔۔
کئی لمحے یونہی خاموشی میں گزر گئے تھے، جب اس خاموشی کو بڑی کی بھاری آواز نے توڑا تھا۔۔۔۔
کل یونی سے تمہارا شکایت نامہ مجھ تک پہنچا تھا،......... نظریں ہنوز چھت پر جمائے وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔۔۔۔

جانتا ہوں یار،...دوسری طرف لاپرواہی سے کہا گیا اور اس کی اس لاپرواہی سے کبھی کبھی انہیں بھی ڈر لگتا تھا جو بڑی سے بڑی بات بھی ہوا میں اڑا دیتا تھا۔۔

اپنے ہی کلاس فیلو کا سر پھاڑنے کی کوئی خاص وجہ ؟؟؟؟،....زرداد کی طرف کروٹ بدلتے انہوں نے ہنوذ سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔

وہ یہ تو جانتے تھے کہ زرداد کبھی کوئی کام بغیر وجہ کے نہیں کرتا تھا اس لیئے تو وہ قدرے مطمئن تھے۔۔۔۔

کیا یہ وجہ کافی نہیں کہ اس سالے نے مجھے باپ کی گالی دی تھی،.....اب کی بار سنہری آنکھوں میں بلا کی طپش تھی۔۔
جسے دیکھتے وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے میں بھینچ گئے۔۔۔۔

ریلیکس یارا، میں جانتا ہوں کہ میرا بچہ کبھی کوئی برا کام نہیں کر سکتا،...

اسکے بال بگاڑ کر اسکی بے داغ پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے انہوں نے محبت و فخر سے کہا تھا۔۔۔

جبکہ زرداد ان کی محبت اور مان پر مسکراتا اپنی آنکھیں موند گیا کیونکہ نیند کی وجہ سے اس کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

****

ماضی کے خوشگوار لمحات کو یاد کرتے وائلڈ مین کو پتہ ہی نہیں چلا کہ اسکی آنکھیں مسلسل بھیگ رہی تھیں۔ اسے اپنے چہرے پر نمی کا احساس تو تب ہوا جب وہ ماضی سے حال میں پہنچا تھا۔۔۔۔

آئی لو یو بڈی، اینڈ آئی مس یو یارا،......اپنی آنکھوں میں جمع ہوئی نمی کو صاف کرتے ہوئے وائلڈ مین اذیت سے بولا تھا۔۔۔

مونسٹر اور الکحول کو اپنوں کو یاد کر کے نار و نے دینے والا وائلڈ مین ہر ہفتے یہاں آکر اپنے اشک بہاتا تھا۔۔۔۔

سنہری آنکھوں کی سرخی گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔

تصویر کو دیکھتے اسکی آنکھیں اچانک مسکرائی تھیں آنکھوں کا رنگ دیپ بلیک ہو گیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دیوار گیر لارج فیملی فوٹو اپنی جگہ سے کھسکتی دائیں طرف دیوار میں نسب ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جسے دیکھ وہ پر اسرار سا مسکرایا تھا، کچھ لمحے پہلے کے تاثرات فوراً زائل ہو گئے تھے۔۔۔۔

Dead but pretty

اپنی مخصوص سیٹی کی دھن بجاتے وہ سامنے لگی لیفٹ میں سوار ہوا جو صرف اسکے جادو سے کھلتی اور بند ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ لیفٹ قریباً دو منٹ بعد اپنے مخصوص کردہ مقام پر رکی تھی۔۔۔۔۔

اسکے کانوں میں وقتاً فوقتاً الکحول اور مونسٹر کی آوازیں گونج رہی تھیں جو شاید اپنے کام کو مہارت سے انجام دے رہے تھے۔۔۔۔

Dead but pretty

لیفٹ رکتے ہی وہ دوبارہ سیٹی کی دھن بجاتا باہر نکلا جہاں سامنے ہی ایک اور بڑا سا بلیک رنگ کا دروازہ تھا،

اوپن.....اس بند جگہ پر وائلڈ مین کی آواز دیواروں سے ٹکرا کر دوبارہ اسکی طرف لوٹ آئی تھی۔۔۔

وائلڈ مین کے کہنے پر دروازہ دو حصوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایک ایک قدم زمین پر مضبوطی سے جماتے وہ اندر داخل ہوا جبکہ اس عرصے میں اسکے ہاتھ اپنی پاکٹس میں ہی رہے تھے۔۔

آنکھوں کا رنگ دوبارہ سے سنہری ہو گیا تھا۔۔۔

بلیک دنیا کے بادشاہ وائلڈ مین کا بلیک سرد خانے میں سواگت ہے،....وہ ایک کمرہ کم بلکہ ہال زیادہ لگ رہا تھا جس کی دیواریں بلیک رنگ سے رنگی گئی تھیں پورا ہال سلور روشنی سے جگمگا رہا تھا اس کے وسط میں رکھا بلیک ڈبہ جس کا سائز اٹھ فٹ کا تھا۔۔۔۔۔

اس سے پھوٹتی سفید کرنیں وائلڈ مین کی انکھوں کی چمک کو بڑھا گئی تھیں

۔۔۔۔

Dead but pretty

شاہانہ چال چلتا وہ اس بوکس کے قریب آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں آنکھوں کا رنگ بلیک ہوا وہی بوکس کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بوکس میں ایک لاش پڑی تھی جو لاش کم لیکن بوٹیاں زیادہ لگ رہی تھیں ۔۔۔

برف میں رکھی یہ بوٹیاں بوٹیاں کی گئی لاش کسی آدمی کی معلوم ہو رہی تھی۔۔

Dead but pretty

اس آدمی کا کٹا ہوا سر اپنے ہاتھ میں لیتے وہ اپنی مخصوص دھن بجاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا،... بلیک سردخانے میں وائلڈمین کا دل دہلا دینے والا قہقہہ گونجا تھا جس کے قہقہے سے پورا سردخانہ لرزاٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا،... بلیک سرد خانے میں وائلڈ مین کا دلدوز قہقہہ گونجا تھا جس کے قہقہے سے پورا سرد خانہ لرزاٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Dead but pretty

Dead but pretty

Dead but pretty

یہ الفاظ بار بار دوہراتا وہ ہر چیز پر اپنا سکتہ طاری کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔
اس شخص کا کٹا سر وائلڈ ایگل کے ہاتھ میں لہرا رہا تھا جبکہ وہ گول گول گھومتا یہ الفاظ بار بار دوہرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری محبت کا عالم دیکھو میجک ماسٹر کہ تجھ سے ملنے کے لیئے میں ہر ہفتے اپنے کام چھوڑ کر تیرے دیدار کے لیئے آتا ہوں وہ کیا ہے نا کہ وائلڈ ایگل

بے وفا نہیں ہے،....اسکے چہرے کو اپنی طرف کرتے وہ ایسے بول رہا تھا جیسے کہ وہ اسکی باتیں سمجھ رہا ہو۔۔۔

اس شخص کی سرد کالی آنکھیں آدھ کھلی ہوئی تھیں جبکہ ہونٹ بھی آدھ کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

تو نے میرا سب کچھ چھین لیا سب کچھ،....اب کی بار اس کا لہجہ بدلا تھا اور لہجے کے ساتھ آنکھوں کا رنگ بھی آتشی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے فنا کر ڈالا،اور دیکھو میں نے تمہیں کیا سے کیا کر دیا،.... لہجہ تمسخر اڑاتا ہوا تھا البتہ آنکھیں لہو ٹپکا رہی تھیں۔۔۔۔۔

****

ان لڑکیوں کو نازیبا حالت میں دیکھتے الکحول اور مونسٹر کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

ان سب لڑکیوں کے منہ پر ٹیپ لگے ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ سب بولنے سے کاصر تھیں۔

Naturlich sind wir gekommen ,um Madchen zu retten , die sich selbst ausstellen und spater unterdruckt werden and sagen " Bitte rette uns . Wir sind in Schwierigkiete

(اونہے ہم ایسی لڑکیوں کو بچانے آئے ہیں جو اپنی نمائش خود کرتی ہیں، اور بعد میں مظلوم بن کر کہتی ہیں پلیز بچاؤ ہمیں، ہم مشکل میں ہیں، اونہے) ہلکی جرمن آواز میں الکحول اپنی دل کی بھڑاس نکالنا نا بھولا، اسکی بات سے مونسٹر بھی متفق ہوا تھا لیکن فلحال یہ سب سوچنے کا وقت نہیں تھا وہ جس ملک میں رہتے تھے یہ سب عام تھا، انہیں بس اپنے مشن پر فوکس کرنا تھا

اور اپنا کام ختم ہوتے ہی ایک گھنٹے میں بلیک فاریسٹ پہنچنا تھا جو کہ سراسر وائلڈ ایگل کا آرڈر تھا۔۔۔۔

"Jeder hat sein eigenes Leben "

(ان کی اپنی زندگی ہے الکحول سب کو اپنا بوجھ خود اٹھانا ہے، اس لیئے کڑھنے کی ضرورت نہیں)،....ان پر نظر جمائے مونسٹر نے سنجیدگی سے جرمنی لب ولہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

" Bin "

(ہوں)،...الکحول نے لب بھینچے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔۔۔

" Menschen sehen Menschen , die schwarze brennen , die Merschen verbrennen "

لوگوں کو دیکھا دفناتے ہیں لوگ)

(بلیک ماسٹرز نے لوگوں کو جلایا ہوا ہے

اس کھنڈر نما تہ خانے میں بیک وقت مونسٹر اور الکحول کی سرد آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الکحول اور مونسٹر کی آواز ان سب مردوں پر سکتا طاری کر گئی تھی جبکہ باقی جو لڑکیاں تہ خانے میں رہ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بلیک ماسٹرز کی موجودگی پر پُر سکون ہوئی تھیں اور ان کا یہ سکون الکحول کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔۔۔۔

ہمیں بے سکون کر کے یہ کیسے پُر سکون ہو گئی ہیں،...دل میں کڑھنے کے سوا الکحول کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" Hey, die gekommen sind , Schwarzen Meistern sind gekommen, HaHaHa"

(.....ارے دیکھو کون آئے ہیں بلیک ماسٹر آئے ہیں، ہاہاہا،)

ان میں سے جوان کا لیڈر تھا تمسخر سے کہتے وہاں ایک طرف رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے لیڈر کی بات پر باقی سب مردوں کے بھی قہقہے لگے تھے جبکہ اس کی بات پر الکحول اور مونسٹر نے الجھن سے ایک دوسرے کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔

" Sie fragen sich , warum wir keine Angst vor Schwarzen Meistern haben"

(یہ سوچ رہے ہو نا کہ ہم بلیک ماسٹرز سے ڈر کیوں نہیں رہے)،۔۔۔۔ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ جرمن شخص سراسر ان کی پاور سے انجان تھا یا شاید دیکھ کر بھی اندیکھا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

" Es war alle unsere planung , damit die Schwarzen Meister der szene ausgesetzt sein konnten "

(یہ سب ہماری پلاننگ تھی تاکہ بلیک ماسٹرز کو منظر عام پر لا کر ختم کر سکیں)،....ان دونوں کو بغیر سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس جرمن نے نائف کا نشانہ باندھ کر مونسٹر کی طرف پھینکا تھا۔۔۔

لیکن اس کا وار خالی گیا تھا کیونکہ وہ بلیک ماسٹرز تھے ہر آہٹ پر چوکنا رہنے والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او اب سمجھا میں، وائلڈ مین کا کھیل، میں بھی تو کہوں کہ ان بندریوں کو آخر وائلڈ مین نے آزادی کا پروانہ دینے کے لیئے کیوں بھیجا تھا ہمیں، ہمارا مقصد تو کچھ اور ہی تھا،.... سوچتے ہوئے آخر میں الکحول کی شہد رنگ آنکھیں چمکی تھیں لیکن اسکے ساتھ کھڑے مونسٹر کا دل کھول قہقہہ لگا تھا ۔۔۔

"Sieht so aus , als ware die Rettung traumatisch

,also ist das das Laschen wie so verruckt"

لگتا ہے بچارے کو صدمہ زیادہ لگ گیا ہے،اس لیئے تو ایسے پاگلوں کی (
.....،(طرح ہنس رہا ہے

اپنے لیڈر کی بات پر اسکے آدمیوں کے تمسخر بھرے قہقہے لگے تھے۔۔۔۔
جبکہ اپنے بھائی کی بے عزتی پر الکحول کا خون کھول اٹھا تھا البتہ مونسٹر کے اطمینان میں رتی برابر بھی فرق ناپڑا تھا۔۔

وہ وایسے ہی اطمینان سے چلتا اسکے سامنے رکھے بڑے سائز کے ڈبے پر کروفر سے بیٹھ گیا اور مونسٹر کے بلیک بوٹوں کا رخ اسکے چہرے کی جانب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسٹر کی حرکت پر سامنے بیٹھے شخص کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخ پڑا تھا۔۔

جبکہ اس کے آدمی بپھر کر اسکی طرف بڑھنے لگے تھے لیکن الکحول ایک ہی جست میں ان کے سامنے کسی دیوار کی طرح آن کھڑا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چہرے پر اب شرارت کی رمق تک نا تھی، کیونکہ کام کے دوران اس جیسا کوئی درندہ نہیں ہوتا تھا۔۔۔

جو لوگوں کو بغیر کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر چیڑ پھاڑ کر رکھ دیتا تھا

۔۔۔۔۔۔

"Recht sagte :"ich war schockiert , aber nicht uber die Weishiet von dir, sondern uber die dummheit der Manschen"

(صیح کہا سٹڑے کڈ، کہ مجھے صدمہ لگ گیا لیکن)،... بات کرتے وہ ذرا سا ٹھہرا تھا

(تم لوگوں کی عقلمندی پر نہیں بلکہ تم لوگوں کی بے وقوفی پر)،.... اسکی جانب ذرا سا جھکتے وہ تمسخر سے گویا ہوا۔۔۔۔۔

اب کی بار سامنے بیٹھے شخص کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔۔۔

جبکہ اس کے باقی افراد بھی ٹھٹھک گئے تھے۔۔۔

"Sie konnen uns nicht mit ihren worten verwechseln"

(تم ہمیں اپنی باتوں میں الجھا نہیں سکتے مونسٹر، حقیقت تو یہ ہے کہ تم دونوں ہمارے شکنجے میں پھنس گئے ہو، اب صرف بلیک ماسٹرز کا خاتمہ ہو گا وہ بھی سٹڑے کڈز کے ہاتھوں)،..... بڑی ہمت سے وہ اپنے ہاتھوں میں پسٹل لے کر کھڑے ہوتے بولا۔۔۔

البتہ ہاتھوں کی لرزش بلیک ماسٹرز کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"Oo dann wird der Baby uns totten "

(اووتو بے بی بوائے ہمیں مارے گا)،......ایک ایک قدم اسکی جانب بڑھاتے مونسٹر کا لہجہ یکسر بدل گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ الکحول کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے ناپاک جسم کی بوٹیاں بوٹیاں کر کے چیل کوؤں کو کھیلا دے،..............

مونسٹر کے بڑھتے قدموں کا رخ اپنی جانب دیکھ ان کے لیڈر کا حلق تک خشک ہوا تھا جبکہ ماتھے پر ڈر کی وجہ سے پسینے کے قطرے چمکے تھے

۔۔۔۔۔

"Stoppen Sie das gleiche Monster,sonst drucke ich den Abzug "

(و..ہی رکک..جا..ؤ..مونسٹر،ور..رنہ..میں..ٹریگر...دبا...دوں گا)،....اسکی دھمکی پر مونسٹر کے ساتھ الکحول کا بھی تمسخر بھرا قہقہہ بلند ہوا تھا جو اس ویران کھنڈر میں ہی دب کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

"LaufschieBstande"

(چلاؤ گولی سٹڑے کڈز،آخر پسٹل تم نے ہمیں مارنے کے لیئے ہی تھامی ہے اب یہ ڈر کیسا)،....بچا کچا فاصلہ مٹاتے وہ اسکے عین سر پر نازل ہوا ۔۔۔۔۔

"Vollstandig "

تتم،...اپنے سر پر منڈلاتے موت کے سائے کو دیکھ اس کی بولتی بند ہو گئی

تھی،اور باقی رہی سہی کسر الکحول نے پوری کی تھی۔۔۔۔

اس ویرانے میں کسی کی ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آواز ائی تھی اور کوئی مردہ وجود

ڈھرام کی آواز سے زمین پر گرا تھا۔۔۔

مونسٹر اور سٹڑے کڈز کی نظریں بیک وقت الکحول کی جانب گھومی تھیں

جہاں وہ اپنے ہاتھ جھاڑتا اس وجود کے اوپر سے اٹھ کھڑا ہوا جیسے کہ عظیم

مارکہ سرانجام دیا ہوا۔۔۔۔

"Wann war mein waffenkip miene zarte Taille mit meinem waffenspitze ? Ich beendete die Gaschichte"

(سالہ کب سے اپنی بندوق کی نوک سے میری نازک کمر کو تکلیف دے رہا

تھا میں نے قصہ ہی ختم کر دیا)،... مونسٹر کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے وہ بڑی

معصومیت سے گویا ہوا اور اسکی معصومیت پر سب عش عش کر اٹھے تھے

البتہ اس لوٹنکی کی عادتوں سے مونسٹر باخوبی واقف تھا اس لیئے محض اپنا سر افسوس سے جھٹک کر رہ گیا۔۔۔

الکحول کے دائیں طرف تقریباً پانچ لڑکیاں کھڑی تھیں، جو اسکی ایسی وحشیانہ حرکت پر ٹیپ لگے منہ سے ذور آزمائی کرنے لگ گئی تھیں۔۔۔

"Versenden Sie einen Moment , wenn Sie diese funf Hexen nicht geschlossen , haben dan werde ich zuerest funf von ihnen der holle anbrimgen "

(چپ ایک دم چپ، اگر تم پانچوں چڑیلوں کی یہ گھوں گھوں بند نا ہوئی تو ان سب سے پہلے تم پانچوں کو جہنم واصل کرواؤں گا پھر کرتی رہنا وہاں شیطانوں کے ساتھ مل کر گھوں گھوں)،....ان کی مسلسل زچ کرتی آواز

پر الکحول کے دماغ کا میٹر گھوم گیا تھا اس لیئے وہ باقاعدہ ڈھارا تھا

الکحول کی ڈھار پر وہ پانچوں اچھل کر ایک دو قدم پیچھے ہٹی تھیں۔۔۔۔

البتہ اسکی بات پر فوری عمل کیا گیا تھا ورنہ اس سر پھرے کا کیا بھروسہ وہ ان کو واقعی قبر میں اتار دیتا۔۔۔۔

الکحول کے پیچھے کھڑے ان گنڈوں کا حال بھی دیکھنے والا تھا۔۔۔

ان کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے اور تھے بھی تعداد میں ان سے بہت زیادہ جبکہ وہ دو تھے اور تھے بھی ہتھیاروں سے لیس لیکن پھر بھی ان پر بھاری تھے کیونکہ وہ بلیک ماسٹرز تھے اپنے دشمنوں کو اس قدر الجھا دینے والے کہ وہ یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جاتے تھے کہ وہ واقعی بلیک ماسٹرز سے کمزور تھے۔۔۔۔۔۔۔

اب بھی وہ ان کی چال میں الجھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

سٹڑے کڈز کا دھیان بھٹکتے ہی مونسٹر نے اس سے گن چھین لی تھی،...

جبکہ وہ ہقا بقا کبھی اسے دیکھتا اور کبھی اپنے خالی ہاتھ کو۔۔۔۔۔۔

"Umgeworfen "

فائیر،.... سٹڑے کڈز کی دھاڑ پر انہوں نے فائیر کھول دی تھیں،،

لیکن وہ بلیک ماسٹر ز تھے ہر آہٹ پر چوکنا ہونے والے،،

سٹڑے کڈز کے حملے سے پہلے ہی مونسٹر نے سلنسر لگی گن سے تین

آدمیوں کا کام تمام کر دیا تھا۔۔۔۔

جس کا انہیں تب پتا چلا جب وہ تینوں ایک ایک کر کے زمین پر گرے تھے

۔۔۔۔۔

پوری زمین خون سے لال ہو گئی تھی۔۔۔

****

اس اچانک ہوئی افتاد پر وہ

بھونچکا سے گئے تھے کیا ہوا تھا کسی کو بھی کچھ معلوم نا ہو سکا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ الکحول ساری صورتحال سے پہلے ہی واقف تھا۔۔۔

اب ان سب کی شکلیں دیکھ وہ کافی محفوظ ہو رہا تھا لیکن ان کی فائرنگ

کرنے پر وہ دونوں سنبھل کر ڈبوں کے پیچھے چھپے تھے،

فائرنگ کی آواز سن کر باہر کھڑے ان کے باقی بندے بھی ہتھیاروں

سمیت اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔

جبکہ لڑکیاں اس سیچوایشن کا فائدہ اٹھاتی بھاگ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

اب بزدلوں کی طرح چھپ کیوں رہے ہو بلیک ماسٹرز، سامنے آؤ، ہم بھی

تو دیکھیں تم لوگوں میں کتنا دم ہے،... ان دونوں کو سامنے نا پا کر وہ بھیگی

بلی سے شیر بن گیا تھا۔۔۔۔

البتہ اسکے کارندوں کو اگر ذرا سا ان دونوں کا سایہ بھی دکھتا تو فائر کھول دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہی تو وہ چاہتے تھے جس میں بلیک ماسٹرز کئی حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

ان کا کام ہی دماغ سے کھیلنا تھا۔۔۔

ان چڑیلوں کو آزاد کرنے کے لیئے ہم یہاں آئے تھے لیکن انھیں دیکھو کیسے دم دبا کر بھاگ رہی ہیں،۔۔۔۔۔ اپنی شہد رنگ آنکھیں ان لڑکیوں پر ٹکائے وہ نخوت سے بولا۔۔۔۔

اگر ان کی بجائے سیچوایشن پر دھیان دو تو زیادہ بہتر ہو گا اور ویسے بھی تم یہ پہلے سے ہی جان گئے ہو گے کہ ان لڑکیوں کو آزاد کروانا ہمارا مقصد نہیں تھا بلکہ سٹڑے کڈز کو جہنم واصل کروانا تھا،۔۔۔ فائرنگ کی تیز آواز کی وجہ سے وہ ذرا اونچی آواز میں بولا تھا لیکن یہ اونچی آواز بھی الکحول کو گراں گزری تھی۔۔۔

یار آہستہ بولو تمہارے ساتھ کھڑا ہوں بہرا نہیں ہوں ایک تو پہلے ہی انہوں نے دماغ خراب کر دیا ہے،..... سٹڑے کڈز کے طعنے پر الکحول کا رواں رواں سلگ اٹھا تھا،

جبکہ اسکی بات پر مونسٹر کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کبھی انسان بن کر بات نہیں کر سکتے،... اسے اپنی اوشن بلیو آنکھوں سے گھورتے وہ تنک کر بولا۔۔۔

تو کیا اب شیر بن کر بات کر رہا ہوں.. اونہے،.... اسے تیکھی نظروں سے دیکھتے الکحول بھی اس کے انداز میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گیڈر بھی کہہ سکتا تھا لیکن نہیں معصوف کو تو بس اپنی تعریف کرنے کا موقع چاہیئے ہوتا ہے،... اسکی بڑبڑاہٹ آہستہ تھی لیکن اتنی بھی نہیں کہ الکحول کی سماعت تک نا پہنچ سکتی۔۔۔۔

تم نے مجھے گیڈر بولا،... اپنی آنکھیں پھیلائے وہ حیرانی سے بولا۔۔۔

خود سے پیدا کیئے ماحول سے بے نیاز وہ دونوں لڑنے میں مصروف ہو گئے تھے جبکہ ڈبے کے اس پار وہ سب انہیں گالیاں بک رہے تھے۔۔۔۔

وہ چاہتے تو سامنے آ کر بلیک ماسٹر ز کا کام تمام کر سکتے تھے لیکن ایک خوف تھا جو بلیک ماسٹر ز کی خاموشی کی وجہ سے ملا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بولا تو،۔۔۔ وہ الکحول کی چک چک سے اب تنگ آ گیا تھا ایک تو انہیں ان سب کو ٹھکانے لگا کر بلیک فاریسٹ ایک گھنٹے میں پہنچنا تھا جو سراسر ان کے وائلڈ ایگل کا حکم تھا اگر نا مانتے تو سیدھا اس نے اوپر جنت پہنچا دینا تھا۔۔۔۔

مونسٹر کی صاف گوئی پر الکحول کا منہ حیرت کی زیادتی سے کھلا تھا

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ابھی وہ اپنا منہ کھولتا کہ فائرنگ کی آواز آنی بند ہو گئی تھی اور ساتھ میں ہی مونسٹر کی آنکھیں چمکی تھیں،

البتہ الکحول کا منہ وایسے ہی بنا ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن مونسٹر اسے اگنور کرتا ان سب کے سامنے موت کا فرشتہ بن کر نازل ہوا، جہاں وہ سب پہلے سے ہی اپنی رائفلز بلٹ سے خالی ہونے پر بوکھلائے کھڑے تھے مونسٹر کی اپنے سامنے موجودگی کو محسوس کرتے ان سب کے اوسان خطا ہوئے تھے مطلب آنہیں بے وقوف بنایا گیا تھا اور وہ بھی بے وقوفوں کی مثال قائم کرتے اپنی ساری بندوقوں کو خالی کر بیٹھے تھے

سلنسر گن کو اپنی انگلیوں میں گھماتے وہ ایک ایک قدم زمین پر رکھتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

اسکے پیچھے ہی الکحول نکلا تھا جس کی آنکھیں سرد تھیں ایسا سرد پن جسے دیکھتے ہی لوگوں کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔۔۔

دیکھو.. مجھے جانے.. دو ورنہ ہمارا... بوس... تم د.. ونوں کو چھوڑے.. گا

.. نہیں،...،....اسکے بڑھتے قدموں کے ساتھ ہی سٹڑے کڈز کے قدم

پیچھے کی طرف اٹھ رہے تھے......

سٹڑے کڈز کی دھمکی پر مونسٹر کی تیوری چڑھی تھی البتہ الکحول کا چہرہ

سپاٹ تھا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ وہی والا الکحول تھا جو کچھ دیر پہلے ہی اس

سے لڑ رہا تھا..........

اگر یہ دھمکی تم وائلڈ ایگل کو دیتے تو گرینٹی کے ساتھ تمہاری ایک بوٹی

بھی نا ملتی،.... مونسٹر کی بات پر سٹڑے کڈز کے ساتھ ان کا بھی حلق تک

سوکھا تھا اور یہ بھی راز آج ان پر کھل گیا تھا کہ بلیک ماسٹرز، وائلڈ مین کی ہی

ٹیم میں تھے...

اور یہ راز واقعی جان لیوا تھا...

اپنی جان بچانے کی خاطر سٹڑے کڈز کو چھوڑے باقی گنڈے تہ خانے کی

لکڑی کے دروازے کی طرف بڑھے تھے....

لیکن ان کے پہنچنے سے پہلے ہی الکحول ایک ہی جست میں پہنچتا دروازے کو لاک کر گیا۔۔۔۔۔

ان دونوں نے ہتھیاروں کا استعمال نہیں کیا تھا بلکہ ہاتھوں کا استعمال کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

سٹڑے کڈز کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی وہ دونوں کسی دھوبی کی طرح اسکے آدمیوں کو دھو رہے تھے۔۔۔ لیکن اس کے آدمی کسی بھی طرح کی حرکت سے محروم تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

دس منٹ کے اندر اندر انہوں نے ان سب کو ماڑ گرایا تھا۔۔۔۔

الکحول اور مونسٹر کے ہاتھوں سمیت رومال بھی خون آلود ہو گئے تھے

۔۔۔۔

بلیک ماسٹرز کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر سٹڑے کڈز نے اپنے حواس گنوا دیئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او نھے نازک حسینہ،....اسکے بے ہوش وجود پر اپنی لاٹ رسید کرتے

الکحول نخوت سے بولا۔۔۔۔۔

الکحول کی بات پر مونسٹر کی آنکھیں لال رنگ ہوئی تھیں، ان دو لفظوں پر

اسے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔۔۔۔

****

اوماڑا میں کیا دیکھ رہی ہوں میری جاناں بلش کر رہی ہے، واایسے کیا مجھے اپنا

مسٹر تو نہیں سمجھ لیا؟؟؟ان کے بلش کرتے گال کو تھپتھپاتی پرل ملک نے

اپنی ہری آنکھیں گھماتے ہوئے مصنوعی سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

چل ہٹ شریر نا ہو تو۔۔پرل کے ہاتھ پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے انہوں

نے یہاں سے فرار ہونے میں ہی اپنی بہتری سمجھی ورنہ اس شرارت کی پریا

نے ان کی وہ واٹ لگانی تھی کہ جس سے شیطان بھی پناہ مانگے

۔۔۔۔۔۔۔۔

عمارہ بیگم کے ایسے جانے پر وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئی تھی کیونکہ بقول پرل ملک کے عمرو جاناں کو تنگ کرنے کا بھی اپنا مزہ تھا لیکن ہمیشہ کی طرح وہ اسے کوئی موقع دیئے بنا ہی فرار ہو جاتی تھیں۔۔۔

ان کے جانے کے بعد پرل منہ کے ڈیزائن بناتی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی ،جبکہ اسے منہ کے کیوٹ زاویے بناتے دیکھ وہ دونوں اپنی ہنسی ضبط کر کے رہ گئے تھے ،ذور سے ہنسنے پر انہیں اپنی واٹ تھوڑی لگوانی تھی۔۔

لیکن ان دونوں کی دبی دبی ہنسی پرل ملک کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل، آپ مجھ پر ہنس رہے ہیں، .... حورین کو گھورنے کے ساتھ ہی اسنے حسن لغاری کو دیکھتے خفگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ارے میرا پیارا بچہ میری اتنی جرآت کہ میں اپنی بیٹی پر ہنسوں،.....پرل کو پچکارتے ہوئے وہ پیار سے بولے،

ان کے پیار پر پرل کا چہرہ خوشی سے روشن ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

البتہ ان دونوں کے پیار پر حورین نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

....میں بھی یہاں ہوں،ڈیڈی،

اس کی جیلسی پر وہ دونوں ہنسے تھے،

پری بیٹا کیا آپ کو میری پرنسز یہاں کہیں دِکھ رہی ہے؟؟؟؟پرل کو دیکھتے حسن لغاری نے شرارت سے اپنی آنکھیں چاروں طرف گھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں تو مجھے تو آپ کی بیٹی نہیں دکھ رہی ہاں چڑیل دکھ رہی ہے،....

آنکھوں میں شرارت لیئے پرل سنجیدگی سے بولتی مینگو جوس کا گلاس ہونٹوں سے لگا گئی۔۔۔

پرل کی شرارت پر جہاں حسن صاحب مسکائے تھے وہی حورین کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا۔۔۔۔

او میرا پیارا بچہ ،ڈیڈی کی جان، بھلا ہم اپنی پرنسز کو اگنور کر سکتے ہیں،۔۔۔۔
حورین کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر بوسہ دیتے وہ جلدی سے بولے تھے، یہ نا ہو کہ شرارت انکے ہی گلے پڑ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔
کچن سے نکلتی عمارہ بیگم نے یہ منظر اپنی چمکتی آنکھوں میں بسایا تھا
۔۔۔۔۔

انکے پیچھے سے آگے بڑھتی ملازمہ نے ڈشز کو ٹیبل پر چن دیا تھا۔۔۔

عمر و جاناں، اتنا سب کچھ کس لیئے،.... انہیں چیئر پر بیٹھتا دیکھ پرل کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فکر نا کرو تمہارے لیئے تو بالکل بھی نہیں ہے،.... عمارہ بیگم کے جواب دینے سے پہلے ہی حورین نے پرل کی پہلی بات کا بدلہ لیا تھا۔۔۔۔

اسکے دو بدو جواب دینے پر پرل نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا تھا؟،... پرل نے قدرے تیکھے پن سے استفسار کیا تھا ،لیکن حورین نے اندیکھا کرتے فقط لاپرواہی سے اپنے کندھے اچکائے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بات ایک ہی ہے،... ایک ادا سے اپنی آنکھیں گھماتے حورین نے بریڈ سلائس پر جیم لگایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

حورین،.... اپنی چیئر سنبھالتے مسز حسن نے تنبیہی لہجے میں پکارا تھا،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی تنبیہ پر حورین نے منہ بسوڑا تھا،
مطلب ساری روک ٹوک صرف اپنے بچے کے لیئے ہی ہوتی تھی باقی گئے
مہمان داری کی لسٹ میں۔۔۔
حورین کی تپی شکل دیکھتے پرل نے چہرے پر تیکھی مسکراہٹ سجائی تھی جسے
دیکھتے حورین جلتے کوئلوں پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آرام سے ناشتہ کرو تم دونوں، ایک دوسرے کو بعد میں گھورنا،..... مسز
حسن نے ایکی بار دونوں کو جھاڑ پلائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جو حکم مائی عمرو جاناں،،....تابعداری سے کہتے وہ ناشتہ کرنے لگ گئی تھی
جبکہ حورین بھی ماں کی گھوریوں سے بچتی ناشتہ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

******

سخت تپتی دھوپ کا ہر طرف گھیراؤ تھا، افق پر نمودار ہوتا سورج کی تپش ہر ذی روح کو اپنی شدت سے تڑپنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

لیکن اے سی پی شاہ ویر ملک آج ہر چیز سے بے نیاز بنا ہوا تھا۔۔۔

پورے لاہور کی سڑکوں پر ناکہ بندی لگادی گئی تھی،

کوئی بھی ایسی گاڑی نا تھی جو بغیر چیکنگ کے گزری ہو۔۔۔۔۔۔۔

لیکن الویرا ضیاء الحق کا نام و نشان تک نا ملا تھا۔۔۔

کاشی ان کی سوچ سے بھی زیادہ ہوشیار نکلا تھا، مگر اے سی شاہ ویر ملک سے زیادہ تو نا تھا نا۔۔۔

اے سی پی شاہ ویر ملک کا غم و غصہ سے برا حال تھا جس کے اعتاب کا شکار بچارے حوالدار ہو رہے تھے۔۔۔

وقت جوں جوں گزر رہا تھا توں توں شاہ ویر ملک کا دل کسی انہونی کے خوف سے دھڑک کر پاگل ہو رہا تھا۔۔۔۔

مجھے کاشی کی ساری انفارمیشن چاہیئے اکبر، وہ کون ہے اور کیا کرتا ہے سب کچھ صرف تمہارے پاس دس منٹ ہیں صرف اور صرف دس منٹ ،.... فون کان سے لگائے وہ اکبر سے بات کم دھاڑ زیادہ رہا تھا، جس کی دھاڑ سے پولیس والوں کے ساتھ سڑک پر چلتے لوگ بھی بری طرح سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔۔۔۔
اسکی سرخ رنگت میں طیش کی سرخیاں گھلی ہوئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ ہری آنکھوں میں نامعلوم طوفان برپا تھا جس کی لپیٹ میں فلحال سب آ رہے تھے۔۔۔
اور وہ بچارے بھی گھن چکر بنے اسکے تابع بنے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف فوراً حکم پر عمل کیا گیا تھا اور تقریباً حکم کے مطابق دس منٹ کے اندر اندر کاشی کے کالے کارناموں کی انفارمیشن اسکے موبائل پر موصول ہوئی تھی۔۔۔۔

کاشی کے بارے میں موصول ہوئی انفارمیشن شاہ ویر ملک کا فشار خون بلند کر گئی تھی۔۔۔۔۔

آہہہ،.... کاشی سومرو اب مجھ سے بچ کر رہنا۔۔۔۔

یہ تین گھنٹے شاہ ویر ملک نے کیسے گزارے تھے یہ شاہ ویر ملک جانتا تھا یا صرف اسکا خدا۔۔۔

اسکا دل مسلسل رب کی بارگاہ میں الویرا کی عزت و جان کی سلامتی کے لیئے دعا گو تھا۔۔۔۔۔

تم نے میری الوی کو چھو کر اور اس کے بارے میں ایسی گھٹیا سوچ رکھ کر بہت غلطی کی ہے تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا،اس حرکت کی سزا

تمہیں شاہ ویر ملک خود دے گا،اور ایسی دوں گا کہ دیکھنے والا تھر تھر کانپ اٹھے گا،....اسکی سرد سرخ آنکھیں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جبکہ لہجہ آگ برسا رہا تھا..........

اس کے پیچھے ایک دو قدم کی مسافت پر کھڑے حوالدار نے اسکی بڑ بڑاہٹ سنتے بے ساختہ خوف سے جھر جھری لی تھی--------

اب بیٹا تجھے اے سی پی کے قہر سے صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے،....---

اگر اسکی یہ آواز شاہ ویر ملک کی سماعتوں تک پہنچتی تو کاشی سے پہلے وہ اس کی قبر کھود ڈالتا جو اسکا بڑا ہمدرد بن رہا تھا-----

آہ کاش باران سر یہاں ہوتے تو سیچوایشن کچھ اور ہی ہوتی، یہ شیر صرف باران سر کے ہی قابو میں آسکتا ہے،... شاہ ویر ملک کی دور سڑک پر فراٹے بھرتی جیپ کو دیکھتے وہ صرف سوچ کر رہ گیا تھا،----------

****

عادی شاہ ویر کے بارے میں کیا خبر ہے، تین دن ہو گئے ہیں میرے بیٹے کو یہاں سے گئے ہوئے، وہ تو ڈیوٹی کے معاملے میں ہمیں بھول ہی گیا ہے ،......اپنے سامنے سربراہی کرسی پر براجمان عدیل ملک کو لنچ کرتا دیکھ وہ اپنے بیٹے سے ملنے کی تڑپ میں خود کو کہنے سے بعض نا رکھ سکی،،

ممتا کی تڑپ تھی جو کہیں بھی چین نہیں پا رہی تھی.........
اس دن کا گیا شاہ ویر ملک گھر نا لوٹا تھا....

اسرا یار کیوں پریشان ہوتی ہو، تم جانتی ہو نا کہ میں تمہیں پریشان نہیں دیکھ سکتا،اور جہاں تک رہی شاہ کی بات تو تو کیا تم بھول گئی ہو کہ وہ ایک اے سی پی ہے جس پر اپنی عوام کو لے کر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہیں،اور ذرا بہادر بنو تم اے سی پی شاہ ویر ملک کی ماں ہو جس کی دہشت سے ہر گنڈہ کانپتا ہے

،..... کھانے سے ہاتھ روکے وہ انہیں اپنے لفظوں سے بہلانے میں کافی حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

مجھے بہادر بن کر کیا کرنا ہے عادی جب ہم ماں بیٹی کے دو محافظ اللہ کے کرم سے صیح سلامت ہیں،.....انہوں نے پورے مان سے کہا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ ان کی بات پر گرویدہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

گھر میں کوئی نا ہونے کی وجہ سے وہ اپنی بیگم کو کمپنی دینے کے لیئے یہاں آ گئے تھے،اور اب وہ لنچ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کے متعلق باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو ہفتے رہتے ہیں عادی اور آج تو وہ حورین کے ساتھ مل کر شاپنگ کرنے بھی گئی ہے، آخر کیا سوچا ہے آپ نے ہم اپنی بیٹی پر کوئی رسک نہیں لے سکتے،.....وہ تفکر سے گویا ہوئی تھی۔۔۔۔

ان کی بات پر وہ کسی گہری سوچ میں گم ہو گئے تھے،۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسرا بیگم کی پریشان نظریں ان کے پر سوچ چہرے پر ٹکی ہوئی تھی

کیا سوچ رہے ہیں آپ عادی،....اسرا بیگم کے ہلانے پر جیسے وہ کسی گہری سوچ سے جاگے تھے-------

میں نے بہت سوچا اس بارے میں اسرا لیکن میں اپنی بیٹی کی خواہش میں رکاوٹ نہیں بن سکتا،.....ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے آخرکار وہ اپنی دل کی بات زبان پر لے آئے تھے-----

جبکہ ان کی بات پر اسرا انہیں ہونقوں کی طرح دیکھنے لگی، جیسے کہ وہ یقین کرنا چاہ رہی ہو کہ آیا انھوں نے جو سنا وہ سچ تھا-------

مطلب آپ سب جانتے ہوئے بھی اپنی بیٹی کو موت کے منہ میں دھکیلنے کے لیئے تیار ہیں،.....------ حیرانگی و استعجاب کی وجہ سے وہ صیح طرح سے بول بھی نا سکی تھیں-----

اسرا،....انکی آنکھوں میں نجانے کیا تھا کہ اسرا ملک اپنے لب بھینچ گئی تھیں۔۔۔۔۔

اسرا ملک کی صاف گوئی عدیل ملک کو اذیت میں مبتلا کر گئی تھی بھلا وہ کیسے اپنی جان سے عزیز بیٹی پر رسک لے سکتے تھے۔۔۔۔

زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے اسرا، ہم اس ڈر کی وجہ سے اپنے بچوں کو قید تو نہیں کر سکتے،....وہ بے بسی سے گویا ہوئے تھے۔۔۔۔

پتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں عادی کہ ہم انہیں جان بوجھ کر موت کے سامنے لا کھڑا کریں،....انہیں ملال سے کہتی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے وہ ڈائیننگ ہال میں اپنی سوچوں کی دنیا میں گم تنہا بیٹھے رہ گئے تھے

****

پولیس کی گاڑیاں ان کچی پکی سڑکوں پر فراٹے بھر رہی تھیں۔۔۔۔
کاشی کے کئی اڈوں پر ریڈ ماری گئی تھی،
جتنی بھی بند فیکٹریاں تھیں ان سب کا ڈیٹا اکھٹا کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔
ان سب سے الگ تھلگ شاہ ویر ملک کی جیپ ہواؤں سے باتیں کر رہی تھیں۔۔۔

ان سب سے الگ تھلگ شاہ ویر کی جیپ ہواؤں سے باتیں کر رہی تھیں

اسٹیر نگ کو مضبوطی سے تھامے اسکی وحشت زدہ ہری آنکھیں سامنے سڑک پر جمی ہوئی تھیں ---

کاشی کے تقریباً تین اڈوں پر ریڈ ماری گئی تھی لیکن ابھی تک ان کے اس ٹھکانے کا پتا نہیں چلا تھا جہاں وہ اسکی الویرا کو اغواء کر کے لے گیا تھا

موسم نے اچانک کروٹ بدلی تھی پہلے جہاں آسمان پر سورج اپنی تیز نارنجی شعائیں بکھیر رہا تھا اب وہاں گہرے کالے بادلوں کا سایہ چھا گیا تھا

سرد ہواؤں کا شور سا مچ گیا تھا یہ جہاں برسات کا موسم لوگوں کے لیئے خوشگوار تبدیلی لایا تھا وہی شاہ ویر ملک کی دل کی دنیا کو ویران کر رہا تھا

۔۔۔۔

مولا مولا میرا یار ملا دے

ایک وار بس ایک وار ملا دے

اے سی پی شاہ ویر زندگی میں پہلی بار خود کو بے بس و کمزور محسوس کر رہا تھا، الویرا کی کڈنیپنگ نے اس کے حواسوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔ بادل کی اچانک گرج سے اس نے جیپ اس سنسان سڑک پر روک دی تھی۔۔۔

جہاں کسی بھی زی روح کا نام و نشان تک نا تھا ہر طرف صرف ہوا کا عالم تھا اور اس میں وقفے وقفے سے بادلوں کر گرج بھی شامل تھی جو اس ساکت ماحول میں ارتعاش برپا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جیپ میں بیٹھا اے سی پی شاہ ویر ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح بیٹھا تھا

۔۔۔۔۔

دل و دماغ میں ایک الگ سی جنگ چھڑی ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صرف ایک بار مل جاؤ الوی، دیکھو آج تمہارے لیئے شاہ ویر ملک تڑپ رہا رہا،۔۔۔۔۔۔اسٹیر نگ پر اپنا سر ٹکائے وہ شکست خوردہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

ہری لال آنکھوں میں ہلکی سی نمی کی چمک پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اے اللہ میں جانتا ہوں کہ ماضی میں مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں،
جن میں سے ایک غلطی تیری پیاری بندی کا دل توڑ کر کی جس کی سزا مجھے
آج تک مل رہی ہے،
لیکن اس غلطی کی مجھے اتنی بڑی سزا نا دے مولا، اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں
ساری زندگی خود کو معاف نہیں کر سکوں گا، کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میری فریاد سن!!!!!!!اپنا پژمردہ چہرہ آسمان کی طرف بلند کیئے شاہ ویر
ملک کسی معجزے کی آس میں بیٹھا تھا۔۔۔۔
اسکی ہری آنکھیں کرب سے بند تھیں،اس سے پہلے کہ آنسو اپنا راستہ
بناتے گال پر لڑھکتے
یکا یک پانی کی ننھی بوندوں نے اس کے چہرے کو بھگونا شروع کر دیا تھا جس
کی وجہ سے اسکے آنسو بارش کی قطروں میں گھل گئے
تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے چہرے پر بارش کی بوندیں محسوس کرتا وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔۔

آسمان پر کالے بادل تیزی سے آجا رہے تھے۔۔۔۔

گزرتے وقت کے ساتھ اسکے دل میں ہول اٹھ رہے تھے۔۔۔۔

آآآآ،........اچانک بادل گرجے تھے اور ساتھ میں ایک نسوانی چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بارش کی ننھی ننھی بوندیں اب تیز رفتار بارش میں بدل گئی تھیں، یکبارگی میں ہی سڑکیں بھیگ گئی تھیں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نسوانی چیخ سنتے ایس پی شاہ ویر ملک کے وجود میں ایک کرنٹ سا دوڑا تھا

۔۔۔۔۔

یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔۔۔۔

الوی،.....اسکے ہونٹ پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔۔۔۔

تو کیا خدا کی طرف سے معجزہ ہوا تھا؟؟؟؟؟،

ہاں معجزہ ہی تو ہوا تھا جو شاہ ویر ملک کی جیپ اس کھنڈر نما فیکٹری کے مخالف سمت میں آ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

شاہ،.......اپنی نام کی چیخ زدہ پکار سنتے وہ پاگل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس دشمن جاں نے اسے پکارا تھا۔۔۔

یہ ناقابلِ یقین بات تھی۔۔۔

اور اس بارش میں بادلوں کے ساتھ ہواؤں نے بھی اس بھیگے دیوانے کو لگاتار فیکٹری کی سمت بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایس پی شاہ ویر ملک کو اس حال میں تو باقی پولیس والوں نے بھی دیکھا تھا جن کی گاڑیاں سڑک پر کھڑی شاہ ویر ملک کی جیپ کے نزدیک آ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

****

کاشی کے نیچے دبا وہ نازک سا وجود کسی بھی حرکت سے محروم تھا۔۔۔۔

اللہ،.....آنکھیں شدتِ گریہ سے بھیگ گئیں تھیں۔۔
لیکن اس فرعون کو رحم نہیں آ رہا تھا۔۔۔

کاشی پلیز ایسا مت کرو،.... احساس بے بسی سے اس نے کاشی کو خود پر جھکتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

نو بے بی اب ایسا ممکن نہیں ہے،..... تمسخر سے کہتے کاشی نے اسکی گردن میں منہ دیا تھا، بازوں کی آستین ایک جھٹکے سے پھاڑی تھی
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے اس عمل پر الویرا کے حلق سے ایک فلک شگاف چیخ بر آمد ہوئی تھی
۔۔۔۔۔

ارے بے بی ابھی تو میں نے کچھ کیا نہیں تمہاری چیخیں ابھی سے نکلنے لگی ،..... اسکے زرد چہرے پر اپنی انگلی ٹریس کرتے وہ تنفر سے بولا۔۔۔۔۔

جبکہ الویرا نے کراہیت سے اپنا سر جھٹکا تھا۔۔۔۔

اسکا لمس اسے اذیت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

آنکھوں میں دھند سی چھانے لگی تھی۔۔۔۔۔

تم میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے کاشی، میرے ساتھ میرا اللہ ہے، تم بس اپنے انجام سے ڈرو جو اس نے تمہارے لیئے تیار کر رکھا ہو گا۔۔۔۔۔اسکا وجود اب حرکت میں آ رہا تھا کیونکہ کاشی کے وجود کا وزن اس پر کچھ ڈھیلا سا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الویرا کی بات پر کاشی کا قہقہہ لگا تھا بھرپور طنز کے ساتھ۔۔۔۔

اسکا دل و دماغ پر شیطان حاوی تھا بھلا خدا کا خوف کیسے اس شیطان پر غلبہ پا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں آج کوئی بھی نہیں بچا سکتا کوئی بھی نہیں،..... شیطانیت سے کہتا وہ اسکی شفاف بے داغ گردن پر جھکنے لگا تھا جب اپنے سر پر ہوئے کاری وار سے اس کا دماغ جھنجھنا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

کاشی کی جارحانہ گرفت ہلکی ہوتے ہی الویرا نے سمجھداری کا کام لیتے ہوئے اپنے سر کے دائیں طرف پڑی شراب کی بوتل بڑی ہوشیاری سے اچک لی تھی اور اپنی طرف بے خودی میں جھکتے کاشی کے سر پر دے ماری تھی۔۔۔۔

اس کے سر سے خون ابل کر الویرا کے چہرے پر آن گرا تھا۔۔۔۔

باہر پڑے اسکے کارندے نشے میں دھت نیند کی گہری وادیوں میں اتر گئے تھے اس لیئے وہ سب اندر میں چلتی کاروائی اور چیخوں سے بے خبر تھے اور ان کی یہ بے خبری الویرا ضیاء الحق کے حق میں بہتر تھی۔۔۔۔

...... تیری تو (گالی)،

کاشی کو دھکا دیتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی جب کاشی اپنے گھومتے سر کو تھامتے ایک ہی جھٹکے میں اس کی دوسری آستین پھاڑ گیا۔۔۔۔

شاہ،.....اسکی چیخ میں اپنی مدد کے لیئے پکارا گیا نام کاشی کے ساتھ الویرا کو بھی حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھلا وہ کیسے اس دشمن جاں کو اپنی مدد کے لیئے پکار سکتی تھی۔۔۔۔

اووتو اپنے عاشق بھی رکھے ہوئے ہیں،....اپنے سر سے ابلتے خون کو نظر انداز کیئے وہ خباثت سے بولتا اسکی جانب قدم بڑھا گیا۔۔۔۔

جبکہ الویرا تو سکتے کی حالت میں تھی اس نے تو کاشی کی بات تک نہیں سنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے وجود پر ڈوبٹہ تک نہیں تھا جبکہ قمیض کی آستینے بھی پھٹی ہوئی تھیں۔۔۔

اسے گم سم کھڑا دیکھ کاشی اس پر جھپٹ پڑا تھا۔۔۔

جب کوئی دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھول اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔

اب یہ کون،...بے مزہ ہوتے وہ مڑا ہی تھا جب ایک مضبوط ہاتھ کے مکے نے اسے دن میں تارے دیکھا دیئے تھے.....

آنے والے کو پولیس کی وردی میں دیکھ کاشی کے اوسان خطا ہوئے تھے جبکہ الویرا تو اسے دیکھتے ہی ساکت کھڑی رہ گئی تھی....

شاہ،....اسکے لب بے آواز پھڑ پھڑائے تھے.....

ہوش تو اسے تب آیا جب شاہ ویر نے اپنی بھیگی شرٹ اتار کر اسے پہنائی تھی...

اب وہ صرف کالی بنیان میں کھڑا بھسم کرتی نگاہوں سے کاشی کو گھور رہا تھا....

ایس پی،.... زمین پر گرے کاشی کے زخمی لب شاہ کو دیکھتے خوف سے

پھڑ پھڑائے تھے،۔۔۔۔

ایس پی شاہ ویر ملک کی دہشت کیا تھی وہ ان جیسے گنڈوں کے علاوہ آخر

کون جان سکتا تھا،اسے امید نہیں تھی کہ ایس پی شاہ ویر ملک یہاں تک

پہنچ جائے گا۔۔۔۔

کاشی کے خوفزدہ چہرے کو دیکھتے شاہ ویر ملک ایک گھٹنا فولڈ کرتے اسکے

نزدیک زمین پر بیٹھا تھا۔۔۔

جبکہ الویرا ویسی ہی کھڑی یک ٹک شاہ کو دیکھ رہی تھی جسکے چہرے کے

ساتھ آنکھیں بھی لہو چھلکا رہی تھیں کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی اسکے شدید

ضبط کی گواہی دے رہی تھیں جبکہ بازوں کے مسلز حد سے زیادہ پھول

گئے تھے جسے دیکھتے کاشی نے بے ساختہ ہی تھوک نگلا تھا۔۔۔۔

ددیکھوایس پی،...اپنے قریب سے شاہ کی سرخ لہو چھلکاتی آنکھوں کو دیکھتے کاشی نے کانپتے لہجے میں کہنا چاہا کہ بیچ میں ہی شاہ نے بات اچک لی۔۔

تمہیں ہی تو دیکھ رہا ہوں، سوچ رہا ہوں کہ تمہارے اس گناہ کی کیسے سزا دوں، کیا تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کوؤں کو کھلا دوں،....کاشی کی کنپٹیوں سے پھسلتے پسینے کو اپنی انگلی سے صاف کرتے وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ کے برف کے مانند لہجے پر کاشی کو اپنے جسم کے ریشے سکڑتے ہوئے محسوس ہوئے تھے،۔۔۔۔۔

تم...میر...ے...ساتھ کچھ بھی نہیں کر سکتے...ایس پی تم میں ...کا..شی...سومر۔۔۔۔وہوں میرا۔۔۔با..پ.. تمہیں..

چھو..ڑ..ڑے گا... نہیں،.... شاہ کی دھمکی پر وہ تلملا کر گویا ہوا تھا لیکن اپنے خوفزدہ لرزتے لہجے پر قابو نا پا سکا تھا.............

ہاہا...ہاہا،.... کاشی کی بچگانہ بات پر شاہ کا سرد قہقہہ لگا تھا جو کاشی کے ساتھ الویرا کو بھی جھرجھری لینے پر مجبور کر گیا تھا....

شاہ کی آنکھوں کے پردے پر کچھ دیر پہلے کا منظر چلا تھا جہاں کاشی الویرا کے چہرے پر جھکا اس کی آستین پھاڑ رہا تھا....

اس منظر کو یاد کرتے شاہ کے لب سکڑے تھے آنکھوں میں شدید طیش ابھرا تھا، وہ جھٹکے سے کاشی کو گریبان سے پکڑتا اسے کھڑا کر گیا تھا اور کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس پر کسی شیر کی مانند جھپٹ پڑا تھا....

تمہاری ہمت کیسے ہوئی تھی میری الوی کو ٹچ کرنے کی میں تمہیں زندہ درگور کر دوں گا،.. کاشی کو دَرپے دَر مکے مارتے شاہ غرایا تھا اسکی غراہٹ

پر جہاں سب پولیس ٹیم اندر داخل ہوئی تھی وہی پر الویرا کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آج ساکت نظروں سے شاہ ویر ملک کی اپنے لیئے دیوانگی دیکھ رہی تھی، اس دیوانگی کو جس کی وہ ماضی میں طلب رکھتی تھی لیکن اب حالات بدل گئے تھے۔۔۔۔

مسلسل وار سے کاشی کی حالت آدھ موئی ہو گئی تھی، لیکن شاہ کو رحم نہیں آرہا تھا، ب

اسکا کا پورا وجود لہولہان ہو گیا تھا، بے ہوشی میں بھی وہ درد سے کہرا رہا تھا لیکن شاہ کا غصہ پھر بھی قابو میں نہیں آرہا تھا،۔۔۔

سر پلیز اسے چھوڑیں ورنہ آپ کی جاب خطرے میں آجائے گی،۔۔

....شاہ ویر سر بات سمجھنے کی کوشش کیجیئے،

سب پولیس والے اس بپھرے شیر کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے لیکن وہ پھر بھی جھپٹ رہا تھا۔۔۔۔۔

الویرا ضیاء الحق اس سیچوایشن میں اپنے حواس کھوتی زمین بوس ہو گئی تھی ۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے آج میں اسے نہیں چھوڑوں گا اس نے میری سانسیں چھیننے کی کوشش کی ہے، میں اسے، ...

سر پلیز الویرا میڈم بیہوش ہو گئی ہیں آپ انہیں ہسپتال لے کر جائیں ہم اسے سنبھال لیں گے، .....

اور پھر یہیں پر اس بپھرے شیر کا وجود تھم سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تیرے جیسے لوگ ہمارے معاشرے میں کسی ناسور سے کم نہیں ہیں، پہلے جتنے بھی تم نے جرائم کیئے اس سے تمہیں صرف پھانسی کی سزا ہو سکتی تھی لیکن اب شاہ ویر ملک کے قہر کو فیس کرنے کے لیئے تیار ہو جاؤ،.... زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتا اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ کی جارحانہ مٹھی میں لیئے وہ اسکے چہرے پر تھوکتا الویرا کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

اسے اپنی بھیگی شرٹ میں زمین پر بے سدھ پڑا دیکھ شاہ کی آنکھوں میں ....ایک آنسو نکلتا گردن میں جذب ہو گیا تھا،

مجھے معاف کر دینا الوی، مجھے معاف کر دینا میری جان،.....الویرا کو اپنے مضبوط بازوں کے حصار میں لیئے وہ نکلتا چلا گیا تھا۔۔

احساس شرمندگی سے وہ اس سے نظریں ملانے کے بھی قابل نا رہا تھا

۔۔۔۔۔

****

ڈاکٹر،..... شاہ ویر ملک کی دھاڑ تمام املا کو ایکٹو کر گئی تھی۔۔۔۔۔

اس پہاڑ نما شخص کو پھر سے اپنے ہسپتال میں دیکھتے سب کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الویرا کو سٹریچر پر لٹاتے وہ ایک جھٹکے سے پلٹتا ڈاکٹر کا گریبان پکڑ گیا جبکہ اسکے ایکٹ پر وہ بچارا بھونچکا سا گیا تھا۔۔۔۔

یہ.. آ... آپ.. کیا... کر... رہے ہیں. ؟؟؟..،..انسپیکٹر.. شہاہ ویر ملک... ؟؟اسکی سرد آنکھوں میں دیکھتے وہ بچارا گھبراہٹ کے مارے صیح طرح سے بول بھی نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی آگے بڑھنے کی شی از مائی وائف،اسے دیکھنے کی بھی غلطی مت کرنا ورنہ تجھے جیل کی سلاخوں میں بند کرنے میں مجھے ذرا برابر بھی عار محسوس نہیں ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔کسی لیڈی ڈاکٹر کا انتظام کرو، کوئی بھی میل ڈاکٹر یا نرس مجھے اس کے قریب بھی نا دکھے،....ڈاکٹر رحمان کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتا اس کا گریبان جھٹکے سے چھوڑ گیا۔۔۔

اس جھٹکے پر وہ لڑکھڑاتا پیچھے کی طرف ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو شکر تھا کہ اس کے سٹاف میں ابھی تک فی میل ڈاکٹر مجود تھیں۔۔۔ جنہیں فوری اطلاع دیتے ہوئے اسے آپریٹر روم میں لے گئے تھے

۔۔۔۔۔

پیچھے کھڑے شاہ ویر ملک کی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

ایم سوری!!!!! کوریڈور میں رکھی بنچ پر بیٹھتے شاہ ویر ملک نے نم افسردگی بھری آواز میں کہا تھا۔۔۔

لیکن بڑی مشکل سے ضبط کرتے وہ اپنے آنسو پی گیا تھا۔۔۔۔

اس وقت اسے بڑی شدت سے کسی کے کندھے کی ضرورت تھی اور وہ کندھا اسکے جگر یار انسپیکٹر باران شاہ کا تھا جو ضروری لیو پر لندن گیا ہوا تھا

۔۔۔۔۔

اس وقت وہ عجیب سی کیفیت کا شکار تھا شاہ ویر کی سرخ ہری آنکھیں بند دروازے کو ٹک رہی تھیں جہاں الویرا تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے سوچوں سے باہر اپنے کندھے پر رکھے کسی مضبوط ہاتھ نے باہر نکالا تھا۔۔۔

اپنا چہرہ اوپر کیئے اس نے آنے والے شخص کو دیکھا تھا اور بغیر کچھ کہے وہ جذبات کی رو میں بہتا اس کے گلے لگ گیا تھا۔۔۔۔

اس سب کا زمہ دار میں ہوں آن، میری وجہ سے وہ آج اس حالت میں ہے، اسے کچھ بھی نہیں ہونا چاہیئے ورنہ میں جیتے جی مر جاؤں گا،....اس کے گلے لگے وہ بمشکل خود پر ضبط کیئے بول رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اپنے دوست کے غم پر ارسلان نے اسے خود میں سختی سے بھینچتے ہوئے تسلی دی تھی۔۔۔

شاہ ویر ملک اسکا وہ دوست تھا جس پر ارسلان اپنی جان بھی قربان کر سکتا تھا،اب بھی وہ شاہ ویر ملک کے لیئے بھاگا بھاگا یہاں پہنچا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر اکبر اسے کچھ نا بتاتا تو وہ ہر حالات سے بے خبر ہی رہتا ابھی تک اسے یہ پتا نہیں چلا تھا کہ پیشنٹ کون ہے جس کے لیئے شاہ ویر ملک جیسا آدمی تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

جو بھی تھا بہت خوش قسمت تھا۔۔۔۔

حوصلہ رکھو، شاہ اسے کچھ بھی نہیں ہو گا!!!!اسکی پشت کو تھپتھپاتے وہ نرمی و فکر سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

میری الوی کو کچھ ہونا بھی نہیں چاہیئے آن ورنہ میں سب کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا،......اس کے حصار سے نکلتا وہ سرخ چہرے سے غرایا تھا ،اسکی ہری لال آنکھوں میں دیکھتے ارسلان کو بھی پل بھر کے لیئے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

الوی،. شاہ تم الویرا ضیاء الحق کی بات کر رہے ہو،او مائی گاڈ!!!!شاکڈ سے تو وہ اچھل ہی پڑا تھا۔۔۔

شاہ ویرا بھی اسے کوئی جواب دیتا کہ لیڈی ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلی تھی ۔۔۔

انہیں دیکھ وہ جلدی سے ان کی طرف لپکا تھا جبکہ ارسلان بچارا ابھی تک شاکڈ کی حالت میں جہاں کا تہاں کھڑا رہا تھا۔۔۔۔

قدرت بھی کیا کھیل کھیلتی ہے نا وہ شاہ ویر ملک جو الویرا کو ایک نظر دیکھنا بھی گوارا نا کرتا تھا آج اس کی طلب میں تڑپ رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر میری وائف کیسی ہیں؟؟؟؟؟، کیا ہوا ہے اسے؟؟،.... مجال تھی جو اس کا لہجہ ذرا سا نرم ہو۔۔۔

دیکھئے سر پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے، پیشنٹ کچھ بخار کی شدت اور صدمے کے باعث بے ہوش ہوئی تھیں, میں آپ کو کچھ ادویات لکھ دیتی ہوں آپ وہ لے کر آئیں اور انہیں ٹینشن فری کریں، باقی فکر نا کریں انہیں کچھ لمحے بعد ہوش آجائے گا،....اس سر پھرے انسپیکٹر سے جان چھڑائی وہ اپنے کیبن میں رفو چکر ہوئی تھیں۔۔۔

ان کی بات پر شاہ ویر ملک کی سولی پر اٹکی ہوئی جان بحال ہوئی تھی۔۔۔

وہ ایک گہری سانس خارج کرتا دوبارہ بینچ پر آن بیٹھا تھا جب ارسلان نے ایک مکہ اس کے شولڈر پر رسید کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وار پر وہ مصنوعی کہراتا اسے گھورنے لگا تھا لیکن معاملہ کیا تھا وہ خود بھی سمجھ گیا تھا۔۔۔

تم ذرا مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم نے الویرا سے شادی کب کی؟؟؟،ہاں؟؟ اس کے بھیگے سراپے کو دیکھتے وہ تیکھے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

الویرااذل سے میرے لیئے بنائی گئی تھی اور اگر میں نے اسے اپنی وائف کے طور پر انٹروڈیوس کروایا ہے تو اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہے،.......

کمال بے نیازی سے کہتے شاہ ویر نے اپنے بالوں سے پانی جھاڑا تھا۔۔

الویرا کی کنڈیشن کے بارے میں سنتے وہ کئی حد تک ری لیکس ہو گیا تھا

۔۔۔

لیکن یہ سکون زیادہ دیر تک اسے نصیب نہیں ہوا تھا جب اسے کوریڈور میں جاوید پریشان چہرہ لیئے اپنی طرف

بڑھتا دیکھائی دیا تھا۔۔

****

Dead but pretty

Dead but pretty

وائلڈ ایگل کی یہ مخصوص دھن بلیک محل میں ہولناک ارتعاش پیدا کر رہی تھی، آج تک سٹرے کڈ نے صرف وائلڈ ایگل کے بارے میں سنا تھا لیکن وائلڈ ایگل کا سامنا سٹرے کڈ کے اوسان خطا کر گیا تھا

بلیک محل کے نچلے پورشن میں، وائلڈ ایگل لاؤنج میں رکھے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا بلیک اوور کوٹ میں ملبوس فضا میں سگار کے دھوئیں چھوڑ رہا تھا، جبکہ اسکے بر عکس الکحول اور مونسٹر آرام سے کبھی سٹرے کڈ کے خوف زدا چہرے کو دیکھتے تو کبھی وائلڈ ایگل کی کاروائی ملاحظہ کرتے-----

وائلڈ ایگل تم نہیں تھکے لیکن قسم لے لو اس انگریز کا گورا تھوبڑا دیکھ دیکھ کر میں تھک گیا ہوں، اب تو میری خوبصورت آنکھیں مجھے ہی بددعائیں دے رہی ہیں، ....الکحول کی بیزار آواز پر وائلڈ ایگل کی تیوری چڑھی تھی، جبکہ مونسٹر نے بیزاری سے اپنے کان کی لو مسلی تھی، تھک تو وہ بھی بہت گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سگار کو ایش ٹرے میں مسلتے وائلڈ ایگل صوفے سے اٹھتا اپنے اوور کوٹ کی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے ایک شان سے چلتا الکحول کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا ،آمنے سامنے کھڑے وہ دونوں ایک دوسرے کا پرتو لگ رہے تھے

۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل کی سرد نظروں کا مرکز خود کو پاتے الکحول کی بیزاری اڑن چھو ہوئی تھی، وہ یک دم اپنی جگہ سے ہٹتا ہڑبڑی میں پیچھے رکھے ٹو سیٹر صوفے پر براجمان ہوا تھا۔۔۔

میں تو مذاق کر رہا تھا وائلڈ ایگل تم تو سیریس ہی ہو گئے بلکہ اس کا چہرہ (تھو بڑا) دیکھ کر انجوائے کر رہا ہوں وائلڈ ایگل،.... وائلڈ ایگل کی سرد نظروں سے نظریں ہٹا کر الکحول سٹڑے کڈ کو اپنی خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے مصنوعی مسکان سے بولا تھا۔۔

الکحول کو ٹرک بدلتا دیکھ مونسٹر کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے جسکی وجہ سے اسکی ٹھوڑی پر گڑھا بن کر معدوم ہوا تھا۔۔

جبکہ وائلڈ ایگل اپنا سر نا میں ہلاتے سٹڑے کڈ کی طرف بڑھا تھا، وہ دونوں نارمل ہو گئے تھے اس سے بڑھ کر اسے کیا چاہیئے تھا۔۔

وائلڈ ایگل کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ سٹڑے کڈ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑا تھا، وائلڈ ایگل کے حکم کے مطابق الکحول اور مونسٹر نے اسے ایک کھروچ

بھی نہیں پہنچائی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اب تک صیح سلامت زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا،__________

سٹڑے کڈ کا خوفزدہ چہرہ دیکھتے وائلڈ ایگل کے لب استہزایا مسکراہٹ میں ڈھلے تھے وہ اپنا ایک گھنٹہ فولڈ کرتا اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا،

____

تم نے دھمکی کس کی دی تھی جیمبر ؟،.... وائلڈ ایگل کا عام سا لہجہ بھی جیمبر کو خوف میں مبتلا کر گیا تھا، اسکی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ پوچھ رہا ہے یا بتا رہا ہے__________

جواب دو جیمبر،.... اسکے جبڑے کو اپنی مٹھی میں ڈبوجے وائلڈ ایگل پھنکارا تھا______

ب....بو....و....س....س،.... جیمبر کے حلق سے پھنسی ہوئی آواز نکلی تھی_______

ہاہاہاہا تمہارا ابوس رانٹگن ہیں نا، کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا میرا کچھ بھی نہیں، اسکی حثیت ایک آوارہ کتے سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے،.....اسکے جبڑے کر جھٹکے سے چھوڑتے وائلڈ ایگل ایک سرد قہقہہ لگاتے ہوئے غرایا تھا

وائلڈ ایگل کی غراہٹ سے جانوروں کی غراہٹیں بھی بلند ہوئی تھیں جبکہ الکحول اور مونسٹر صوفوں پر آرام سے بیٹھے جیسے لائیو شو دیکھ رہے ہوں

کس گمان میں جی رہے ہو وائلڈ ایگل، حیرت ہے بلیک فاریسٹ کے وائلڈ ایگل جس کی دہشت سے جرمنی کانپتا ہے اسے یہ بھی نہیں پتا کہ میرا بوس

کون ہے،.... سٹڑے کڈ کی بات پر وائلڈ ایگل کے ساتھ مونسٹر اور الکحول بھی بری طرح سے ٹھٹکے تھے۔۔۔

کیا کہا تم نے جیمبر ؟،.... وائلڈ ایگل کی بلیک آنکھیں آتشی رنگ میں بدلی تھیں، جو جیمبر کے لیئے خوف کے ساتھ حیرانگی کا باعث بنی تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہی جو تم نے سنا وائلڈ ایگل، میں رانٹگن کی ٹیم سٹڑے کڈز کا حصہ ضرور ہوں، یہ بھی کہ میرا بوس رانٹگن ہے لیکن، رانٹگن سے بڑا بھی کوئی ہے، وائلڈ ایگل جو تم سے ٹکڑ لے سکتا ہے، یادرکھنا وائلڈ ایگل اگر تمہاری دہشت سے جرمنی کانپتا ہے تو اسکی دہشت سے درندوں کا درندہ بھی کانپتا ہے،.... وائلڈ ایگل کی آتشی رنگ آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے وہ بغیر خوف کے بول رہا تھا،اور یہ ہمت اسکے اس بوس کی دی ہوئی تھی جس کا وہ ذکر کر رہا تھا۔۔۔

کون ہے وہ؟،.... جیمبر کے بال ڈبوچے وائلڈ ایگل دھاڑا تھا، جس پر جیمبر خوف کھانے کی بجائے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسٹر اور الکحول جو ریلیکس بیٹھے تھے اب جلدی سے اسکی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم تو ایک ماہر جادو گر ہو نا وائلڈ ایگل تو پتا کر الو، آخر کون ہے وہ،.... جیمبر کے چہرے کے ساتھ لہجہ بھی مطمئن ہو گیا تھا پتا نہیں ایسا کیا تھا کہ اسے اب موت سے بھی ڈر نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹائیگر،.... وائلڈ ایگل کی غراتی آواز پر باہر سے بھاگ کر آتے ٹائیگر کے تیز قدموں کی دھمک سے زمین لرزی تھی،۔۔۔۔۔۔۔

اپنے سامنے ڈور کر آتے بھاری جسامت کے چیتے کو دیکھتے جیمبر کے گلے میں گلٹی بھر کر معدوم ہوئی تھی جتنا بھی ہو موت کو اپنے سامنے دیکھ کر بڑے سے بڑا تیس مار خان بھی ڈر جاتا ہے۔۔۔۔

جیمبر کے ہوائیاں اڑے چہرے کو دیکھتے وائلڈ ایگل کے دل پر ٹھنڈی پھنوار سی برسی تھی، اسکے بال جھٹکے سے چھوڑتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

لے جاؤ اسے ٹائیگر لیکن یاد رکھنا اس کا صرف ماس کھانا ہے باقی کا ڈھانچا اپنے خاص دشمن کو بطور گفٹ پہچانا ہے مجھے،.... حکم دیتا وہ پلک جھپکتے ہی غائب ہو گیا تھا، فلحال وہ اپنے کھولتے دماغ کو پر سکون کرنا چاہتا تھا،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل کے غائب ہوتے ہی ٹائیگر خوشی سے غراتا اسکا وجود گھسیٹ کر باہر لے گیا تھا جبکہ جیمبر کی چیخیں بلیک محل کے اندر ہی دم توڑ گئی تھیں

تمہیں کیا لگتا ہے مونسٹر کون ہوگا یہ جو ہمارے وائلڈ ایگل کے مد مقابل آگیا ہے ؟؟،.....اپنی پر سوچ نظریں باہر خارجی دروازے کی طرف ٹکائے الکحول نے سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہم جلد ہی اسے جان جائیں گے الکحول، کیونکہ وائلڈ ایگل جب تک اسکے بارے میں پتا نہیں کرلیتا وہ آرام سے نہیں بیٹھنے والا،.....
مونسٹر سنجیدگی سے کہتا صوفے پر گرنے کے سے انداز ڈھے گیا تھا

مجھے انتظار رہے گا اس نئی شخصیت کے بارے میں جاننے کا،.....اپنی شہد رنگ آنکھوں میں چمک لیئے الکحول بھی ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اسکے بارے میں تو پتا نہیں کب جانیں لیکن فل حال یہاں سے اٹھو،.... اپنی ٹانگیں میز پر رکھتے مونسٹر نے اپنا سر صوفے کی سطح پر ٹیک دیا تھا

۔۔۔۔

کیا، میں کیوں اٹھوں ؟؟؟،... نا سمجھی سے کہتے وہ پوری طرح مونسٹر کی طرف گھوما تھا۔۔۔

وہ دیکھ رہے ہو کچن ،۔۔۔اپنی آنکھیں ہنوز بند کیئے اس نے اپنی انگلی بائیں طرف پھیری تھی۔۔۔

ہاں دیکھ رہا ہوں میرا کچن ہے،... کچھ کچھ بات اسکی سمجھ میں آگئی تھی اس لیئے کچھ تیکھے پن سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو وہاں جاؤ اور میرے لیئے ایک زبردست سا لنچ تیار کرو،.. واہ کیا شاہانہ انداز تھا الکحول تو عش عش کر اٹھا تھا۔۔۔۔

زہر نا لا دوں،.... وہ جل کر گویا ہوا تھا۔۔۔

نہیں اسکی تمہیں ضرورت ہو گی مجھے نہیں اب جاؤ، جب تک میں کچھ آرام کرلوں،..... بے نیازی سے کہتے وہ اپنے پورشن میں جانے کے ارادے سے صوفے سے اٹھتا الکحول کے تپے چہرے پر نگاہ ڈالے بغیر سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔

مونسٹر میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں بڑا آیا حکم دینے والا، اگر اتنا ہی کھانے کا شوق ہے تو اپنی بیوی کو لے آؤ پھر میری بلا سے دن رات بھی اس سے پکا کر کھاتے رہنا میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں ہو گی،.... مونسٹر کی چوڑی پشت کو تیکھی نظروں سے دیکھتے وہ اونچی آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

الکحول کی بات پر سیڑھیاں چڑھتے مونسٹر کا وجود تھما تھا، ایک پل کے لیئے اسکی آنکھوں کے پردے پر کسی کا نازک وجود لہرایا تھا لیکن جلد ہی خود کو ڈپٹا تھا۔۔۔۔

تم میں بیویوں کے گٹس موجود ہیں الکحول اس لیئے فلحال مجھے بیوی کی ضرورت نہیں ہے،... مونسٹر بغیر مڑے کہتا چلا گیا تھا جبکہ مونسٹر تو اسکی بات پر ہی صدمے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

نہیں بناؤں گا میں سمجھے تم مونسٹر،... غصے سے کہتے ساتھ الکحول نے صوفے پر ٹانگ رسید کی تھی

ہائی ماں میرا پاؤں ٹوٹ گیا،... درد سے اسکے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔

اللہ تم دونوں سے مجھ معصوم پر کیئے ہر ایک ظلم کا الگ حساب لے گا دیکھنا تم سب سے پہلے میں حشر میں تم دونوں دشمنوں کا گریبان پکڑوں گا،...اپنا پیر پکڑے وہ صوفے کے قریب بیٹھا اونچی آواز میں چلا رہا تھا۔جب وائلڈ ایگل کے نئے حکم نامے نے اس کی بینڈ بجادی تھی۔۔۔۔

تم معصوم پر ایک اور ظلم کرنے جا رہا ہوں الکحول، آج تم ٹائیگر کے ساتھ اسکے پنجرے میں سوگے، نو مور آرگیومنٹس اب اپنا معصوم تھوبڑا لے کر یہاں سے دفع ہو جاؤ.... فضا میں بازگشت کرتی وائلڈ ایگل کی آواز الکحول کو رونے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم میرے ساتھ یہ ظم نہیں کر سکتے وائلڈ مین،....اب اسکی بھی بس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں اس کا اندازہ تمہیں رات کو ہو جائے گا ،... کہتے ساتھ اس نے رابطہ ختم کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وائلڈ مین،.....الکحول جھنجھلایا تھا لیکن آواز آنی بند ہو گئی تھی۔۔

اللہ پوچھے تم سب سے،....اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کے سوا وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

****

میں بہت ایکسیٹیڈ ہوں حور، اتنا کہ میں بیان نہیں کر سکتی فائنلی بلیک فاریسٹ جانے کی خواہش ہماری پوری ہونے والی ہے، لیکن،... بات کرتے کرتے وہ رک گئی تھی۔۔۔

اس وقت پرل ملک اور حورین لغاری شاپنگ کرنے کے بعد آئسکریم پارلر میں بیٹھی اپنے فیورٹ فلیور والی آئسکریم کھانے میں مشغول تھیں اور ساتھ ہی اپنی ٹرپ کو لے کر وقفے وقفے سے باتیں بھی کر رہی تھیں۔۔۔

لیکن کیا پری،...اس کے سنجیدہ ہونے پر حورین بھی سنجیدہ ہوئی تھی

۔۔۔۔

ایک گہرہ سانس فضا میں خارج کرتے پرل ملک نے حورین کو دیکھا تھا جو اسے ہی پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے حورین، مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ کچھ ہونے والا ہے،....پریشانی پرل کے خوبصورت چہرے سے عیاں تھی۔۔۔۔

پہیلیاں مت بجھواؤ پری، سیدھی بات کہو،اب مجھے بھی تمہاری باتوں سے ڈر لگ رہا ہے،... حورین نے روہانسی آواز میں کہا تھا،وہ دونوں لاپرواہ سی لڑکیاں تھیں اپنی لائف کو انجوائے کرنے والی، لیکن اب اگر پرل سیریس تھی تو یقیناً کوئی بڑی بات تھی، جو وہ اتنی سنجیدہ تھی۔۔۔۔۔۔

ٹیبل پر رکھی دونوں کی آئسکریم پگھل گئی تھی لیکن اس بات سے دونوں ہی انجان تھیں۔۔۔۔

دو دن پہلے رات کو میں نے مما اور بابا کی بات سنی تھی، وہ کسی وائلڈ مین کی بات کر رہے تھے جس کے خوف سے جرمنی میں بڑے سے لے کر بچہ تک کانپتا ہے،....اپنی کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے پرل ملک نے سنجیدگی سے کہا تھا البتہ اسکے لہجے میں خوف کی ہلکی سی رمک جھلک رہی تھی۔۔۔

تمہیں یہ سب کیسے پتہ چلا اور تم مجھے اب بتا رہی ہو،.....وہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔۔۔

آس پاس میں بیٹھے لوگ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے لیکن وہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حورین،...سب کو اپنی طرف متوجہ پاتے پرل نے تنبیہ اسے گھورا تھا۔۔

۔۔۔۔

تم ہر بات مجھے آخر میں کیوں بتاتی ہو پری، یہ مجھے تم اس دن بھی بتا سکتی تھی نا، لیکن نہیں پری میڈم کو تو ہر بات آخری ٹائم پر کہنی ہوتی ہے، اب پھوٹ بھی دو.... پرل کو مسلسل اپنی طرف گھورتے پا کر حورین نے آخر میں جھنجھلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھے کچھ کہنے کا موقع دیتی تو میں بھی کچھ کہہ پاتی نا، بس بکواس پڑھوالو تم سے،....... پگھلی آئسکریم میں چمچ پھیرتے پرل کڑھتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

اوکے فائن میں کچھ بھی نہیں کہتی اب تم مجھے سب شروع سے بتاؤ گی، آخر یہ وائلڈ مین ہے کون،.... ابکی بار حورین ذرا نرم پڑی تھی، پتا تھا اگر ذرا سا بھی وہ زیادہ بولتی تو پرل نے مر تو جانا تھا لیکن اصل بات نہیں کہنی تھی

۔۔۔

پرل ملک نے ایک گہری سانس خارج کرتے جتنا اسے پتا تھا اتنا اول سے لے کر آخر تک بتا دیا تھا، جبکہ ساری حقیقت سنتے حورین کو ایک نئ فکر لاحق ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پری،.....

ہوں،... حورین کے یک دم پکارتے پر پرل ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔

پری اگر یہ سب فائق انکل نے عادی انکل کو بتایا ہے تو یقیناً انہوں نے ڈیڈی کو بھی بتایا ہو گا تو کیا وہ ہمیں اب جانے دیں گے،.... میز پر رکھے پرل کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے وہ تفکر سے گویا ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر پرل کا چہرہ فق ہوا تھا اس بارے میں تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا اور نا ہی بابا نے اسے چیز اس کے بارے میں کچھ بتایا تھا

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں،.... پرل نے آنکھوں میں فکر کا جہاں لیئے جواب دیا تھا----

وہ اپنے مقصد کے اتنے قریب آکر پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی کبھی بھی نہیں

،....

****

یہ کیا کہہ رہے ہو تم عادی، مجھے پہلے بتانا چاہیئے تھا نا اور اس فائق نے بھی مجھے لاعلم رکھا،.... عادل ملک کی بات سنتے حسن لغاری آپے سے باہر ہوئے تھے-----

اِٹس مائی مسٹیک یار جانتا ہوں، لیکن اب بتا تو دیا ہے نا اب کوئی ڈسیشن لو،
....عادیل ملک بھی اس مسلسل بحث سے جھنجھلا سے گئے تھے

گھر میں ہوئی اسرا ملک سے بحث کی وجہ سے وہ پہلے ہی ڈسٹرب تھے۔۔۔

ملک ہاؤس سے آنے کے بعد انہوں حسن لغاری سے بات کرنے کی ٹھانی
تھی اس لیئے اب وہ حسن لغاری کے آفیس میں بیٹھے تھے۔۔
عدیل ملک نے انہیں سب کچھ کلیئرلی بتا دیا تھا۔۔۔

میں اپنی بیٹی کی زندگی پر کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا عادی،...انہیں
بیزار دیکھ حسن لغاری نے اب کی بار تحمل سے کہا تھا۔۔۔

حسن لغاری کی بات پر عادل ملک نے ایک ہنکارہ بھرا تھا جیسے کہ جانتے ہوں کہ وہ یہ سب کچھ کہے گا۔۔۔۔۔

تمہارا کیا خیال ہے؟؟؟ان کے تاثرات جانتے حسن لغاری نے تفتیشی لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میرے لیئے بیٹی کی خوشی امپورٹنٹ ہے،..... سگار منہ میں دباتے عادل ملک نے ریلیکس آنداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
جبکہ ان کے ریلیکس آنداز پر وہ عش عش کر اٹھے تھے۔۔۔۔۔

اور جان........ سنجیدگی سے سوال داغا گیا تھا۔۔۔۔

وہ تو خود سے بھی بڑھ کر ہے،.... دور خلا میں دھواں چھوڑتے عادل ملک نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہاری سمجھ نہیں آرہی عادی،.....وہ واقعی الجھ سے گئے تھے۔۔
انہیں کبھی بھی عادل ملک کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔اور آج بھی وایسا ہوا تھا

۔۔۔۔

تم اتنے انجان کیوں بن رہے ہو حسن لغاری، تم جانتے ہو کہ میں انہیں
کیوں بھیجنا چاہتا ہوں،... عدیل ملک ایکی بار بھڑک گئے تھے سگار پینے میں
بھی جب سکون نا ملا تو اسے ایش ٹرے میں مسل دیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدیل ملک کے بھڑکنے پر وہ ایک لمحے کے لیئے خاموش ہو گئے تھے، اپنی
باتوں سے وہ عادی کو غصہ نہیں دلانا چاہتے تھے، وہ نہیں چاہتے تھے کہ
عدیل ملک غصے میں کچھ الٹا سیدھا کر دیں۔۔۔۔
میں جانتا ہوں عادی سب کچھ جانتا ہوں، یہ بھی اب اچھے طریقے سے
ہمیں اندازہ ہو گیا ہے کہ پاسٹ میں کیئے گئے ایک جلد باز فیصلے نے ہماری

بیٹیوں کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا ہے، لیکن تم بھی میری بات سمجھنے کی کوشش کرو نا عادی یہ بہت رسکی ہوگا، ہم اپنی بیٹیوں کی زندگی جان بوجھ کر بلکہ خود ہی کیسے خطرے میں ڈال سکتے ہیں،.... حسن لغاری نے ایک ایک لفظ نرمی سے کہا تھا،۔۔۔

حسن لغاری کی بات سنتے عدیل ملک نے اپنی دونوں کہنیاں ٹیبل پر ٹکائے پر سکون نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمارا فیصلہ غلط نہیں تھا حسن، وقت،۔۔۔ کہتے ساتھ وہ چیئر سے اٹھتے سن گلاس مرر کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

وقت نے اسے غلط ثابت کر دیا حسن،۔۔۔ ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے انہوں نے بات مکمل کی۔۔۔

لیکن اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی اس غلطی کو سدھارے ورنہ ہماری یہ غلطی ہماری بیٹیوں کی جان کا روگ بن جائے گی، تم میری بات سمجھ رہے ہونا،... اپنا رخ حسن لغاری کی طرف کرتے وہ سنجیدگی سے بولے تھے ----

حسن لغاری کی پر سوچ نظریں انہیں ہی ٹک رہی تھیں---

کیا یہ اتنا ہی آسان ہے عادی جتنا تم سمجھ رہے ہو،... حسن لغاری کا لہجہ طنزیہ نہیں بلکہ عام سا تھا---

آسان تو نہیں لیکن ناممکن بھی نہیں کہ ہم ہار ہی مان لیں ہمیں ہمت سے کام لینا ہو گا ہماری یہ ہمت ہماری بچیوں کی ہمت بندھائے گی،....

عدیل ملک کے منہ سے نکلے الفاظ حسن لغاری کو اب پر سکون کر گئے تھے، انکے مطمئن ہوتے تاثرات کو دیکھتے عدیل ملک بھی مطمئن سا مسکرائے تھے۔۔۔۔

اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ میں تمہاری بھابھی کو کیسے مناؤں، میں اب اسے مزید غفلت میں نہیں رکھ سکتا،.... خاموشی کے لمحوں میں حسن لغاری کو ایک نئی فکر ستائی تھی۔۔۔۔۔۔

یاد رکھنا خاموشی میں ہی عافیت ہے اگر یہاں تمہاری زبان کھلے گی وہاں ایک طوفان برپا ہوگا اور یہ طوفان برپا کرنے والا کوئی اور نہیں ایس پی شاہ ویر ملک ہوگا، سو بہتری اسی میں ہے کہ خاموش رہو جو جیسا ہو رہا ہے وا ایسا ہونے دو اور اس راز سے پردہ اٹھانے کے لیئے ایک صیح وقت کا انتظار کرو،.... عدیل ملک کے لہجے میں ایک سکوت تھا جسے محسوس کرتے وہ چپ سے ہوگئے تھے، اور فقط اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔۔

اب ہم کیا کریں ؟؟؟،۔۔۔۔ حورین نے رونی صورت بنائے پوچھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کوئی جواب دیتی کہ پرل کے پرس میں رکھا موبائل بج اٹھا تھا

۔۔۔۔۔۔

کس کا ہے ؟؟؟؟ حورین نے اسے دیکھ سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔

مما کا،.... کال اٹینڈ کرتے اس نے کان سے لگایا۔۔۔

.......ہیلو مم،

پری جلدی سے گھر آؤ،... بغیر اس کے سنے اسراملک سنجیدگی سے کہتی فون آف کر گئی۔۔۔۔

جبکہ پرل ملک کو پریشانی نے گھیر لیا تھا۔۔۔

کیا کہا آنٹی نے،... پرل کے پریشان چہرے کو دیکھتی حورین نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

چلو گھر چلتے ہیں،... اسکو جواب دیئے بغیر پرل اپنی جگہ سے اٹھتی آئسکریم پارلر سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

اسراملک کی سنجیدگی اور بلاوے پر وہ حقیقتاً پریشان ہو گئی تھی۔
اس لیئے حورین کو کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ اپنی گاڑی میں چلی آئی تھی

۔۔۔

پیچھے حورین بھی پریشان صورت لیئے بل پے کرتی گاڑی میں آ بیٹھی تھی

پرل کچھ بتاؤ گی کہ آنٹی نے ایسا کیا کہا ہے کہ تمہارے چہرے کی ہوائیاں

......اڑ گئی ہیں،

اسکی خاموشی پر حورین روہانسی ہوئی تھی-----------

پری.. ی،.. اسنے الفاظوں کو کھینچا تھا---

ہوں کیا ہوا،....پرل جیسے خیالوں کی دنیا سے نکلی تھی----

یہی تو پوچھ رہی ہوں کہ کیا ہوا ہے ؟؟؟،....ابکی بار حورین نے نرمی سے

دریافت کیا تھا---------

مما نے کچھ بھی نہیں بتایا یار بس اتنا کہا کہ جلدی سے گھر آ جاؤ،....اپنا سر

سیٹ سے ٹکاتے وہ آہستگی سے بولی---------

ہوں،... حورین نے بھی زیادہ کچھ کہنا بہتر نا سمجھا-------------

لغاری مینشن آتے ہی حورین گاڑی سے اتر گئی تھی۔۔۔

پریشان نہیں ہونا یارا، انشاللہ سب ٹھیک ہو گا۔۔۔۔

گاڑی کا دروازہ بند کرتے حورین نے نرم مسکراہٹ سے کہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

اسکے تسلی دینے پر پرل نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا

۔۔۔۔

واقعی ایک سچا دوست رب کی طرف سے دیا گیا انمول تحفہ ہوتا ہے جس کی ......اہمیت کا اندازہ ہمیشہ مشکل وقت میں ہوتا ہے

ملک ہاؤس کے لاؤنج میں قدم رکھتے ہی پرل ملک سامنے کا منظر دیکھتی ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

****

جاوید کو سامنے سے ہڑ بڑی میں آتا دیکھ شاہ ویر ملک کو ربعیہ بیگم کا خیال آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں سے تو وہ کہہ کر گیا تھا کہ ہر دس منٹ بعد یہاں کی رپورٹ دیں لیکن اس کا موبائل ہی بیٹری نا ہونے کی وجہ سے سوئچڈ آف ہو گیا تھا

۔۔۔۔

اس لیئے وہ یہاں ہوئے ہر حالات کے بارے میں لا علم تھا۔۔۔۔

سر،.... جاوید کی پریشانی بھری آواز اسے خیالوں سے باہر لے آئی

۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ارسلان انہیں تعجب سے دیکھنے لگا

****

سر،.... جاوید کی پریشانی بھری آواز اسے خیالوں سے باہر لے آئی۔۔

جبکہ ارسلان انہیں تعجب سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

سر وہ آپکی پیشنٹ کی طبیعت کافی کریٹیکل ہے، ہم نے آپ کو اس بارے میں انفارم کرنے کے لیئے بہت دفعہ کالز کی سر لیکن آپکا موبائل ہی سوئچڈ آف جا رہا تھا،.... پھولے ہوئے تنفس سے وہ شاہ ویر کو دیکھتے ہوئے بولا

۔۔۔۔۔

جس کے چہرے پر ایک ساتھ کئی رنگ آ کر گزرے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کس بارے میں بات کر رہا ہے شاہ؟؟؟؟ارسلان نے تعجب سے دریافت کیا اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ پیشنٹ کم از کم الویرا نہیں تھی

الویرا کی ماں،..... کرب سے کہتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان کی نظروں سے اوجھل ہوتا چلا گیا۔۔۔

الویرا کی ماں......ارسلان کی حیرانگی قابلِ دید تھی۔۔۔۔

انہیں کیا ہوا جاوید؟؟؟؟جاوید کی طرف مڑتا وہ سوال کرنے لگا۔۔۔

میں کچھ بھی نہیں جانتا سر بس اتنا جانتا ہوں کہ انہیں برین ٹیومر ہے وہ بھی لاسٹ سٹیج پر، جب سر شاہ ویر ملک انہیں یہاں لائے تھے تو ان کی حالت کریٹیکل تھی اس لیئے فوری آپریشن کے لیئے انہیں آئی سی یو میں ایڈمٹ کیا گیا تھا،......

جاوید کی بات پر ارسلان شاکڈ ہوا تھا۔۔۔

****

دیکھیئے سر ہماری بات سمجھنے کی کوشش کیجیئے آپ کی پیشنٹ ٹیومر کی مرئضہ ہیں، ہم نے پہلے ان کا آپریشن کرنے کو سوچا تھا لیکن ان کا مرض لاسٹ اسٹیج پر پہنچ گیا ہے اگر ایسے میں ہم ان کا آپریشن کرتے ہیں تو ان کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں،...... شاہ ویر ملک کی طرف آتے جاوید اور ارسلان کی سماعتوں سے ڈاکٹر کے یہ الفاظ ٹکرائے تھے۔۔۔۔

ارسلان نے دور سے ہی شاہ ویر ملک کے چہرے کے تاثرات جانچ لیئے تھے۔ جس کا چہرہ ضبط کے مارے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

کئی لمحے تک کوریڈور میں خاموشی چھائی رہی صرف ارسلان اور جاوید دونوں کے بھاری قدموں کی آواز گونجتی رہی۔

کوئی اور آپشن نہیں ہے ڈاکٹر ؟؟؟؟ جس کے ذریعے ان کی جان بچ جائے
،.... شاہ ویر ملک کی دہشت بھری آواز کہیں دور جا سوئی تھی ۔۔۔

ارسلان نے اسکی کیفیت کے زیرِ اثر اسکے شولڈر پر ہاتھ رکھتے گویا تسلی دی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس وقت وہ جس مرحلے سے گزر رہا تھا اسے کسی قسم کی بھی تسلی سکون کی سانس نہیں لینے دے رہی تھی ۔۔۔۔۔۔

کوئی دوسرا آپشن نہیں سر ،ان کی زندگی کے صرف کچھ ہی دن بچیں ہیں یا شاید وہ بھی نہیں ،.... ڈاکٹر کی مایوسی شاہ ویر ملک پر سکتہ طاری کر گئی تھی

۔۔۔

ڈاکٹر ،اندر پیشنٹ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے ، جلدی آیئے ،..... آئی سی یو کے کمرے سے نکلتی ایک نرس ہڑبڑی میں کہتی دوبارہ اندر چلی گئی اس کی بات پر سب اندر کی طرف لپکے تھے ۔۔۔۔

پیشنٹ بیڈ پر لیٹی ربعیہ بیگم کچھ ہی گھنٹوں میں نڈھال سی ہو گئی تھیں، گہرے گہرے سانس لیتی وہ کسی بن آب مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھیں

آنٹی،...ان کی لاغر حالت دیکھتے شاہ ویر جلدی سے انکی طرف لپکا--

الو..ی..ر..ا،.... شاہ ویر کو اپنے اوپر جھکے دیکھ ان کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلے-----

الوی ٹھیک ہے آنٹی، پلیز آپ ٹینشن مت لیں، جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ،آپ کی بیٹی کو آپکی ضرورت ہے،....اپنے آنسو پر وہ کیسے ضبط کر رہا تھا ....صرف وہی جانتا تھا،،

..مجھے..اس..سے..ملنا..ہے، کہا...ں ہے..وہ.؟؟؟

آنسو گالوں سے لڑھکتے تکیے میں جذب ہو رہے تھے---

ممیں..بلا..تا..ہو..ں،..شاہ ویر ملک کا لہجہ پہلی بار لڑکھڑایا تھا،---

ارسلان کے پاس تسلی دینے کے لیئے الفاظ ختم ہو گئے تھے اس لیئے وہ لب بھینچے سرخ نگاہوں سے اپنے جگری یار کو دیکھ رہا تھا، ....

اسکے ساتھ ہی جاوید ترس بھری نگاہوں سے ربعیہ بیگم اور شاہ کو دیکھ رہا تھا جبکہ خالدہ بیگم یہاں نہیں تھیں وہ مغرب کی نماز ادا کرنے پریئر روم میں گئی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ربعیہ بیگم کو کہتا وہ مڑنے ہی لگا تھا جب دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا اور کوئی نازک وجود چال میں شکست پیدا کیئے بیڈ کے قریب آن کھڑا ہوا

۔۔۔۔۔۔۔

آنے والی الویرا تھی جس کا چہرہ صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا۔ آنکھوں میں آنسو کا سیلاب جمع تھا جسے وہ بہنے سے ہر گز نہیں روک رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

اسے دیکھ شاہ ویر ملک اپنی جگہ پر ساکت ہوا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے ربعیہ بیگم کے بارے میں کیسے پتہ چلا اور اسے کب ہوش آیا تھا وہ تو بس

ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ تھا جب ماضی کا ایک یادگار لمحہ اسکے ذہن کے پردے پر لہرایا۔۔۔۔۔۔۔

****

یونی میں بریک ٹائم ہونے کی وجہ سے تمام سٹوڈنٹس ادھر سے اُدھر پھر رہے تھے موسم بھی کافی خوشگوار تھا جسکی وجہ سے وہ سب لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

ایسے میں اگر لائبریری میں نظریں دوڑائیں تو ایک ٹیبل پر آمنے سامنے دو وجود بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

جو دنیا جہان سے الگ اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک سوال پوچھوں تم سے؟؟؟،۔۔۔۔ الویرا کی آنکھوں میں اپنی ہری آنکھیں گاڑے شاہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

جبکہ اسکی نظروں سے پزل ہوتی وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔

جی پوچھیئے،.....ہنوز باہر نظریں جمائے الویرا نرمی سے بولی تھی۔۔۔۔

تم دنیا میں سب سے زیادہ کس سے محبت کرتی ہو؟؟؟؟گلابی حجاب میں

مقید اس کے گلابی چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیئے وہ اپنے ازلی

انداز میں بولا وہی کھڑوس انداز جس پر یونی کی ساری لڑکیاں فدا تھیں

۔۔۔۔۔

اسکے سوال پر الویرا نے کھڑکی سے نظریں ہٹائے حیرانگی سے اسے دیکھا جو

اپنی ڈیشنگ پرسنالیٹی سے سارے ماحول پر چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

جواب،....الویرا کی حیرانگی پر اسنے ابرو اٹھایا۔۔۔۔

اپنی ماں سے، وہ ماں جس نے مجھے دنیا کہ سرد و گرم سے بچانے کے لیئے

اپنی آغوش میں پناہ دی، وہ ماں جو بن کہے ہی میری ہر بات جان جاتی ہیں،

میری ماں میرا کل سرمایہ ہیں شاہ، ان سے ہی میں ہوں اگر انہیں کچھ ہو گیا

تو میں مر جاؤں گی،....ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے وہ بولنا شروع ہوئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔۔

الویرا کی آخری بات پر شاہ کے دل پر گھونسہ پڑا تھا لیکن وہ شاہ ویر ملک ہی کیا جو اپنے جذبات ظاہر کرے۔۔۔

اسکی اپنی ماں کی محبت پر وہ حیران بھی ہوا تھا۔ محبت تو وہ بھی اپنی ماں سے کرتا تھا لیکن اسکی جیسی نہیں۔۔۔۔۔۔

کوئی کسی کے لیئے نہیں مرتا الویرا ضیاء الحق، ہر کسی کی اپنی زندگی ہے، اگر کوئی کسی کے جانے سے مرتا تو یہ دنیا خالی ہو گئی ہوتی،....اسکا انداز بے شک لاپرواہی لیئے ہوئے تھا لیکن بات وہ سو فیصد درست کر گیا تھا۔۔۔

میں چلتی ہوں،.....اسے کچھ بھی کہے بغیر وہ اپنی جگہ سے اٹھتی چلی گئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ پیچھے وہ صرف اس کی پشت کو ٹکٹکی باندھ گیا۔۔۔

آخر کیا خاص ہے تم میں لڑکی کہ شاہ ویر ملک تمہاری طرف کھینچا چلا آرہا ہے؟؟،...دماغ نے سوال داغا تھا۔۔۔

شاید حیا،...دل نے ایسا جواب دیا جس پر اسکے خوبصورت چہرے پر ہلکی سی ہنسی کی رمک پیدا ہوئی تھی اور لائبریری میں بیٹھی لڑکیوں نے کن انکھیوں سے اسکی دلکش ہنسی کو ملاحظہ کیا تھا۔۔۔۔۔

لائبریری میں بیٹھی لڑکیوں نے کن انکھیوں سے اسکی دلکش ہنسی کو ملاحظہ کیا تھا۔ لیکن ان میں سے دو آنکھیں ایسی بھی تھیں جو شعلے برسا رہی تھیں

۔۔۔

اور یہ شعلے ان کی خوشیوں کو لپیٹ میں لینے والی تھیں جس سے سب انجان تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

....ماں،

الویرا کی نقاہت زدہ آواز پر شاہ ویر ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔۔

الو۔۔یر۔۔ا۔۔۔ میری۔۔۔بچی،۔۔۔۔اپنے کانپتے ہاتھ سے اس کے ذرد چہرے کو چھوتی وہ محبت سے بولی۔۔۔

ایم سوری ماں یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا،اس سب کی میں ذمہ دار ہوں،۔۔۔۔ان کے کانپتے ہاتھ کو چومتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور اس کے پیچھے کھڑے شاہ ویر نے اپنی آنکھیں شدت گریہ سے میچی تھیں

۔۔۔۔۔

ننہیں۔۔۔میر۔۔ی۔۔ بچچی۔۔ایسا ننہیں کہتے۔۔،ان کا سانس اکھڑ رہا تھا

۔۔۔۔

ان کی طبیعت کی وجہ سے پر وہاں کھڑے سب کے ہاتھ پیر پھول گئے تھے

۔۔۔۔

ش.. شا.. ہ.. و.. یر،... اکھڑتی سانسوں کے دوران انہوں نے پیچھے کھڑے شاہ کو پکارا جو جلدی سے آگے آیا۔

جبکہ الویرا کو تو آج اسکی موجودگی کا بھی ہوش نہیں تھا۔۔۔

میر. ی.. بیٹی.. سے.. نکا.. ح.. کر.. لو،... کمرے میں گونجتی ربعیہ بیگم کی لرزتی آواز ان سب کو ساکت کر گئی۔۔۔

وہ مرنے سے پہلے اپنی بیٹی کو کسی مضبوط بازوں میں تھمانا چاہتی تھیں، اور وہ سہارا صرف شاہ ویر ملک ہی بن سکتا تھا کیونکہ انہوں نے شاہ کی آنکھوں میں اپنی الویرا کے لیئے دیوانگی دیکھی تھی۔۔۔

جبکہ الویرا تو بس حیرت سے اپنی ماں کو ہی تکے جا رہی تھی، جو ماضی میں ہوئے ہر حالات سے آگاہ تھی اور پھر بھی اسے اس شخص سے جوڑنے جا رہی تھی جس کی وجہ سے اس نے کیا کچھ نہیں سہا تھا۔۔۔۔

م..میں،... شاہ کی پھنسی سی آواز نکلی تھی۔۔۔

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی ماں، مجھے نکاح نہیں کرنا اور ان کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں، آپ بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں، پھر ہم کہیں دور چلے جائیں گے،.... بھیگے لہجے میں کہتی وہ اس نازک حالات میں بھی شاہ کا پارہ ہائی کر گئی۔۔۔۔

میری..زند..گی کا کچھ... بھروسہ نہیں...ہے...الویرا، میں.. نہیں چاہتی کہ..آگے.. بھی تمہیں کا.. شی.. جیسے درند..وں سے سا.. منا کرنا..پڑے،.... لڑکھڑاتے لہجے میں کہتے آخر میں انہوں نے اپنے ہاتھ جوڑے۔۔۔

جبکہ وہ بوکھلاتی جلدی سے انکے ہاتھ تھام گئی۔۔۔

....میری..بات..مان..جاؤ،

ربعیہ بیگم کے جڑے ہاتھوں پر بوسہ دیتے وہ رو دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور کچھ ہی منٹس میں ہسپتال میں ان دونوں کا نکاح پڑھایا گیا تھا جس کے گواہ ارسلان، جاوید، اکرم اور خالدہ بیگم تھے۔۔۔۔

الویرا ضیاء الحق سے الویرا شاہ ویر ملک تک کا سفر کب طے ہوا الویرا کو پتہ ہی نا چلا۔۔۔۔

اپنی بیٹی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتے ہی ربعیہ بیگم سکون سے اپنی آنکھیں موند گئی تھیں۔۔۔۔

الویرا کی چیخیں شاہ ویر ملک کا دل چیر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ کچھ لمحے پہلے ہی سواگن بنی تھی اور کچھ لمحے بعد ہی اس سے اسکی دنیا چھین لی گئی تھی۔۔۔۔

الویرا پلیز صبر کرو، وہ اللہ کی امانت تھیں، جنہیں اللہ نے واپس لے آیا اب ایسے روگی تو ان کی روح کو تکلیف پہنچے گی،۔۔۔۔۔اس کو اپنے حصار میں قید کیئے شاہ ویر ملک غمگیں لہجے میں بولا جبکہ کسی ہمدرد کا سہارا پاتے ہی الویرا

ٹوٹ کر بکھر گئی تھی بغیر یہ جانے کہ جس کے حصار میں کھڑی رو رہی تھی اس سے وہ اب نفرت کی دعویدار تھی،...

بھلا جس دل میں محبت جیسا اعظیم و پاک جذبہ ہو کیا وہاں نفرت بھی سر اٹھا سکتی ہے؟؟؟؟،...

بالکل بھی نہیں،... جس دل میں خالص جذبہ ہو ہم نفرت کا کیا کام

ربعیہ بیگم کی موت سب محلے والوں کو غم زدہ کر گئی تھی ----

الویرا کی سسکیوں کی آواز ہر زی روح کی سماعت تک پہنچ رہی تھیں ---

پھر وہ بھی وقت آیا جب ان کی میت کو آخری آرام گاہ میں پہنچا دیا گیا تھا

ان کی میت کو جب اٹھایا گیا تو الویرا کے حال نے سب کی آنکھیں نم کر دی تھیں ----

ان کی میت کو اٹھا کر انہوں نے جو نہی دروازے کو پار کیا پیچھے الویرا اپنی ہوش کھوتی زمین پر گرتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

دو دن ملکہ، صرف دو دن اسکے بعد تم میری دسترس میں ہو گی،۔۔۔۔ بند کمرے میں گونجتی آواز اسی بند کمرے میں ہی راز کر طور پر دفن ہو گئی۔۔۔۔۔

ایسا راز جو بہت سوں کی زندگی بدلنے والا تھا، قسمت نے اپنا کھیل کھیلنا شروع کر دیا تھا جس میں کس کی فتح ہونی تھی وہ وقت نے بتانا تھا۔۔۔۔۔

ملک ہاؤس کے لاؤنج میں قدم رکھتے ہی پرل ملک سامنے کا منظر دیکھتی ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

لاؤنج میں رکھے ٹو سیٹر صوفے پر اسکا بھائی اجڑی حالت میں بیٹھا تھا، بکھرے بال سوجی اور وحشت زدہ آنکھیں رات جگے کا منظر بیان کر رہی تھیں۔۔۔

جبکہ عدیل ملک پورے لاؤنج میں بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔۔۔۔۔
البتہ اسرا ملک دوسری طرف رکھے صوفے پر گم سم بیٹھ تھیں۔۔۔۔۔۔
اپنے جان از بھائی کی حالت دیکھ وہ تڑپ کر آگے بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔
بھائی،.....اسکے لہجے میں تڑپ محسوس کرتے شاہ ویر نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔

عدیل ملک اور اسرا ملک بھی ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔
بھائی کی جان،... کتنے دنوں بعد وہ اپنی گڑیا سے مل رہا تھا اب اسے اپنے سامنے پا کر وہ صوفے سے اٹھتا اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔۔۔۔

جبکہ وہ دونوں میاں بیوی ہنوز سنجیدگی سے انہیں دیکھ رہے تھے اوران کی یہ خلاف توقع سنجیدگی پرل ملک نادیکھ سکی تھی۔۔۔۔

آپ کہاں چلے گئے تھے ویرو، میں نے آپ کو کتنا مس کیا،....اسکے سینے سے اپنا سر اٹھائے پرل ملک نروٹھے پن سے بولی۔۔۔۔

ویر نے بھی اپنی چڑیا کو بہت مس کیا میری جان،......اسکی پہلی بات کو وہ سرے سے ہی اگنور کر گیا۔۔۔۔

اسکی اگنورنس کو پرل تو محسوس نا کر سکی البتہ عدیل اور اسرا ملک ضرور محسوس کر گئے۔۔۔۔۔

جھوٹ بولنا گناہ ہے ویرو، اگر آپ مجھے مس کرتے تو مجھ سے ملنے آتے، اور آپ نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے،....۔۔شاہ ویر سے الگ ہوتی وہ فکر سے بولی۔۔۔۔۔۔

اپنے ہینڈسم بھائی کی ملگجی سی حالت اسے رولا رہی تھی۔۔۔۔۔

تم کو لگتا ہے کہ تمہارا ویرو تم سے جھوٹ بول سکتا ہے،؟؟؟؟؟پرل کی پیشانی پر بوسہ دیتے اسنے نرمی سے استفسار کیا جس پر پرل نے اپنا سر نا میں ہلاتے اسکے ہاتھوں کی پشت کو عقیدت سے چوما۔۔۔

پرل ملک کی عقیدت بھری جسارت پر جہاں شاہ کی آنکھیں نم ہوئی وہی اسرا ملک بھی دل سے مسکرائی لیکن عدیل ملک نے بری طرح سے اپنا پہلو بدلا۔۔۔۔۔

اچھا آپ فریش ہو جائیں ویرو ایسے آپ بالکل اچھے نہیں لگ رہے،....

منہ بسوڑ کر کہتی وہ شاہ کو ہنسنے پر مجبور کر گئی لیکن اسکی ہنسی بہت پھیکی سی تھی جسے وہاں موجود سبھی نے بڑی شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ویرو آپ ٹھیک تو ہیں نا، پلیز مجھے بتائیں،.... اسکی حالت تو جیسے رونے جیسی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ شاہ ویر ملک تو بوکھلا سا گیا تھا۔۔۔

ہے میری جند جان میں ٹھیک ہوں یار، بس میرا دل ٹھیک نہیں ہے، بہت درد ہے اس میں جسے کوئی بھی اس درد کو محسوس نہیں کر سکتا،....اسے دوبارہ اپنے حصار میں لیئے وہ پہلی بات محبت سے بولا جبکہ پھر صرف اپنے دل میں ہی سوچ سکا۔۔۔

اپنے ویرو کے دیئے جانے والے نئے نام پر نم آنکھوں سے مسکرادی۔۔۔

سارے نام تو آپ نے میرے رکھ لیئے ویرو، اپنی آنے والی بیوی کے لیئے بھی کچھ بچا کر رکھیں،... وہ ذرا اونچا ہوتی شاہ کے بال بکھیرتی شرارت سے بولی۔۔۔

لیکن پہلی بار پرل کی شرارت پر شاہ کا دل دکھا تھا وہ دشمن جاں تو اسکی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی گو کہ اسے ایسے ناموں سے پکارنے دیتی

۔۔۔۔۔

پرل کی بات سنتے عدیل ملک نے لب بھینچے تھے جبکہ اسرا ملک کی نظریں بے اختیار اوپر شاہ ویر ملک کے بند کمرے کی طرف اٹھی تھیں۔۔۔۔۔ آنے والے وقت کو سوچتے انہیں گھبراہٹ ہونے لگی تھی اور دوسرا اپنے مجازی خدا کے تنے تاثرات انہیں ہولا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری ہونے والی بھابھی کے نام بعد میں سوچیئے گا برو پہلے فریش ہو جائیں آپ،۔۔۔پرل نے اسکے آگے چٹکی بجاتے شاہ کو ہوش کی دنیا میں لا پڑکا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

میری شرارتی چڑیا،۔۔۔اسکے سر پر چپٹ رسید کرتے ہوئے وہ محبت سے بولتا سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

پیچھے وہ بھی مسکراتی ان دونوں کی طرف بڑھی۔۔۔

بابا جانی!!!!اپنی آنکھیں معصومیت سے پٹپٹاتی وہ صوفے پر بیٹھتی ان کے گلے لگ گئی۔۔۔

یاد آگیا کہ ایک باپ بھی ہے جو کب سے اپنی بیٹی سے ملنے کا انتظار کر رہا

ہے لیکن نہیں بیٹی تو اپنے شہزادے سے لاڈ اٹھا رہی تھی، باپ کی تو کوئی

ویلیو ہی نہیں ہے،...

پرل جو مسکراتے ہوئے ان کے شکوے سن رہی تھی ان کی آخری بات پر

تڑپ کر سیدھی ہوئی۔۔۔

بابا، آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں، بھلا ماں باپ کی بھی کوئی ویلیو ہوتی

ہے، ماں باپ تو دنیا کی انمول ترین ہستی ہوتے ہیں، اور میرے تو بابا مما دنیا

کے بیسٹ مما بابا ہیں،...۔۔۔۔۔

اگر آپ نے دوبارہ ایسا کہا تو میں نے ناراض ہو جانا ہے اور پھر بلیک

فاریسٹ میں جا کر واپس نہیں لوٹنا.....

پرل کے مان پر جہاں وہ پہلے خوش ہوئے تھے اسکی آخری بات پر اتنا ہی

تڑپے تھے۔۔۔

اور تم دنیا کی سب سے گندی پرنسز ہو بھلا کوئی ایسے بھی کہتا ہے،.... اسے خفگی سے ڈانٹتے وہ اپنے سینے میں بھینچ گئے۔۔

جبکہ ان کے سامنے بیٹھی اسرا ملک نے بھی چہرے پر خفگی بھرے تاثرات سجائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک تو وہ پہلے ہی اس کے جانے پر مطمئن نہیں تھیں اب اسکی بات نے انہیں ڈرا دیا تھا۔۔۔

سوری،... اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اسنے عدیل ملک کے کانوں کو اپنی مخروطی انگلیوں سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

پرل کے عمل پر عدیل ملک مسکرا اٹھے جبکہ اسرا ملک سنجیدگی سے اٹھ اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔۔

کیا مما مجھ سے ناراض ہو گئی ہیں بابا،... انہیں جاتا دیکھ وہ ان کے حصار سے نکلتی فکر سے بولی۔۔۔۔

نہیں میرا بچہ وہ عصر کی نماز ادا کرنے گئی ہیں آپ پریشان نا ہوں،....

پرل کے گال تھپتھپایا وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولے۔۔۔۔

اصل وجہ تو وہ انہیں بتانے سے رہے، ناتو وہ پرل کو بتا سکتے تھے اور نا ہی شاہ کو اگر اس افلاطون کو بتاتے تو پھر ان کا اللہ ہی وارث تھا۔۔۔

اچھا پرنسز تم بھی تھوڑا سا ریسٹ کر لو، شاپنگ سے تھک گئی ہو گی نا میری پرنسز،......اسکے پرپل کلر کے حجاب کو سنوارتے وہ نرم مسکراہٹ سے بولے۔۔۔

اویس بابا جانی، میں آپ کو رات میں اپنی شاپنگ بھی دیکھاؤں گی فلحال تو میں جا رہی ہوں،...ان کے گال پر کس کرتی وہ ڈورتی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگی کیونکہ اسکا کمرہ بھی اوپر والے پورشن میں شاہ کے کمرے کے ساتھ تھا۔۔۔

دھیان سے میری جان،...اسے دوڑتے دیکھ وہ صوفے سے اٹھتے فکر مندی سے بولے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری بابا جانی،... پیچھے کی طرف مڑتی وہ ان کی طرف فلائنگ کس اچھال گئی جسے وہ فضا میں کیچ کرتے اپنے دل کے مقام پر لے گئے۔۔۔

ان کی عاشقوں جیسی حرکت پر پرل ملک کا مترنم دلکش قہقہہ لگا تھا جس کی گونج پورے ملک والا میں گونجی تھی۔۔۔

اور نیچے کھڑے عدیل ملک نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اپنی کل کائنات کو دیکھا تھا جس کی چہچہاہٹ ان کے گھر کو آباد کیئے ہوئے تھی۔۔۔

****

اپنے کمرے میں داخل ہوتے اس نے ایک گہری سانس فضا میں کھینچی تھی سامنے ہی جہازی سائز بیڈ پر اسکی جان جہاں لیٹی محو استراحت تھی، پورے کمرے میں خاموشی تھی ایسی خاموشی جو آنے والے طوفان سے پہلے کی ہوتی ہے،...

وہ فریش ہونے کا ارادہ ملتوی کرتا ایک ایک قدم زمین پر بغیر چاپ کیئے رکھتا اس وجود کے قریب بیڈ پر آ بیٹھا۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ تمہیں بغیر تمہاری مرضی کے یہاں لا کر میں نے غلطی کی ہے لیکن میں تمہیں وہاں اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا الوی، تمہارا وہاں کوئی بھی نہیں ہے، اب تمہارے پاس صرف ایک ہی محرم رشتہ ہے اور وہ ہے شوہر کا، جس کے پاس تم بالکل محفوظ ہو،.... کمرے کے ملگجے سے اندھیرے میں وہ اسکا چہرہ صاف دیکھ رہا تھا۔۔۔

الویرا کے زرد ملائم گال پر اپنی انگلی ٹریس کرتے ہوئے وہ سرگوشی کے سے انداز میں بولا۔۔۔۔

اپنے کمرے میں اپنے ہی بستر پر اپنے محبوب کی موجودگی اسے کسی خواب کی مانند لگ رہی تھی۔۔۔

وہ اسے چھو کر اسکی موجودگی کے احساس کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وہ ڈر رہا تھا اگر وہ ہوش میں آگئی تو پتہ نہیں وہ اسے کیا سمجھ لے گی۔۔۔۔

بہت ناراض ہونا مجھ سے جان جہاں لیکن مجھے اپنے عشق پر پورا یقین ہے کہ تمہاری ناراضگی زیادہ دیر تک نہیں چلے گی، تمہارے دل کو میں اپنے عشق کی زنجیروں سے ایسا جکڑوں گا کہ تمہیں میرے سوا کوئی بھی نہیں دکھے گا ہر طرف صرف میں ہی ہوں گا، تمہاری سانسوں میں، تمہاری روح میں صرف میں ہی بسا ہوں گا،...... شدت پسندی سے کہتا وہ اسکے گال پر اپنے لب رکھ گیا لیکن دل میں مچلتے جذباتوں پر کنڑول کھونے سے پہلے ہی وہ بیڈ سے اٹھتا واشروم میں بند ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنے والے کٹھن وقت کو جھیلنے کے لیئے اس نے خود کو تیار کر لیا تھا اب انتظار تھا تو صرف الویرا کے ہوش میں آنے کا، جو اب تک بے ہوش پڑی تھی۔۔۔۔۔

****

آنے والے کٹھن وقت کو جھیلنے کے لیئے اس نے خود کو تیار کر لیا تھا اب انتظار تھا تو صرف الویرا کے ہوش میں آنے کا، جواب تک بے ہوش پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

وقت نے کیسا کھیل کھیلا تھا کہ آج وہ دونوں ایک ساتھ محرم کے رشتے میں بندھ گئے تھے، ایک خوبصورت سا احساس تھا جو شاہ ویر ملک کو اپنے گھیرے میں لیئے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

شاور کے نیچے کھڑا وہ کچھ دیر پہلے ہوئے واقعے کی یاد میں گم ہو گیا تھا۔۔۔

ربعیہ بیگم کی موت کی وجہ سے الویرا کو گہرا صدمہ پڑا تھا، وہ اگر ذرا سا ہوش میں آتی بھی تو دوبارہ بیہوش ہو جاتی تھی، اور یہ سب شاہ ویر ملک کے لیئے جان کا آزار بنا ہوا تھا۔۔۔

آج ربعیہ بیگم کی قرآن خوانی تھی انکے گھر میں سب محلے والے جمع تھے جو اپنی عادت سے مجبور قرآن پڑھنے کے ساتھ ساتھ چہ مگوئیاں کرنے میں بھی مشغول تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الویرا ہنوز بیہوش کمرے میں رکھی چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی، اسکے ساتھ خالدہ بیگم موجود تھیں جو دو دن سے اس کا خیال رکھے ہوئے تھی، شاہ ویر

ملک اب تک جان بوجھ کر اس کے سامنے نہیں آیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ الویرا اسے دیکھ کر مزید پینک ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تُو کب تک الویرا بھابھی سے چھپے گا شاہ، تم جانتے ہو وہ دو دن سے کس حال میں ہیں، اس وقت انہیں تمہاری ضرورت ہے لیکن تم انکا خیال کرنے کی بجائے ان سے چھپ رہے ہو مجھے تم سے اس قدر لاپرواہی کی امید ہر گز نہیں تھی اب جب انہیں پالیا ہے، انکے محرم کے درجے پر فائز ہو گئے ہو تو انہیں اپنے اشک بہانے کے لیئے اپنا کندھا دو تاکہ وہ اس پر اپنا سر رکھ کر اپنے دکھ بانٹ سکیں، لیکن تم،۔۔۔۔۔۔۔ارسلان احمد یقیناً ایک مخلص دوست تھا جس سے اپنے دوست کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔

ربعیہ بیگم کی قرآن خوانی کے بعد دوپہر کے وقت ارسلان اور شاہ الویرا کے گھر کی چھت پر بنے منڈیر کے نیچے آ بیٹھے تھے جب ارسلان نے اسکی ملگجی سی حالت دیکھتے افسوس سے کہا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف شاہ ویر ملک نے ایک تھکی سی سانس خارج کرتے اپنی آنکھیں سکیڑ کر سورج کی چھت پر بکھری نارنجی شعاعیں دیکھی تھیں، جن کی ہلکی سی تپش شاہ ویر ملک کا چہرہ دہکا رہی تھی، دو دن برسات کی وجہ سے موسم کافی خوشگوار ہو گیا تھا، گرمی کی شدت کافی حد تک کم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

محبت و عشق میں کسی کا ڈر نہیں ہوتا میرے یار،... ارسلان احمد شاہ ویر ملک کی سرخ ہری آنکھوں میں خوف کی ہلکی سی رمک کو پاتے اسکے شانے کو تھپتھپاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر ڈر محبوب کا ہی ہو تو پھر،.... شاہ ارسلان کی آنکھوں میں براہ راست دیکھتے ہوئے بولا، جس کا چہرہ اسکی بات پر افسردگی کی لپیٹ میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ڈرتے ہیں ہم اس وقت سے دوست

جب روبرو یار ہونگے

کیسے دیکھیں گے ہم اسکی آنکھوں میں جب آنکھوں میں ہی شکووں کا جہاں ہوگا

اور غم تو اس بات کا ہوگا

الفاظ ہی نہیں ہونگے ان شکووں کو دور کرنے کے لیئے

شاہ ویر نے چیئر سے ٹیک لگاتے دور فضا میں دیکھتے ہوئے اپنے الفاظوں کو خوبصورت پیرائے میں باندھ گیا۔۔۔

شاہ ویر ملک کی باتوں کو سمجھتے ارسلان کو اپنے یار کا دکھ اپنے سینے پر محسوس ہوا۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف شاہ ویر ملک کا ارادہ بدل گیا تھا اپنے محبوب کو سامنے دیکھنے کی حسرت نے یک دم انگڑائی لی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ فوراً سے اٹھتا بغیر ارسلان کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھتے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

کہاں ؟،۔۔۔۔اپنے پشت پر ابھرتے ارسلان کے یک لفظی سوال پر شاہ رکا تھا لیکن اپنا رخ نہیں بدلا تھا۔۔۔

جب دل میں محبوب کی یاد شدت اختیار کر جائے نا ارسلان احمد تو ایک عاشق کہاں جا سکتا ہے یہ سوال پوچھنا کسی کو زیب نہیں دیتا،۔۔۔۔کہتے ساتھ وہ بغیر دیری کے ایک ساتھ کئی سیڑھیاں پھلانگتا نیچے اتر گیا تھا، نیچے اترتے ہی اسکے دل کی دھڑکن،، نارمل رفتار سے بڑھ گئی تھی،۔۔۔

جبکہ اسکے بر عکس چھت پر بیٹھا وجود شاہ ویر ملک کے الفاظوں پر گہرا مسکرایا تھا مطلب بات عشق و عاشقی تک آ پہنچی تھی۔۔۔۔

آہ شاہ ویر ملک آہ لگتا ہے عشق کی دیوی نے بڑی دیری سے ہی صیح لیکن تجھے اپنے پناہوں میں قید کر ہی لیا ہے، بس میری تیرے لیئے یہی ایک دعا ہے کہ عشق مجازی کے حصول کے لیئے تو عشق حقیقی کے امتحان پاس کر لے، اور میں چاہتا ہوں کہ میرا یار یہ دونوں عشق ہی پا لے۔۔۔۔

اگر درد نا ہوتا دل میں تو

خوشی کی کوئی قیمت نا ہوتی

اگر بے وفائی نا ہوتی زندگی میں

تو وفا کی کبھی چاہت نا ہوتی

اگر سوچنے سے پوری ہو جاتی مرادیں
تو دعا کی کبھی ضرورت نا

****

الویرا کا ضیاء الحق کی نسبت سے اب کوئی بھی رشتہ نا بچا تھا ایک ماں کا تھا جس کی جدائی الویرا ضیاء الحق کو ایک گہرے صدمے سے دوچار کر گئی تھی ،،، لیکن اب وہ شاہ ویر ملک کی نسبت سے ہوتی، خالدہ بیگم ہی تھیں جن کی اجازت سے شاہ ویر ملک انکی اور ارسلان کی موجودگی میں الویرا کو رخصت کروا کر اپنے گھر ملک ہاؤس لے آیا تھا،،

وہ الویرا اور اپنے رشتے کو دنیا کی نظروں سے اوجھل کر کے نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

****

ملک ہاؤس میں قدم رکھتے ہی اس نے ایک گہری سانس خارج کی تھی اور اپنی بانہوں میں بیہوش الویرا کو پیار بھری نظر سے دیکھا تھا۔۔
شاہ کی زندگی میں آنے کے لیئے شکریہ میری جان، تمہارا شاہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ کبھی تمہیں ذرا سی کھروچ بھی نہیں آنے دے گا، اور ہر قدم پر تمہارے ساتھ کھڑا رہے گا،.... اسکی پیشانی پر اپنا پہلا لمس چھوڑتے شاہ ویر نرمی و محبت سے بولا تھا اس کے انگ انگ میں سرشاری کی لہر دوڑ رہی تھی۔۔۔

وہ جو پہلے اسکا سامنا کرنے سے کترا رہا تھا لیکن اب وہ خوف کہیں دور جا سویا تھا اسے یقین ہو چلا تھا کہ وہ ایک نا ایک دن اپنی الوی کو ضرور منا لے گا

اسے لیئے جب وہ لاؤنج میں داخل ہوا تھا تو اپنے کمرے سے نکلتی اسرا ملک انہیں دیکھتی ساکت ہوئی تھی۔۔۔

وہ شاہ ویر کی جیپ کی آواز سنتے ہی ممتا کی تڑپ میں باہر آئی تھیں ان کے پیچھے آتے عدیل ملک نے یہ منظر دیکھتے اپنی تیوریاں چڑھائی تھیں،

ان کے پیچھے ہی کمرے سے نکلتے عدیل ملک نے شاہ کی بانہوں میں کسی لڑکی کو دیکھتے غصے سے اپنی تیوری چڑھائی تھی۔۔۔۔۔

لیکن جو چیز انہیں ٹھٹکنے پر مجبور کر گئی وہ تھی شاہ کی حالت اور اسکی بانہوں میں موجود بیہوش لڑکی جو شاید ہر چیز سے بے خبر تھی۔۔۔

شاہ میری جان یہ سب کیا ہے، آپ نے کیا حالت بنا رکھی ہے اور یہ کون ہے بچی؟؟؟،....ایک ساتھ کئی سوال کرتے ہوئے اسرا ملک ان کی قریب آتی پریشانی سے بولی۔۔۔

جبکہ عدیل ملک یہ سب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے انہیں اپنے بیٹے پر پورا یقین تھا کہ وہ کبھی غلط نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اے سی پی شاہ ویر ملک تھا لوگوں کو انصاف دلانے والا بھلا خود کیسے ناانصافی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

میں آپ کے ہر سوال کا جواب دوں گا مما لیکن پہلے میں انہیں کمرے میں پہنچا آؤں،...ادب سے کہتا وہ اسے لیئے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں لے آیا۔۔۔۔۔

شاہ کو اپنے کمرے میں جاتا دیکھ وہ دونوں میاں بیوی صرف اپنا چہرہ ٹک کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

جو میں سوچ رہی ہوں عادی کیا وہی آپ بھی سوچ رہے ہیں؟؟؟؟ شاہ کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے اسرا ملک نے استفسار کیا۔۔۔

پرنسز کو کال کرو اسرا اور اسے کہو جلدی گھر آئے،....ان کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ اپنی کہتے ٹو سیٹر صوفے پر جا بیٹھے۔۔۔۔

عدیل ملک کی بات پر عمل پیرا ہوتے اسرا ملک نے پرل کو کال کرتے اسے جلدی گھر آنے کا کہا،۔۔۔

ابھی انہوں نے کال کاٹی ہی تھی جب شاہ ویر اپنے کمرے سے نکلتا نیچے چلا آیا اور عدیل ملک کے سامنے والے تھری سیٹر صوفے پر پشت لگا کر بیٹھ گیا

۔۔۔۔

... صابرہ پانی لے کر آؤ،

شاہ کی سوجھی لال آنکھوں کو دیکھتے اسراملک نے اپنی ملازمہ کو آواز لگائی تھی جس پر وہ جی بڑی بیگم کہتی پانی کا گلاس شاہ ویر کو تھما کر دوبارہ کچن میں گھس گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اب اس سب کی وجہ بتانا پسند کرو گے؟؟؟؟شاہ کی تھکاوٹ کو محسوس کرتے عدیل ملک نے سنجیدگی سے دریافت کیا تھاان کے سوئی وہی اٹکے دیکھ شاہ ایک ٹھنڈا سانس خارج کرتے سیدھا ہوا تھا۔۔۔
اسراملک کی بھی سوالیہ مگر کچھ تفکر بھری نظریں اسکی جانب اٹھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

میری بانہوں میں جو لڑکی تھی وہ الویرا شاہ ویر ملک تھی آئی ہوپ آپ کو میرا جواب مل گیا ہوگا،....ان دونوں کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتا وہ گلاس کو منہ سے لگا گیا۔۔۔

وہاٹ ؟؟،...... عدیل ملک چلاتے اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ اسرا ملک شاکڈ سی صوفے پر ڈھے گئی۔۔۔۔

کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے،... عدیل ملک کو ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ شاہ ویر ملک جو شادی نام سے بھی بھاگتا تھا وہ ایسے کیسے چھپ چھپا کر شادی کر سکتا تھا۔۔۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ سب شاہ صرف الویرا کے لیئے کہتا تھا۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں ایسا گھٹیا مذاق کروں گا،؟ ابرو اچکاتے شاہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

اف اللہ!!!! شاہ کا بے نیاز روپ انہیں تلملانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

لاؤنج میں چکر کاٹتے وہ خود پر کنڑول کر رہے تھے جب پرل ملک لاؤنج میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے ان دونوں میاں بیوی نے کچھ بھی نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ شاہ کا معاملہ تھا اور وہ خود ہی نپٹانا۔۔۔

م..ماں..مجھے..چھوڑ..کر..مت جا..یئے م..ماں،... تکیے پر اپنا سر بے چینی سے ہلاتی وہ مسلسل خوف سے بڑبڑا رہی تھی۔۔
آنسو آنکھوں سے نکلتے تکیے میں جذب ہو رہے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اے سی کی کولنگ ہونے کے باوجود اسکی پیشانی پسینے سے تر تھی جبکہ چہرے پر اذیت کی لہریں لہرا رہی تھیں۔۔۔
ماں.ں.ں،.... ایک چیخ مارتی وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔
ماں،... اپنی ماں کو خوف سے پکارتی وہ اس ملگجے سے اندھیرے میں چاروں طرف نظریں دوڑانے لگی۔۔۔

لیکن اس کی ماں کا سایہ تک بھی نا تھا۔۔۔۔

اس وقت الویرا کا دماغ بالکل سن تھا، اس لیئے تو وہ اپنے ارد گرد ماحول سے بے نیاز تھی۔۔۔۔

اپنی ماں کو نا پاتے اسکے آنسو ہچکیوں میں بندھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ویر جو بلیو پینٹ اور بلیک بنیان پہنے ٹاول سے اپنے بال پونچھتے واشروم سے باہر نکل رہا تھا۔

الویرا کی چیخ سنتے وہ ہڑبڑی میں ٹاول صوفے پر پھینکتا الویرا کی جانب بڑھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الوی، میری جان میری طرف دیکھو، پلیز ایسے رونا بند کرو، مجھے تکلیف ہو رہی ہے الویرا،....

اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچے الویرا جو سسکیوں سے رو رہی تھی اپنے ہاتھوں پر شاہ کا لمس اور اسکی تڑپ بھری آواز کو سنتے ہوش میں آئی تھی

۔۔۔۔۔۔

اسنے جھٹکے سے شاہ کے ہاتھ جھٹکے تھے اور پھٹی ہوئی سرخ آنکھوں سے شاہ کو دیکھا تھا جو پریشان چہرہ لیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نم بال بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جبکہ ہری آنکھوں میں فکر مندی واضح تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ کو اپنے سامنے دیکھ الویرا کو اپنا وہم لگا اس نے نامحسوس طریقے سے اپنی پوری آنکھیں کھول پورے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔۔۔
یہ اس کا کمرہ نہیں تھا اور نا ہی ہسپتال کا کمرہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
یااللہ، یہ سب کیا ہو رہا ہے، میں تو بیہوش ہو گئی تھی تو پھر یہاں کیسے آئی ....،

یہ سب سوچتے اس کے جسم میں غصے کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ منٹس تک بالکل خاموش ہوگئی تھی یہاں تک کہ اسکی خاموشی سے شاہ کو خوف محسوس ہورہا تھا،

الویرا،...اسے سن بیٹھا دیکھ شاہ نے نرمی سے پکارا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا؟؟؟شاہ کی توقع کے برعکس الویرا نے سنجیدگی سے استفسار کیا تھا اسکا انداز کسی روبوٹک کی طرح تھا۔۔۔۔۔

تم میری بیوی ہو الویرا شاہ ویر ملک،...الویرا کی تلخی شاہ کو تکلیف پہنچا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیوی،....اس ایک لفظ پر اسے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا،الویرا کے لب اچانک تمسخر سے پھیلے تھے۔جبکہ آنکھیں اس لفظ پر نم ہوئی تھیں۔۔۔۔

****

وائلڈ ایگل کا تحفہ رانٹگن تک پہنچ گیا تھا اور تب سے وہ بن پانی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا، وہ جو پہلے وائلڈ ایگل کے جادو گر ہونے والی اصلیت پر خوف میں مبتلا ہو گیا تھا اب اسکے رائٹ ہاینڈ کی موت اسے شکست کا سامنا دے گئی تھی تب سے وہ ایک دہکا ہوا شعلہ بنا پھر رہا تھا جسکی لپیٹ میں سب گارڈز و ملازم آرہے تھے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وائلڈ ایگل سے چھٹکارا انہیں صرف ایک شخص ہی دلا سکتا تھا اور وہ تھا انکا بیٹا میکس ول، اور اسے منانے کے لیئے رانٹگن کسی بھی حد تک جا سکتے تھے۔۔۔۔

تمہیں آنا ہو گا میکس ول اپنے باپ کے لیئے تمہیں آنا ہو گا، تم سمجھ رہے ہو نا؟؟؟۔۔۔۔ فون کے دوسری پار مکمل خاموشی محسوس کرتے رانٹگن بات کے آخر میں سخت جھنجھلائے تھے لیکن چڑ کر بولنے کا وہ ہر گز نقصان نہیں اٹھا سکتے تھے، کیونکہ وہ میکس ول تھا، جو صرف اپنی من مانی کرنا جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں آپ کی بات سمجھ کر کیا کروں گا مسٹر رانٹگن، وائلڈ ایگل آپ کا مسلئہ ہے میرا نہیں اسے خود ہی نپٹائیں،.... کال پر موجود شخص کی کمال بے نیازی میں ڈوبی گھمبیر آواز گونجی تھی، جسے سنتے رانٹگن کا تن من سلگا تھا،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں پیور جرمن زبان میں بات کر رہے تھے۔۔۔۔

میں تمہارا باپ ہوں میکس ول،۔۔۔۔۔ انہوں نے آخری کوشش کی تھی

۔۔

یہی افسوس ہے مسٹر رانٹگن،۔۔۔اسکا لہجہ سخت برف کی مانند ہو گیا تھا

۔۔۔

وہ شخص مجھے برباد کر دے گا میکس ول اور کیا تمہیں اپنے میری بربادی پر ذرا برابر بھی افسوس نہیں ہو گا،۔۔۔ باپ کہنے کی رانٹگن نے دوبارہ غلطی نہیں کی تھی ۔۔۔

وہاٹ ایور، میکس ول نے لوگوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دی ہے،۔۔۔ گویا ناک سے مکھی اڑائی گئی ۔۔۔

میکس ول کے جواب پر رانٹگن کو اب صرف ایک ہی راستہ دیکھائی دے رہا تھا اور اس پر عمل پیرا ہونے میں ہی مسٹر رانٹگن کی کمیابی تھی،

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کیا اب کال کٹ کر سکتا ہوں مسٹر رانٹگن، آپکی خاموشی کو سننے کے لیئے میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہیں، مجھے ایک میٹنگ میں جانا ہے،.... خاموشی کا دورانیہ بڑھتے دیکھ میکس ول نے سخت کھردرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تمہیں اسکی قسم میکس، تمہیں تمہارے محبوب کی قسم میکس، تمہیں جرمنی آنا ہو گا، ورنہ میں جان جاؤں گا کہ تم اس سے محبت کرتے ہی نہیں ہو،.... کہتے ساتھ رانٹگن نے رابطہ منقطع کر دیا، جبکہ انہیں اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ انکی اس قسم اور بات پر مقابل کا وجود تہس نہس ہو گیا ہو گا ۔۔۔

اور تھا بھی ایسا صوفے پر بیٹھا وجود ایک لاش کی مانند سفید پڑ گیا تھا، اسکی کمزوری سے آج بھی رانٹگن کھیل گیا تھا۔۔۔

ایبهه، تمہیں میری واپسی بہت مہنگی پڑے گی، تیار ہو جاؤ آ رہا ہے میکس وِل،... اسکی بھاری تپش و غم میں ڈوبی آواز کمرے میں ہی اپنا وجود کھو گئی تھی۔۔۔۔

****

ڈائننگ ہال میں خاموشی چھائی ہوئی تھی، چھت پر لٹکا فانوس اپنی کرسٹل روشنی ہر طرف بکھیر رہا تھا جس کی لپیٹ میں نیچے بیٹھے ڈائننگ ٹیبل پر وائلڈ مین، مونسٹر اور الکحول آ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

وائلڈ مین اور مونسٹر سنجیدگی و خاموشی سے ڈنر کرنے میں مصروف تھے البتہ الکحول ڈنر کرنے کے ساتھ ایک بیزار نظر ان پر بھی ڈال لیتا۔۔۔۔۔ اسے یہ خاموشی بری طرح سے کھل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اپنے اوپر وقفے وقفے سے پڑنے والی الکحول کی بیزار نظروں سے وہ دونوں محفوظ ہو رہے تھے۔۔۔۔

بریانی کا چمچ منہ میں ڈالنے کے ساتھ الکحول نے وائلڈ مین کو کن انکھیوں سے دیکھا تھا لیکن ابکی بار وائلڈ مین کی بھی بس ہوئی تھی اس لیئے اس نے بھی الکحول کے دیکھنے پر اسے گھورا تھا،

وائلڈ ایگل اس دن کا گیا اب دو دن بعد واپس آیا تھا، اس گمنام شخصیت کے بارے میں اسے جو علم ہوا تھا وہ وائلڈ ایگل کے لیئے کسی دھچکے سے کم نہیں تھا لیکن مونسٹر کے بارہا پوچھنے پر بھی اس نے انہیں کچھ بھی نہیں بتایا تھا یہ ایک راز تھا جو وائلڈ ایگل کی زات تک ہی منسلک رہنا تھا۔۔۔۔۔

وائلڈ مین کی گھوری پر بچارے الکحول کے چاول اس کے حلق میں ہی پھنس گئے تھے اس لیئے وہ بری طرح سے کھانسنے لگا تھا۔۔۔۔

الکحول کیا ہوا، تم ٹھیک ہو لو پانی پیو، لگتا ہے شاید کچھ اٹک گیا ہے ؟؟؟

،..... مونسٹر نے پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھاتے مصنوعی پریشانی سے

دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گر الکحول نے بے جلدی سے گلاس تھامتے منہ کو لگایا تھا۔۔۔۔۔

اس لوٹنکی کی حرکتوں وائلڈ مین نے اپنا سر جھٹکا۔ جس کی وجہ سے اس کے

سلکی بال ماتھے پر بکھرگئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی آنکھوں کو ڈائننگ ٹیبل پر گھماتے وائلڈ مین لبابتی نظر ریٹ

ڈش پر ٹکائی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے جادو سے ڈش اوپر ہوا میں اڑتی وائلڈ مین کے سامنے ٹیبل پر

چھوڑی گئی جگہ پر آجمی تھی۔۔۔۔

وائلڈ مین کے عمل پر مونسٹر اور الکحول نے معصومیت سے ایک

دوسرے کو دیکھا تھا جیسے کہنا چارہے ہوں کہ مزے بھی اس بندے کے

ہیں۔۔۔۔۔

کھانسی کا دورہ بند ہوا،.....ان دونوں کو اپنی طرف للچائی نظروں سے ٹکتا پا کر اس نے الکحول سے طنزیہ دریافت کیا تھا جس پر وہ جل بھن کر رہ گیا البتہ مونسٹر نے الکحول کا تپا چہرہ دیکھ مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں تمہارا جادو ہو وہاں بھلا بندے کو کچھ ہو سکتا ہے،.... مصنوعی مسکراہٹ سے کہتے وہ دوبارہ اپنی فیورٹ ڈش بریانی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

جانتا ہوں بتانے کی ضرورت نہیں ہے الکحول،۔۔۔۔ نیپکن سے اپنے ہاتھ صاف کرتے وہ اپنی آنکھوں میں چمک لیئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اونہے،.... الکحول صرف ہنکارہ بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

ڈنر کے بعد تم دونوں مجھے سٹڈی روم میں ملو،۔۔۔۔۔۔انہیں حکم نامہ تھماتے وہ اٹھ کر ڈائننگ ہال سے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بندہ نا خود آرام سے بیٹھتا ہے نا ہمیں بیٹھنے دیتا ہے،۔۔۔اسکے جانے کے بعد الکحول ڈائننگ ہال کے دروازے کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

البتہ مونسٹر کی پرسوچ نظروں نے دور تک اسکی پشت کا پیچھا کیا تھا، آخر ایسی کیا حقیقت تھی کہ وائلڈ ایگل انہیں بھی بتانے پر راضی نا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے مونسٹر کون سے مراقبے میں چلے گئے ہو،۔۔۔۔۔مونسٹر کو سوچوں میں گم دیکھ الکحول نے اسے ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تمہیں نہیں لگتا الکحول وائلڈ مین ہم سے کچھ چھپا رہا ہے،اس نے ہمیں کہا کہ سٹرے کڈز کے گروپ کا اصل بوس رابرٹ ہے، جو رانٹگن کا چچازاد بھائی ہے، لیکن اسکی طاقت اتنی نہیں کہ سٹرے کڈ صرف اسکے نام پر اتنا اچھلتا مجھے کہانی کچھ اور معلوم ہو رہی ہے وہ ہمیں حقیقت سے آگاہ نہیں کر

رہا،.....وہ ہنوز پر سوچ نظریں دروازے پر جمائے اس معاملے ہر باریک بینی سے جائزہ لیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
مونسٹر کے گہرے مشاہدے پر الکحول کافی متاثر ہوا تھا اسکی بات پر الکحول بھی متفق ہوا تھا لیکن جب تک وائلڈ ایگل نہیں چاہتا وہ دونوں بات کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔۔۔۔۔۔

تمہاری بات درست ہے مونسٹر لیکن ہم اس معاملے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے یہ تم بھی جانتے ہو،...

ہوں،... مونسٹر الکحول محض ہنکارہ بھر کر رہ گیا۔۔۔۔

سٹڈی روم میں چلو وائلڈ مین کو انتظار پسند نہیں،...ایک لمبے وقفے کے بعد مونسٹر اپنی ساری سوچوں کو جھٹکتے اٹھ کر ڈائننگ ہال سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یار یہ سب، یہ دونوں مل کر مجھے پاگل کرنا چاہتے ہیں بس،... اپنے ماتھے کو سہلاتے الکحول نے لاچاری سے کہا تھا۔۔۔
پھر خود بھی اٹھتا سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا جہاں ابھی مونسٹر داخل ہوا تھا۔۔۔

وہ جونہی بلیک دروازے پر پہنچا دروازا خود بخود کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔
اس کاروائی کو ملاحظہ کرتے وہ اندر داخل ہوا جہاں وائلڈ مین ایزی چیئر پر ریلیکس سا بیٹھا سگار پینے کے ساتھ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ مونسٹر سامنے رکھے ٹو سیٹر بلیک صوفے پر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

بلیک محل کی طرح سٹڈی روم بھی بلیک تھا۔۔۔

چھت کو چھوتے ریک تھے جن میں قدیم کتابیں بھی رکھی گئی تھیں۔۔۔۔

سٹڈی روم میں سنہری روشنی چمک رہی تھی۔۔۔

آؤ الکحول،... وائلڈ مین نے اسے دیکھ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

وہ چلتا مونسٹر کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

تینوں اس وقت سیم بلیک پینٹ اور بلیک شرٹ میں ملبوس تھے۔۔۔

نیلی اور شہد رنگ آنکھیں بلیک آنکھوں کو ٹک رہی تھیں جن میں وہی سرد مہری لوٹ آئی تھی جو اسکی خاصیت تھی۔۔۔۔۔

سٹڈی روم میں تین لوگوں کی موجودگی کے باوجود خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔

کئی منٹ ایسے ہی گزر گئے جب وائلڈ مین نے کتاب کو ایک سائیڈ پر رکھتے بات شروع کی۔۔۔۔۔۔۔۔

****

بیوی،...... کہتے الویرا کے لب تمسخر سے پھیلے تھے، جبکہ آنکھیں اس لفظ پر نم ہوئی تھیں۔۔۔۔

الویرا کو دیکھتے شاہ نے اپنے لب بھینچے تھے۔۔

اے سی پی شاہ ویر ملک، میں تمہیں اپنا شوہر نہیں مانتی، یہ نکاح میں نے وقتی طور پر صرف اپنی ماں کی خواہش پر کیا تھا، مجھے تم ابھی اسی وقت طلاق دو گے،.... ایک ایک لفظ چبا کر کہتی وہ شاہ کا خون کھولا گئی تھی۔۔۔

اسکی کنپٹی پر ابھرتی ہری وینز اس کے ضبط کی گواہی دے رہی تھیں جبکہ چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا۔۔۔

لیکن وہ بے پرواہ بنی اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے بیٹھی تھی۔۔۔

بھوک کی وجہ سے اسکا دماغ چکرا رہا تھا لیکن پھر بھی وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی تھی

۔۔۔

کیونکہ کم از کم وہ اپنی کمزوری سامنے والے شخص پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ رشتہ تمہاری ماں کے کہنے پر جڑا تھا نا تو ان کے کہنے پر ہی ختم ہو گا،۔۔۔۔۔

آخر کار شاہ ویر ملک کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔

شاہ کی بات پر الویرا کو اسکی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔

مسٹر شاہ ویر ملک کا ئنڈیو ر انفار میشن میری ماں آج مر گئی ہیں،... کہتے ہوئے آخر میں آنسو کا پھندا اسکے گلے میں اٹک گیا تھا۔۔۔

اپنے بال ڈرائیر سے خشک کرتے اس نے مر ر سے الویرا کو دیکھا جو اپنے آنسو پر پل باندھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسکی حالت پر اسے افسوس ہوا۔۔۔۔

اٹھو فریش ہو لو ہمیں نیچے جانا ہے سب ہمارا انتظار کر رہے ہو نگے،.... خود پر پرفیوم چھڑ کتے وہ اسکی بات کو اگنور کرتے ہوئے نرمی سے بولا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ویر ملک کیا تم پاگل ہو، میں نے کہا میں تمہارے ساتھ،.... الویرا ابھی چیخ کر اپنی بات مکمل کرتی کہ شاہ ایک ہی جسٹ میں پہنچتا اس کے لبوں پر ہاتھ جما گیا۔۔۔۔

شاہ کی اتنی جرات پر الویرا کی آنکھیں پھیلی تھیں جبکہ اسکی کلون کی خوشبو اسے اپنے حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

لیکن شاید سامنے والا اسکی حالت سے انجان تھا۔۔۔

تمہیں جواب چاہیئے تو سنو، نا تمہاری ماں واپس آئیں اور نا ہی یہ رشتہ ٹوٹے گا اس لیئے میری یہ بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لو کہ اب سے تم الویرا شاہ ویر ملک ہو، مر تا مر جاؤں گا لیکن تمہیں کبھی خود سے جدا نہیں کروں گا اور آئیندہ یہ طلاق والی بکواس مت کرنا یہ نا ہو مجبوراً مجھے

اپنی پیاری بیوی کی زبان کاٹنی پڑ جائے،۔۔۔۔۔۔الویرا کی پھیلی آنکھوں میں دیکھتا اس نے ہر ایک لفظ واضح کر دیا۔۔۔

جبکہ الویرا تو اتنے سالوں بعد اس کا یہ روپ دیکھ ششدر رہ گئی تھی۔۔۔

تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ورنہ میں پولیس میں رپورٹ درج کرواووں گی،۔۔۔اسکا ہاتھ ہٹتے ہی وہ شروع ہو گئی لیکن شاہ کے قہقہے پر وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔۔

۔۔۔

وہ کیا کہہ رہی تھی بھول گئی تھی یاد تھا تو سامنے والا شخص جسے ہنستے ہوئے وہ زندگی میں پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہنستے ہوئے شاہ کی ہری آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا۔

الویرا کو اپنی جانب مبہوت سا تکتے پا کر وہ خاموش ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور نرمی سے مسکراتے اس نے الویرا کے آگے چٹکی بجائی تھی۔۔۔۔۔

اسکے عمل پر وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔

شاہ سے نظریں چڑاتے الویرا نے ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔۔۔

اپنی بے خودی پر اسنے جی بھر کر خود کو کوسہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر

اپنی بات سمجھ آنے پر بھی وہ شرمندہ ہوئی تھی البتہ ظاہر نہیں کی تھی

۔۔۔۔

لیکن سامنے والا کوئی عام انسان نہیں شاہ ویر ملک تھا اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا

تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

میری ایف آئی آر بعد میں درج کروالینا پہلے اٹھو فریش ہو جاؤ، دیکھو چہرہ

کیسے زرد پڑ گیا ہے تمہارا،... الویرا کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں

لیئے وہ فکر سے نرم لہجے میں بولا۔۔۔۔

واہ شاہ ویر ملک، ایک بے حیا لڑکی کے لیئے اتنی فکر مندی،.....ماضی کا حوالہ دیتے وہ طنزیہ مگر دکھے دل سے بولی۔

ماضی میں کہے گئے شاہ کے یہ الفاظ وہ ساری زندگی نہیں بھول سکتی تھی۔

اسکے انہی الفاظ نے الویرا ضیاء الحق کی زندگی برباد کر دی تھی۔

بھلا وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

الویرا کے الفاظ سامنے کھڑے شاہ ویر ملک کو اذیت سے دوچار کر گئے تھے

۔۔۔

چہرے پر ہنسی وہ نرمی کا تاثر غائب ہو گیا تھا جبکہ اسکی جگہ اذیت کے سائے لہرانے لگے تھے۔۔۔۔

شاہ بیٹا آپ کو بڑی بیگم ڈائننگ ٹیبل پر بولا رہی ہیں، وہاں آپ کا انتظار کیا جا رہا ہے،....دروازہ کھٹکھٹاتے صابرہ نے اطلاع دی تھی۔۔۔

۔

ہم آتے ہیں صابرہ بی، آپ جایئے،....انہیں اونچی آواز میں کہتا وہ الویرا کے بالکل ساتھ بیٹھ گیا۔۔

ایسے کہ انہیں ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر پڑتی محسوس ہوئی۔۔۔

ہوں،... مونسٹر محض ہنکارہ بھر کر رہ گیا تھا، کیونکہ الکحول جو بھی کہہ رہا تھا مونسٹر کو بھی اس بات کی اچھی طرح سے اندازہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سٹڈی روم میں چلو وائلڈ مین کو انتظار پسند نہیں،...ایک لمبے وقفے کے بعد مونسٹر اپنی ساری سوچوں کو جھٹکتے اٹھ کر ڈائننگ ہال سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یار یہ سب، یہ دونوں مل کر مجھے پاگل کرنا چاہتے ہیں بس،...

اپنے ماتھے کو سہلاتے الکحول نے لاچاری سے کہا تھا۔۔۔

پھر خود بھی اٹھتا سٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا جہاں ابھی مونسٹر داخل ہوا تھا۔۔۔

وہ جونہی بلیک دروازے پر پہنچا دروازا خود بخود کھلتا چلا گیا تھا۔۔۔

اس کاروائی کو ملاحظہ کرتے وہ اندر داخل ہوا جہاں وائلڈ مین ایزی چیئر پر ریلیکس سا بیٹھا سگار پینے کے ساتھ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ مونسٹر سامنے رکھے ٹو سیٹر بلیک صوفے پر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بلیک محل کی طرح سٹڈی روم بھی بلیک تھا۔۔۔

چھت کو چھوتے ریک تھے جن میں قدیم کتابیں بھی رکھی گئی تھیں۔۔۔۔

سٹڈی روم میں سنہری روشنی چمک رہی تھی۔۔۔

آؤالکحول،... وائلڈ مین نے اسے دیکھ سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

وہ چلتا مونسٹر کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

تینوں اس وقت سیم بلیک پینٹ اور بلیک شرٹ میں ملبوس تھے۔۔۔
نیلی اور شہد رنگ آنکھیں بلیک آنکھوں کو ٹک رہی تھیں جن میں وہی سردمہری لوٹ آئی تھی جو اسکی خاصیت تھی۔۔۔۔۔
سٹڈی روم میں تین لوگوں کی موجودگی کے باوجود خاموشی چھائی ہوئی تھی

۔۔

کئی منٹ ایسے ہی گزر گئے جب وائلڈ مین نے کتاب کو ایک سائیڈ پر رکھتے بات شروع کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

بیوی،..... کہتے الویرا کے لب تمسخر سے پھیلے تھے، جبکہ آنکھیں اس لفظ پر نم ہوئی تھیں-----

الویرا کو دیکھتے شاہ نے اپنے لب بھینچے تھے--

اے سی پی شاہ ویر ملک، میں تمہیں اپنا شوہر نہیں مانتی، یہ نکاح میں نے وقتی طور پر صرف اپنی ماں کی خواہش پر کیا تھا، مجھے تم ابھی اسی وقت طلاق دو گے،.... ایک ایک لفظ چبا کر کہتی وہ شاہ کا خون کھولا گئی تھی---

اسکی کنپٹی پر ابھرتی ہری وینز اس کے ضبط کی گواہی دے رہی تھیں جبکہ چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا----

لیکن وہ بے پرواہ بنی اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے بیٹھی تھی---

بھوک کی وجہ سے اسکا دماغ چکرا رہا تھا لیکن پھر بھی وہ ڈھیٹ بنی بیٹھی تھی ---

کیونکہ کم از کم وہ اپنی کمزوری سامنے والے شخص پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ رشتہ تمہاری ماں کے کہنے پر جڑا تھا نا تو ان کے کہنے پر ہی ختم ہو گا،۔۔۔۔۔ آخر کار شاہ ویر ملک کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

شاہ کی بات پر الویرا کو اسکی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔۔

مسٹر شاہ ویر ملک کائنڈ یور انفارمیشن میری ماں آج مر گئی ہیں،۔۔۔ کہتے ہوئے آخر میں آنسو کا پھندا اسکے گلے میں اٹک گیا تھا۔۔۔۔

اپنے بال ڈرائیر سے خشک کرتے اس نے مرر سے الویرا کو دیکھا جو اپنے آنسو پر پل باندھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسکی حالت پر اسے افسوس ہوا۔۔۔۔

اٹھو فریش ہو لو ہمیں نیچے جانا ہے سب ہمارا انتظار کر رہے ہو نگے

،.... خود پر پرفیوم چھڑکتے وہ اسکی بات کو اگنور کرتے ہوئے نرمی سے بولا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ویر ملک کیا تم پاگل ہو، میں نے کہا میں تمہارے ساتھ،.... الویرا ابھی چیخ کر اپنی بات مکمل کرتی کہ شاہ ایک ہی جسٹ میں پہنچتا اس کے لبوں پر ہاتھ جما گیا۔۔۔۔

شاہ کی اتنی جرات پر الویرا کی آنکھیں پھیلی تھیں جبکہ اسکی کلون کی خوشبو اسے اپنے حواسوں پر سوار ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

لیکن شاید سامنے والا اسکی حالت سے انجان تھا۔۔

تمہیں جواب چاہیئے تو سنو، نا تمہاری ماں واپس آئیں اور ناہی یہ رشتہ ٹوٹے گا اس لیئے میری یہ بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں بیٹھا لو کہ اب سے تم الویرا شاہ ویر ملک ہو، مر تا مر جاؤں گا لیکن تمہیں کبھی خود سے جدا نہیں کروں گا اور آئیندہ یہ طلاق والی بکواس مت کرنا یہ نا ہو مجبوراً مجھے اپنی پیاری بیوی کی زبان کاٹنی پڑ جائے،۔۔۔۔الویرا کی پھیلی آنکھوں میں دیکھتا اس نے ہر ایک لفظ واضح کر دیا۔۔

جبکہ الویرا تو اتنے سالوں بعد اس کا یہ روپ دیکھ ششدر رہ گئی تھی۔۔

تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ورنہ میں پولیس میں رپورٹ درج کروادوں گی،... اسکا ہاتھ ہٹتے ہی وہ شروع ہو گئ لیکن شاہ کے قہقہے پر وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔

وہ کیا کہہ رہی تھی بھول گئ تھی یاد تھا تو سامنے والا شخص جسے ہنستے ہوئے وہ زندگی میں پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہنستے ہوئے شاہ کی ہری آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا۔

الویرا کو اپنی جانب مبہوت سا تکتے پاکر وہ خاموش ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اور نرمی سے مسکراتے اس نے الویرا کے آگے چٹکی بجائی تھی۔۔۔۔۔

اسکے عمل پر وہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔

شاہ سے نظریں چڑاتے الویرا نے ادھر ادھر دیکھا تھا۔۔۔۔

اپنی بے خودی پر اسنے جی بھر کر خود کو کوسہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر

اپنی بات سمجھ آنے پر بھی وہ شرمندہ ہوئی تھی البتہ ظاہر نہیں کی تھی

۔۔۔۔

لیکن سامنے والا کوئی عام انسان نہیں شاہ ویر ملک تھا اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

میری ایف آئی آر بعد میں درج کروا لینا پہلے اٹھو فریش ہو جاؤ، دیکھو چہرہ کیسے زرد پڑ گیا ہے تمہارا،... الویرا کے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیئے وہ فکر سے نرم لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

واہ شاہ ویر ملک، ایک بے حیا لڑکی کے لیئے اتنی فکر مندی،.....ماضی کا حوالہ دیتے وہ طنزیہ مگر دکھے دل سے بولی۔

ماضی میں کہے گئے شاہ کے یہ الفاظ وہ ساری زندگی نہیں بھول سکتی تھی۔
اسکے انہی الفاظ نے الویرا ضیاء الحق کی زندگی برباد کر دی تھی۔
بھلا وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

الویرا کے الفاظ سامنے کھڑے شاہ ویر ملک کو اذیت سے دوچار کر گئے تھے

۔۔۔

چہرے پر ہنسی وہ نرمی کا تاثر غائب ہو گیا تھا جبکہ اسکی جگہ اذیت کے سائے

لہرانے لگے تھے۔۔۔۔۔

شاہ بیٹا آپ کو بڑی بیگم ڈائننگ ٹیبل پر بولا رہی ہیں، وہاں آپ کا انتظار کیا

جا رہا ہے،.... دروازہ کھٹکھٹاتے صابرہ نے اطلاع دی تھی۔۔۔

۔

ہم آتے ہیں صابرہ بی، آپ جائیے،.... انہیں اونچی آواز میں کہتا وہ الویرا

کے بالکل ساتھ بیٹھ گیا۔۔

ایسے کہ انہیں ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش اپنے چہرے پر پڑتی

محسوس ہوئی۔۔

شاہ کی اتنی نزدیکی پر الویرا کا سانس ساکن ہوا تھا جبکہ شاہ تو کسی اگلے جہان ہی پہنچ گیا تھا،

جہاں صرف وہ تھا اور اس کی الویرا۔۔۔۔۔

یہ... یہ.. تتم.. ککیا.. کر..ر.ہے.. ہو..؟؟؟ اتنی نزدیکی پر وہ الویرا نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کیئے تھے۔۔۔۔

الویرا کی پتلی ہوتی حالت کو دیکھ شاہ نے اپنی امڈنے والی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔

اسکی بھوکی شیرنی تو صرف اس کے قریب بیٹھنے پر ہی بھیگی بلی بن گئ تھی آگے تو اللہ ہی حافظ تھا۔۔۔۔

رومانس،...اس نے جان بوجھ کر اپنا لہجہ گھمبیر بنایا تھا، جتنا الویرا نے اسے ستایا تھا اتنا تو پھر بھی بنتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ کا جواب اور اس کا لہجہ الویرا کو رونے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

تتم۔۔۔ دور۔۔۔ رہو۔۔ مجھ۔۔ سے۔۔۔۔ ورنہ،،۔۔ شاہ کی قربت پر اسکا چہرہ گلنار ہو گیا تھا اور آنکھیں چھلکنے کے لیئے بے تاب تھیں۔۔۔

ورنہ،۔۔۔ چہرے پر آتی اسکی لٹ کو کان کے پیچھے اڑیستے اس نے وارفتگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن شاید الویرا کی اب بس ہوئی تھی آنسو آنکھوں سے لڑکھتے گال پر آ ٹپکے تھے اور اس بار بوکھلانے کی باری شاہ کی تھی۔۔۔۔

ارے یار امیں مذاق کر رہا تھا اس میں رونے والی کیا بات ہے الویرا،۔۔۔ اپنی انگلی کی پوروں سے اسکے آنسو صاف کرتے وہ پیار سے بولا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے سوجھ نہیں رہا تھا کہ الوی کو کیسے چپ کرائے اس لیئے جو منہ میں آیا بول دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آئندہ مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا،.... نفرت سے شاہ کے ہاتھ جھٹکتے وہ اٹھ کر واشروم میں بند ہو گئی تھی۔۔۔۔

پیچھے وہ اپنے خالی ہاتھ ٹکتا رہ گیا تھا۔۔۔۔

راستہ بے شک کٹھن ہے لیکن میں ہار نہیں مان سکتا بالکل بھی نہیں

۔۔۔۔۔

الویرا اور پرل کی ہائیٹ میں کچھ ہی فرق تھا اس لیئے شاہ نے پہلے سے ہی پرل کا ایک نیو سوٹ واشروم میں رکھ دیا تھا۔ تاکہ اسے کوئی مسلئہ نا ہو

۔۔۔۔۔۔۔

الویرا جب نہا کر باہر نکلی تو شاہ ابھی تک بیڈ پر بیٹھا تھا وہ اسے نظر انداز کرتی ڈریسنگ مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی اور ڈرائیر سے اپنے لمبے سلکی بال خشک کرنے لگی تھی۔۔۔

شاہ جو اپنی سوچوں میں گم تھا ڈرائیر کی آواز سے وہ ہوش میں آیا تھا۔

اس نے ذرا سا اپنی گردن ترچھی کر کے الویرا کو دیکھا تھا جو لائٹ سی گرین کے سادہ کرتے پاجامے میں ملبوس تھی جبکہ اس کے ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ شانے پر پھیلا رکھا تھا۔۔۔۔

اسے مبہوت سا تکتا وہ متوازن چال چلتا اس کے پیچھے ان کھڑا ہوا تھا۔۔۔

شاہ کی اپنے پیچھے موجودگی سے بے نیاز الویرا نے اپنے بال ڈرائے کر کے ایک جھٹکے سے پشت پر پھینکا جو سیدھا شاہ کے چہرے پر جا لگے تھے۔۔۔۔

بیوٹیفل!!!! اس کے کالے سلکی بالوں میں ایک گہری سانس خارج کرتے اسے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جبکہ شاہ کی آواز اپنے پیچھے اتنے قریب سنتے الویرا مڑتی بدک کر ایک سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

الویرا کا کترانا نوٹ کرتے ہوئے شاہ دو انچ کا فاصلہ مٹاتے اس کے ماتھے پر بوسہ دے گیا، اور بغیر اسے کچھ کہنے کا موقع دیئے اسکا ہاتھ پکڑ تا کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الویرا جو اسکے پہلے عمل پر بوکھلائی تھی اب اس کی اس حرکت پر وہ ہقا بقا ہوتی اس کے پیچھے کھینچتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

****

کئی منٹ ایسے ہی گزر گئے تھے جب وائلڈ مین نے کتاب کو ایک سائیڈ پر رکھتے بات شروع کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا تم دونوں کو یہاں بلانے کا مقصد تم دونوں کو کچھ ذمہ داری سونپنی تھی،۔۔۔۔ سگار کا ایک گہرا کش بھرتے وائلڈ ایگل اسکا دھواں فضا میں چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وائلڈ ایگل کی بات پر مونسٹر اور الکحول کے درمیان نظروں کا تبادلہ ہوا تھا

ذمہ داری،--

ذمہ داری،.... الکحول اور مونسٹر کی زبان ایک ساتھ پھسلی تھی-----

ہاں ذمہ داری، بہت ہی اہم ذمہ داری مونسٹر اور الکحول جس میں ذرا سی بھی لاپرواہی میں بالکل برداشت نہیں کروں گا،..... آدھ بجے سگار کو ایش ٹرے میں مسلتے وائلڈ ایگل اٹھ کر کھڑا ہوتے انکے قریب ہوا تھا جنکے چہرے ابھی تک الجھن کی لپیٹ میں تھے----------

ایک ہفتے بعد یہاں پاکستان سے یونیورسٹی سٹوڈنٹس کا ٹرپ آ رہا ہے،.... اپنی دونوں ٹانگوں کو صوفے پر رکھتے وہ ٹیبل پر آرام سے بیٹھ گیا تھا----

پاکستان سے،....الکحول نے کافی حیرت کا اظہار کیا تھا کیونکہ اتنے سالوں میں ایسا کوئی بھی واقعہ رونما نہیں ہوا تھا۔۔۔

کیا وہ بلیک فاریسٹ میں آرہے ہیں وائلڈ ایگل ؟؟،.... مونسٹر نے وائلڈ ایگل کے پرسکون چہرے کی طرف دیکھتے بے چینی سے استفسار کیا تھا،

۔۔۔۔۔

پاکستان کے نام پر انہیں کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔۔۔

ہاں یہی بلیک فاریسٹ میں، وائلڈ ایگل کی بلیک دنیا میں، وہ بہت خاص مہمان ہونگے مونسٹر، اور مجھے اس معاملے میں ذرا برابر بھی غفلت نہیں چاہیئے،.....اسکا لہجہ تحکم بھرا تھا۔۔۔

وائلڈ ایگل کے قطعی لہجے پر مونسٹر اور الکحول دونوں نے اپنا سر اثبات میں

ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحے تک سٹڈی روم میں بالکل خاموشی چھاگئی تھی صرف پینڈولم کے

گھومنے کی آواز ہی گونجتی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیااور بھی کچھ پوچھنا ہے تم دونوں نے،....اس ساکت خاموشی کو وائلڈ

ایگل کی سرد آواز نے توڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسٹر کے دماغ میں کونسے سوال جنم لے رہے تھے وائلڈ ایگل بخوبی جانتا

تھا لیکن وہ فلحال انکا جواب نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

وائلڈ ایگل کی آواز پر وہ دونوں سوچوں کے جہان سے نکلے تھے پھر کچھ بھی

کہے بغیر صوفوں سے اٹھتے دروازے کی طرف بڑھے تھے،انہیں جاتا دیکھ

وائلڈ ایگل بھی دوبارہ اپنی چیئر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

کیا وہ بھی ہیں ؟؟ مونسٹر کے سوال پر وائلڈ ایگل کا کتاب کی طرف بڑھتا ہاتھ ساکت ہوا تھا۔۔۔۔

الکحول پہلے ہی نکل گیا تھا اس لیئے مونسٹر نے فوری مڑتے سوال داغا تھا، اور اپنے سوال پر وائلڈ ایگل کا ساکت ہونا بھی بڑی باریک بینی سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

جاؤ مونسٹر ،.... وائلڈ ایگل کا لہجہ ہر احساس سے خالی تھا وہ مونسٹر کی طرف دیکھے بغیر ہی کتاب لیتا چیئر پر بیٹھ گیا تھا، یقیناً اب وہ مزید کوئی بھی بات نہیں سن سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل کے بے نیاز روپ کو دیکھتے مونسٹر نے اپنے سرخی مائل لب بے دردی سے کچلے تھے،۔۔

اور کچھ بھی بولے بغیر سٹڈی روم کا دروازا کھولے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

میں تمہیں نہیں جیتنے دوں گا، اگر تم یہاں واپس بھی آجاؤ تو تب بھی تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، کچھ بھی نہیں،..... وائلڈ ایگل نے آنکھوں کے پردے پر لہراتے عکس کو دیکھتے دل ہی دل میں کہا تھا اور کتاب کو ٹیبل پر پھینکنے کے سے انداز میں رکھتا چیئر سے اپنی پشت لگاتا اپنی آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔۔

****

ڈائننگ ہال سے کسی لڑکی کی چہچہاتی آواز کو سنتے الویرا نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا تھا، ایک تو وہ پہلے ہی اسکی روم میں کی جانے والی حرکت پر سخت تپی ہوئی تھی، اور اب اس تماشے پر اسکا جی چاہا کہ اس بے حس کو جھنجھوڑ کر رکھ دے، جو صرف اپنی من مانی کرنا جانتا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

مسٹر شاہ ویر ملک میرا ہاتھ چھوڑیئے، میں کہہ رہی ہوں میرا ہاتھ چھوڑیئے

،....الویرا اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالنے کی لگاتار مزاحمت کرتے ہوئے

دبے تیکھے لہجے میں بولی تھی، جبکہ شاہ ویر ملک مزید اپنی گرفت تنگ

کرتے ڈائننگ ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام وعلیکم ایوری ون !!!،....ڈائننگ ہال میں داخل ہوتے ہی شاہ ویر

ملک نے بلند آواز میں سلامتی بھیجی تھی۔۔۔۔

سربراہی کرسی پر عدیل ملک براجمان تھے ان کے ساتھ ہی انکی مسز بیٹھی

تھیں جبکہ پرل کی شاہ کی جانب پشت تھی۔۔۔۔

اپنے بھیو کی آواز کو سنتے وہ جھٹکے سے پلٹی تھی لیکن انکے ساتھ ہاتھ میں

ہاتھ دیئے کھڑے وجود نے پرل کو بت کا مجسمہ بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

اپنے بھیو کی آواز کو سنتے پرل ملک جھٹکے سے پلٹی تھی لیکن ساتھ کھڑے نسوانی وجود نے پرل کو بت کا مجسمہ بنا دیا تھا۔۔۔

الویرا نے اس پیاری سی لڑکی کو حیرانگی سے خود کو ٹکتا پا کر جلدی سے اپنا ہاتھ شاہ کی ڈھیلی ہوئی گرفت سے آزاد کروانا چاہا تھا لیکن شاہ کی گرفت ابھی تک سخت لیئے ہوئے تھی، اب تو الویرا کا نازک ہاتھ بھی دکھنے لگا تھا جسکی خبر شاہ ویر ملک کو نا تھی ورنہ وہ ایسی غلطی کبھی نا کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسرا ملک نے ان دونوں کا بڑی بریک بینی سے جائزہ لیا تھا جو ایک دوسرے کے ساتھ پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے اس نازک سی لڑکی نے اسرا ملک کو بہت متاثر کیا تھا جو سی گرین فراق میں ملبوس اس کا ہی میچنگ شفون

کا دوپٹہ سر پر ٹکائے اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی جبکہ گرے آنکھوں میں

ایک اندیکھا درد گہرے ہچکولے لے رہا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں پاکیزگی بھانپتے مسز عدیل مسکرائی تھیں انہیں الویرا شاہ

ویر ملک اپنے بیٹے کے لیئے پرفیکٹ لگی تھی۔۔۔

البتہ عدیل ملک ہنوز شاہ کو اپنی سرد نگاہوں کے حصار میں لیئے ہوئے تھے

جو اپنے لب بھینچے پرل کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

بھیو،...ایک نظر الویرا کو دیکھنے کے بعد پرل نے حیرانگی سے شاہ کو اپنی

طرف بڑھتا دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کون ہے ویرو؟؟؟؟الویرا کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے

پرل نے ناسمجھی سے دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل کا اپنی طرف اشارہ پاتے ہی الویرا بری طرح گھبرائی تھی جبکہ شاہ نے

پرل کے اشارے پر الویرا کو محبت بھری نظروں سے دیکھا تھا اور عین اسی

وقت الویرا نے بھی شاہ کو دیکھا تھا ہری اور گرے آنکھوں کا ایک دوسرے سے زوردار تصادم ہوا تھا۔۔

الویرا نے تو بروقت نظریں پھیر لی تھیں جبکہ شاہ نے بھی خود کو سنبھالتے پرل کو دیکھا تھا جو الجھن سے یہ سب معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

۔۔۔۔

الویرا شاہ ویر ملک، میری چڑیا کی بھابھی جان اور میری جاں محبت،....

پرل کو اپنے سائیڈ سے حصار میں لیتے ہوئے اس نے تحمل سے کہا لیکن آخری بات شاہ نے دل میں کہی تھی جبکہ الویرا کے ہاتھ پر اسکی گرفت ذرا ڈھیلی پڑی تھی جسکا فائدہ اٹھاتی وہ یک دم دور ہٹ کی تھی، جسے صرف شاہ اور اسرا ملک نے ہی نوٹ کیا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟ شاہ کے حصار کو توڑتے ہوئے وہ اس کے سامنے کھڑی ہوتی شاکڈ سے چیخی تھی۔۔۔۔۔

****

السلام علیکم ممی!!!!شاپنگ بیگز کے ہمراہ آتی حورین لغاری نے اپنی ممی کو دیکھتے تھکے ہوئے لہجے میں سلام جھاڑا تھااور آکران کے ساتھ رکھے کاؤچ پر بیٹھ گئی تھی۔۔

جبکہ شاپنگ بیگزاس نے سامنے ٹیبل پر رکھ دیئے تھے۔۔۔

مسزلغاری جو صوفے پر بیٹھی ڈائجسٹ کی ورق گردانی کررہی تھی حورین کے سلام کرنے پر چونکی تھی۔۔۔۔

وعلیکم السلام! خیریت تم اتنی جلدی آگئی؟اور پرل کہاں ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں آئی؟؟؟؟؟ڈائجسٹ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے مسز لغاری نے تفکر سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

ان کی فکر بجا تھی کیونکہ جب بھی وہ دونوں شاپنگ کے لیئے جاتی تھیں تو واپس آنے کا راستہ بھول جاتی تھیں اور آج اتنی جلدی الویرا کی واپسی انہیں تشویش میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

فکر ناٹ ممی یار سب ٹھیک ہے بس باہر گرمی زیادہ تھی اس لیئے جلدی آگئے۔۔۔۔

اپنی ممی کو پریشان نا کرنے کے لیئے وہ ٹال مٹول سے کام لے گئی تھی۔۔

حجاب کو اتار کر اس نے ٹیبل پر رکھ دیا تھا جبکہ خود بھی ریلیکس ہوتی اپنا سر صوفے کے اوپری حصے پر ٹکا گئی تھی۔۔

کبریٰ حورین کے لیئے ٹھنڈا پانی لے کر آؤ،..... حورین کی تھکن ملاحظہ کرتے انھوں نے اپنی پرانی ملازمہ کو آواز لگائی تھی۔۔۔

اچھا ممی، ڈیڈی کہاں ہیں آج تو انہیں جلدی آنا تھا؟؟؟؟ چاروں طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے حورین نے استفسار کیا۔۔۔۔۔

تمہارے ڈیڈی عصر کی نماز ادا کرنے گئے ہیں بس آتے ہی ہونگے جب تک تم فریش ہو جاؤ اور بعد میں ہمیں تم اپنی شاپنگ دیکھانا۔،.... حورین کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے مسز لغاری نے نرمی سے کہا۔۔۔ جب کہ ان کی بات کے دوران ہی کبریٰ حورین کو پانی دے کر گئی تھی

۔۔۔۔۔

اوکے ممی جان، جب تک میں فریش ہو کر نماز پڑھتی ہوں آپ میرے لیئے سپیسی نوڈلز تیار کر لیجیئے گا،.... حورین صوفے سے اٹھتی ان کے دونوں گالوں کو کھینچتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

حورین..ن..ن۔۔۔۔اسکی حرکت پر وہ ہمیشہ کی طرح تلملا اٹھی تھیں

۔۔۔۔۔

بائے پرل کی جاناں،....پرل کے الفاظ دوہراتے ہوئے حورین نے ....بھاگنے کی کی تھی،

جبکہ مسز لغاری نے اسکی پشت کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا جس کی پشت پر براؤن بال لہرا رہے تھے۔۔۔۔

ہفتے بعد انکا ٹرپ جانا تھا، جہاں اس ٹرپ کو لے کر وہ خوش تھیں وہی سب افسردہ سے تھے کیونکہ ان دونوں کے دم سے ہی ملک مینشن اور لغاری مینشن کی رونقیں بحال رہتی تھیں۔۔۔

****

Dead but pretty

Dead but pretty

وائلڈ ایگل کی مخصوص دھن پورے جنگل میں گونج رہی تھی۔۔۔۔

بلیک فاریسٹ جنگل جو دن میں ہی ڈراؤنا لگتا تھا اب رات کے وقت تو اس جنگل میں قبر جیسا اندھیرا اور موت جیسا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔

لیکن اس سناٹے میں وائلڈ ایگل کی دھن عجیب سی سنسنی پیدا کر رہی تھی۔۔۔

اسکے بھاری قدموں کی چاپ دور تک سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جوں جوں اس کے قدم بلیک فاریسٹ کے اخراج کی طرف اٹھ رہے تھے ویسے ویسے وائلڈ ایگل کا وجود تخیل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

اور بلیک محل کی اوپری منزل پر موجود الکحول اور مونسٹر یہ منظر دوربین کی مدد سے دیکھ رہے تھے۔۔

انہیں صرف وائلڈ ایگل کی پرچھائی ہی نظر آ رہی تھی لیکن جب یہ پرچھائی بھی غائب ہو گئی تو الکحول بھی بد مزہ ہوتا سیدھا کھڑا ہو گیا اور مونسٹر کے ہاتھ سے بلیک کافی لیتا پینے لگا۔۔۔۔

مجھے اس بندے کی آج تک سمجھ نہیں آئی یہ شخص ہمارے دماغ تک سے کھیل جاتا ہے لیکن ہم اس کے تاثرات تک نہیں جان سکتے،.... ریلنگ سے اپنی پشت ٹکاتے ہوئے الکحول نے مونسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کی نظریں تو وحشت زدہ جنگل میں ٹکی ہوئی تھیں لیکن سوچ کچھ اور رہا تھا۔۔۔۔۔

مونسٹر کو مسلسل خاموش دیکھ الکحول نے اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔۔۔۔

اوہیلو ہوش میں آؤ کیا تم نے ایمزون جنگل میں راج کرنے کا تو خواب نہیں دیکھ لیا دیکھ بھائی مجھے تیری پرواہ ہے اس لیئے کہہ رہا ہوں یہ خواب چھوڑ دے کیونکہ اگر اس افلاطون کو پتا لگ گیا نا تو تمہارا خواب پورا ہونے سے پہلے وہ تمام جنگل برباد کر ڈالے گا،.... ایک ہاتھ میں کافی جبکہ دوسرا ہاتھ مونسٹر کے چوڑے شانے پر رکھتے ہوئے الکحول مصنوعی فکر سے اپنا نیک مشورہ دیتے ہوئے بولا تھا اس کی بکواس پر مونسٹر کی اوشن بلیو آنکھیں سرخ ہوئی تھیں۔۔۔۔

ضبط سے اپنی آنکھیں بند کرنے کے بعد اس نے کھولتے ہوئے اس ڈھیٹ ہڈی کو گھورا جو صرف کبھی کبھار ہی خوش قسمتی سے چپ ہوتا تھا

ہو گئی بکواس،..... الکحول کو گھورتے ہوئے مونسٹر نے غصے سے کہا۔۔۔

اوہ مجھ جیسے نیک صفت لوگوں کی تو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے ایک تو اتنا اچھا مشورہ دیا اوپر سے مجھے ہی غصے سے گھور رہا ہے، ہائے میرے نکے نکے دکھ ،.... اپنی آنکھوں سے نظر نا آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے الکحول نے مصنوعی دکھ سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔

لیکن اس کی بڑبڑاہٹ اتنی بھی آہستہ نا تھی کہ مونسٹر کی تیز سماعتوں تک نا پہنچ پاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا نے اس دنیا میں فضول لوگوں کو بھی بھیجنا تھا،.... کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس نے جلے دل سے کہا تھا۔۔۔

تتم.. تم نے مجھے فضول کہا،... شاکڈ سے اسکا منہ کھل گیا تھا۔۔۔۔۔
منہ بند کرلو کہی مکھی نا چلی جائے،....اپنی کہتے وہ کافی کا مگ لیئے ریلنگ پر اپنی دونوں ہاتھ ٹکا گیا تھا۔۔۔۔

مجھے تم جواب دو تم ایسا کیسے کہے سکتے ہو،....اپنا منہ بند کرتے ہوئے الکحول اس کے ساتھ آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میں نے تمہیں تو نہیں کہا ہاں اگر تمہاری اپنے بارے میں یہی رائے ہے تو میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا،... لاپرواہی سے اپنے شانے اچکاتے ہوئے مونسٹر نے خالی مگ کو دوسری طرف ریلنگ پر ہی رکھ دیا۔۔۔۔
میں وائلڈ ایگل سے تمہاری شکایت کروں گا،....اس نے بالکل اسی طرح کہا جب ایک ٹیچر اپنے سٹوڈنٹ کو مارے اور بچہ کہہ کہ میں اپنی مما کو گھر جا کر بتاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی کردو مسٹر الکحول جو بھی شکایت کرنی ہے، لیکن مونسٹر کی شکایت کرنے سے پہلے بتاتا چلوں کہ مونسٹر نے کچھ بھی غلط نہیں کہا،.... بلیک محل میں وائلڈ ایگل کی پراسرار آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں وائلڈ ایگل کی غیر متوقع آواز پر الکحول سٹپٹایا تھا وہی لان میں ٹہلتے جانور وائلڈ ایگل کی آواز پر خوف سے کانپے تھے،۔۔۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل کی کہی گئی بات پر مونسٹر کا بے لگام قہقہہ لگا تھا۔۔۔۔

جبکہ الکحول نے نروٹھی محبوبہ کی طرح اپنا چہرہ پھیر لیا تھا۔۔۔

اس بندے کو کام کے دوران بھی سکون نہیں ہے، مطلب حد ہے بندے کی کوئی پرائیویسی بھی ہوتی ہے لیکن نہیں وائلڈ ایگل کو تو بس میری بے عزتی کرنے کا موقع چاہیئے،... اپنے نتھنے پھلائے الکحول دل ہی دل میں بولا تھا۔۔۔

بیہیوالکحول،....اس دفعہ وائلڈ ایگل کی آواز سرد تھی جسے سنتا وہ جھر جھری لے کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

****

بلیک فاریسٹ سے وائلڈ ایگل کا وجود تخیل ہوتے ہی ایسکیپ نائٹ کلب کے سامنے تقریباً سنسان جگہ پر نمودار ہوا۔۔۔۔۔

بلیک اوورکوٹ میں ملبوس اس نے اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹس میں پھنسا رکھے تھے جبکہ چہرہ رومال سے ڈھکا ہوا تھا جس کی وجہ سے وائلڈ ایگل کی صرف بلیک دیپ آئیز روشن تھیں۔۔۔۔۔

رات کے وقت نائٹ کلب سے نکلتی کلر پیٹرن لائیٹس اس خاموش ایریا کو منور کر رہی تھی۔۔۔۔

لیکن حیرت انگیز حد تک ان لائیٹس کے باوجود وائلڈ ایگل کا وجود سیاہی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

ایسکیپ نائٹ کلب کے اندر برپا ہوئے بد تمیز شور کی آوازیں وائلڈ ایگل کی سماعتوں کو گراں گزر رہی تھیں۔۔۔۔۔

Dead but pretty

وائلڈ ایگل کے منہ سے نکلی مخصوص دھن نے پورے نائٹ کلب کو اپنے حصار میں لیئے تھا۔۔۔۔۔۔

Dead but pretty

تمہاری بربادی کا آغاز شروع ہو گیا، اب بس دیکھتے جاؤ وائلڈ ایگل کا کمال ،..... بلیک دیپ نظریں کلب کی اونچی عمارت پر جمائے وائلڈ ایگل اپنے ہونٹوں پر پراسرار مسکراہٹ لاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

Dead but pretty

یہ الفاظ میرے لیئے خاص ہیں جو میں صرف خاص لوگوں پر ہی اپلائے کرتا ہوں اور ویسے بھی تم تو میرے خاص سے خاص دشمن ہو دا نقلی بوس آف سٹرے کڈز،...۔۔۔۔اپنی آنکھوں میں سٹرے کڈز کے بوس کو چہرہ لیئے وہ دلکشی سے بولا اور اسکی اس دلکشی میں موت پناہ تھی۔۔۔

لیکن مجھے کلب میں موجود دوسرے لوگوں کا بھی افسوس ہو گا، بچارے آئے عیاشی کرنے تھے موت کو دعوت دے گئے،..... وائلڈ ایگل نے

افسوس کرتے ہوئے کہا، ہاں یہ بات الگ تھی کہ اس کے دل میں ذرا برابر بھی افسوس نا تھا کیونکہ اندر موجود مخلوق رحم کے ذرا برابر بھی قابل نا تھی

وائلڈ ایگل کی آنکھوں کا رنگ بدل رہا تھا جب الکحول کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی اور وائلڈ ایگل نے اپنی آنکھوں کا رنگ سنہری سے بلیو کر دیا تھا۔۔۔

یہ انسان کبھی نہیں سدھر سکتا،....ان سے بات کرنے کے بعد وائلڈ ایگل نے الکحول کے بارے میں کہتے ہوئے اپنا سر جھٹکا تھا،۔۔۔۔۔۔

اور اپنی توجہ دوبارہ کلب کی عمارت پر مرکوز کی تھی۔۔۔

بغیر دیری کے اسکی آنکھوں کا رنگ بلیو سے سنہری ہو گیا تھا۔۔۔

بغیر دیری کے وائلڈ ایگل کی آنکھوں کا رنگ بلیو سے سنہری ہو گیا تھا

ایسکیپ نائٹ کلب کے اندر موجود لوگ باہر کھڑی موت سے بے نیاز جھومنے میں مصروف تھے------

انجان تو باہر پھرتے لوگ بھی تھے-----

Dead but pretty

وائلڈ ایگل کے ہونٹوں سے جو نہی یہ الفاظ گونجے ویسے ہی ایسکیپ نائٹ کلب اپنی پوری اونچائی سے زمین بوس ہوئی تھی-----

اندر موجود لوگوں کو چیخنے کا موقع تک نا ملا تھا اور دنیائے فانی سے کوچ کر گئے تھے----------

اس تباہ شدہ عمارت کی دھول کئی حد تک اڑی تھی،۔۔۔۔۔

باہر کھڑے لوگوں پر سکتہ طاری ہو گیا،۔۔۔

وہ شاکڈ کی سی حالت میں تباہ شدہ ایسکیپ نائٹ کلب کے سامنے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔

سب لوگوں میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔۔۔۔

اور کیوں نا مچتی یہ سب کچھ غیر معمولی تو نا تھا کہ وہ عمارت جو پچھلے کئی سالوں سے کھڑی تھی وہ ایک ہی جھٹکے میں نست و نابود ہو گئی تھی

۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل تو اپنا کام سرانجام دے کر جا چکا تھا لیکن پیچھے موجود لوگوں کے دلوں میں ایک نامعلوم خوف بیٹھا گیا تھا۔۔۔۔۔

Dead but pretty

تباہ شدہ عمارت کو دلچسپی سے دیکھتے ہوئے وائلڈ ایگل اپنی سیٹی کی مخصوص دھن بجاتا ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا،..........

****

آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ نیوز جرمنی کے ہر چینل پر نشر ہو گئی تھی

....

لوگ سوال پر سوال کر رہے تھے لیکن کسی کے پاس بھی اس سوال کا جواب تک نا تھا.........

وائٹ پیلیس کے جدید فرنشڈ کمرے میں اس وقت خاموشی کا راج تھا(طوفان سے پہلے کی خاموشی) صرف دیوار گیر ایل ای ڈی پر نشتر ہوتی لیو نیوز کی آواز چاروں طرف گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

ایل ای ڈی پر اپنی وحشت زدہ نظریں جمائے رائٹگن کے ہاتھ میں وائن کا گلاس چھناکے سے ٹوٹا اپنی کرچیاں جگہ جگہ پھیلا گیا تھا اس کے زخمی ہاتھ سے گہرا سیال مائع گرتا نیچے ماربل کے فرش کو داغدار کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ تکلیف اس تکلیف سے کم تھی جو یہ نیوز کو دیکھ کر ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

اسکے سالوں سے کی گئی یہ محنت لمحوں میں ہی تباہ ہو گئی تھی۔۔۔

جھٹکے سے صوفے سے اٹھتے ہوئے اس نے ساتھ رکھا گلدان اٹھا کر دیوار میں دے مارا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

باہر کھڑے گارڈز اپنے سنگ دل مالک کے غصے پر تھر تھر کانپ رہے تھے

کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اندر جائیں اور اس کا غصہ ٹھنڈا کریں

بہت کھیل لیا تم نے اپنا کھیل وائلڈ ایگل، اب میں کھیلوں گا تمہارے ساتھ، تم کیا سمجھتے ہو کہ میری شہرت کو دفنا کر، میرے بندوں کو میرے رائٹ ہینڈ کو مار کر تم بازی جیت گئے ہو، ہاہاہاہا،... اپنے زخمی ہاتھ کو عجیب نظروں سے دیکھتے وہ آخر میں قہقہہ لگاتے ہوئے بولا---

اسکی عمر تقریباً پچاس سال تھی لیکن اس عمر میں بھی اس نے خود کو مین ٹین رکھا ہوا تھا۔۔۔

چھت پر لٹکے بڑے سائز کے فانوس سے نکلتی سلور لائٹس پورے کمرے میں اپنی چمک پھیلا رہی تھی۔۔۔۔

نہیں وائلڈ ایگل نہیں بالکل نہیں، تم چاہے سٹرے کڈز کے کتنے بھی ممبر کو کیوں نا مار لو جیت صرف اور صرف میری ہو گی، اور اس جیت کا ذریعہ میرا بیٹا بنے گا،۔۔۔۔۔..... اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے وہ چاروں طرف گھومتے ہوئے وحشت زدہ سا بولا تھا۔۔۔۔

بس انتظار ہے تو مجھے اس خاص گھڑی کا جب میں تم پر ایسا وار کروں گا کے تم بلبلانے کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکو گے، کچھ بھی نہیں،.... وائلڈ ایگل

کی حقیقت سے باخبر ہونے کے باوجود بھی اسے یقین تھا کہ جیت اسکی ہو گی ، لیکن دلانے والا اسکا بیٹا ہو گا، جسکی دہشت سے وہ خود بھی ڈرتا تھا۔۔۔
آج رات ایسکیپ نائٹ کلب میں نیویارک سے تقریباً دو گینگسٹرز آئے تھے جنہوں دابوس آف سٹڑے کڈز سے اسلحہ اور دوسرے غیر قانونی کاموں کی ڈیکنگ کرنی تھی۔۔۔۔۔۔
لیکن وائلڈ ایگل کی مہربانی سے اسکے خاص آدمی تو کیا کلب تک نا بچہ تھا

۔۔۔۔

اور دابوس آف سٹڑے کڈز (رانٹگن) کے ناپاک ارادوں پر پانی پھر گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

****

بیہیوالکحول،.....اس دفعہ وائلڈ ایگل کی آواز سرد تھی جسے سنتا وہ جھرجھری لے کر رہ گیا۔۔۔۔

میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا وائلڈ ایگل کچھ بھی تو نہیں،.... کھسیانی ہنسی سے کہتے ہوئے الکحول مونسٹر کو دیکھنے لگا جو آسمان کو چھوتے درختوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

لیکن اس کی سائیڈ سمائل الکحول کو جلتے توے پر بیٹھا گئی تھی۔۔۔

تمہیں زیادہ ہنسی نہیں آرہی ہے، کیا میں تمہاری بتیسی بند کرنے میں مدد کروں ہاں،.... کسی پہلوان کی طرح اپنے گمشدہ کف لنکس کرتے ہوئے وہ مصنوعی غصے سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ مونسٹر نے الکحول کے غصے کو خاطر میں نالاتے ہوئے اب کی بار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا،....اس کے دیکھا دیکھی الکحول بھی خود پر قابو کھوتے ہوئے کھل کر ہنسنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

ہنسنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں پانی جمع ہو گیا تھا لیکن پھر بھی ہنس رہے تھے۔۔۔۔

ان دونوں کے نا ختم ہونے والے قہقہے سنسان ماحول میں عجیب سی کیفیت پیدا کر رہے۔۔۔۔۔

کیا تم دونوں پاگل ہو گئے ہو،..... وائلڈ ایگل کی آواز میں د باد با غصہ پناہ تھا۔۔

کیا تم دونوں پاگل ہو گئے ہو؟؟؟؟؟ وائلڈ ایگل کی آواز میں د باد با غصہ پناہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ دونوں اپنے پیچھے وائلڈ ایگل کی موجودگی سے یکسر انجان اب بھی صرف اس کی جادوئی وائس سمجھ رہے تھے۔۔۔۔۔

یہ بندہ نا خود ہنستا ہے نا ہی ہمیں ہنسنے دیتا ہے،.....اپنے کان کی لو کھجاتے ہوئے مونسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

مونسٹر کی بات پر وائلڈ ایگل نے اپنے لب بھینچے تھے اور ان دونوں کو خاموش نا ہوتا دیکھ جادو سے ان کے منہ بند کر دیئے تھے۔۔۔۔

یک دم ماحول خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔

اوں اوں اوں،....ان دونوں کو ایسے لگ رہا تھا جیسے کہ ان کی ہونٹوں پر گوند چسپا کر دی گئی ہو۔۔۔۔

الکحول اور مونسٹر نے ایک دوسرے کو بے بس نظروں سے دیکھا اور پلٹ کر اس دیو کو دیکھنے لگے جو اپنی ڈارک آنکھوں سے انہیں ہی گھور رہا تھا

اوں اوں،.... الکحول نے لاچاری سے وائلڈ مین سے درخواست کی تھی،

--------.......

آج رات تم دونوں یہی پر سڑو گے خبردار جو تم دونوں نے بلیک محل کے اندر قدم رکھا ورنہ ہڈیاں توڑنے میں مجھے بہت مزہ آتا ہے،..... ان کو سزا سناتے وہ پلٹ کر چلا گیا-----------

پیچھے وہ صدمے کی سی حالت میں گوں گوں کرتے رہ گئے تھے-----

لیکن اب کوئی فائدہ نا تھا اس لیئے انہیں اس تھرتھراتی سردی میں سونا پڑا

****

ڈائننگ ہال میں اتنے افراد کے باوجود خاموشی تھی،

ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھے سب افراد کی نظریں پرل ملک پر جمی ہوئی تھی جو کسی گہری سوچ میں گم تھی۔۔۔۔۔

پرل ملک کو یہی صدمہ لگا ہوا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی شادی پر ڈانس نہیں کر سکے گی، ڈانس کرنے کا خواب تو حورین لغاری کا بھی ٹوٹا تھا۔۔۔۔

اپنے بھائی کی شادی کا انتظار سب سے زیادہ ایک بہن کو تو ہی ہوتا ہے لیکن پرل کے ویرو نے انوکھا نکاح کر کے اسکے ارمانوں پر پورا سیلاب پھیر دیا تھا ۔۔۔۔۔۔

پرل میری جان، پلیز مان جاؤ نا، دیکھو ابھی میں نے صرف نکاح کیا ہے ولیمہ میں تمہارے ٹرپ کے بعد دھوم دھام سے کروں گا، پھر تم دونوں جتنا چاہے میری شادی انجوائے کرنا۔۔۔۔ پرل کے گرد اپنے بازوں کا ہار بنائے شاہ ویر ملک نے نرمی و پیار سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدیل ملک، اسرا ملک اور الویرا شاہ ویر ملک بس ان دونوں بہن بھائی کا

روٹھنا منانا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

الویرا تو زندگی میں پہلی بار بہن بھائی کا ایسا پیار دیکھ رہی تھی، انہیں دیکھتے

ہوئے الویرا کو اپنے بھائی کی شدید کمی کا احساس ہوا تھا، لیکن وہ اپنے رب کی

رضا میں راضی ہونا جانتی تھی۔۔۔۔

.... ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے پھر میں مانو گی،

پرل کی بات پر شاہ اس سے الگ ہوتا پرل کے سامنے ٹیبل سے ٹیک لگا کر

کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

عدیل ملک اور اسرا ملک نے اب اس معاملے میں دلچسپی لی تھی جبکہ الویرا کا

سانس منتشر ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا شرط؟؟؟؟،... پرل کی ہری آنکھوں میں اپنی ہری آنکھیں گاڑے شاہ

نے تجسّس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

شاہ کے سوال پر پرل اپنی جگہ سے اٹھتی الویرا کی طرف بڑھی،۔۔۔

اسے اپنی طرف آتا دیکھ الویرا گھبراہٹ کے مارے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنکھوں میں حیرانگی لیئے شاہ پرل کو دیکھنے لگا جو الویرا کے نزدیک ہوتی اسے اپنے گلے لگا گئی۔۔۔۔

پرل کی وارفتگی پر الویرا مبہوت ہوئی تھی جبکہ وہ تینوں ہلکہ سا مسکرائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

اپنی پرل کی نزم، محبت بھری طبیعت سے واقف جو تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوں تو میری شرط یہ ہے کہ،....الویرا کے گلے لگے ہی اس نے اپنی بات میں سپیس کریٹ کیا تھا۔۔۔۔

الویرا نے خود میں ہمت پیدا کرتے ہوئے اس کی پشت پر اپنے ہاتھ باندھے تھے۔۔۔۔

پرل ملک تو الویرا شاہ ویر ملک کو پہلی ہی نظر میں بھا گئی تھی، اس لیئے پرل کی اس گرم جوشی پر اس کا دل خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اب بتا بھی دو یارا،۔۔۔ان دونوں کو دیکھتے ہوئے شاہ نے جلد بازی میں کہا تھا، اسے کیا پتا تھا کہ اسکی یہی جلد بازی اسے ہی نقصان میں مبتلا کرنے والی ہے۔.....

اگر میرے ویرو کو اتنی ہی جلدی ہے تو سنیئے میری شرط جب تک آپ دونوں کا ولیمہ نہیں ہو جاتا تب تک الویرا آپی میرے ساتھ میرے ہی کمرے میں رہیں گی، اگر کسی کو اعتراض ہے تو، آئی ڈونٹ کیئر،......

الویرا سے الگ ہو کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے وہ کمال بے نیازی سے بولی۔۔۔۔

صیح جا رہی ہو بیٹا جی،... شاہ کی شاکڈ حالت کو دیکھتے ہوئے عدیل ملک نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا تھا کچھ یہی حال اسرا ملک کا بھی تھا،
لیکن اپنے بیٹے کی حالت پر انہیں افسوس بھی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم مذاق کر رہی ہو پرنسز،...پرل کے بے نیاز روپ کو دیکھتے ہوئے شاہ نے مصنوعی ہنسی ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

بالکل بھی نہیں، مما آپ میرا اور آپی کا ڈنر کمرے میں بھیج دیجیئے گا،.... اسرا ملک کو کہہ کر وہ الویرا کو ساتھ کھینچتی اپنے کمرے میں لے گئی۔۔۔۔

مما،...ان دونوں کو جاتا دیکھ شاہ نے اسرا ملک کو دیکھتے ہوئے احتجاجی لہجے میں کہا تھا لیکن وہ محض اپنا کندھا اچکاتی چلی گئی تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹھو ڈنر کرو،.... شاہ کو بت بنا دیکھ عدیل ملک نے اپنا گلہ کھنکارتے ہوئے اسے حکم دیا تھا جسے سنتے ہوئے شاہ کو ناچار اپنی جگہ پر بیٹھنا پڑا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

******

پرل کے کمرے میں داخل ہوتی الویرا مسمرائز ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورا کمرہ لائٹ پرل کلر سے ڈیکوریٹیڈ تھا۔۔۔۔
جبکہ شاہ کے کمرے میں لائٹ گرے کلر کا تھیم استعمال کیا گیا تھا،۔۔۔
اگر شاہ ویر ملک کا کمرہ لاجواب تھا تو پرل ملک کا کمرہ بے مثال تھا۔۔۔۔

کیا آپ مجھ سے باتیں نہیں کریں گی،...پرل جو کب سے خود ہی بولے جا رہی تھی الویرا کی خاموشی کو نوٹس کرتے ہوئے بولی۔۔۔
الویرا جو محویت سے اس زندہ دل لڑکی کو دیکھے جا رہی تھی پرل کی بات پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔
ننہیں.....وہ..ہ،..الویرا کا کانفیڈنس شروع سے ہی لو تھا اب بھی وہی ہوا تھا۔۔۔

وہ دونوں گول بیڈ پر بیٹھے تھے جس کے ارد گرد ہاف وائٹ اور لائٹ پرپل کلر کے پردے گرائے گئے تھے۔۔۔

اٹس اوکے بھابھی، آج میں باتیں کر لیتی ہوں اور آئیندہ آپ کر لیجیئے گا

،....اس نے جیسے سلوشن بتایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل کے بھابھی بولنے پر الویرا کے مسکراتے لب سکڑے تھے،اس نے نا محسوس طریقے سے اپنے ہاتھ مسلے تھے۔۔۔۔

کوئی مسئلہ ہے بھابھی ؟؟؟پرل الویرا کے چہرے پر چھائی سنجیدگی کو دیکھتے تفکر سے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

و۔۔ہ۔۔تتم مجھے۔۔آپی۔۔بلاسکتی۔۔ہو۔۔۔کیا؟؟،۔۔۔الویرا نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

الویرا کے سوال پر پرل نے گہری نظروں سے اسکی گرے آنکھوں میں دیکھا تھا جس پر الویرا نے جلدی سے اپنی نظریں چڑائی تھیں،پرل کو اچانک کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا تھا لیکن فلحال وہ کچھ بھی پوچھ کر الویرا کو انکمفرٹیبل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

اوکے تو آج سے میں آپ کو آپی بلاؤں گی لیکن مستقبل کا کوئی بھروسہ نہیں،.... پرل نے اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے کہا تھا اسکی بات پر الویرا پرسکون سا مسکرائی تھی۔۔،۔۔۔

کمرے میں اندر داخل ہوتی اسرا ملک کو دیکھتے جہاں الویرا نروس ہوئی تھی وہی پرل جی جان سے مسکرائی تھی۔۔۔

الویرا کا نروس ہونا ان دونوں ماں بیٹی نے فوراً بھانپ لیا تھا۔۔۔

میری بیٹیاں کونسی باتیں کررہی ہیں،... کھانے کی ٹرے کو بیڈ پر رکھنے کے بعد وہ خود بھی ان کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہی مما میری الویرا آپی سے بھی دوستی ہو گئی ہے،۔۔۔۔۔۔۔اپنی مما کے سائیڈ حصار میں سماتی وہ اشتیاق سے بولی۔۔۔۔۔۔

ان دونوں کو دیکھتے الویرا کی آنکھیں اپنی ماں کی یاد پر دوبارہ نم ہوئی تھیں

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

یہاں آؤ بچے،۔۔۔۔ایک سائیڈ پر پرل کو اپنے حصار میں لیئے انہوں نے دوسرا بازوں الویرا کے لیئے وا کیا تھا جسے دیکھتی وہ جھجھکتے ہوئے ان کے حصار میں آن سمائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا میری بیٹی مجھے یہ بتائے گی کہ آپ دونوں کا نکاح کیسے ہوا، کیونکہ جس حال میں شاہ آپ کو یہاں لے کر آیا تھا وہ سب نظر انداز کرنے کے قابل نہیں تھا،۔۔۔۔۔ان دونوں کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے آسرا ملک نے نرمی سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

پرل نے ماں کی بات پر الویرا کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر ایک ساتھ کئی رنگ آکر گزرے تھے۔۔۔۔

جبکہ مسز عادل کے سوالوں پر الویرا کی رنگت متغیر ہوئی تھی اسے شدت سے اپنے خسارے کا اندازہ ہوا تھا، کچھ لمحوں تک خود پر قابو پانے کے بعد وہ بتانا شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ جوں جوں بتاتی گئی تھی ویسے وایسے صدا کی ایموشنل بندی کے آنسو اسرا ملک کے کندھے میں جذب ہوتے گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسرا ملک کو بھی افسوس ہوا تھا اس بچی نے کیا کیا نہیں سہا تھا، اب انہیں اپنے بیٹے کے فیصلے پر فخر محسوس ہوا تھا۔۔۔

دروازے کے باہر کھڑے عدیل ملک نے بھی ایک افسوس بھری نظر دروازے پر ڈالی تھی اور جیسے آئے تھے وایسے ہی خاموشی سے چلے گئے تھے۔۔۔۔

اپنے ماضی کو چھپاتے اس نے آج کل کی ساری روداد سنا ڈالی تھی۔۔۔۔

آنسو تو تینوں کی آنکھوں میں تھے لیکن غم الویرا کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الویرا کے خاموش ہوتے ہی چاروں طرف خاموشی چھا گئی تھی صرف پرل کی سوں سوں کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج سے میری دو بیٹیاں ہیں ایک الویرا شاہ ویر ملک اور دوسری پرل ملک، اور میری بیٹی آج سے مجھے پرل کی طرح مما ہی بلائے گی چلو مجھے اب کہو مما ،...انہوں نے بالکل ایک بچے کی طرح اسے بہلایا تھا کہ وہ دونوں آنسو بھری آنکھوں سے ہنس دیئے تھے۔۔۔۔۔

مما،...الویرا کے مترنم الفاظ سنتے اسرا ملک نے صدقے واری ہوتے اسکی پیشانی چومی تھی جس کی دیکھا دیکھی پرل نے بھی اس کے دونوں ملائم گالوں پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔

ان دونوں کے ایسے والہانہ اظہار پر الویرا کے گال بلش ہوئے تھے جبکہ دل میں ایک نامحسوس سکون اترا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما آپی تو بالکل میری عمر وجاناں کی طرح بلش کرنے لگ گئی اوو سو سویٹ ،....اسکے دونوں گالوں کو کھینچتے پرل شرارت سے بولی تھی۔۔۔

اس شرارتی گڑیا کی حرکت پر الویرا نے بھی اس کے گال کھینچے تھے،

۔۔۔۔۔۔

اس نے یہ عمل بے اختیاری میں کیا تھا کیونکہ اس پری ڈول کے گلابی گال ہی ایسے تھے کہ کوئی بھی اسے کھینچنا پسند کرتا اور اس وجہ سے تو اسکے گال مزید پھول رہے تھے، اپنے بے اختیاری میں کیئے گئے عمل پر الویرا نے شرمندہ ہوتے یکلخت اپنے ہاتھ نیچے کر لیئے تھے،۔۔۔

آپی آپ نے اپنے ہاتھ نیچے کیوں کیئے، کیا میرے گال رف ہیں،....اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پرل نے معصومیت سے کہا جس پر الویرا نے اپنا سر نا میں ہلاتے پرل کے گال سہلائے تھے۔۔۔۔۔

اچھا بچو باتیں ہوتی رہیں گی پہلے آپ دونوں کھانا کھالو، میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں،.......ان دونوں کی پیشانیاں چومتے ہوئے وہ ہدایت دیتی کمرے سے نکل گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے ان دونوں نے بھی ہنستے ہوئے کھانا کھایا تھا،اور نماز پڑھ کر پر لیٹ گئی تھیں۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں پری،...پرل کی طرف رخ کرتے ہوئے الویرا نے نرم لہجے میں اجازت لی تھی۔۔۔

....ایک نہیں دو پوچھیں، بندی ہمہ تن گوش ہے،

نیچے شاہ تمہارے کونسے ٹرپ کی بات کر رہا تھا؟؟؟؟پرل کی کانچ جیسی ہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے الویرا نے شاہ کا نام ذرا جھجھکتے ہوئے لیا تھا ۔۔۔لیکن خوش قسمتی سے پرل نے یہ محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔۔

ایک ویک بعد ہماری یونیورسٹی سے سیکنڈ ائیر اور دوسری بڑی کلاسوں کا ٹرپ جارہا ہے،....اپنے ٹیڈی بیئر کو خود میں بھینچے پرل نے جوش سے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں،؟؟؟اس کے جانے کا سن کر وہ افسردہ ہوئی تھی، جسے پرل نے فوری نوٹ کرلیا تھا،۔۔۔۔۔۔

بلیک فاریسٹ،...پرل کے بتانے پر الویرا کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔۔

بلیک...فا..ریسٹٹ..،اس نے اٹکتے ہوئے بمشکل یہ بات دوہرائی تھی

۔۔۔۔

الویرا کی پتلی ہوتی حالت کو محسوس کرتے پرل نے اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔۔۔

پرل ملک تو سو گئی تھی لیکن الویرا اپنی نئی بنی بہن کی فکر میں ہلکان ہوئی جارہی تھی۔۔۔۔

سو جایئے آپی، فکر مت کریں آپ کی بہن بہت بہادر ہے،.... نیم غنودگی میں الویرا کا دھندلا نظر آتا چہرہ دیکھتے ہوئے پرل نے اپنا فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا تھا اور نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ دونوں کچھ گھنٹے پہلے ہی ملی ہیں، اب وہ دونوں ایسے باتیں کر رہی تھیں جیسے کہ وہ شروع سے ہی بہنیں ہوں،۔۔۔

پرل کی بات پر وہ بھی اپنے مخلص دل میں اسکی فکر لیئے اس نئی جگہ پر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اور اسکی یہ کوشش رات کے ایک بجے کامیاب ہو ہی گئی تھی۔۔۔۔

****

پنچنگ پر پنچنگ مارتے اس کا پورا وجود پسینے سے تر ہو گیا تھا، اس وقت وہ بھاری ورزشی وجود صرف بلیک پینٹ میں

ملبوس تھا پنچنگ کرنے سے اسکے مسلز حد سے زیادہ پھول گئے تھے،
چاکلیٹی بال پسینے کی وجہ سے بے ترتیبی سے ماتھے پر پھیلے ہوئے تھے، کنپٹی
کی ابھری ہوئی وینز اسکے شدید غصے کو ظاہر کر رہی تھیں۔

۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس میں ہلکی سی تاریکی پھیلی ہوئی تھی، پورے
کمرے میں جگہ جگہ جدید آلات رکھے ہوئے تھے،۔۔۔
پنچنگ کرنے والے وجود کے عین سامنے دیوار سے ایک وجود ٹیک لگائے
کھڑا اسے ہی افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جس کے وجود سے پسینہ
کسی پانی کی طرح شفاف ماربل کی زمین پر ٹپک رہا تھا،۔۔۔۔
بس کردو میکس کیوں خود کو اتنا تکلیف پہنچا رہے ہو، اگر جرمنی نہیں جانا
چاہتے تو مت جاؤ، کسی میں اتنا دم نہیں کہ میکس ول کو مجبور کر سکے،......
دیوار سے ٹیک چھوڑ کر وہ دوسرا وجود اسکے قریب آتے ہوئے نرمی سے بولا
تھا، لیکن اسکی بات پر مقابل نے ذرا برابر بھی کان نا دھرے تھے بلکہ اس

نے پنچنگ سپیڈ مزید تیز کر دی تھی، اب تو اسکے ہاتھ سے شاید خون رسنا بھی شروع ہو گیا تھا۔۔۔

کمرے میں اندر داخل ہوتی اسراملک کو دیکھتے جہاں الویرا نروس ہوئی تھی وہی پرل جی جان سے مسکرائی تھی۔۔۔

الویرا کا نروس ہونا ان دونوں ماں بیٹی نے فوراً بھانپ لیا تھا۔۔۔۔

میری بیٹیاں کونسی باتیں کر رہی ہیں،... کھانے کی ٹرے کو بیڈ پر رکھنے کے بعد وہ خود بھی ان کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہی مما میری الویرا آپی سے بھی دوستی ہو گئی ہے،..۔۔۔۔۔۔اپنی مما کے سائیڈ حصار میں سماتی وہ اشتیاق سے بولی۔۔۔۔۔

ان دونوں کو دیکھتے الویرا کی آنکھیں اپنی ماں کی یاد پر دوبارہ نم ہوئی تھیں

یہاں آؤ بچے،....ایک سائیڈ پر پرل کو اپنے حصار میں لیئے انہوں نے دوسرا بازوں الویرا کے لیئے وا کیا تھا جسے دیکھتی وہ جھجھکتے ہوئے ان کے حصار میں آن سمائی تھی---------

کیا میری بیٹی مجھے یہ بتائے گی کہ آپ دونوں کا نکاح کیسے ہوا، کیونکہ جس حال میں شاہ آپ کو یہاں لے کر آیا تھا وہ سب نظر انداز کرنے کے قابل نہیں تھا،......ان دونوں کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے آسرا ملک نے نرمی سے استفسار کیا تھا---

پرل نے ماں کی بات پر الویرا کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر ایک ساتھ کئی رنگ آکر گزرے تھے----

جبکہ مسز عادل کے سوالوں پر الویرا کی رنگت متغیر ہوئی تھی اسے شدت سے اپنے خسارے کا اندازہ ہوا تھا، کچھ لمحوں تک خود پر قابو پانے کے بعد وہ بتانا شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ جوں جوں بتاتی گئی تھی ویسے وایسے صدا کی ایموشنل بندی کے آنسو اسرا ملک کے کندھے میں جذب ہوتے گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اسرا ملک کو بھی افسوس ہوا تھا اس بچی نے کیا کیا نہیں سہا تھا، اب انہیں اپنے بیٹے کے فیصلے پر فخر محسوس ہوا تھا۔۔۔

دروازے کے باہر کھڑے عدیل ملک نے بھی ایک افسوس بھری نظر دروازے پر ڈالی تھی اور جیسے آئے تھے وایسے ہی خاموشی سے چلے گئے تھے۔۔۔۔

اپنے ماضی کو چھپاتے اس نے آج کل کی ساری روداد ارسنا ڈالی تھی۔۔۔

آنسو تو تینوں کی آنکھوں میں تھے لیکن غم الویرا کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

الویرا کے خاموش ہوتے ہی چاروں طرف خاموشی چھا گئی تھی صرف پرل کی سوں سوں کی آواز آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج سے میری دو بیٹیاں ہیں ایک الویرا شاہ ویر ملک اور دوسری پرل ملک، اور میری بیٹی آج سے مجھے پرل کی طرح مما ہی بلائے گی چلو مجھے اب کہو مما ،...انہوں نے بالکل ایک بچے کی طرح اسے بہلایا تھا کہ وہ دونوں آنسو بھری آنکھوں سے ہنس دیئے تھے۔۔۔۔

مما،...الویرا کے مترنم الفاظ سنتے اسرا ملک نے صدقے واری ہوتے اسکی پیشانی چومی تھی جس کی دیکھا دیکھی پرل نے بھی اس کے دونوں ملائم گالوں پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

ان دونوں کے ایسے والہانہ اظہار پر الویرا کے گال بلش ہوئے تھے جبکہ دل میں ایک نامحسوس سکون اترا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما آپی تو بالکل میری عمرو جاناں کی طرح بلش کرنے لگ گئی اوو سو سویٹ ،....اسکے دونوں گالوں کو کھینچتے پرل شرارت سے بولی تھی۔۔۔
اس شرارتی گڑیا کی حرکت پر الویرا نے بھی اس کے گال کھینچے تھے،

۔۔۔۔۔۔

اس نے یہ عمل بے اختیاری میں کیا تھا کیونکہ اس پری ڈول کے گلابی گال ہی ایسے تھے کہ کوئی بھی اسے کھینچنا پسند کرتا اور اس وجہ سے تو اسکے گال مزید پھول رہے تھے،اپنے بے اختیاری میں کیئے گئے عمل پر الویرا نے شرمندہ ہوتے یکلخت اپنے ہاتھ نیچے کر لیئے تھے،۔۔۔
آپی آپ نے اپنے ہاتھ نیچے کیوں کیئے،کیا میرے گال رف ہیں،....اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے پرل نے معصومیت سے کہا جس پر الویرا نے اپنا سر نا میں ہلاتے پرل کے گال سہلائے تھے۔۔۔۔۔

اچھا بچو باتیں ہوتی رہیں گی پہلے آپ دونوں کھانا کھالو، میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں،.......ان دونوں کی پیشانیاں چومتے ہوئے وہ ہدایت دیتی کمرے سے نکل گئی تھیں-----------

پیچھے ان دونوں نے بھی ہنستے ہوئے کھانا کھایا تھا،اور نماز پڑھ کر پر لیٹ گئی تھیں-------

ایک بات پوچھوں پری،...پرل کی طرف رخ کرتے ہوئے الویرا نے نرم لہجے میں اجازت لی تھی----

....ایک نہیں دو پوچھیں، بندی ہمہ تن گوش ہے،

نیچے شاہ تمہارے کونسے ٹرپ کی بات کر رہا تھا؟؟؟؟پرل کی کانچ جیسی ہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے الویرا نے شاہ کا نام ذرا جھجھکتے ہوئے لیا تھا ----لیکن خوش قسمتی سے پرل نے یہ محسوس نہیں کیا تھا----

ایک ویک بعد ہماری یونیورسٹی سے سیکنڈ ائیر اور دوسری بڑی کلاسوں کا ٹرپ جا رہا ہے،....اپنے ٹیڈی بیئر کو خود میں بھینچے پرل نے جوش سے کہا تھا۔۔۔۔

کہاں،؟؟؟اس کے جانے کا سن کر وہ افسردہ ہوئی تھی، جسے پرل نے فوری نوٹ کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

بلیک فاریسٹ،...پرل کے بتانے پر الویرا کی آنکھیں پھیلی تھی۔۔۔۔

بلیک...فا..ریسٹٹ..،اس نے اٹکتے ہوئے بمشکل یہ بات دوہرائی تھی

۔۔۔۔

الویرا کی پتلی ہوتی حالت کو محسوس کرتے پرل نے اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔۔۔

پرل ملک تو سو گئی تھی لیکن الویرا اپنی نئی بنی بہن کی فکر میں ہلکان ہوئی جا رہی تھی۔۔۔۔

سو جایئے آپی، فکر مت کریں آپ کی بہن بہت بہادر ہے،.... نیم غنودگی میں الویرا کا دھندلا نظر آتا چہرہ دیکھتے ہوئے پرل نے اپنا فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا تھا اور نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

لگ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ دونوں کچھ گھنٹے پہلے ہی ملی ہیں،اب وہ دونوں ایسے باتیں کر رہی تھیں جیسے کہ وہ شروع سے ہی بہنیں ہوں،۔۔۔

پرل کی بات پر وہ بھی اپنے مخلص دل میں اسکی فکر لیئے اس نئی جگہ پر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اور اسکی یہ کوشش رات کے ایک بجے کامیاب ہو ہی گئی تھی۔۔۔۔

****

پنچنگ پر پنچنگ مارتے اس کا پورا وجود پسینے سے تر ہو گیا تھا،اس وقت وہ بھاری ورزشی وجود صرف بلیک پینٹ میں

ملبوس تھا،پنچنگ کرنے سے اسکے مسلز حد سے زیادہ پھول گئے تھے،
چاکلیٹی بال پسینے کی وجہ سے بے ترتیبی سے ماتھے پر پھیلے ہوئے تھے، کنپٹی
کی ابھری ہوئی وینز اسکے شدید غصے کو ظاہر کر رہی تھیں۔

۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس میں ہلکی سی تاریکی پھیلی ہوئی تھی، پورے
کمرے میں جگہ جگہ جدید آلات رکھے ہوئے تھے،۔۔۔
پنچنگ کرنے والے وجود کے عین سامنے دیوار سے ایک وجود ٹیک لگائے
کھڑا اسے ہی افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جس کے وجود سے پسینہ
کسی پانی کی طرح شفاف ماربل کی زمین پر ٹپک رہا تھا،۔۔۔۔
بس کردو میکس کیوں خود کو اتنا تکلیف پہنچا رہے ہو،اگر جرمنی نہیں جانا
چاہتے تو مت جاؤ، کسی میں اتنا دم نہیں کہ میکس ول کو مجبور کر سکے،......
دیوار سے ٹیک چھوڑ کر وہ دوسرا وجود اسکے قریب آتے ہوئے نرمی سے بولا
تھا، لیکن اسکی بات پر مقابل نے ذرا برابر بھی کان نا دھرے تھے بلکہ اس

نے پنچنگ سپیڈ مزید تیز کر دی تھی، اب تو اسکے ہاتھ سے شاید خون رسنا بھی شروع ہو گیا تھا لیکن میکس کو اس چیز سے پرواہ نہیں تھی، فلحال اس کے دل و دماغ میں ایک جھکڑ سا چل رہا تھا، رانٹگن کی بلیک میلنگ رہ رہ کر اسکے غصے کا گراف بڑھا رہی تھی۔۔۔

میکس،... میکس کے ہاتھوں سے خون رستا دیکھ رابرٹ احتجاجاً چلایا تھا، کیونکہ اسکے سوا وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا، اگر وہ میکس کو بعض رکھنے کے لیئے باکسنگ بیگ کو اپنی گرفت میں لے بھی لیتا تو جو طوفان آنا تھا، رابرٹ بالکل اسے افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے مجھے قسم دے کر اپنے ساتھ بہت برا کیا رابرٹ اسکا انجام وہ بُھگتے گا ،وہ چاہتا ہے نا میں جرمنی آؤں تو تم پھر دیکھتے جاؤ اس وائلڈ ایگل سے پہلے میں اس جرمنی کو تباہ کر دوں گا جسکے لیئے اس نے مجھے واپس آنے کی قسم دی،.... میکس یک دم ٹھہرتے ہوئے اپنے ہاتھوں میں باکسنگ بیگ

پکڑے اپنی سرخ براؤن آنکھوں میں ایک ان دیکھی آگ لیئے بولا تھا

کیا وہ قسم تمہارے نزدیک اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ صرف اس قسم کو پورا کرنے کے لیئے جرمنی جاؤ گے میکس،؟؟ وہ جہاں اس بپھرے شیر کے تھم جانے پر ریلیکس ہو گیا تھا وہی میکس کی بار بار قسم والی بات اسے الجھا گئی تھی کیونکہ جہاں تک وہ جانتا تھا میکس ایک خود سر انسان تھا جس کے نزدیک کوئی بھی خود سے بڑھ کر عزیز نہیں تھا-----------

ٹاول پکڑاؤ،.... رابرٹ کی بات سرے سے اگنور کرتے ہوئے اس نے حکمیہ لہجے میں کہا تھا اور خود دائیں طرف دیوار سے لگے بلیک صوفے پر بیٹھ گیا تھا البتہ رابرٹ کے استفسار پر اسکے دل کی حالت عجیب ہو گئی تھی--------

قسمت اسے واپس اسی جگہ لے جا رہی تھی جہاں نا جانے کی اس نے قسم کھائی تھی، لیکن تقدیر سے کون لڑ سکتا ہے۔

وہ سب تقدیر کے کھیل سے انجان اپنے اپنے مقصد کو پانے کی جستجو میں لگے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

پرل ملک ایک شرارتی ہنس مکھ لڑکی جس کے ظاہر و باطن میں زمین و آسمان کا فرق تھا، وہ بظاہر ایک لاپرواہ سی لڑکی جسکے دل میں کونسے راز دفن تھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا جسکی قسمت اس ٹرپ نے بدل ڈالنی تھی جس سے یہ پگلی انجان تھی، قسمت کے فیصلوں سے بے خبر وہ کسی خاص اپنے کی تلاش میں اس ٹرپ پر جا رہی تھی،۔۔۔۔۔

حورین لغاری جو پرل کے مقصد سے بے خبر تقدیر کی چال سے بے نیاز صرف انجوائے کرنے کے لیئے جرمنی ٹرپ پر جا رہی تھی۔۔۔۔

عدیل ملک اور حسن لغاری جن کا اپنا الگ مقصد تھا جسکی بنیاد پر وہ انہیں بلیک فاریسٹ بھیجنے کا خطرہ مول لے رہے تھے۔۔

جبکہ بلیک فاریسٹ کا بادشاہ وائلڈ ایگل اپنی چال چل رہا تھا جو کمیاب ہونی تھی نہیں اسکا فیصلہ خدا نے کرنا تھا۔۔

وائلڈ ایگل کی چالوں سے انجان مونسٹر اور الکحول بے تابی سے پاکستانی سٹوڈنٹس کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔

میکس ول جو صرف ایک قسم کے لیئے جرمنی آرہا تھا، اسے یہ نہیں پتا تھا کہ یہ فیصلہ اسکی زندگی بدلنے والا تھا، جبکہ ان سب کے برعکس رانٹگن اپنے کھیل کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

یہ ہفتہ انتہائی مصروف گزرا تھا، پرل اور حورین نے پورا ویک باقاعدگی سے یونی گئی تھیں جہاں ٹرپ پر جانے کی تیاریاں زوروشور پر تھیں، اس

ہفتے میں الویرا اور شاہ کا سامنا نا ہونے کے برابر ہوا تھا اگر وہ الویرا سے ملنے کی کوشش بھی کرتا تو الویرا اس جگہ سے ایسے بھاگتی جیسے چوہا بلی کو دیکھ کر بھاگتا ہے اور پیچھے شاہ ویر ملک صرف ہاتھ مسل کر رہ سکتا لیکن اسے اپنے رب پر اپنے عشق پر یقین تھا جو اسے ہارنے نہیں دے رہا تھا۔۔۔
جہاں اس ہفتے میں میکس ول نے خود کو جرمنی جانے کے لیئے مینٹلی تیار کر لیا تھا وہی وائلڈ ایگل کا انگ انگ بے تاب تھا۔۔۔۔۔

****

مشرق سے طلوع ہوتے سورج کی تپش نے پورے لاہور کو اپنے حصار میں لے لیا تھا جسکی شدت سے پرند چرند بھی ہانپ رہے تھے، روز کے برعکس آجکا موسم انتہائی گرم اور خشک تھا، درختوں سے جھڑتے پیلے پتے زمین پر گرتے اپنی خزاں کی وجہ سے ہوئی حالت پر ماتم کدہ تھا۔۔

لیکن یہ اجڑا موسم بھی پرل اور حورین کے لیئے بہار سے کم نا تھا، کیونکہ آج کا دن انکے لیئے بہت سپیشل تھا۔۔

ملک مینشن اور لغاری مینشن میں ایک اودھم سا مچا ہوا تھا جو ان دونوں چڑیوں کے مرہون منت تھا۔۔۔۔

حورین پرنسز جلدی کرو بیٹا، عدیل کی کب سے کال آرہی ہے وہ ایئرپورٹ پہنچ بھی گئے ہیں،...... لاؤنج میں تیار کھڑے حسن لغاری نے کوئی پانچویں دفعہ اسے آواز لگائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان سے کچھ فاصلے پر رکھے کاؤچ پر عمارہ بیگم بیٹھی تھیں جو اپنے شوہر کی بے چینی ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

حسن،.... عمارہ بیگم کے نرمی سے پکارنے پر حسن لغاری ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یس مائی لیڈی!!! اتنی پریشانی کے باوجود وہ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتے ان کے ساتھ آبیٹھے۔۔۔۔

مجھے آپ کچھ بے چین لگ رہے ہیں، کچھ ہوا ہے کیا؟؟؟؟ ان کی سیٹ ہوئی ٹائی کے وہ صیح کرتے ہوئے ذرا پریشانی سے بولی تھی۔

جبکہ ان کے انداز پر لغاری صاحب نے محبت بھری نظروں سے اپنی مسز کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جب تم جیسی مسز قریب ہو تو بھلا کوئی بے چین ہو سکتا ہے،..... ان کی پیشانی چومتے ہوئے حسن نے والہانہ محبت سے کہا تھا۔۔۔

حسن میں سیر یس ہوں،... عمارہ نے مصنوعی آنکھیں دیکھائی تھیں۔۔۔

اوہ یہ تمہاری آنکھوں کے وار کسی دن ہمیں مار ڈالیں گے،.... انہوں نے عمارہ بیگم کو بھٹکاتے خاص لوفرانہ آنداز اپناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جبکہ ان کی وارفتگی پر عمارہ بیگم کے گال شرم سے گلابی ہوئے تھے۔۔۔

شرم کریں حسن ایک جوان بیٹی کہ باپ ہیں لیکن آپ کو تو ہمہ وقت رومانس سوجھتا ہے،..... ان کے شانے پر چپٹ رسید کرتے ہوئے عمارہ نے اپنی شرم مٹاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ایک بیٹی کا باپ ہوں تو کیا ہوا زمانہ تو آج بھی میرے حسن پر فدا ہے،... حسن لغاری نے اپنے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

حسن کی بات پر عمارہ نے اب کی بار محبت سے اپنے ہینڈ سم شوہر کو دیکھا تھا جو واقعی ایک نوجوان بیٹی کا باپ نہیں لگتا تھا۔۔

ان کی عمر پینتالیس سال تھی جبکہ عدیل ملک کی عمر پچاس سال تھی لیکن اس عمر میں بھی دونوں نے خود کو فٹ رکھا ہوا تھا۔۔۔

اگر آپ دونوں لو برڈز کا رومانس ختم ہو گیا ہو تو ہم چلیں یہ نا ہو کہ سب مجھے چھوڑ کر ہی چلیں جائیں،.... حورین کی غیر متوقع آمد پر جہاں مسز حسن ہڑبڑی میں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں وہی اس کی بات پر حسن لغاری کا قہقہہ لگا تھا۔۔۔

ہمارے اتنی اچھی قسمت کہاں کہ آپ کی ممی مجھے رومانس کرنے دیں،...

حورین کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے انہوں نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

ان کی بات پر بچاری مسز صرف ان دونوں باپ بیٹی کو گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جس پر دونوں کا قہقہہ لگا تھا۔۔۔۔۔

حسن لغاری نے بڑی محبت سے اپنی زندگیوں اپنی دونوں کل کائنات کو دیکھا تھا۔۔ جن میں ان کی جان بستی تھی۔۔۔۔

عدیل ملک کی بات انہوں نے خود تک ہی محدود رکھی تھی،اپنی پیاری مسز کو بتا کر وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔
اگر انہیں بتاتے تو مسز لغاری نے کبھی بھی اپنی بیٹی کو دور نہیں جانے دینا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حورین تم نے اپنی ساری چیزیں رکھ لی تھی نا کچھ رہ تو نہیں گیا؟؟؟،....
حورین کو اپنے گلے لگاتے ہوئے مسز لغاری نے ممتا سے استفسار کیا تھا۔۔
اپنی بیٹی کو اتنی دور بھیجنے کا ان کا کوئی ارادہ نا تھا لیکن حورین کی ضد پر وہ اسے اجازت دینے پر رضامند ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

سب کچھ رکھ لیا تھا مما جو جو آپ نے چیزیں رکھنے کے لیئے کہی تھیں ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں بھولی بس آپ اپنا اور میرے ڈیڈی کا خیال رکھیئے گا،... ممی کے دونوں گالوں پر چٹاچٹ پیار کرتی وہ انکی ہدایت دینے سے پہلے خود بول پڑی تھی۔۔۔۔

یہ جملہ ہم دونوں کو بولنا تھا پرنسز، اپنا خیال رکھنا، کھانے پینے میں ذرا بھی لاپرواہی مت برتنا، تم اور پرل جہاں بھی جاؤ ساتھ رہنا، اور ہاں سب سے اہم بات فائق بھائی کے گھر بندوں کی طرح رہنا کچھ بھی گڑ بڑ نا کرنا،... ان کی ہدایتیں خالص ماؤں کی طرح تھیں جو لغاری پیلیس سے لے کر ایئرپورٹ تک جارہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی ہدایتوں پر حورین محض اپنا سر اثبات میں ہلا دیتی یا مدد طلب نظروں سے اپنی ڈیڈی کو دیکھتی جس پر وہ بھی اپنے کندھے اچکا کر رہ جاتے تھے

۔۔۔

ایئرپورٹ پر پہنچتے ہی حورین نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔۔۔

اندر پہنچتے ہی انہیں ملک فیملی دکھی تھی ۔۔۔
اور آگے کھڑی پرل ملک اسے گھورنے کا کام سرانجام دے رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

****

یہ کہاں رہ گئی اف اللہ اس لڑکی کی لاپرواہی پر میں پاگل ہو جاؤں گی
،....ملک فیملی ڈیڑھ بجے ہی ایئرپورٹ پر پہنچ گئی تھی۔
اور کب سے بیٹھے لغاری فیملی کا انتظار کر رہے تھے جو آنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

پرل نے تو اب طیش سے ٹہلنا شروع کر دیا تھا فلائیٹ کی اناؤنسر ہونے میں صرف بیس منٹ رہ گئے تھے۔۔۔

پورا ایئرپورٹ کھچا کھچ لوگوں سے بھرا ہوا تھا ان کی طرح باقی طلباء بھی اپنی فیملی کے ساتھ آئے ہوئے تھے جبکہ ان کے ساتھ دو اساتذہ نے بھی جانا تھا جن کی ذمہ داری پر سب اپنے بچوں کو بھیج رہے تھے۔۔۔۔

پرل میری چڑیا بیٹھ جاؤ وہ آتے ہی ہونگے دیکھو ویسے آج کل ٹریفک بھی زیادہ ہوگئی ہے کیا پتہ وہ لوگ ٹریفک میں پھنس گئے ہو،.. عدیل ملک کے ساتھ شاہ ویر ملک بھی اپنی پرنسز کو رام کرنے کی کوششوں میں تھے جو اپنی فلائٹ مس ہو جانے کے ڈر سے مسلسل غصے کی حالت میں ٹہل رہی تھی

۔۔۔

اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے شاہ کو بے ساختہ اپنی حور گڑیا پر ترس آیا تھا جو اسکے عتاب کا نشانہ بننے والی تھی۔۔۔۔۔

شاہ ویر ملک اس وقت ڈارک بلیو کلر کی پینٹ اور شرٹ میں ملبوس ہر لڑکی کی کے دل کو ڈھرکانے کا باعث بن رہا تھا البتہ اس سے ذرا دور مسز عدیل

کے ساتھ بیٹھی الویرا سب لڑکیوں کی نظر اپنے شوہر پر دیکھ جل رہی تھی، جسکی اسے بھی خبر نہیں تھی اس سب میں وہ یہ بات بھول گئی تھی کہ الویرا شاہ ویر ملک اپنے شوہر سے ہر وقت نفرت کا اظہار کرتی ہے۔۔۔۔۔

اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کرتے شاہ نے الویرا کو دیکھا تھا جو سرخ چہرہ لیئے اپنی کاجل بھری گرے آنکھوں میں تپش لیئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکے ایسا دیکھنے پر شاہ الجھا تھا وہ دشمن جاں جو پرپل لانگ فراق میں ملبوس اپنی عام سی تیاری سے ہی اسکے دل کی حالت کو اتھل پتھل کیئے ہوئے تھی اب اسکی تپش بھری نظریں بھی شاہ کو ٹھنڈی پھنوار کی طرح لگ رہی تھیں۔۔۔

مسلسل الویرا کو خود کو ٹکتا پا کر اس نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ایک آنکھ ونک کی تھی

الویرا جو غصے بھری نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی شاہ کی حرکت پر وہ سٹپٹاتی اپنی آنکھیں پھیر گئی چہرے کا رنگ جو پہلے غصے کی وجہ سے سرخ تھا اب شرم کی وجہ سے سرخ پڑ گیا تھا لیکن فلحال وہ اپنی حالت سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔۔

البتہ الویرا کے منہ پھیرنے پر شاہ جی بھر کے بدمزہ ہوا تھا۔۔۔

حورین لغاری کی آمد پر پرل ملک کا انتظار ختم ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل ملک کو اپنے سامنے شعلہ جوالہ بنا کھڑا دیکھ حورین نے لبوں پر ہلکی مصنوعی سی مسکراہٹ سجائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں نے ہی اپنی مرضی پر سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی ہلکے زنک کلر کی شرٹ اور بلیک کلر کا ٹراؤزر پہن رکھا تھا جبکہ شرٹ کے اوپر انہوں نے

گھٹنوں تک چھوتا کوٹ پہن رکھا تھا اور سر پر سیم زنک کلر کا حجاب باندھ رکھا تھا۔۔۔۔

السلام علیکم ایوری ون،....پرل سے کتراتے ہوئے حورین نے سب کو ہلکی سی مسکراہٹ سے سلام کیا تھا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام!!!!!،اتنی جلدی کیوں آگئی ذرا لیٹ آتی فلائٹ مس ہونے میں تو ابھی ٹائم ہے،..۔۔۔سب کے سلام دینے سے پہلے ہی پرل اسکے سامنے آتی اپنے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں کو باندھتے ہوئے دانت پیستے ہوئے طنزیہ گویا ہوئی تھی۔۔۔

میں تو لیٹ آرہی تھی لیکن ڈیڈی نے جلدی کرنے کا کہا تھا،اب بتاؤ بھلا اس میں میرا کیا قصور ہے،....دوسری طرف بھی اس کی دوست تھی

جس نے معصومیت سے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے حساب چکتا کیا تھا

۔۔۔۔

حسن لغاری تو اپنی بیٹی کی چالا کی ملاحظہ کر کے رہ گئے تھے جبکہ باقی سب نے سوائے الویرا کے

اسکی مصنوعی معصومیت پر بھینا بھینا ہنسے تھے۔۔۔

کوئی بات نہیں حسن صاحب بڑے بڑے شہروں میں چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں،..... حسن لغاری کے شاکڈ چہرے کو دیکھتے ہوئے عدیل ملک نے انکا شانہ تھپتھپاتے ہوئے مسکراہٹ سے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا، جبکہ وہ بچارے محض عدیل ملک کو دیکھ کر رہ گئے تھے،انکے ساتھ کھڑی انکی مسز نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے میرے ساتھ چلنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے ،....پرل خفگی سے کہتی اپنا رخ موڑ گئی۔۔۔۔

ارے میری جانِ جاناں ناراض کیوں ہوتی ہو، بس تھوڑی سی تو لیٹ ہو گئی، سوری ناں، اب غصہ تھوک بھی دو یارا، یہ ناراضگی جتانے کا تھوڑی ٹائم ہے،.... پرل کی خفگی پر حورین اس سے لپٹتی فوراً پیار سے بولی تھی، کیونکہ پرل ملک کی ناراضگی وہ بالکل افورڈ نہیں کر سکتی تھی، ایک اکلوتی دوست جو تھی۔۔۔

الویرا کو وہ پیاری سی لڑکی بہت پسند آئی تھی جس کا گول خوبصورت سا چہرہ معصومیت سے چمک رہا تھا ہاں یہ بات الگ تھی کہ اسکے اندر معصومیت کام بھی نہیں پایا جاتا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے کیا معاف تم بھی کیا یاد کرو گی کہ کس سخی سے پال پڑا ہے،... اس نے جیسے حورین کی ذات پر احسان کیا تھا۔۔۔

جبکہ حورین نے اپنی بیسٹی کے اتنے عظیم احسان پر اسے کس کر گلے لگایا تھا۔۔۔

چلو بھئی مطلب بچھڑنا ہم سے ہے اور یہ دونوں ایسے مل رہی ہیں جیسے خود ایک دوسرے سے جدا ہو رہی ہوں،....ان دونوں کو کب سے ایک دوسرے سے لپٹا دیکھ شاہ نے مزاحیہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔
شاہ کی بات پر الویرا کی بے اختیار نظر اس پر پڑی تھی جسکی ساری توجہ حورین اور پرل پر تھی،الویرا کی نظروں سے بے نیاز بنا وہ پرل اور حورین کو اپنے حصار میں لے گیا تھا،اسکی حرکت پر الویرا کے دل کی دھڑکن بڑھی تھی،پتا نہیں کیوں اسے شاہ کا حورین کو گلے لگانا نہیں بھایا تھا،لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ شاہ کے لیئے پرل اور حور میں کوئی بھی فرق نہیں تھا،

۔۔۔۔۔۔۔

ارد گرد سے گزرتے لوگوں نے بھی ہنستے ہوئے ان دونوں پیاری فیملیز کو دیکھا تھا جو ہنستے ہوئے آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

آہ کاش! باری اور ارسلان بھیا بھی ہمیں الودہ کرنے آتے،....ان دونوں شخصیت کی کمی کو محسوس کرتے شاہ کے لیفٹ حصار میں کھڑی حورین افسردہ سی بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افسردہ تو پرل بھی ہوگئی تھی۔۔۔۔

انہیں افسردہ ہوتا دیکھ شاہ نے دل ہی دل میں ان دونوں کو کئی گالیوں سے نوازا تھا، باری صاحب تو سرے سے ہی انکے ٹرپ سے انجان تھے وجہ اسکے ابروڈ ہونے کا تھا جبکہ ارسلان صاحب اپنے ننھیال گاؤں گئے ہوئے تھے۔۔۔۔

افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ان (بندروں) کے لیئے پرنسز، اپنے چہرے درست کرو یہ نا ہو کہ لوگ سمجھیں ہم زبردستی تم لوگوں کو بھیج

رہے ہیں،.... حور اور پرل دونوں کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے اس نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اسکی شرارت پر پرل اور حورین نے ایک ساتھ اسکے بال بگاڑے تھے جو انکا پسندیدہ مشغلہ تھا، انکی حرکت پر شاہ کے بال بکھر کر ماتھے پر پھیل گئے تھے جو اسکی دلکشی میں مزید اضافہ کر گئے تھے۔۔۔۔۔

الویرا کے دل سے بے ساختہ ماشاءاللہ نکلا تھا، وہ ہلکی ہلکی اسکی طرف راغب ہو رہی تھی جسکا اسے بھی پتا نہیں تھا۔۔۔۔

چڑیوں، میرا خوبصورت ہیر سٹائل بگاڑ دیا،.... پرل اور حورین کے شولڈر سے اپنے بازوں ہٹاتے شاہ نے انہیں مصنوعی گھوڑیوں سے نوازتے اپنے سر میں ہاتھ پھیرنا چاہا تھا کہ پرل نے روک دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رہنے دیں میرے ہینڈسم ویر، اس ہیر سٹائل میں تو آپ کا لک اور بھی زیادہ دلکش لگ رہا ہے،.... پرل کی اتنی تعریف پر شاہ نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ پاس کرتے اپنے ہاتھ نیچے کر لیئے تھے۔۔۔

میری پری نے تعریف کی تو سچ ہو گی،... شاہ ویر ملک جان نثاری میں اسکے

ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا، وہ جو باہر سے خود کو لاپرواہ اور خوش دکھلا

رہا تھا اندر سے اتنا ہی انکے جانے ہر بے چین و افسردہ تھا، پتا نہیں کیوں

لیکن اسکا دل انکے جانے پر مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔۔

شاہ کی آنکھوں میں بے چینی بھانپتے پرل ہنستے ہوئے اسکے گلے جا لگی تھی

جبکہ شاہ نے بھی اپنے آنسو پر ضبط رکھتے اسے کس کر گلے لگایا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔،۔۔۔

انکی محبت پر سب کے چہرے آسودگی میں ڈھلے تھے، جبکہ حورین کی تو

با قاعدہ آنکھیں نم ہو گئی تھیں، آج تو عدیل ملک بھی انکے بیچ میں نہیں

آئے تھے، ورنہ وہ زیادہ دیر تک انکا لاڈ پیار برداشت نہیں کر سکتے تھے

۔۔۔۔

اپنی آنکھیں صاف کرو حورین بے بی یہ نا ہو کہ تمہارا کاجل پھیل جائے اور لوگ تمہیں چڑیل مان بچارے بیہوش جائیں، اور اس جرم میں میں تمہیں گرفتار بھی کر سکتا ہوں،.....، پرل سے الگ ہوتے وہ حورین کی آنکھوں میں آنسو دیکھتا اسکے سر پر چپٹ رسید کرتے ہوئے بولا تھا

اس نے خود کو ممکنا حد تک سنبھال لیا تھا---

ویرو.. شاہ کی بات پر وہ روہانسی ہوتی نم آنکھوں سے ہنستی اسکے گلے لگی تھی، ساتھ میں پرل بھی گھسی تھی----------

ان تینوں کے پیار پر سب مسکرائے تھے،---

ہنستے ہوئے عمارہ لغاری کی نظر اچانک الویرا پر پڑی تھی جسکے خوبصورت چہرے پر ایکی بار ہلکی سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی--

یہ پیاری سی بچی کون ہے بھابھی؟،...اسرا ملک کے سوال پر سب کی نظریں الویرا کی طرف اٹھی تھیں، جبکہ وہ تینوں بھی ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔۔۔۔

حورین نے بھی سوالیہ نظروں سے پرل کو دیکھا تھا لیکن پرل نے اسے نظر انداز کرتے شاہ کو دیکھا تھا جس کا چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ سبکی نظریں خود پر پاتے الویرا گھبرائی تھی،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

بلیک فاریسٹ میں دنیا کی نظروں سے اوجھل ایک پونڈیروسہ درخت کے اس پار بلیک محل اپنی پوری شان سے کھڑا تھا۔۔۔

باہر لان میں ٹہلتے خطرناک جانور اپنی خوراک کھانے کے بعد چہل قدمی کر رہے تھے، وقفے وقفے سے ان کی ہلکی سی غراہٹ ماحول میں چھائی خاموشی کو توڑنے کا باعث بنتی تھی۔۔۔

بلیک ایگل کا خوبصورت تراشہ گیا مجسمہ بلیک محل کی سب سے اونچی مسند پر قائم تھا جس کے کھلے پر فضا میں بلند تھے۔۔۔۔

ایسے میں اگر بلیک محل کے اندر ڈائننگ ہال میں نظر دوڑائی جائے تو ڈائننگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر براجمان وائلڈ ایگل اپنے روزمرہ کے جیسے حلیے میں ملبوس ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔
اس کے ساتھ بائیں جانب بیٹھا مونسٹر بھی انہماک سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھا وہ دونوں بلیک ڈریس میں ملبوس بلیک محل کا ہی حصہ لگ رہے تھے۔۔
اگر وہاں کمی تھی تو صرف الکحول کی اس لیئے تو وہاں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی لیکن ان کو یہ سکون بھی زیادہ دیر تک نصیب نا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میری شادی کرادو، وائلڈ ایگل میری شادی کرادو، رحم کرو مجھ معصوم پر اب مجھے بھی شادی کرنی ہے، میرے ننھے ننھے جذبات اب میرے کنٹرول سے باہر ہورہے ہیں، یقیناً اب تو آسمان پر بیٹھے میرے بچوں نے بھی مجھے بد دعائیں دینا شروع کردی ہونگی، کہ پتا نہیں کونسا نکما باپ ہوں میں جس نے ابھی تک شادی ہی نہیں کی۔۔

لان سے آتی الکحول کی اس نئی فریاد پر جہاں مونسٹر نے اپنا سر پیٹا تھا وہی وائلڈ ایگل کا چہرہ سرخ پڑا تھا۔۔۔

لگتا ہے رات کی ڈوز کافی نہیں تھی یا شاید ٹھنڈ کی وجہ سے دماغ پر گہرا اثر پڑا ہے۔۔۔ڈائننگ ہال کے دروازے پر اپنی نظریں جمائے وائلڈ ایگل کرخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔

بیوفاؤ، کہاں ہو تم دونوں، میری اب برداشت ختم ہوگئی ہے، رات کو میری ہنی مجھے بلارہی تھی، مجھے میری ہنی لاکردو،...اسکی فریادیں اب بھی زوروشور سے جاری تھیں۔۔۔۔

جبکہ ڈائننگ ہال میں بیٹھے وائلڈ ایگل کے ضبط کا پیمانہ بس اتنا ہی تھا۔۔۔

وہ جھٹکے سے اٹھتا ڈائننگ ہال سے باہر نکلنے لگا لیکن مونسٹر جلدی سے آگے بڑھتا اسکے راستے میں حائل ہوگیا تھا۔۔۔۔۔۔

راستے سے ہٹو مونسٹر ورنہ اس بار وائلڈ ایگل کے قہر کا تم شکار ہوگے، اس لڑکے نے میرا جینا حرام کردیا ہے میں آج ہی اسے اسکی ہنی کے پاس قبر میں پہنچاتا ہوں،.... طیش سے اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنائے وائلڈ ایگل غصے سے غرایا تھا۔۔۔

۔اسکی کنپٹی کی وینز ابھری ہوئی تھیں جبکہ سیکس پیکس بھی پھول گئے تھے آنکھوں کا رنگ ڈیپ بلیک سے آتشی ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کا یہ روپ دیکھ مونسٹر کو بے ساختہ الکحول پر افسوس ہوا تھا کیونکہ الکحول نا چاہتے ہوئے بھی اذیت پہنچا گیا تھا اس کے غصے کی اصل وجہ کیا تھی وہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔

اہے، وائلڈ مین ریلیکس، تم تو جانتے ہو نا کہ کبھی کبھار اس کے دماغ کے سکرو ڈھیلے ہو جاتے ہیں تم آرام سے بیٹھ کر بریک فاسٹ کرو میں اس آفت سے نپٹ کر آتا ہوں پلیز، سٹ،.... اسکے شانے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے وہ اسکا غصہ کم کرنے کی تگ ودو میں تھا۔

اور اس کا غصہ ذرا کم بھی ہو گیا تھا لیکن ڈائننگ ہال میں اندر آتے الکحول کو دیکھ وائلڈ ایگل نے اپنی کنپٹی کی رگیں سہلائی تھیں جبکہ مونسٹر کا جی چاہا تھا کہ اس بیوقوف کو ہی منظر عام سے غائب کر دے۔۔۔۔

ان دونوں کو باہر نا آتا دیکھ الکحول خود ڈائننگ ہال میں آ پہنچا تھا جہاں وائلڈ ایگل اور مونسٹر ایک ساتھ کھڑے تھے۔۔۔۔

اوو تو تم دونوں لیلیٰ مجنوں یہاں چھپے ہوئے ہو۔۔۔ الکحول ان دونوں کی حالت پر چوٹ کرتے ہوئے جلے دل سے بولا تھا۔۔۔۔۔
اس کی بات پر وائلڈ ایگل نے ایسی نظروں سے مونسٹر کو دیکھا تھا کہ اب بتاؤ یہ ڈھیٹ ہڈی معافی کے قابل ہے۔۔۔

یااللہ مجھے صبر دے،..... مونسٹر نے دل ہی میں بچارگی سے کہا تھا۔۔۔

باہر کیا بکواس کر رہے تھے ؟؟؟ذرا دوبارہ دوہرانا پسند کرو گے،....اپنی پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے وائلڈ ایگل ایک ایک قدم چلتا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔۔۔

ان تینوں کا قد بالکل سیم تھا لیکن وائلڈ ایگل کی جسامت ان دونوں سے زیادہ چوڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بکواس نہیں تھی وائلڈ مین، رات کو میں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک حسین لڑکی نے مجھے پرو پوز کیا اور پھر ہم شادی کر رہے تھے لیکن وہاں بھی تم پھوپھو کا رول ادا کرنے سے پیچھے نہیں ہٹ رہی تھے،... جہاں پہلی بات اس نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہی تھی وہاں آخری بات الکحول نے اپنے منہ میں زبان گھماتے ہوئے کہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس دوران الکحول وائلڈ ایگل کا پہلے سے ذیادہ سرخ انگارا ہوتا چہرہ نا دیکھ سکا ہاں البتہ مونسٹر کی ساری توجہ ہی وائلڈ ایگل پر تھی۔۔۔۔۔۔

اناللہ وانا الیہ راجعون!!! اس نے پہلے سے ہی الکحول پر فاتحہ پڑھ لیا تھا ۔۔۔۔

الکحول جو مگن اپنے خیال میں کھڑا تھا ڈائننگ ہال میں چھائی خاموشی کو محسوس کرتا وائلڈ ایگل کو دیکھنے لگا جس کا سرخ چہرہ دیکھ اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس دلا گیا۔۔۔

وہ وہ وہ،... وائلڈ ایگل کو دیکھتے الکحول کی سیٹی گم ہوئی تھی۔

ہاں یہ سچ تھا کہ وائلڈ ایگل کو تنگ کرنے کا الگ مزہ تھا لیکن اس کے غصے سے بھی اگر کوئی ذیادہ ڈرتا تھا تو وہ الکحول تھا۔۔۔

میرے پیارے وائلڈ ایگل مجھے معاف کر دو،... وائلڈ ایگل کو آتش فشاں بنا دیکھ اسکی حالت ٹائٹ ہوئی تھی وہ ذرا سا وائلڈ ایگل کے نزدیک ہوتا اس کے پھولے مسلز پر اپنی انگلی ٹچ کرتے ہوئے معصومیت سے بولا۔۔

لیکن اس کے سامنے بھی وائلڈ ایگل تھا بغیر سزا کے معاف کرنا اسکی سرشت میں شامل نہیں تھا۔۔۔

شہد رنگ آنکھیں آتشی رنگ آنکھوں کی طرف اٹھی تھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے آتشی رنگ آنکھیں بنفشی رنگ میں تبدیل ہو گئی تھیں۔۔۔

وہ شہد رنگ آنکھوں کو ہیپنو ٹائز کر چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسٹر یہ سب کچھ پریشانی تو کچھ بے بسی سے ملاحظہ کر رہا تھا وائلڈ ایگل کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ صرف خود وائلڈ ایگل ہی جانتا تھا۔۔۔

خود کو اتنی ذور سے تھپڑ مارو کہ تمہارا جبڑا تک ہل جائے،.... وائلڈ ایگل کی بات پر مونسٹر شاکڈ ہوا تھا ساری گیم اسکی سمجھ میں آگئی تھی اور اب وہ

صرف خدا سے ہی الکحول کی جان بچائی کی التجا کر سکتا تھا ورنہ وائلڈ ایگل سے درخواست کرنا دیوار میں سر دے مارنے کے مترادف تھا۔۔۔

چٹاخ،.... ڈائننگ ہال میں زوردار تھپڑ کی آواز گونجی تھی جسے سنتا مونسٹر الکحول کی تکلیف پر اپنی آنکھیں میچ گیا۔۔۔۔

لیکن وائلڈ ایگل کے تاثرات ہنوز سپاٹ اور سرد تھے۔۔۔

اپنا کام بیس منٹ تک جاری رکھو الکحول، تمہارا ہاتھ رکنا نہیں چاہیئے،... وائلڈ ایگل نے اسے دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں حکم دیا تھا۔۔

اسکے حکم پر الکحول نے کسی روبوٹک انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا

۔۔۔

اور خود کو تھپڑ مارنا شروع کر دیئے تھے۔۔۔

وائلڈ مین،... مونسٹر نے الکحول کی تکلیف پر تڑپتے ہوئے اسے پکارا تھا

۔لیکن وہ بے حس بنا رہا تھا۔۔۔

بیس منٹ کے بعد تم دونوں مجھے بلیک سیکریٹ روم میں ملو، ناؤ پلیز

....ایکسکیوز می،

مونسٹر کو کہتا وہ ڈائننگ روم سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

ڈائننگ ہال میں ہر سیکنڈ بعد تھپڑ کی آواز گونج رہی تھی جو مونسٹر کی تکلیف میں اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

یہ بہت زیادہ ہے وائلڈ ایگل بہت زیادہ اینڈ ایم شیور کہ دل تو تمہارا ابھی تڑپ رہا ہوگا،... خارجی دروازے کی طرف دیکھتے مونسٹر نے اذیت سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

****

اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے ہر چیز فنا کر ڈالی تھی ان سب کے دوران

اس کے ہاتھ بھی بری طرح زخمی ہوئے تھے لیکن اسے یہ تکلیف اپنے

الکحول کی تکلیف کے آگے کم لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے سزا نہیں دینا چاہتا تھا لیکن آخر ایسی کیا وجہ تھی کہ وہ اسے سزا

دینے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔۔

وائلڈ ایگل اپنے زخمی ہاتھ کو دیکھتے شکستہ چال سے چلتا ڈریسنگ مرر کے

سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

مرر پر روشن ہوتا اسکا چہرہ دھندلا سا ہو گیا تھا اور وائلڈ مین اپنے ماضی میں

گم ہوتا چلا گیا۔۔

****

......(ماضی)......

زر بھیو کہاں ہیں آپ آپکی پرنسز آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہے آپ مجھے مل ہی نہیں رہے ہیں،.... وسیع و عریض لان میں چاروں طرف گھومتے معصومہ اپنی معصوم سی آواز میں مسلسل صدا لگا رہی تھی۔۔

اس کے ٹو کلاس کے ایگزائم ختم ہو گئے تھے اس لیئے وہ فری تھی اور یہ ٹائم وہ اپنے بھائی کے ساتھ سپینڈ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

آج آسمان پر بادلوں کی بجائے سورج نے اپنا ڈیرہ جما رکھا تھا دونوں مرد حضرات اپنے آفیس گئے ہوئے تھے جبکہ رافف اور آرج اپنی یونیورسٹی گئے ہوئے تھے سوائے زرداد کے جس کا آج یونی جانے کا ذرا برابر بھی موڈ نا تھا اور اب اس وقت وہ پیلیس کی پچھلی سائیڈ میں بنے سوئمنگ پول کے ٹھنڈے پانی میں سوئمنگ کر رہا تھا جہاں اس وقت سب سردی کے زور سے بچتے سورج کے سائے تلے آن بیٹھے تھے وہاں وہ بگڑا ہوا شہزادہ ٹھنڈے برف پانی میں ماہرانہ انداز میں سوئمنگ کر رہا تھا۔۔۔

اس وقت لان میں صرف بڑی مما اور چھوٹی مما صوفوں پر بیٹھے سورج کی ہلکی تپش سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ساتھ میں کافی سے بھی کام چلا رہے تھے۔۔۔۔۔

بھیو کہاں ہیں آپ ؟؟؟؟؟ جب مسلسل پکارنے سے بھی وہ وہاں نہیں آیا تھا تو معصومہ صاحبہ رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔۔

بڑی مما اور چھوٹی جو کب سے اسے دیکھ رہی تھیں اس کی رونے والی شکل دیکھ بڑی مما فوراً سے پہلے اٹھنے لگی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی چھوٹی مما نے انکے ہاتھ کو پکڑتے واپس بٹھا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ انہیں کچھ کہتی کہ

پچھلے پورشن سے زرداد کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں یہاں ہوں پرنسز،..... زرداد کی آواز پر معصومہ خوش ہوتی چہکتے ہوئے اس کی آواز کا تعاقب کرتی سوئمنگ پول کی طرف آ گئی تھی جہاں

زرداد نے فل گاؤن پہنا ہوا تھا لیکن اس کا ورزشی سینہ اپنی چھب دکھلا رہا تھا

بھائی آپ یہاں ہیں اور ہم نے پورا پیلیس کھنگال ڈالا،.... اسے نروٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ ریلیکسنگ چیئر پر جا بیٹھی تھی۔--

اومیرا بچہ مجھے آپ کی آواز نہیں آئی تھی ورنہ میں اپنی پرنسز کو کبھی بھی اتنا مت تھکاتا،.... اسے چیئر سے اٹھا کر اپنے بازوؤں کے حصار میں لیئے وہ لان کی طرف آگیا تھا جہاں وہ ابھی تک بیٹھی ہوئی تھیں دوپہر کا وقت تھا اس لیئے انہیں کچھ خاص کام نا تھا اگر تھا بھی تو وہ ملازمین انجام دے دیتی

ہم آگئے مما،... معصومہ کی کھلکھلاہٹ بھری آواز کو سنتے ان دونوں نے پیچھے مڑ کر زرداد کو دیکھا تھا جس کی گود میں وہ ننھی چڑیا اسکے بازوؤں سے چمٹی ہوئی تھی--------

انہیں دیکھ وہ دونوں بھی مسکرائی تھیں ان کے یہ بچے ان کی کل کائنات تھے جن کے دم سے پورا پیلیس چہکتا تھا لیکن انہیں کیا پتا تھا کہ ایک دن ان کا یہ پیلیس ویران پڑ جائے گا۔۔۔

زرداد معصومہ کو لیئے ان کے ساتھ والی چیئر پر آ بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے صرف باتھ گاؤن پہنا دیکھ بڑی مما اور چھوٹی مما فکر مند ہوئی تھیں

۔۔۔

زر تم سوئمنگ کر کے آ رہے ہو؟؟؟،......زرداد کو گھورتے بڑی مما نے تفتیشی انداز میں استفسار کیا تھا۔۔

یس بڑی مما زر بھیو سوئمنگ کر رہے تھے وہ بھی ٹھنڈے پانی میں کیونکہ ان کے ہاتھ کولڈ کولڈ تھے،.....زر کے کچھ بہانا گڑھنے سے پہلے معصومہ اس کا راز فاش کر چکی تھی۔۔۔

رافف صیح کہتا ہے یہ ٹڈی کبھی کبھار ہمارے لیئے واقعی خطرناک ثابت ہو جاتی ہے،..... معصومہ کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ صرف سوچ ہی سکا تھا۔۔۔

زرداد کے ایسے احمکانہ عمل پر چھوٹی مما بھی اسکے بیمار ہونے پر پریشان ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ..و..ہ مما.. میں ,۔۔۔اپنی پیاری مما کے ناراض چہرے کو دیکھتے اس نے وضاحت دینی چاہی کہ بڑی مما نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا تھا۔۔۔۔

نو موڑ آرگیو منٹس،اپنے کمرے میں جائیں اور گرم پانی سے شاور لے کر گرم کپڑے پہن لیں اسکے بعد نیچے یہاں آئیں،.....انکا لہجہ فکر مند مگر تحکم سے بھرپور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے مما جیسا آپ کا حکم یہ بندہ ناچیز تو آپ کے حکم کا غلام ہے، لیکن پہلے اپنی پرنسز کی بات سنوں گا پھر جاؤں گا،.... معصومہ کو اپنی تھائی پر بیٹھائے وہ اس کے سنہری بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا کچھ دیر پہلے کی

کی گئی معصومہ کی حرکت وہ بھول گیا تھا، یہ تھی ان کی محبت جو کچھ منٹس تک ناراض رہ پائیں ان کے لیئے ہی مشکل ہو جاتا تھا۔۔

آج موسم ذرا اچھا تھا اس لیئے معصومہ نے صرف شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔۔۔۔

زرداد کی بات پر وہ دونوں گہری سانس بھر کر رہ گئے تھے، البتہ زرداد کی توجہ پر معصومہ پھولے نا سما رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو میرے بچے کو مجھ سے کیا کام تھا؟،....اسکے بال بگاڑتے ہوئے زرداد نے محبت سے استفسار کیا تھا اسکا پورا دھیان معصومہ کی طرف تھا

۔۔۔۔۔

اپنی ہٹلر بنی دونوں مامماز کی طرف دیکھنے کی اس نے ذرا برابر بھی غلطی نا کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بھیو آپ جانتے ہیں، اوہو بھلا آپ کیسے جان سکتے ہیں میں بھی کتنی بھلکر ہوں،... اپنی بات کی خود ہی تردید کرتے اس نے اپنے سر پر چپٹ رسید کی ----

جبکہ اس کی بات پر وہ تینوں ہی مسکرائے تھے ---

آپ میرے بھلکر ہونے پر ہنس رہے ہیں؟؟،... اپنی بڑی سنہری آنکھوں کو چھوٹا کیئے معصومہ نے اپنے گال پھلاتے ہوئے کہا تھا ---

****

شاہ کے کچھ بتانے سے پہلے ہی فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو گئی تھی جس پر اس نے الویرا نے اپنی جان خلاصی ہونے پر اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا ---

وہ دونوں سب سے ملی تھیں، اسرا ملک، عمارہ لغاری اور الویرا نے تو باقاعدہ رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اگر ان میں سے کسی کا دل دول رہا تھا تو وہ اسرا ملک تھی جو پہلے سے ہی سب کچھ جاننے کے باوجود بے بس تھی کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

عمارہ لغاری کو ریلیکس دیکھ اسے یہ تو اندازہ ہو ہی گیا تھا کہ انہیں ہر چیز سے لاعلم رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔۔

بابا ہم فائق انکل کو کیسے پہچانیں گے ہم نے تو انہیں کبھی دیکھا ہی نہیں ہے؟؟؟،....پرل ملک اپنے بابا کے حصار میں کھڑی ان سے استفسار کرنے لگی تھی،۔۔۔

ان دونوں کو ایئرپورٹ سے فائق انکل نے ہی رسیو کرنا تھا۔۔

****

......(ماضی)......

زر بھیو کہاں ہیں آپ آپکی پرنسز آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہے آپ مجھے مل ہی نہیں رہے ہیں،....وسیع و عریض لان میں چاروں طرف گھومتے معصومہ اپنی معصوم سی آواز میں مسلسل صدا لگا رہی تھی۔۔

اس کے ٹو کلاس کے ایگزائم ختم ہو گئے تھے اس لیئے وہ فری تھی اور یہ ٹائم وہ اپنے بھائی کے ساتھ سپینڈ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

آج آسمان پر بادلوں کی بجائے سورج نے اپنا ڈیرہ جمار کھا تھا دونوں مرد حضرات اپنے آفیس گئے ہوئے تھے جبکہ رافف اور آرج اپنی یونیورسٹی گئے ہوئے تھے سوائے زرداد کے جس کا آج یونی جانے کا ذرا برابر بھی موڈ نا تھا اور اب اس وقت وہ پیلیس کی پچھلی سائیڈ میں بنے سوئمنگ پول کے ٹھنڈے پانی میں سوئمنگ کر رہا تھا جہاں اس وقت سب

سردی کے ذور سے بچتے سورج کے سائے تلے آن بیٹھے تھے وہاں وہ بگڑا ہوا شہزادہ ٹھنڈے برف پانی میں ماہرانہ انداز میں سوئمنگ کر رہا تھا۔۔۔

اس وقت لان میں صرف بڑی مما اور چھوٹی مما صوفوں پر بیٹھے سورج کی ہلکی تپش سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ساتھ میں کافی سے بھی کام چلا رہے تھے۔۔۔۔۔

بھیو کہاں ہیں آپ؟؟؟؟؟ جب مسلسل پکارنے سے بھی وہ وہاں نہیں آیا تھا تو معصومہ صاحبہ رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔۔

بڑی مما اور چھوٹی جو کب سے اسے دیکھ رہی تھیں اس کی رونے والی شکل دیکھ بڑی مما فوراً سے پہلے اٹھنے لگی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی چھوٹی مما نے انکے ہاتھ کو پکڑتے واپس بٹھا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ انہیں کچھ کہتی کہ

پچھلے پورشن سے زرداد کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں یہاں ہوں پرنسز،..... زرداد کی آواز پر معصومہ خوش ہوتی چہکتے ہوئے اس کی آواز کا تعاقب کرتی سوئمنگ پول کی طرف آ گئی تھی جہاں زرداد نے فل گاؤن پہنا ہوا تھا لیکن اس کا ورزشی سینہ اپنی چھب دکھلا رہا تھا

بھائی آپ یہاں ہیں اور ہم نے پورا پیلیس کھنگال ڈالا،.... اسے نروٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ ریلیکسنگ چیئر پر جا بیٹھی تھی---

او میرا بچہ مجھے آپ کی آواز نہیں آئی تھی ورنہ میں اپنی پرنسز کو کبھی بھی اتنا مت تھکاتا،.... اسے چیئر سے اٹھا کر اپنے بازوں کے حصار میں لیئے وہ لان کی طرف آ گیا تھا جہاں وہ ابھی تک بیٹھی ہوئی تھیں دوپہر کا وقت تھا اس لیئے انہیں کچھ خاص کام نا تھا اگر تھا بھی تو وہ ملازمین انجام دے دیتی

ہم آ گئے مما،... معصومہ کی کھلکھلاہٹ بھری آواز کو سنتے ان دونوں نے پیچھے مڑ کر زرداد کو دیکھا تھا جس کی گود میں وہ ننھی چڑیا اسکے بازوں سے چمٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہیں دیکھ وہ دونوں بھی مسکرائی تھیں ان کے یہ بچے ان کی کل کائنات تھے جن کے دم سے پورا پیلیس چہکتا تھا لیکن انہیں کیا پتا تھا کہ ایک دن ان کا یہ پیلیس ویران پڑ جائے گا۔۔۔۔

زرداد معصومہ کو لیئے ان کے ساتھ والی چیئر پر آ بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے صرف باتھ گاؤن پہنا دیکھ بڑی مما اور چھوٹی مما فکر مند ہوئی تھیں

۔۔۔

زر تم سوئمنگ کر کے آ رہے ہو؟؟؟،...... زرداد کو گھورتے بڑی مما نے تفتیشی انداز میں استفسار کیا تھا۔۔۔

یس بڑی مما زر بھیو سوئمنگ کر رہے تھے وہ بھی ٹھنڈے پانی میں کیونکہ ان کے ہاتھ کولڈ کولڈ تھے،.....زر کے کچھ بہانا گڑھنے سے پہلے معصومہ اسکا راز فاش کر چکی تھی۔۔۔۔

رافف صیح کہتا ہے یہ ٹڈی کبھی کبھار ہمارے لیئے واقعی خطرناک ثابت ہو جاتی ہے،..... معصومہ کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ صرف سوچ ہی سکا تھا۔۔۔۔

زرداد کے ایسے احمکانہ عمل پر چھوٹی مما بھی اسکے بیمار ہونے پر پریشان ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ..و..ہ مما.. میں ۔۔۔۔اپنی پیاری مما کے ناراض چہرے کو دیکھتے اس نے وضاحت دینی چاہی کہ بڑی مما نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا تھا۔۔۔۔

نو موڑ آرگیومنٹس، اپنے کمرے میں جائیں اور گرم پانی سے شاور لے کر گرم کپڑے پہن لیں اسکے بعد نیچے یہاں آئیں،.....انکا لہجہ فکر مند مگر تحکم سے بھرپور تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے مما جیسا آپ کا حکم یہ بندہ ناچیز تو آپ کے حکم کا غلام ہے، لیکن پہلے اپنی پرنسز کی بات سنوں گا پھر جاؤں گا،.... معصومہ کو اپنی تھائی پر بیٹھائے وہ اس کے سنہری بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا کچھ دیر پہلے کی گئی معصومہ کی حرکت وہ بھول گیا تھا، یہ تھی ان کی محبت جو کچھ منٹس تک ناراض رہ پائیں ان کے لیئے ہی مشکل ہو جاتا تھا۔۔

آج موسم ذرا اچھا تھا اس لیئے معصومہ نے صرف شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔۔۔۔

زرداد کی بات پر وہ دونوں گہری سانس بھر کر رہ گئے تھے، البتہ زرداد کی توجہ پر معصومہ پھولے نا سما رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تو میرے بچے کو مجھ سے کیا کام تھا؟،.... اسکے بال بگاڑتے ہوئے زرداد نے محبت سے استفسار کیا تھا اسکا پورا دھیان معصومہ کی طرف تھا

۔۔۔۔۔۔

اپنی ہٹلر بنی دونوں ماممماز کی طرف دیکھنے کی اس نے ذرا برابر بھی غلطی نا کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھیو آپ جانتے ہیں، اوہو بھلا آپ کیسے جان سکتے ہیں میں بھی کتنی بھلکر ہوں،۔۔۔اپنی بات کی خود ہی تردید کرتے اس نے اپنے سر پر چپٹ رسید کی۔۔۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر وہ تینوں ہی مسکرائے تھے۔۔۔

آپ میرے بھلکر ہونے پر ہنس رہے ہیں؟؟،۔۔۔اپنی بڑی سنہری آنکھوں کو چھوٹا کیئے معصومہ نے اپنے گال پھلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

****

اس سے پہلے کہ شاہ اپنے نکاح کا بتاتا پرل اور حورین کی فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہوگئی تھی۔۔۔۔

چلو بھئی، مطلب اب بچھڑنے کا وقت ہوا چاہتا ہے،.... عمارہ لغاری کا

دھیان بھٹک گیا تھا،------

عمارہ لغاری کی عام سی کہی بات پر وہاں کھڑے تین شخص کا دل خوف سے

ڈھرکا تھا جبکہ پرل کی آنکھوں کے پردے پر کسی کا عکس اپنی جھپ دکھلا کر

غائب ہو گیا

تھا---------------

سب ان دونوں سے باری باری ملے تھے اور سب کی ہی پیار بھری ہدایتیں

ان دونوں نے اپنے پلوں سے باندھی تھیں---

بابا ہم فائق انکل کو کیسے پہچانیں گے ہم نے تو انہیں کبھی دیکھا ہی نہیں

ہے؟؟؟،....پرل ملک اپنے بابا کے حصار میں کھڑی ان سے استفسار

کرنے لگی تھی،---

ان دونوں کو ایئرپورٹ سے فائق انکل نے ہی رسیو کرنا تھا--

پرل ملک کے تفکر بھرے سوال پر عدیل ملک اور حسن لغاری مسکرائے تھے جبکہ حورین بھی انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

پرنسز آپ دونوں انہیں نہیں پہچانتی لیکن وہ آپ دونوں کو اچھے طریقے سے پہچانتا ہے،..... عدیل نے ان دونوں کو دیکھتے ہلکی مسکان سے جواب دیا تھا۔۔۔

پرل ملک ان سے پوچھنا چاہتی تھی کہ انہوں نے تو ہمیں کبھی دیکھا بھی نہیں ہے اور نا ہی ان سے کبھی ملنے کا اتفاق ہوا پھر وہ کیسے پہچانتے ہیں، لیکن یہ سوال اس کے دماغ میں ہی دب کر رہ گئے تھے جب ان کے پروفیسر فاروق احمد وہاں آگئے تھے ان کے پیچھے باقی سٹوڈنٹس بھی تھے اور ان میں

وہ ایک جمشید بھی تھا جو سر سے لے کر پیروں تک پرل ملک کو گھور رہا تھا

ہماری بیٹیوں کا خیال رکھنا فاروق یہ صرف آپ کی ذمہ داری پر جا رہے ہیں کسی بھی قسم کی اونچ نیچ ہم برداشت نہیں کر پائیں گے،... ملنے ملانے کے بعد وہ اصل مدعے پر آئے تھے...

بتانے کی ضرورت نہیں عدیل ملک، یہ سب ہمارے ہی بچے ہیں اور ان کی حفاظت کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے جو ہم حسن سلوک سے نبھائیں گے،.... پروفیسر فاروق نے عدیل ملک اور حسن لغاری کے شانے پر ہاتھ رکھتے انہیں تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا جس پر انہوں نے اپنا سر محض اثبات میں ہلایا تھا اس دوران سوائے حورین اور پرل کے کسی کی بھی نگاہ جمشید کی طرف نا اٹھی تھی جو والہانہ نظروں سے پرل کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا اس

میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بہت خوبصورت تھا کسی نازک لڑکی کی طرح، جسکی نازکی لڑکیوں کو بھی مات دیتی تھی۔۔۔۔۔

اسے مسلسل خود کی طرف ٹکٹا پا کر پرل نے آنکھوں سے ہی اسے اپنے بھائی اور باپ کی دھمکی دے ڈالی تھی جو واقعی کارآمد ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں اپنے سفر پر روانہ ہوگئی تھیں اور یہ سفر ان کی زندگی میں کیا رنگ لانے والا تھا اس سے سب ناواقف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں نے ایزلی ہو کر اپنا سفر انجوائے کیا تھا البتہ ان سب میں صرف جمشید کی طبیعت ذرا ناساز ہوگئی تھی جسے جہاز کا سفر ذرا برابر بھی راس نا آتا تھا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا نازک حسینہ،.... جمشید کی حالت سے اگر کوئی لطف اندوز ہو رہے تھے تو وہ پرل اور حورین تھے جن کی کھسر پھسر پورے سفر کے دوران چلتی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فرانک فرٹ ایئر پورٹ پر اترتے ہی سب نے پہلے اپنا سامان سنبھالا تھا ،۔۔۔۔۔۔

اپنے کیری بیگز ہاتھوں میں لیئے وہ مبہوت سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

کتنی ہی لڑکیوں کو گندے آدھے لباسوں میں دیکھتے انہوں نے والا حولہ و قوتہ پڑھا تھا۔۔۔

واو یار یہ تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت ملک ہے لیکن ان آدھی ننگی عورتوں کی وجہ سے اس ملک کی خوبصورتی ماند پڑ گئی ہے،... حورین کے آخر میں منہ بسوڑ کر کہنے پر پرل کی کھلکھلاہٹ گونجی تھی جس کی وجہ

سے ایئرپورٹ پر موجود مردوں نے اس ایشین بیوٹی لڑکی کو دیکھا تھا جو ہر چیز سے لاپرواہ پورے ایئرپورٹ کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔۔

پرل بیٹا آہستہ سب آپ دونوں کو دیکھ رہے ہیں،...پروفیسر سرمد نے انہیں پیار سے ٹوکا تھا جس پر انہوں نے اچھے بچوں کی طرح اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

جبکہ ان کی کلاس فیلو جویریہ نے حسد بھری نظروں سے ان کی خوبصورتی کو دیکھا تھا جن کی خوبصورتی لاجواب تھی۔۔۔

وہ سب پرل اور حورین کے لیئے ہی ٹھہرے تھے کیونکہ جب تک انہیں کوئی لینے نہیں آجاتا انہوں نے وہاں پر ہی ٹھہرنا تھا۔۔۔

اونہے اب اتنے برے دن آگئے ہیں کہ ان مہرانیوں کے جانے تک انتظار کرنا پڑے گا،....پرل اور حورین کو دیکھتے جویریہ نخوت سے بڑبڑائی تھی جو ساتھ کھڑے جمشید کی سماعت تک بخوبی پہنچ گئی تھی۔۔۔

تو تمہیں کس نے کہا کہ انتظار کرو، جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے،... رشتے میں تو وہ دونوں بہن بھائی لگتے تھے لیکن دونوں کی ہی ذرا برابر بھی نا جمتی تھی

تم اپنی چونچ بند ہی رکھو تو بہتر ہو گا، جانتی ہوں سب کس سے افیئر چلانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہو،.... اسکی ٹھیک ٹھاک بیعزتی کرتے ہوئے جویریہ آگے کی طرف چلی گئی تھی----

جبکہ اپنی اتنی بے عزتی پر وہ بھی اپنی چھوٹی بہن کے منہ سے سنتے جمشید کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ مہوش بٹ اپنے والد حیات بٹ کی بگڑی شہزادی تھی------

وہ سب باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے جب ایک بلیک مرسڈیز گاڑی ان کے سامنے آرکی تھی----------

ان کے پیچھے ہی کئی گارڈز کی گاڑیاں تھیں جن میں بیٹھے ایک شخص نے جلدی سے اترتے سیاہ مرسیڈیز کا بیک ڈور اوپن کیا تھا۔۔۔

اس گاڑی سے نکلتی شخصیت کو دیکھتے سب ہی مرعوب ہوئے تھے۔۔۔

پرل ملک اور حورین ملک اگر اپنے باپ اور بھائی کے بعد کسی کی پرسنالیٹی سے بری طرح اٹریکٹ ہوئی تھیں تو وہ اس شخص کی جو زمین کو اپنی ملکیت سمجھتا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھ رہا تھا،۔۔۔۔۔

بلیو ٹیکسڈو سوٹ میں ملبوس وہ اپنی سنہری آنکھوں میں نرمی لیئے ان کے قریب سے قریب ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

سنہری آنکھوں میں روزانہ کے برعکس آج نرمی کا تاثر تھا۔۔۔۔۔۔۔

جویریہ کی طرح باقی لڑکیاں بھی اسکی پرسنالیٹی پر جی جان سے مرمٹی تھیں

۔۔۔

یہ تو ہماری طرف ہی آ رہے ہیں،.... آنے والی شخصیت کو اپنی طرف آتا دیکھ پرل ملک بری طرح گھبرائی تھی۔۔۔

وہ تو اسے ایک جرمن ہی لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سوری بچے مجھے ذرا آنے میں دیر ہو گئی ایک ضروری میٹنگ میں پھنس گیا تھا، اس تاخیر کے لیئے میں معذرت خواہ ہوں،۔۔۔۔ فائق یزدانی کی بات پر سامنے کھڑے لوگ شاکڈ جبکہ گارڈز روکڈ۔۔۔۔

اپنی آنکھیں ملتے ولیم نے بے یقینی سے اپنے بوس کا معذرت خوانہ نرم والا آنداز دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ولیم اسکا پرسنل اسسٹنٹ تھا جسے وہ اپنے ساتھ ہی گھسیٹ لایا تھا۔۔۔

ولیم اسکا پرسنل سیکرٹری تھا جسے وہ اپنے ساتھ ہی گھسیٹ لایا تھا۔۔۔۔

ان بلیوایبل !،۔۔۔۔ ولیم ابھی تک بے یقین تھا۔ کتنے سال ہو گئے تھے اسے فائق یزدانی کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس نے کبھی بھی اس کا یہ نرم انداز

نا دیکھا تھا لیکن اب اسکا نرم معذرت خواہ لہجہ اسے ورطہ حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ! ! سدا کی کانفیڈنس پرل ملک اور حورین لغاری کا لہجہ یہاں لڑکھڑا سا گیا تھا۔۔۔۔

وعلیکم السلام ! ! ۔۔۔ان کے سلام کرنے پر فائق یزدانی نے خفیف سا مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ فائق انکل ہی ہیں نا یا ہمارے ساتھ پرینک کر رہے ہیں،۔۔۔۔پرل ملک نے کچھ جھجھکتے ہوئے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

جبکہ پرل کے سوال پر فائق یزدانی نے اپنے دانتوں تلے لب دباتے اپنی ہنسی ضبط کی تھی بلاشبہ فائق یزدانی کو وہ دونوں لڑکیاں دلچسپ لگی تھیں

۔۔۔۔۔

ایئرپورٹ پر آتے جاتے لوگ مڑ مڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے، فائق یزدانی کو جرمنی میں کون نہیں جانتا تھا وہ ایک بہترین قابل بیرسٹر تھے جنہوں نے

کبھی بھی ایک کیس بھی نہیں ہارا تھا، وہ قابل جوہر تھے جس کی شناس

پورے جرمنی کو تھی۔۔۔۔

اور تو اور انہیں پچیس سال کی عمر میں خوبصورتی کا ایوارڈ بھی حاصل ہوا تھا

۔۔۔۔

۔۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے پرل ملک ؟،۔۔۔انہوں نے الٹا سوال کر ڈالا تھا۔۔

نہیں۔۔وہ۔۔میں۔۔بس۔۔۔وہ سیچوایشن میں شدید گھبرائی تھی مقابل

کی پرسنالیٹی ہی ایسی تھی۔۔۔۔

تھینکس مسٹر فاروق، اینڈ مسٹر سرمد آپ نے ہماری بچیوں کا خیال رکھا،

اب آپ جا سکتے ہیں یقیناً سفر کی وجہ سے سب بچے تھک گئے ہونگے،۔۔۔

ان تینوں سے مصافحہ کرتے فائق یزدانی نے کمال خوبصورت مسکراہٹ سے کہا تھا۔۔۔

تھینکس کی ضرورت نہیں فائق یزدانی یہ ہماری ڈیوٹی تھی،... تمام بچوں کو چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے پروفیسر فاروق نے بھی انہی کے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

اگر آپ کو برا نا لگے تو کیا میں آپ لوگوں کو یہ نینجر ہوٹل تک چھوڑنے میں مدد کر سکتا ہوں،.... اپنی پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے فائق یزدانی نے آفر کی تھی۔۔۔

لگتا ہے اب تھینکس کرنے کی ہماری باری ہے،.... پروفیسر سرمد نے مزاحیہ انداز اپناتے ہوئے کہا تھا۔۔

ان کے مذاق پر سب مسکرائے تھے۔۔۔

اب ہم چلتے ہیں رات کے نو بج گئے ہیں سب بچے بھی کافی تھک گئے ہیں

،...پروفیسر شاہد نے کہتے ہوئے فائق یزدانی سے مصافحہ کیا اور سب بچوں

کو لے کر ٹیکسی کی طرف چل دیئے تھے.........

اوکے پرل اور حورین اپنا خیال رکھنا اور کل بارہ بجے یہ نینجبر ہوٹل پہنچ جانا

اور ساتھ ہی میں اپنی ضرورت کی چیزیں رکھنا نا بھولنا،...ان دونوں کے

سروں پر شفقت سے اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے پروفیسر فاروق نے ہدایت

دی جس پر انہوں نے اپنا سر اثبات میں ہلایا...

آپ ہمارے خالص مہمان ہیں فاروق صاحب کبھی موقع دیجیئے گا اپنی

خدمت کا، یہ رہا میرا کنٹیکٹ نمبر کبھی کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا

جھجھک بتا دیجیئے گا، اب ہم چلتے ہیں فی امان اللہ!!!!!انہیں اپنا کارڈ تھماتے

بغیر کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر پرل اور حورین کو لیئے اپنی بلیک مرسڈیز

گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے...

پیچھے فاروق نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود کارڈ اور دوسری نظر سرمد کو دیکھتے اپنے کندھے اچکا دیئے۔۔۔۔۔

فائق انکل وہ ہمارا سامان تو وہاں رہ گیا،.... فائق یزدانی کے پیچھے چلتے حورین نے پریشانی سے ان کی پشت دیکھتے ہوئے کہا تھا ایک تو وہ اسے انکل کہتے ہوئے جھجھک رہی تھی کیونکہ وہ کہی سے بھی انکل نہیں لگتا تھا۔۔

ڈونٹ وری ڈولز آپ کا سامان پیلیس پہنچنے سے پہلے ہی پہنچ جائے گا،.... انہیں ٹینشن فری کرتے وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھے جبکہ پرل اور حورین پیچھے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

چلو جارج،.... ڈرائیور کو حکم دیتے وہ اپنے موبائل پر موصول ہوئی ای میل چیک کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔

تینوں گاڑیاں ایئرپورٹ سے نکلتی شفاف پرت پر رواں دواں ہو گئی تھیں

۔۔۔

کیا بندہ تھا یار اس عمر میں بھی خود کو فٹ رکھا ہوا تھا کہیں سے بھی تو یہ انکل نہیں لگ رہا تھا، ہم تو اس کے سامنے بوڑھے لگ رہے تھے،.....

ایئرپورٹ سے نکلتی گاڑیوں کو دیکھتے پروفیسر سرمد نے حسرت سے کہا

پیسہ میرے دوست پیسہ، پیسہ کبھی انسان کو بوڑھا نہیں ہونے دیتا،....

پروفیسر فاروق نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے کہا تھا

ہوں شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو، اب چلو سب بچے ہمارا انتظار کر رہے ہونگے،.... انہیں کہتے ہوئے پروفیسر سرمد شفاف ماربل کے فرش پر رکھے اپنے کیری بیگز اٹھاتے ٹیکسی کی طرف بڑھ گئے تھے---

پیچھے وہ بھی ان کے ہمقدم ہوئے تھے---

یہ انسان کی خود ساختہ سوچ ہے کہ جسے بھی خوش دیکھتا ہے اسے حقیقت کے طور پر بھی خوش سمجھ لیتا ہے لیکن یہ حقیقت نہیں ہے آج کل کے

زمانے میں کوئی بھی ایسا شخص آپ کو نہیں ملے گا جسے کوئی پریشانی نا ہو

خوشی پیسوں سے نہیں ملتی بلکہ اپنوں کے پیار سے ملتی ہے اور جب اپنے ہی دکھ دے جائیں تو دنیا کو دیکھانے کے لیئے اپنا اداس نقاب اتار کر مصنوعی خوشی کا نقاب اوڑھ لیا جاتا ہے۔۔۔

چاہے امیر ہو یا غریب کوئی بھی شخص کسی بھی حال میں خوش نہیں۔۔۔۔

****

مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔۔۔۔ اپنے ساتھ ٹیکسی میں بیٹھی مہوش کو دیکھتے ہوئے جویریہ نے صدمے کی سی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔

یار بس کرو آدھے گھنٹے سے تم نے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے، تمہیں یہاں ہر ایک قدم پر ایسے ہی پرفیکٹ پرسن ملیں گے تو کیا تم ہر کسی کے بارے

میں یہی رائے قائم کروگی،... مہوش جو آدھے گھنٹے سے اسکی یہ صدماتی باتیں سن رہی تھی اب تو اسکے کان بھی جواب دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ فائق یزدانی تو نہیں ہو گا نا،۔۔۔۔۔اب کی بار جویریہ کی بات پر مہوش نے باقاعدہ اپنا سر پیٹ ڈالا تھا۔۔۔۔

تو کیا ہوا ویسے بھی وہ عمر کے تو بڑے ہی تھے نا اس عمر میں تو شاید انکا بیٹا بھی بڑا ہو گا، اور ہو سکتا ہے وہ ان سے بھی زیادہ خوبصورت ہو،.... بیزاری سے کہتے ہوئے مہوش اپنا سر سیٹ پر ٹکاتی اپنی آنکھیں موند گی۔جویریہ کی بکواس سننے کا اب اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا اس لیئے سونے کی ایکٹنگ کرنے میں ہی بہتری جانی تھی۔۔۔۔

جبکہ جویریہ کے دماغ میں مسلسل مہوش کی کہی گئی باتیں ہی گونج رہی تھی

۔۔۔۔۔

****

آپ میرے بھلکر ہونے پر ہنس رہے ہیں ؟؟؟؟اپنی بڑی سنہری آنکھوں کو چھوٹا کیئے معصومہ نے اپنے گال پھولاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اونو میرا بچہ ہماری اتنی مجال کے ہم اپنی پیاری پرنسز پر ہنسے، کیوں مما ،؟.... زرداد نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے معصومہ کے دونوں گالوں پر بوسہ دیتے کہا تھا۔۔۔

زرداد کی بات پر ان دونوں نے بھی تائیدی انداز میں اپنا سر ہلایا تھا۔۔۔

آئی لویو بھیو، میں آپ سے اتنا اتنا اتنا محبت کرتی ہوں ! ! اپنی دونوں بازوں کو پھیلاتے ہوئے معصومہ جوش سے بولی تھی۔۔۔

اسکے بچپنے پر تینوں ہی مسکرائے تھے۔۔۔

آئی لو یو ٹو بھیو کی جان،! بھیو بھی اپنی پرنسز سے اتنا ہی پیار کرتا ہے جتنا مجھ سے میرا بچہ کرتا ہے،...،زرداد نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا باقی باتیں بعد میں پہلے مجھے یہ بتائیں کہ مجھ سے کیا ضروری بات کرنی تھی؟؟،.... معصومہ کو کاؤچ پر بیٹھاتے اس نے سوالیہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

مجھے شادی کرنی ہے،.... اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر تھوری کے نیچے رکھے معصومہ نے زرداد کے چہرے پر اپنی نظریں جمائے ہوئے کہا تھا۔۔۔
معصومہ کی بات پر جہاں زرداد کو جوس پیتے اچھو لگا تھا وہاں پر سامنے بیٹھی چھوٹی اور بڑی مما کو صدمہ لگا تھا۔۔۔۔۔

آر یو سیر یئس پر نسز یہ تم کیا کہہ رہی ہو کس نے تم سے یہ سب کہا؟؟،...
زر داد کے کچھ بولنے سے پہلے چھوٹی مما نے ذرا سختی سے پوچھا تھا

ان کے سخت لہجے پر معصومہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔سب کے لاڈ پیار نے
اسے حد سے زیادہ حساس بنادیا تھا۔۔۔

چھوٹی مما پلیز بچی ہے وہ،...اسکی نم آنکھیں دیکھ وہ تو جیسے پاگل ہوا تھا اس
لیئے اسے دوبارہ اپنی گود میں بیٹھاتے زر داد نے کر ختگی سے کہا تھا۔۔۔
زر داد کے ایکٹ پر چھوٹی مما نے خفگی سے اسے دیکھا تھا جو معصومہ کے
آنسو صاف کر رہا تھا۔۔۔
میں پہلے سے ہی کہہ رہی ہوں بھابھی سب کے بے جالاڈ پیار نے معصومہ کو
بگاڑ کر رکھ دیا ہے،....سامنے کا منظر دیکھتے ہوئے چھوٹی مما نے خفگی سے
کہا تھا۔۔۔۔

جبکہ بڑی مما محض اپنا سر نا میں ہلا کر رہ گئی بھلا انکے لیئے کبھی بھی معصومہ غلط ہو سکتی تھی۔۔۔

میری پرنسز کو یہ بات کس نے کہی،؟ہاں ؟؟؟اس کے ملائم گلابی گال پر اپنا ہاتھ رکھے زرداد نے نرمی سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔
کسی نے بھی نہیں،...اپنی آنکھیں جھکائے اس نے رونی صورت بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں دیکھیں اور سب کچھ سچ سچ بتائیں،...اپنی انگلی سے اسکی تھوری اونچی کرتے ہوئے زردار نے ابھی بھی نرمی سے کہا تھا۔۔۔

وہ میں نے مووی میں دیکھا، جہاں لڑکا لڑکی آپس میں شادی کرتے ہیں

اور ہمیشہ کے لیئے دوست بن جاتے ہیں،.. اس نے ڈرتے ڈرتے بتایا تھا

پرنسز میں نے مووی دیکھنے سے منع کیا تھا نا،... زرداد کا لہجہ اب ذرا سخت

ہوا تھا لیکن معصومہ اس کی بات نظرانداز کر گئی تھی----

بھیو مجھے بھی افی سے شادی کرنی ہے ایسے وہ بھی ہمیشہ میرے ساتھ رہے

گا،... اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ ضدی لہجے میں بولی تھی---

وہاٹ،.... وہ تو جیسے اپنی جگہ سے اچھل پڑا تھا

وہاٹ،... وہ اپنی جگہ سے

اچھل کھڑا ہوا تھا جبکہ کچھ یہی حال بڑی مما اور چھوٹی مما کا بھی تھا---

ہاہاہاہا،...... دیکھتے ہی دیکھتے زرداد پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ معصومہ ایسی کوئی بات کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ہنسنے پر چھوٹی مما اور بڑی مما نے گھورا تھا جبکہ معصومہ جو رونے والی ہوئی تھی اسکے ہنسنے پر اسے ذرا ڈھارس ملی تھی۔۔۔۔

میرا بچہ میں آپ کی یہ خواہش ضرور پوری کروں گا لیکن اس سے پہلے آپ زمین سے تو نکل آؤ پھر مل کر اس افی کو تنگ کریں گے،.... اسکی طرف جھک کر زرداد نے اسکے بال بگاڑتے ہوئے شرارتی پن سے کہا تھا۔۔۔۔

سچی بھیو پھر تو اور بھی مزہ آئے گا،.... اسکے گرد اپنا حصار بنائے معصومہ کی چہچہاتی آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یک دم منظر بدل سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے وائلڈ ایگل نے خود کو مرر میں دیکھا تھا۔۔۔۔

سب کچھ فنا ہو گیا سب کچھ، سب چیزوں کا ذمہ دار میں ہوں سب کچھ میری وجہ سے برباد ہوا،.... طیش سے شیشے پر لگاتار مکے برساتے وہ پاگل ہونے کے در پر تھا۔۔۔

بلیک کارپٹ پر گہرا سیال مائع اپنا رنگ چھوڑتا جا رہا تھا اسکے دونوں ہاتھ خون سے تر ہو گئے تھے لیکن اذیت تھی کہ خود کو تکلیف دینے سے بھی کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ ایک ماہر جادوگر ہوتے ہوئے بھی اپنی اذیت کم نہیں کر سکتا تھا۔۔

وائلڈ مین،.... الکحول اور مونسٹر ایک ساتھ چیختے اس کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

وائلڈ مین،.... الکحول اور مونسٹر ایک ساتھ چیختے اس کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو وائلڈ ایگل، یہ کیا کر رہے ہو کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہو،.... مونسٹر اس بپھرے ہوئے شیر کو قابو کرتے چیخا تھا۔۔
پورے کمرے میں ہر جگہ کانچ بکھرا ہوا تھا وہاں کوئی بھی چیز ایسی نا تھی جو صیح سلامت ہو۔۔۔
وائلڈ ایگل کے ہاتھوں سے خون نکلتا کارپٹ میں جذب ہو رہا تھا۔۔۔
ہاں پاگل ہو گیا ہوں میں، پاگل کر دیا ہے تم لوگوں نے مجھے، کیا سمجھ رکھا ہے تم سب نے مجھے ہاں، بولو.... ان دونوں کو ایک ساتھ دھکا دیتے ہوئے وائلڈ ایگل نے مونسٹر کا گریبان پکڑ لیا تھا۔۔۔
اسکی دھاڑ پورے محل پر سکتہ طاری کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے غصے سے محل میں رکھی ہر چیز ٹوٹنے لگی تھی جس کا شور الگ منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

کالم ڈاؤن وائلڈ مین، پلیز ریلیکس کچھ بھی تو نہیں ہوا،... الکحول نے وائلڈ مین کے سرخ چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔۔

وہ اس کی حالت کے پیش نظر اسے رام کرنے کی کاوش میں تھا۔۔

فلحال اسے صرف پیار سے ہی ہینڈل کیا جا سکتا تھا۔۔۔

مونسٹر نے ان دونوں کو دیکھتے اپنے ہونٹ چبائے تھے باہر سے شور کی آوازیں تھم گئی تھیں۔۔

کیونکہ سامنے والے کا غصہ الکحول کی نوازش سے ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔۔

تمہاری سزا ختم ہو گئی،.... الکحول کے تھپڑوں سے لال گال پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے وائلڈ ایگل نے ٹرانس کی سی کیفیت میں کہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر الکحول کی آنکھیں نم ہوئی تھیں جبکہ مونسٹر نے ضبط سے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں وائلڈ مین، سب ٹھیک ہے کچھ بھی تو نہیں ہوا،۔۔۔۔ اپنے گال پر رکھے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام کر الکحول اسکے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

الکحول کو اپنی سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے وائلڈ مین نے یک دم اسے کس کے گلے لگایا تھا۔۔۔

وائلڈ ایگل کی حرکت پر وہ دونوں ہی بے یقین ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

بھائی،۔۔۔۔ الکحول کی آواز لڑکھڑائی تھی۔۔۔

مجھے معاف کر دو بھائی کی جان، میں بہت گندا ہوں نا،۔۔۔ الکحول کو اپنے سینے میں بھینچے وائلڈ ایگل نے بھیگے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

وہ رو رہا تھا یہ تھا دوسرا جھٹکہ جو ان دونوں کو آج کے دن لگا تھا۔۔۔

بھائی کی جان،...الکحول نے وائلڈ مین کے الفاظ دوہراتے مونسٹر کو دیکھا تھا جس کا حال کم از کم الکحول کے جیسا ہی تھا۔۔۔

آئی لو یو بھائی، آپ دنیا کے بیسٹ بھائی ہیں معافی تو مجھے مانگنی چاہیئے کیونکہ غلطی ہمیشہ میری ہی ہوتی ہے،....وائلڈ مین کے گرد اپنے بازوں کا حصار باندھتے الکحول نے نم آواز میں کہا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو نکلتے وائلڈ مین کی گردن میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔۔

مونسٹر کی سمجھ میں ساری صورتحال آگئی تھی اس وقت وائلڈ ایگل ہوش میں نہیں تھا کیونکہ اکثر غصے کی زیادتی سے وائلڈ ایگل اپنے ہوش بھلا دیتا تھا۔اسے صرف یاد رہتا تھا تو سامنے والا اور سامنے والا کا پیار۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ سب سمجھنے کے باوجود مونسٹر وائلڈ مین کے گلے لگنے کی حسرت دل میں دبائے کھڑا رہا۔ دل تو اس کا بھی چاہ رہا تھا کہ آگے بڑھے اور اتنے سالوں بعد وائلڈ ایگل کو محسوس کرے، لیکن ضروری تو نہیں کہ ہر خواہش ہی پوری ہو۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل،... ایک کوندا سا وائلڈ ایگل کے ذہن میں لپکا تھا اور اس نے جلدی سے اپنی بلیک آنکھیں وا کر دی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ منٹس پہلے کی ہوئی ساری روداد کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے چلی تھی اور اس نے بغیر سامنے والے کا خیال کیئے جھٹکے سے الکحول کو خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔۔

اس کے دھکا دینے پر الکحول پیچھے کی طرف لڑکھڑایا تھا جسے بروقت مونسٹر نے تھام لیا تھا ورنہ وہ ضرور زمین بوس ہو جاتا۔۔۔۔

بھائی،.... وائلڈ ایگل کو دیکھتے ہوئے الکحول نے تڑپ کر اسے پکارا تھا لیکن وہ بے نیاز بنا تفکر سے پورے کمرے کا جائزہ لینے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

تم دونوں یہاں کیسے آئے؟؟،.... پورے کمرے میں اپنی سرخ نظریں دوڑاتے ہوئے وائلڈ ایگل نے سرد لہجے میں دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔۔

تمہیں پینک اٹیک آیا تھا وائلڈ مین،اور شاید تم دروازا بند کرنا بھول گئے تھے اس لیئے تمہاری چیخنے کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں،..... وائلڈ مین کو واپس اپنے خول میں سمٹا دیکھ مونسٹر بھی واپس اپنے روپ میں آگیا تھا جبکہ الکحول بس زمین کو گھور رہا تھا کچھ لمحے پہلے جو کچھ ہوا تھا وہ اس کے اعصابوں پر بری طرح سوار تھا۔۔۔۔

اگر میرے چلانے کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں تو تم دونوں کی ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں قدم رکھنے کی،.... الکحول کی حالت کو اگنور کیئے وہ مونسٹر پر ڈھارا تھا۔۔۔۔۔۔

سوری !،.... مونسٹر کے کچھ کہنے سے پہلے الکحول وائلڈ مین کو بغیر دیکھے سپاٹ لہجے میں کہتا کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

دفع ہو جاؤ تم بھی یہاں سے،.... الکحول کی حرکت پر اسکا پارا ہائی ہوا تھا اس لیئے مونسٹر کو بھی اس نے جھڑک کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

شاید تم نے ہمیں سیکریٹ روم میں بلایا تھا؟؟،... اسکے زخمی ہاتھ کو گھورتے ہوئے مونسٹر نے اپنی بے عزتی کی پرواہ کیئے بغیر سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کرنی تم جاؤ اس سر پھرے کے پیچھے،.... زمین پر بکھرے کانچ میں سے اپنا چہرہ دیکھتے ہوئے وائلڈ مین نے تیکھے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اگر اس سر پھرے کی اتنی ہی فکر ہے تو اسے تکلیف ہی کیوں دیتے ہو،؟؟؟ وائلڈ ایگل کی چوری پشت کو دیکھتے ہوئے مونسٹر نے اپنا لیفٹ ایبرو اچکاتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ جو کہا ہے وہی کرو کسی کے آگے میں جوابدہ نہیں ہوں، اب دفع ہو جاؤ۔.. ایک ہی جسٹ میں بالکل اس کے سامنے آتے ہوئے وائلڈ ایگل نے آخر میں انگلی کے اشارے سے اسے راہ دیکھائی۔۔۔۔

ایک نظر وائلڈ ایگل کی بلیک سرد آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مونسٹر نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی تھی،۔۔۔

کہی اور جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ پہاڑی پر ہی ہو گا،۔۔۔۔۔

کمرے سے نکلتے ہوئے مونسٹر کو اپنی پشت سے وائلڈ مین کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔

تم سے بہتر جانتا ہوں میں اسے،.... بغیر مڑے جواب دیتا وہ چلتا بنا جبکہ اس کے جواب پر وائلڈ ایگل ٹھیک ٹھاک سلگا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف ہر جگہ ٹوٹے فانوس، گلدان اور دوسری چیزوں کے کانچ بکھرے پڑے تھے جنہیں دیکھتے ہوئے مونسٹر نے اپنا سر نا میں ہلایا تھا

اس بندے کا نا غصہ اچھا ہے نا ہی محبت،....اپنی راہ میں پڑے کانچ کو پیروں کی مدد سے سائیڈ پر کرتے ہوئے مونسٹر نے جلے دل سے سوچا تھا

اسکے محل سے نکلتے ہی ہر چیز اپنی جگہ پر آگئی تھی جس کا صاف مطلب تھا کہ جادوگر نے اپنا جادو کر دکھایا تھا-----

****

مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی جب تمہیں وائلڈ مین کی عادات کا پتا ہے پھر بھی تم ایسے ری ایکٹ کرتے ہو جیسے تمہیں نئے سرے سے اس کا یہ روپ

دیکھنے کو ملا ہو،.....ان دونوں کے اندازے کے مطابق ہی الکحول اس وقت ہورنس گرینڈ پہاڑی پر موجود تھا۔۔۔۔

مونسٹر نے اپنے موڈ کو فریش کر لیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ الکحول مزید اداس ہو،۔۔۔

الکحول کو ساکت نیچے گہری کھائی میں نظریں جمائے دیکھ مونسٹر اس کے ساتھ رکھے پتھر پر جا بیٹھا جبکہ نظریں الکحول کو سپاٹ تاثرات کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

اس نے آج مجھے گلے لگایا مونسٹر،... دور خلاؤں میں دیکھتے ہوئے الکحول نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہوں،... مونسٹر اس کی حالت سمجھ سکتا تھا۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا مونسٹر میرے بھائی نے آج اتنے سالوں بعد مجھے کس کے گلے لگایا، کیا تم میری کیفیت سمجھ سکتے ہو مونسٹر وہ لمحہ جب اس نے مجھے اپنے سینے سے لگایا تھا، میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنی کیفیت بیان کر سکوں، میں چاہتا تھا کہ وہ پر سکون محبت بھرا لمحہ ایسا ہی رہے اور کبھی نا گزرے،... خلاؤں سے نظریں ہٹا کر الکحول نے مونسٹر کو دیکھا تھا جس کی چمکیلی اوشن بلیو آئیز الکحول کا ہی بڑی باریک بینی سے جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔۔۔

یو نو الکحول تم اس وقت مجھے کسی مجنون سے کم نہیں لگ رہے ہو جسے اس کی لیلیٰ نے پہلی بار گلے لگایا ہو،...۔ الکحول کا دھیان بھٹکانے کے لیئے مونسٹر نے مزاحیہ کہا تھا اور اٹھ کر اس کے ساتھ آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

میرا بھائی میرے لیئے کسی لیلیٰ سے کم نہیں ہے،..... مونسٹر کے شولڈر

پر اپنے بازوں کی کہنی رکھتے ہوئے الکحول نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

____

تو پھر وہ صبح والی رٹ کس لیئے تھی کہ میری شادی کرادو، کیوں اس

بچاری کی زندگی برباد کروگے جب تمہارے پاس الریڈی لیلیٰ ہے پڑی جو

تمہیں ذرا برابر بھی لفٹ نہیں کرواتی،.....اسکے بال بگاڑتے ہوئے

مونسٹر نے شریرپن سے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا. ویری فنی اچھا جوک تھا لیکن پسند نہیں آیا،... مصنوعی قہقہہ لگاتے

ہوئے الکحول نے گویا اپنی تیکھی ناک سے مکھی اڑائی تھی

____

الکحول کی بات پر مونسٹر نے اسے مصنوعی گھورا تھا جبکہ اپنا مقصد کامیاب

ہوتا دیکھ وہ دل ہی دل میں مطمئن سا مسکرایا تھا۔۔

اسکا مقصد صرف الکحول کو کچھ دیر پہلے کے ہوئے واقعہ سے نکالنا تھا جو کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے نا دیکھو پیار ہو جائے گا،۔۔۔۔اسے خود کو گھورتا پا کر الکحول گنگنایا تھا جبکہ اس کے شولڈر سے اپنا بازوں ہٹاتے اسے ٹکر ماڑی تھی۔۔۔
الکحول جانتا تھا کہ کیسے اپنے غم کو دل کے اندر چھپا کر لوگوں کو بہلایا جاتا ہے،اور مونسٹر جانتا تھا کہ کیسے لوگوں کے رازوں کا پردہ رکھا جاتا ہے،

اونہے پیار کرنے کے لیئے صرف تیری ہی صورت رہ گئی ہے،۔۔۔اسکے سینے پر دباؤ دے کر پیچھے کرتے ہوئے مونسٹر نے تمسخر سے کہا تھا۔۔۔

اتنی پیاری صورت ہے میری کہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈو گے ناتو پھر بھی نہیں ملے گی،اویں ہی،......الکحول نے ایک دو قدم پیچھے کی طرف لیتے ہوئے اپنا فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

واللہ اتنی خوشفہمی وہ بھی اپنے گلے سڑے تھوبڑے کو لے کر،....الکحول کی تھوری کو اپنی انگلی کی مدد سے سامنے کرتے ہوئے مونسٹر نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسسسٹر،.....شاکڈ کی سی کیفیت میں وہ چیخا تھا اس سے پہلے کہ الکحول مونسٹر کو اپنا ایک مکہ رسید کرتا وہ بڑی ہوشیاری سے بھاگ نکلا تھا

۔۔۔۔۔

اب کہاں بھاگ رہے ہو رکو تم، تمہیں تو میں ذرا بتاتا ہوں،...غصے سے اپنے دانت پیس کر کہتے ہوئے الکحول اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔

ہاہاہاہا، پہلے پکڑ تو لو وا یسے مجھے کچھ بھی نہیں جاننا تم سب کچھ اپنی نا ہونے والی بیوی کو ہی بتانا،.... اپنی دوڑ جنگل کی طرف لگاتے وہ اسے پھر بھی آگ لگانا نا بھولا تھا۔۔۔۔

تیری تو،.... درخت سے ٹہنی توڑتے ہوئے الکحول اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا پورے جنگل میں ان دونوں کی آوازیں گونج رہی تھیں جبکہ اپنے جادو کی مدد سے ان کو دیکھتا وائلڈ ایگل بھی مطمئن سا مسکرا دیا تھا۔۔

اپنے جادو کی مدد سے ان کو دیکھتا وائلڈ ایگل بھی مطمئن سا مسکرا دیا تھا

۔۔۔۔

اپنے اندر تکلیف چھپا کر چہرے پر مسکراہٹ سجانا کوئی تم سے سیکھے میرے پیارے چھوٹے بھائی، اگر تم مجھے گلے لگانے کہ لیئے ترستے ہو تو میں بھی تم دونوں کے لیئے تڑپتا ہوں، لیکن میری تڑپ کا اندازہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا،

کوئی بھی نہیں،۔۔۔اپنے کمرے کے وسط میں وائلڈ ایگل اپنی بلیک دیپ آئیز بند کیئے دل میں اٹھتی ٹھیسوں کو دباتے ہوئے بولا۔۔۔

بدی،... کرب سے کہتے ہوئے وائلڈ ایگل نے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں لیکن جب دل کا درد حد سے سوا ہوا تو وہ اپنے کمرے میں موجود خفیہ راستے کی طرف بڑھ گیا جہاں ان کی خوشگوار یادیں آباد تھیں اب ان تصویروں کو دیکھ کر ہی اس نے اپنا سارا دن گزارنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

ہاں تو ان پیاری ڈولز کو ہمارا جرمنی کیسا لگا،.... اپنے موبائل پر ضروری ای میل سینڈ کر کے فائق یزدانی نے اپنا دھیان پیچھے کی طرف لگایا جہاں وہ دونوں گاڑی کی کھڑکیوں سے باہر کا ماحول ازبر کر رہے تھے۔۔۔۔۔

بہت ہی خوب، ..... اس فضا میں رچی کسی اپنے خاص کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے پرل نے باہر اونچی آسمانوں کو چھوتی بلڈنگز پر نظریں جمائے بے ساختہ کہا تھا۔۔

لیکن اپنی جلد بازی کا اندازہ ہوتے ہی اس نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

البتہ حورین نے اسکی جلد بازی پر اسے اپنی کہنی ماری تھی جس پر پرل ملک نے سی کرتے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

فرنٹ مرر سے ان دونوں کی حرکات کو ملاحظہ کرتے فائق یزدانی نے اپنی مسکراہٹ دبای تھی۔۔

ان دونوں کی حرکات انہیں بہت کچھ یاد دلا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جرمنی خوبصورت تو ہے لیکن پاکستان سے زیادہ نہیں، اس وطن کی تو خوشبو ہی ہر چیز سے منفرد ہے، جو خاص بات پاکستان میں ہے وہ بات ان

ملکوں میں کہاں،.... فائق یزدانی نے بات کے دوران ہی اپنی پینٹ کی پاکٹ سے سگار نکالا تھا لیکن پرل ملک اور حورین کی موجودگی کا خیال کرتے ہوئے سگار واپس رکھ دیا تھا ورنہ سگار پینے کے لیئے ان کا دل مچل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے سیٹس پر بیٹھی پرل ملک اور حورین لغاری، فائق یزدانی کی بات پر حیرانگی کا شکار ہوئی تھیں۔۔۔

ان دونوں کے حیرانگی بھرے تاثرات کا جائزہ لیتے ہوئے فائق یزدانی گہرا مسکرائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

تم دونوں یہ سوچ رہے ہونگے کہ اگر مجھے وطن پاکستان سے اتنی ہی محبت ہے تو میں یہاں کیا کر رہا ہوں،.... ہے نا؟؟ انھوں نے اب اپنا رخ ان دونوں کی طرف کیا تھا جو ان کے اچانک مڑنے پر بوکھلائی تھیں لیکن ان کی بات پر میکانکی انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

ہر چیز کے پیچھے کوئی نا کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے، لیکن ہر وجہ بتانے کے لیئے بھی نہیں ہوتی اس لیئے کچھ ایسا ہی سمجھ لو،.... ان دونوں کو ریلیکس کرنے کے لیئے وہ واپس سیدھے ہوئے تھے اتنا تو انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے باقاعدہ دیکھنے پر وہ دونوں نروس ہو جاتی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ان کی باتیں پرل اور حورین کے سر کے اوپر سے گزری تھیں ان کی سمجھ میں صرف یہی بات آئی تھی کہ وہ انہیں کچھ بھی بتانا نہیں چاہتے اس لیئے ان دونوں نے بھی اصرار کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کر لی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہ بات الگ تھی کہ خاموش رہتے رہتے ان کے جبڑے دکھ رہے تھے

۔۔۔۔

باقی راستہ خاموشی میں ہی گزرا تھا جب ان کی گاڑی ایک خوبصورت محل کے سامنے آن رکی تھی۔۔۔

رات کا سماں تھا ایسے میں یزدانی پیلیس ہر سو اپنی گولڈن روشنی بکھیر رہا تھا اس محل پر نظر پڑتے ہی پرل ملک اور حورین لغاری مبہوت ہوئی تھیں

واؤ سو بیوٹیفل،.... یزدانی پیلیس پر اپنی اشتیاق بھری نظریں جمائے حورین نے مبہوت ہوتے کہا تھا۔۔۔

ان دونوں کی حالت فائق یزدانی کے لیئے کچھ نئی نا تھی کیونکہ وہاں آج تک جو بھی آیا تھا ایسے ہی ساکت و مبہوت رہ جاتا تھا۔۔۔

فائق یزدانی کی لینڈ کروزر کو دیکھتے ہی واچ مین نے جلدی سے گولڈن کلر کا گیٹ اوپن کیا تھا۔

دروازے کا لاک آٹومیٹک تھا اس لیئے پریس کا بٹن دباتے ہی دروازہ چڑ کی آواز سے خود بخود کھلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی گاڑیاں پانچ منٹ کے بعد پورچ میں رکی تھیں، پورا محل گولڈن کلر کی روشنیوں سے نہایا ہوا تھا باہر لان میں کئی گارڈز اپنی ڈیوٹی پر تعینات تھے۔ جو بندوقیں اپنے ہاتھوں میں لیئے چوکس کھڑے تھے۔۔۔۔

اگرچہ ملک پیلیس اور لغاری پیلیس کی خوبصورتی بھی لاجواب تھی لیکن اس محل کی خوبصورتی بہت انوکھی اور خاص تھی۔۔۔۔

پورچ میں ان کی گاڑیاں رکتے ہی گارڈز نے جلدی سے ان کے اترنے کے لیئے ڈور اوپن کیئے تھے۔۔۔۔

کم ڈولز، یزدانی پیلیس میں آپ دونوں کو خوش آمدید کیا جاتا ہے!!،....

خوش دلی سے کہتے ہوئے فائق یزدانی باہر نکلے تھے ان کی دیکھا دیکھی وہ دونوں بھی گاڑی سے باہر اتری تھیں۔۔۔۔

ہاؤ فیلٹ؟؟ان دونوں کو مبہوت سا ہر طرف دیکھتا پا کر انہوں نے نرمی سے استفسار کیا تھا۔۔۔

جبکہ ان کے پوچھنے پر وہ دونوں چونکی تھیں۔۔۔

We do not have words

پرل ملک نے سچے دل سے کہا تھا واقعی اس محل کی خوبصورتی بے مثال تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو اندر چلیں سب آپ کا انتظار کر رہے ہونگے،....پرل کے جواب پر فائق یزدانی نے مسکراتے ہوئے انہیں اندر جانے والے راستے کی طرف اشارہ کیا تھا،اور خود آگے کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔

فائق یزدانی کی پشت کو دیکھتے ہوئے پرل نے حورین کو دیکھا تھا جس کی نظر اوپر سبزے سے بہتے ہوئے جھرنے کی طرف ٹکی ہوئی تھیں وہ جھرنا

ان سے کافی دور تھا لیکن اپنی اونچائی اور خوبصورتی کی وجہ سے سب سے نمایاں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

خوبصورت ہے نا؟؟،.... حورین کو کھوئے ہوئے دیکھ پرل نے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں بہت !،....اس کے لہجے پر غور کیئے بغیر ہی حورین نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

تواب چلو فائق انکل ہم سے کافی دور پہنچ گئے ہیں ایک تو ویسے ہی میں ان کے خاندان والوں کا سوچ کر پریشان ہو رہی ہوں پتہ نہیں وہ کیسے ہونگے، میں تو یہ بات بھول ہی گئی تھی کہ ان کی فیملی بھی ہو گی،.... حورین کو اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے پرل نے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔۔

وہاٹ ؟آریو سیریس پری، مطلب تم نے سوچا تھا کہ وہ بغیر فیملی کے ہی ہونگے،....اس نے حیرانگی سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے،....اپنی شرمندگی مٹانے کے لیئے اس نے جلدی سے کہا تھا جبکہ حورین اپنا سر صرف نا میں ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔

****

قسمت کی چال چلنی شروع ہو گئی تھی جب مسٹر فائق یزدانی کی لینڈ کروزر ایئرپورٹ کے احاطے سے باہر نکلی تھی عین اسی وقت میکس ول کی فلائٹ لینڈ ہوئی تھی۔۔۔

اپنی بلیک کرولا میں پچھلی نشست پر بیٹھے میکس ول نے ایک گہری سانس بھری تھی، لیکن یک دم وہ چونک سا گیا تھا دل کے ڈھرکنوں نے اچانک ہی رفتار پکڑی تھی۔۔۔۔

تمہارے احساس نے مجھے اپنی گرفت میں لے لیا ہے مجھے آخر ایسا فیل کیوں ہو رہا ہے کہ تمہاری خوشبو اس فضا میں رچی ہے، کیا یہ صرف میرا الہام ہے یا واقعی حقیقت،.... میکس ول کا دل خوشفہم ہوا تھا اور ایک عاشق کا دل تو ہوتا ہی خوشفہم ہے،

ہواؤں کی لہریں تیری خوشبو کا پتا دے رہی ہیں

عشقِ دل اسے حقیقت مان لینے پر اکسا رہا ہے

سوچتا ہوں یہ اگر الہام ہوا تو ہم دیوانے کا کیا حال ہو گا

بظاہر تو اسکی نظریں باہر ڈورتے مناظر پر جمی ہوئی تھیں لیکن اسکا ذہن ماضی کے پنوں کو کھولنے میں مصروف تھا جس کا کھلنا محض تباہی تھی

ماضی میں کھوئے اسے پتا ہی نہیں چلا کے کب اسکی منزل آگئی تھی۔۔۔ مجبوراً اپنے خوبصورت ماضی کے پنوں کو بند کرتا وہ گاڑی اترا تھا،

بلیو ٹیکسڈو سوٹ میں ملبوس اپنی ڈارک براؤن آنکھوں پر بلیو شیڈز چڑھائے، شاہانہ انداز میں چلتا رانٹگن محل میں داخل ہوا تھا جہاں کی خوبصورتی کو سفید ماربل اور مرمر سے تراشا گیا تھا۔۔۔

سب کچھ ویسا کا ویسا تھا ہاں لیکن محل کے تراش خراش میں واضح تبدیلی لائی گئی تھی کئی ملازمین لاؤنج کی صفائی کر رہی تھیں، میکس ول کی آمد پر بھی وہ

اپنے کام میں مصروف رہی تھیں کیونکہ انہیں یہاں کسی کی ذات میں بھی انٹرسٹ لینے پر سزادی جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

ویلکم مائی سن !، ویلکم ! تمہیں یہاں دیکھنا میرے لیئے کسی خواب سے کم نہیں ہے، فائنلی تم میری بات مان کر یہاں آ گئے،... رانٹگن کی آواز پر میکس نے اپنے جبڑے بھینچے تھے وہ ایک دم مڑتا انہیں دیکھنے لگا تھا جو سیڑھیوں سے اترتے بزنس سوٹ میں ملبوس ہاتھ میں سگار لیئے اسکے گہرے کش لیتے اپنے چہرے پر مسکراہٹ لیئے آرہے تھے۔۔۔

انکی مسکراہٹ میکس ول کا موڈ مزید خراب کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ویلکم کرنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر رانٹگن، اور نا ہی خوش ہونے کی، یہاں میں اپنی مرضی پر آیا ہوں، یہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی کہ کوئی مجھے کچھ بھی کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا،... رانٹگن کے سیڑھیوں سے اترتے ہی وہ انکے عین سامنے آتا سرد لہجے میں بولا تھا، جبکہ ڈارک براؤن آنکھوں کا تاثر ہنوز سن گلاسز کی وجہ سے چھپا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

رانٹگن کی مسکراہٹ میکس ول کی بات پر سمٹی تھی، لیکن انہوں نے پھر اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجالی تھی، کیونکہ انکے لیئے یہی کافی تھا کہ میکس ول یہاں آگیا تھا کیسے آیا تھا یہ انکا سر درد نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رانٹگن کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ دیکھتے میکس ول طنزیہ مسکرایہ تھا جسکی وجہ سے اسکے گال پر گڑھا بن کر معدوم ہوئے تھے۔۔۔۔

میکس ول نے اپنا بھاری مردانہ ہاتھ اٹھا کر رانٹگن کے شولڈر پر رکھا تھا اور ذرا سا اسکے چہرے کی طرف جھک کر گویا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

سنبھل کر رہیے گا مسٹر رانٹگن، کیونکہ اصل خطرہ وائلڈ ایگل نہیں میکس ول ہے،۔۔۔۔ وہ رازداری سے سرد لہجے میں پھنکارتا انکے شولڈر سے نادیدہ مٹی جھاڑتے ہوئے انہیں سائیڈ سمائل پاس کرتا، پیچھے سے بل کھاتی

سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا، کیونکہ اسکا کمرہ شروع سے ہی الگ تھلگ دوسرے پورشن میں بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔

مسٹر رائٹگن پیچھے سے اسکی چوڑی پشت کو دیکھتے جوں کے توں کھڑے رہ گئے تھے، انکی چمکتی آنکھوں میں اچانک خوف ہچکولے لینے لگا تھا۔۔۔۔

انہیں ہوش اپنی جلتی انگلی کے احساس پر آیا تھا، آنکھوں میں خوف سمٹ سا گیا تھا اسکی جگہ درندگی نے لی تھی۔۔۔۔۔۔

خطرہ تم سے ہو یا وائلڈ ایگل سے مائی سن، اگر میرے راستے میں آئے تو کچل دیئے جاؤگے۔۔۔۔۔

اپنے بوٹوں تلے سگار کو مسلتے وہ کرخت لہجے میں خود سے گویا ہوئے تھے

۔۔۔۔۔۔

****

یار مماب پری تو یہاں نہیں ہے پھر الویرا اس کے کمرے میں اکیلی کیوں رہے گی،... وہ سب پرل اور حورین کو ایئرپورٹ پر الوداع کر کے اپنے آشیانے پہنچ گئے تھے۔۔۔۔

حسن لغاری اور عمارہ لغاری کو جب ان دونوں کے رشتے کا پتا چلا تھا تو ان کا ری ایکشن بھی ان سب کی طرح کا تھا لیکن شاہ کے سب بتانے پر انہوں نے بھی صدق دل سے الویرا کو قبول کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسن لغاری اور عمارہ لغاری تو اپنے گھر چلے گئے تھے لیکن ایک ضروری کام کو نپٹانے کے لیئے شاہ ویر ملک بھی باہر چلا گیا تھا اب وہ رات کو جب لوٹا تو ڈائننگ ٹیبل پر اسرا ملک کے فیصلے نے اسے تلملانے پر مجبور کر دیا تھا البتہ الویرا اس سب کے دوران بے نیاز بنی رہی ایسے جیسے کہ وہاں کسی اور کی بات چل رہی ہو ایک تو ویسے بھی وہ پرل کے جانے پر اداس پھر رہی تھی، ان چند ہی گھنٹوں میں ملک پیلیس اور لغاری پیلیس سنسان پڑ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا جی میں کیا کر سکتی ہوں تمہارا معاملہ ہے خود ہی سلجھاؤ، وایسے بھی تمہاری بیوی تمہارے سامنے بیٹھی ہے پوچھ لو اس سے کہ وہ کیا چاہتی ہے ،... بریانی کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے اسرا ملک نے اپنے ساتھ بیٹھی الویرا کی طرف اشارہ کیا تھا،۔۔۔

جبکہ ان کی بات پر منہ میں جاتا نوالہ الویرا کے حلق میں ہی اٹک گیا، جس کی وجہ سے اسے ذور سے کھانسی کا پھندہ لگا تھا۔۔۔۔

اسکے اچانک کھانسنے پر عدیل ملک اور اسرا ملک پریشان ہوئے تھے جبکہ اسکی کھانسی کی وجہ سمجھ آنے پر شاہ نے خود پر کنٹرول کرتے اپنے ہونٹ چبائے تھے ،اور جگ میں سے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے اسکے سامنے رکھا تھا۔۔۔۔

ارے بیٹا آرام سے،...اسکی پشت کو مسلتے ہوئے اسرا ملک نے پریشانی سے کہا تھا اور پانی کا گلاس اسکے منہ کو لگایا جس میں سے ایک دو گھونٹ بھرنے کے بعد اس نے پیچھے ہٹا دیا تھا

کھانسی کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا، عدیل ملک بھی اب کھانا چھوڑے پریشانی سے انہیں دیکھ رہے تھے----

تم ٹھیک ہو الوی،....الویرا کے پانی پینے کے بعد شاہ نے متفکر لہجے میں پوچھا تھا---

اسکی فکر پر الویرا نے ایک نظر اس پر ڈالی تھی جو لب بھینچے متفکر چہرے سے اسے ہی دیکھ رہا تھا،--

اسے خود کی طرف ٹکتا پا کر الویرا نے منہ پھیر لیا، جبکہ اسکی یہ حرکت شاہ کا خون کھولا گئی تھی---

میں ٹھیک ہوں امی، آپ فکر نا کریں،.... اسراملک کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے الویرا نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے تسلی آمیز لہجے میں کہا البتہ اسکے امی بولنے پر جہاں شاہ کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی وہاں اسراملک نثار ہوئی تھیں۔۔۔۔

میرا پیارا بچہ، اللہ تمہیں سدا سہاگن رکھے،.... الویرا کا ماتھا چومتے ہوئے اسراملک نے محبت سے کہا جبکہ ان کی دعا پر الویرا کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔۔۔ جسے کسی اور نے تو نہیں لیکن شاہ نے بروقت نوٹ کیا تھا لیکن یہ سب کچھ اس کا اپنا کیا کرایا تھا اس لیئے وہ اب اس سے زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا

۔۔۔۔

اگر میری بیگم کو امی بنا لیا گیا ہے تو مجھے بھی کوئی اپنا ابو بنا لے،..... عدیل ملک کی شرارتی آواز پر الویرا نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھاتے انہیں دیکھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

البتہ اسرا ملک اور شاہ ویر ملک نے گہرا پرُ سکون سانس خارج کیا تھا ورنہ ایک ہفتے سے ان کی خاموشی انہیں ہولا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

الویرا کی بے یقین آنکھوں میں دیکھتے انہیں شرمندگی محسوس ہوئی جو بھی تھا اس میں اس بچی کا کچھ بھی قصور نہیں تھا اور انہوں نے دو دن سے اس سے کلام تک نا کیا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا میرے کھوتے بیٹے کی بیوی میری بیٹی بننا پسند کرے گی؟؟،۔۔۔

انہوں نے خاصی لگاوٹ سے کہا تھا۔۔۔

ان کے الفاظوں پر جہاں شاہ ویر ملک کا منہ کھلا تھا وہی اسرا ملک نے اپنے مسٹر کو گھورا تھا.....

جبکہ الویرا تو صرف ابو لفظ پر ہی اٹک گئی تھی، ضیاء الحق کی وفات کے بعد وہ کتنا ترسی تھی دوبارہ اپنے باپ کی چھاؤں کے لیئے، اب عدیل ملک کے صرف ابو بولنے پر ہی اسکی آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔۔۔۔

اسکی حالت وہاں پر بیٹھے سبھی سمجھ سکتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رونا نہیں بچے،..... عدیل ملک نے اسکی نم آنکھیں دیکھتے نرمی سے کہا تھا جس پر الویرا نے نم آنکھوں سے ہی اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی معصومانہ حرکت پر شاہ سب کچھ بھولتا ہلکہ سا مسکرا دیا تھا

۔۔۔۔

عادی پرل کی ابھی تک کال نہیں آئی میں نے ان دونوں کو کہا بھی تھا کہ جب پہنچے تو ہمیں اطلاع کر دینا لیکن یہ لڑکیاں میری سنتی ہی کب ہیں،.... ڈنر کرنے کے بعد چائے کا دور چلا تھا جب اسرا ملک نے اپنا موبائل چیک کرتے ہوئے روہانسے پن سے کہا تھا۔۔۔۔

پریشان کیوں ہوتی ہو بیگم فائق نے مجھے پہلے سے ہی اطلاع بھیج دی تھی کہ وہ سب خیر خیریت سے پہنچ گئے ہیں،..... چائے کا کپ منہ کو لگاتے ہوئے عدیل ملک نے اپنی بیوی کو تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اس وقت رات کے ایک بج رہے تھے لیکن شاید لگتا تھا کہ ملک فیملی کا سونے کا ارادہ بالکل بھی نا تھا۔۔۔

کیا وہ فائق انکل کے گھر پہنچ گئے ہیں؟؟؟؟ کافی کا کپ سامنے شیشے کی ٹیبل پر رکھتے ہوئے شاہ نے عجلت بھرے لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔

صرف کچھ ہی گھنٹوں میں اسے اپنی چڑیا کی یاد ستانی شروع ہو گئی تھی،

۔۔۔

انکی گفتگو الویرا پوری توجہ سے سننے کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ میں موجود چائے کا کپ پکڑے چھوٹے چھوٹے سپ بھی لے رہی تھی۔۔۔۔

پتا نہیں اس نے صرف مجھے اطلاع دی تھی،.... عدیل ملک نے کندھے اچکاتے مصنوعی لاعلمی کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔

الویرا بیٹا تم جاؤ کمرے میں ذرا ریسٹ کر لو تھک گئی ہو گی،..... الویرا کے چہرے پر تھکان ملاحظہ کرتے ہوئے اسرا ملک نے محبت سے کہا، انکی بات

پرالویرا نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ کر ڈرائننگ روم سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

اسکا رخ پرل کے کمرے کی طرف تھا جسے دیکھتے ہوئے شاہ کی ہری آنکھوں میں اضطراب پھیلا تھا۔۔۔۔

وقت دو اسے رشتے سمجھنے کے لیئے یہ سب کچھ اس کے لیئے نیا ہے بچی ہے سنبھل جائے گی وقت کے ساتھ ساتھ،..... شاہ کو بے چینی سے پاؤں ہلاتے دیکھ اسرا ملک نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری مما ٹھیک کہہ رہی ہے، ہم نہیں جانتے کہ تم اسے پہلے سے جانتے تھے یا نہیں لیکن ماضی کو بھول کر حال میں جیو اور مستقبل کو بہتر بناؤ،.... ان دونوں ماں بیٹے کو دیکھتے ہوئے عدیل ملک نے بھی سنجیدگی سے اسے ہدایت دی تھی۔۔۔۔۔

ان دونوں کو ساتھ دیکھتے عدیل ملک کو اپنی پری یاد آئی تھی وہ روزانہ رات کو ایسے ہی بیٹھتے تھے عدیل ملک کے ساتھ پرل ہوتی تھی تو اسرا ملک کے ساتھ شاہ اور پھر خوب مقابلہ چلتا تھا لیکن آج وہ نہیں تھی تو عدیل ملک خود کو تنہا محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں پر ایک نظر ڈالتے ہوئے شاہ اٹھ کھڑا ہوا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی اور صبح اسے جلدی ڈیوٹی پر جانا تھا۔۔۔۔

اسرا ملک نے دور تک شاہ کی پشت کو پر سوچ نظروں سے ٹکا تھا،۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو اسرا؟؟؟ انکی پر سوچ نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے عدیل ملک نے تعجب سے پوچھا تھا۔۔۔۔

کچھ ہے عادی جو یہ دونوں ہم سے چھپا رہے ہیں،... شاہ کے روم میں داخل ہوتے ہی اسرا ملک نے اس سے نظریں ہٹاتے عدیل ملک کو دیکھا جو پہلے سے ہی اسے ٹک رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ دیکھیں نا عادی اس بچی نے ہمیں تو قبول کر لیا ہے لیکن اپنے شوہر کو نہیں حالانکہ یہ سارے رشتے اسے اپنے شوہر کے تھر و ہی ملے ہیں، میں جب جب اسکے سامنے شاہ کا ذکر کرتی ہوں تو اسکا چہرہ سرخ ہونے کی بجائے بالکل سپاٹ ہو جاتا ہے اور وہ ایسے ظاہر کرتی ہے جیسے کہ ہم کسی اور کے بارے میں بات کر رہے ہوں، مجھے ان دونوں کی بہت فکر ہو رہی ہے، آپ اس بچی کے بارے میں پتا کروائیں عادی، مجھے لگتا ہے کہ ان دونوں کا ماضی ہے، کچھ ہے جو چھپا ہوا ہے ورنہ ہمارا شاہ جو شادی کے نام سے بھی بھاگتا تھا وہ کیسے کسی کو جانے بنا نکاح کر سکتا، اسکی آنکھیں جب جب الویرا کو دیکھتی ہیں تو اس میں ایک الوہی سی چمک پیدا ہو جاتی ہے یہ سب عام نہیں ہے عدیل، ہم اس معاملے کو یونہی اگنور نہیں کر سکتے،.....انکی فکر بالکل بجا تھی، عدیل ملک بھی ان سے متفق نظر آئے تھے۔۔۔

تم ریلیکس رہو یار، میں دو دن پتا کرواتا ہوں،....اسرا ملک کو کہتے وہ خود کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو گئے تھے۔۔۔۔

اب آپ کیا سوچ رہے ہیں،... عدیل ملک کے چہرے پر سوچ کی لکیریں چھائی دیکھ اسرا ملک نے کھوجتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ہاں، کچھ خاص نہیں تم کمرے میں چلو میں آتا ہوں،....... عدیل ملک پہلے تو چونکے لیکن پھر سنجیدگی سے کہتے ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھا لیا تھا ۔۔۔۔

او کے جلدی آیئے گا جب تک میں نماز پڑھ لوں،... وہ کہتے ہوئے جا چکی تھیں جبکہ ان کے جاتے ہی عدیل ملک نے کسی کو کال ملائی اور دوسری طرف کال اٹینڈ ہونے کا انتظار کرنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

****

سوئمنگ پول کے تازہ شفاف پانی میں رانٹگن سوئمنگ ڈریس میں ملبوس ماہرانہ انداز میں تیراکی کر رہا تھا۔۔۔۔

سٹرے کڈز کے گارڈز جگہ جگہ پھیلے اسکی حفاظت کے لیئے معمور تھے

۔۔۔۔

سوری بوس میں آپ کو تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن آپ کا موبائل کب سے بج رہا تھا میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ضروری کال ہو،....اوٹو ہاتھ میں اسکا موبائل لیئے پریشانی سے ڈرتے ہوئے اپنی مخصوص زبان میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

رانگن جو ریلیکس سا سوئمنگ کی سطح پر اپنا سر ٹکائے فریش ایپل جوس کے گھونٹ بھر رہا تھا اس کی آمد پر بدمزہ ہوا لیکن اوٹو کی بات پر وہ سوئمنگ پول سے نکلتا اپنا باتھ گاؤن پہننے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو مجھے اور دفع ہو جاؤ یہاں سے،..... باتھ گاؤن کی ڈوریاں بند کرنے کے بعد اس نے اپنا ہاتھ آگے کرتے نخوت سے کہا تھا جبکہ اوٹو نے گھبراتے ہوئے موبائل اس کی ہتھیلی پر رکھا تھا اور فوری وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

موبائل پر جگمگاتا نمبر دیکھ رانٹگن کے چہرے پر کمینی ہنسی رقصہ ہوئی تھی۔

کال اٹینڈ کرتا وہ ریلیکسنگ چیئر پر لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

اوپر دوسرے پورشن پر کھڑکی کے نزدیک کھڑا میکس ول رف سے حلیے میں موجود اپنی براؤن آنکھوں میں رت جگے کی سرخ لیئے رانٹگن کا مکروہ چہرہ ہی دیکھ رہا تھا، اسکے چہرے پر پھیلتی کمینی مسکراہٹ کا میکس نے بڑی باریک بینی سے جائزہ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں کہو ویبر، لیکن یاد رکھنا مجھے صرف خوشخبری سنانا ورنہ تمہارا اوپر کا ٹکٹ کاٹنے میں مجھے دیر نہیں لگے گی، .... رانٹگن کی دھمکی پر دوسری طرف موجود شخص گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ نوبت ہی نہیں آئے گی بوس، مبارک ہو آپ کا کام ہو گیا ہے، کل ایک بجے کے قریب ویسٹ فیلڈ سینٹر وابرہاوسن ہمارے رکھے گئے بوم سے پھٹ

ہو جائے گا،..... موبائل کی دوسری طرف موجود شخص نے شاپنگ مال کو دیکھتے ہوئے تقریباً سرگوشی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے تم سے یہی امید تھی ویبر ویلڈن، اس کامیابی کی خوشی میں اور میرے بیٹے کی واپسی کی خوشی میں جشن کی تیاری کرو پورے فرانک فرٹ کو آج میری طرف سے پارٹی ہو گی،...... اپنا مقصد کامیاب ہونے کی خوشی میں رانٹگن کا چہرہ دمک رہا تھا۔۔۔۔

یس بوس جو آپ کا حکم،.... دوسری طرف خاصے تابعداری سے کہہ کر کال کٹ کر دی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تم نے میرا کلب تباہ کیا تھا وائلڈ مین اب میرے وار کے لیئے تیار رہو، تمہاری وجہ سے اب یہ پورا فرانک فرٹ تباہی کا شکار ہو گا، تم روتے رہنا اور میں تمہاری بربادی پر جشن مناتا رہوں گا، ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔ موبائل سکرین پر اجاگر ہوتے شاپنگ مال کی تصویر کو دیکھتے ہوئے رانٹگن نے درشت لہجے میں کہتے آخر میں قہقہہ لگایا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ وائلڈ ایگل ایک جادوگر ہے، لیکن وہ صرف اپنا بدلہ لینا چاہتا تھا چاہے اس میں اسے کمیابی ملتی یا ناکامی،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھڑکی پر کھڑے وجود نے اسکے قہقہے کو کوفت سے سنتے کھڑکی کے دبیز بلیو پردے برابر کر دیئے تھے، اور چلتا ہوا اپنے جہازی سائز بیڈ پر بیٹھ کر اپنے ہاتھ میں موبائل لیئے کسی کو کال ملانے لگا تھا، دوسری طرف بھی شاید اسی کا انتظار کیا جا رہا تھا جس وجہ سے فوری کال پک کی گئی تھی۔۔۔۔

کیا ڈیٹیل ہے؟؟ صرف تین لفظوں میں ہی استفسار کیا گیا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف موجود شخص نے رانٹگن کا سارا اچٹھا کھول دیا تھا۔۔۔۔

مقابل کی بات ختم ہوتے ہی میکس کے لب پراسرار مسکراہٹ میں ڈھلے تھے، اپنے ماتھے پر بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ بیڈ پر ترچھا سا نیم دراز ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حکم بوس اب کیا کرنا ہے؟؟؟ کچھ لمحے خاموشی کے بعد دوسری طرف آہستگی سے استفسار کیا گیا تھا۔۔۔

کچھ بھی نہیں، جو بھی کرے گا وائلڈ ایگل کرے گا، رائٹگن کو فلحال اپنا کھیل کھیلنے دو، اسے اس خوشفہمی میں جینے دو کہ وہ مجھے اپنے اس کاموں میں استعمال کرے گا، فلحال تو تم اپنے نقلی بوس کی پارٹی کی ارینجمنٹس ہی کرو، کچھ بھی گڑبڑ ہو تو مجھے فوری اطلاع دینا،..... ویبر کے یس بوس کہنے پر میکس نے رابطہ منقطع کر دیا تھا،اور اپنی نظروں کا مرکز چھت پر لٹکے فانوس کو بنایا تھا جس میں سلور لائٹس چمک رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کون ہو وائلڈ ایگل میں نہیں جانتا لیکن جو بھی ہو بڑے کمال کے ہو، میرا راستہ آسان بنانے میں تم میری بڑی مدد کر رہے ہو کبھی ہمارا آمنا سامنا ہو بھی گیا تو یہ احسان میں ضرور اتاروں گا کیونکہ میکس ول کی فطرت میں نہیں کسی کا احسان لینا،... وہ سوچوں میں ہی وائلڈ ایگل سے ہم کلام تھا۔

اس سے انجان کے قسمت جلد ہی انہیں آمنے سامنے لانے والی ہے اور یہ ٹکراؤ بہت سی زندگیوں کو تباہ کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

****

تمہاری وش میں ضرور پوری کروں گا میکس ول دی بوس اف سٹڑے کڈز لیکن یقین مانو یہ ملاقات تباہی کے سوا کچھ بھی نہیں ہو گی،

تمہاری پہچان نے تو مجھے بھی ایک لمحے کے لیئے منجمند کر دیا تھا، سٹڑے کڈز جو تمہارے نام پر مجھ سے بے خوف ہو گئے تھے یہ واقعی میرے لیئے

سرپرائز سے کم نہیں تھا، میں تو اپنے جادو سے تمہیں پہچان گیا لیکن میری دعا یہی ہے کہ تم میری ذات کو نا پہچان سکو، اور نا ہی اسکو، اس پر بات آئی تو وائلڈ ایگل کے ساتھ یقیناً تم بھی برباد ہو گے،.....اپنے جادو کی مدد سے میکس ول کو واشروم کی طرف بڑھتا پا کر وائلڈ ایگل نے اپنے جادو کا حصار توڑا تھا اور محل کے اندر داخل ہوتا چلتا ہوا ٹائیگر کے پاس پہنچا تھا جو اسکی آمد پر جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا تھا، کیونکہ وہ وائلڈ ایگل کے حکم کے بغیر نا بیٹھ سکتا تھا اور نا ہی آگے بڑھ سکتا تھا۔۔۔

بیٹھ جاؤ ٹائیگر، اب اتنا بھی ظالم نہیں ہوں،...وائلڈ ایگل کی آخری بات پر ٹائیگر بچارا اسکا منہ ہی ٹکتا رہ گیا تھا، جبکہ وائلڈ ایگل کا دماغ فلحال الجھا ہوا تھا اس لیئے وہ خود بھی نا جان پایا کہ اس نے کیا کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ٹائیگر کے بیٹھنے پر وائلڈ ایگل بھی اسکے ساتھ ایک گھٹنہ فولڈ کیئے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

تمھیں ایک بات بتاؤں ٹائیگر،.. اسکی پشت کو سہلاتے ہوئے وائلڈ ایگل نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگئی ہے ٹائیگر جس کا مجھے برسوں سے انتظار تھا لیکن قسمت کی ستم ظریفی تو دیکھو ساتھ میں وہ بھی آگیا ہے جو سب سے بڑا رقیب ہے میرا، اور اس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ وہ رقیب کے ساتھ میرا جگری دشمن بھی تھا۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے ماضی کے خوشگوار لمحوں میں قید ہو گیا تھا۔۔۔

لوگوں کے جگری یار ہوتے ہیں لیکن میرا جگری دشمن تھا،... کھوئے ہوئے لہجے میں کہتے اسے اندازہ ہی نا ہو پایا کہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ نے اپنا احاطہ کر لیا تھا، جبکہ ٹائیگر تو ہونق بنا اپنے مالک کی باتیں اور ہنسی ملاحظہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اسکے ساتھ میری خوب دشمنی تھی اور اس دشمنی کی وجہ بھی وہی تھی لیکن کوئی جان ہی نا سکا کہ ہماری دشمنی جگری تھی، ہم دشمنی میں بھی دوستی کا

حق نبھاتے تھے، آہ اس سے بڑا ظلم کیا ہو گا میرے یار کہ میرا رقیب ہی میرا دوست نکلا تھا۔۔۔ایک ہوک سی اسکے دل سے نکلی تھی۔۔۔

لیکن میں وائلڈ ایگل ہوں وہ صرف میری ہے صرف میری، میری بلیک کوئین ہے ٹائیگر میری بلیک کوئین، وہ ظالم حسینہ آ تو گئی ہے لیکن اِسکا مقصد کیا ہے یہ واقعی میرے لیئے عذاب ثابت ہوا، آہ کاش میں کبھی اسکے دل کا مقصد ہی نا جان پاتا،...اسے شاید زندگی میں پہلی دفعہ اپنے اس عمل پر افسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحے سرکنے کے بعد وائلڈ ایگل اس پر آخری نظر ڈالے اٹھ کر چلا گیا تھا،۔۔۔

کمرے میں آتے ساتھ ہی وہ بغیر چینج کیئے بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیئے تھے، کچھ دیر پہلے رانٹگن کی باتیں یاد کرتے وائلڈ ایگل کے پرسکون اعصاب پھر سے تنے تھے۔۔

منالو جتنا جشن منانا ہے رانٹگن، اس خوشی میں جشن منانا کہ تم وائلڈ ایگل کو مکمل جانتے نہیں ہو کیونکہ جس دن تم میرے نام کے علاوہ مجھ تک رسائی پاؤ گے وہ دن تمہاری بربادی کا ہو گا،.... آتشی رنگ آنکھوں میں آگ کی سی تپش لیئے وہ خیالوں میں ہی رانٹگن سے مخاطب ہوا تھا

میکس ول کا خیال اس نے اپنے ذہن سے جھٹک دیا تھا کیونکہ جتنا وہ اسے یاد کر رہا تھا اتنا ہی وہ کمزور پر رہا تھا، جو وہ بالکل نہیں چاہتا تھا۔۔
تیار رہو آرہا ہے وائلڈ ایگل تمہاری پارٹی میں خاص طور پر تم سے ملاقات کرنے، اور تمہارے ارادوں کو ناکام بنانے،..... آنکھوں کا رنگ واپس ڈیپ بلیک ہو گیا تھا۔۔۔۔

یقیناً کل کی پارٹی زبردست ہونے والی تھی۔۔۔۔

****

یزدانی پیلیس جتنا باہر سے خوبصورت تھا اتنا ہی اندر سے دگنا دلکش تھا، ہر طرف چھت پر لٹکے بھاری فانوس اپنی گولڈن روشنی سے پورا لاؤنج روشن کیئے ہوئے تھا، دیواروں پر لگی آیتوں اور دوسری دیپ پینٹنگز الگ ہی منظر پیش کر رہی تھیں۔۔۔۔

پرل اور حورین نے جو نہی اپنے قدم لاؤنج میں رکھے تو گویا سب ہی گھر والے ان کے انتظار میں کھڑے تھے۔۔۔۔۔
یہ سب کیا ہمارا انتظار کر رہے تھے پری، ؟؟۔۔۔۔ان سب کو خود کی طرف ٹکتا پا کر حورین نے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

نروس تو پرل بھی ہو رہی تھی کیونکہ وہ دونوں پہلی بار کسی دوسرے کے گھر آئی تھی ورنہ ان کی زندگی صرف ملک ہاؤس اور لغاری ہاؤس کے درمیان ہی گردش کرتی تھی۔۔۔

السلام علیکم !!،۔۔۔۔۔پرل کو کچھ اور تو نہیں سوجھا اس لیئے اس نے سلام کرنے میں پہل کی تھی اسکی دیکھا دیکھی حورین نے بھی ان سب کو دیکھتے ہوئے سلام کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں کے نروس ہونے پر وہاں موجود سب مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام، ماشاءاللہ میری بچیاں کتنی بڑی ہو گئی ہیں فائق،۔۔۔۔۔وہ شاید فائق یزدانی کی بیوی تھی جو آگے بڑھتی ان کو گلے لگاتے ہوئے محبت سے بولی تھیں، فائق یزدانی کی بیوی بھی انکی طرح ایک ینگ لیڈی تھیں۔۔۔

ان کے اتنے والہانہ انداز پر وہ دونوں چونکی تھیں، لیکن یہ سوچتے ہوئے سنبھلی تھیں کہ شاید یہ والہانہ پن دوستی کی بنا پر تھا۔۔۔۔۔

صیح کہا بھابھی، جب یہ دونوں یہاں ہوتی تھیں تو کتنی چھوٹی سی تھیں حور تو ہر وقت منہ میں لولی پاپ لیئے رکھتی تھی جبکہ پری تو سب سے نرالی تھی اس کو ہر اس چیز سے الرجی تھی جو اکثر بچے کھاتے تھے،...دوسری ینگ خوبصورت سی لیڈی بھی ان سے ملنے کے لیئے آگے بڑھتی مزاحیہ لہجے میں بولی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی بات پر وہاں موجود سب کا قہقہہ لگا تھا جن میں پرل کی بھی ہنسی کی کھنک شامل ہوئی تھی البتہ حور نے منہ بسوڑا تھا مطلب حد تھی حور بچاری کے ساتھ آتے ساتھ ہی مہمان کی عزت افزائی کر ڈالی تھی۔۔۔

جبکہ پرل کی خوبصورت ہنسی پر سب کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی آج اتنے سالوں بعد یزدانی پیلس میں ان دونوں کی وجہ سے خوشیاں لوٹی تھیں،۔۔۔

اف ہو مما آپیوں کو اندر تو آنے دیجیئے آپ نے وہی انہیں باتوں میں لگا دیا ہے،....اس میٹھی فکر بھری آواز پر پرل اور حور کی نظریں بے ساختہ لاؤنج کے وسط میں کھڑے نازک سے وجود پر پڑی تھیں۔۔بلاشبہ سامنے موجود لڑکی خوبصورتی کی مورت تھی ایک کانچ کی گڑیا جسے چھونے میں بھی ڈر لگے۔۔۔

شی از سو پریٹی یار!!! حورین نے پرل کے کان میں سرگوشی کی تھی اس کی بات پر پرل نے بھی تائید کی تھی۔۔۔

صرف فائق انکل ہی ہینڈسم نہیں ہے بلکہ ان کی پوری فیملی ہی ایک سے بڑھ کر ایک ہے!!!!! ان سب کو دیکھتے پرل بڑبڑائی تھی۔۔۔

سوری دونوں پرنسز، ہم نے تم دونوں کو یہی باتوں میں لگا دیا آؤ چلو بیٹھ کر ڈھیر ساری باتیں کرتے ہیں،....ہیر نے کچھ شرمندگی سے کہا تھا۔۔۔

اٹس اوکے آنٹی،... وہ دونوں لاؤنج میں رکھے جدید سنہری رنگ کے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی تھیں---

ان کے ساتھ والے صوفے پر ہیر فائق یزدانی، فنزہ زلنین یزدانی اور معصومہ زلنین یزدانی بیٹھ گئی جبکہ سامنے والے صوفے پر پہلے سے ہی فائق یزدانی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھے تھے جبکہ زلنین یزدانی ابھی تک آفیس سے واپس نہیں آئے تھے-------

سو پہلے میں سب کا انٹروڈکش کروا دیتی ہوں تاکہ کوئی مسئلہ نا ہو،....
معصومہ کی چہکتی آواز پر سب کے ساتھ پرل اور حورین بھی مسکرائی تھیں انہیں وہ پیاری لڑکی بہت پسند آئی تھی۔ جس کے گلابی چہرے پر معصومیت ہی معصومیت تھی---

توسب سے پہلے میں خود کا انٹروڈکش کرواؤں گی، میرا نام معصومہ زلنین یزدانی ہے، عمر سترہ سال جبکہ میں فرسٹ ایئر کلاس میں پڑھ رہی ہوں، مختصراً یزدانی پیلیس کی لاڈلی ڈول،.... وہ کھڑے ہوتی کسی اینکر کی طرح بولی تھی، اور آخر میں اپنی تعریف کرنا بھی نا بھولی تھی۔۔۔

اسکے بچوں جیسی حرکتوں پر سب مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

اگر ہماری ڈول کا خود کا انٹروڈکش ہو گیا ہو تو ہمارا ابھی کروا دو،.... فائق یزدانی نے معصومہ کو نرم نگاہوں سے دیکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اویس مائی بگ ڈیڈ،..... اپنی سنہری آنکھوں کو پٹپٹا کر کہتی وہ دوبارہ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئی جو انہماک سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئی ہوپ آپ دونوں میری باتوں سے بور نہیں ہو رہی ہو نگی،۔۔۔۔

معصومہ کے پوچھنے پر ان دونوں نے بیک وقت اپنا سر نفی میں ہلایا تھا

۔۔۔۔

ٹھینکس میری پیاری سی آپیاں تو پھر میرے بعد باری آتی ہیں میرے بڑے پاپا کی یعنی فائق یزدانی، یزدانی پیلیس کے سب سے بڑے سر براہ کی اور انکی بیوی ہیر مطلب میری بڑی مما اپنے شوہر محترم کی عزیزم جان، انکے بعد میرے پاپا زلنین یزدانی جو فلحال ایک اہم میٹنگ میں پھنس گئے ہیں اس پیلیس کے چھوٹے سر براہ اور میری پیاری سی مما فنزہ کے شوہر محترم انکے بعد باری آتی ہے، ...

ڈول بس کرو آپ دیکھ رہی ہیں نا کہ بچیاں تھک گئی ہیں، انہیں ان کا روم دیکھائیں تا کہ دونوں فریش ہو سکیں،... معصومہ کی بات بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے فائق یزدانی جلدی سے بولے تھے،۔۔۔

انکی بات کا پس منظر جانتے ہوئے، ہیر اور فزہ کے چہروں کی رنگت متغیر ہوئی تھی جبکہ معصومہ کے چہرے پر یک لخت افسردگی پھیلی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل اور حورین نے بھی پریشانی سے اچانک ماحول میں رونما ہوتی افسردگی کو ملاحظہ کیا تھا۔۔۔

اوکے بگ ڈیڈ میں آپیوں کو انکے کمرے میں لے جاتی ہوں،۔۔۔۔۔۔۔

معصومہ کے چہرے پر افسردگی کا خول سمٹ گیا تھا وہ واپس اسی ٹون میں آتی ہشاش بشاش لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

چلیں پرل آپی اور حورین آپی، میں آپ کو آپ کا کمرہ دیکھا دیتی ہوں ،.... معصومہ کے کہنے پر وہ دونوں صوفے سے اٹھتی اس کی تقلید کرنے لگی تھیں۔۔۔۔

ان تینوں کے جانے کے بعد فائق یزدانی نے ایک گہری سانس خارج کرتے ہوئے ہیر کو دیکھا تھا جو ان کے دیکھنے پر ایک شکوہ بھری نظر ڈالتی

اٹھ کر کچن میں چلی گئی تھیں جہاں پہلے سے ہی ملازمہ ڈنر کی تیاری کر رہی تھیں۔۔۔۔۔

آپ پریشان نا ہو بھائی میں دیکھتی ہوں،.... فائق یزدانی کے متفکر چہرے کو دیکھتے ہوئے فنزہ زلنین نے ایک نرم مسکراہٹ سے کہا تھا اور اٹھ کر ان کے پیچھے کچن میں چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

فنزہ کی بات پر فائق یزدانی نے بھی افسردگی سے مسکراتے اپنا سر صوفے کی سطح پر ٹکایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی بیوی کی یہ شکوہ بھری نظریں وہ پہلے بھی نہیں سہہ سکتے تھے اور آج بھی نہیں سہہ سکتے تھے۔۔۔

****

فنزہ یزدانی جونہی کچن میں داخل ہوئی تو ان کی نظر ہیر یزدانی کی طرف اٹھی تھی جو کچن سلیب سے ٹیک لگائے فی میل ملازمین کو کام کرتا ہوا دیکھ رہی تھیں۔۔۔

انکی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تیر رہی تھی جبکہ چہرے پر دکھ کی ایک داستان آباد تھی۔۔۔۔۔

اگر کھانا تیار ہو گیا ہے تو تم سب باہر جاؤ، سرو بعد میں کر لینا،..... ہیر یزدانی کے سامنے کھڑے ہوتے فنزہ یزدانی نے سب کو نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فنزہ کے حکم پر سب ملازمہ کچن سے باہر چلی گئی تھیں ان کے جانے کے بعد وہ ہیر کی طرف متوجہ ہوئی جو اپنی آنکھوں میں ہلکی سی نمی کو ہٹا رہی تھیں۔۔۔۔۔

بھابھی،... اپنی اوشن بلیو آنکھوں میں نرمی لیئے وہ ہیر کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔

میرا صبر ختم ہو رہا ہے فزہ، مجھ میں اب کچھ اور سہنے کی سکت نہیں بچی، میں اندر سے ٹوٹ رہی ہوں، یہ جدائی بہت لمبی ہو گئی ہے فزہ بہت لمبی،.... شدت جذبات سے کہتی وہ انکے گلے لگ گئی تھیں

بنفشی آنکھوں میں کئی آنسو نکلتے فزہ یزدانی کے کندھے کو بھگو رہے تھے

ہیر کے رونے پر فزہ یزدانی کی آنکھیں بھی جھلملائی تھیں یہ جدائی تو وہ بھی سہہ رہی تھیں لیکن شایہ ہیر یزدانی کا غم بہت بڑا تھا۔۔۔۔
بس چپ ہو جائیں بھابھی سب صیح ہو جائے گا، دیکھنا ایک وہ دن بھی آئے گا جب ہم یہ دن بھول جائیں گے، اور ہمارے گھر میں چار سو خوشیاں ہو نگی ،.... انکا خوبصورت چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے وہ انکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فزہ یزدانی کے چاشنی میں ڈوبے الفاظوں کو سنتے وہ دوبارہ ان کے گلے لگ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

جب کہ ہیر کے ایکٹ پر فزہ یزدانی بھی پُر سکون سانس خارج کرتے ہوئے ان کے گرد اپنا حصار باندھ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلیں اب اپنا موڈ فریش کریں دیکھا تھا نا آپ نے اس افسردگی کی وجہ سے بچیاں بھی پریشان ہو گئی تھیں،..... فزہ یزدانی کی بات پر ہیر یزدانی نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتے اپنے چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائی تھی۔۔۔۔۔

****

آپ نے اپنی بات پوری نہیں کی تھی کیا اس گھر میں کوئی اور بھی رہتا ہے ؟؟؟ جس کے بارے میں آپ ہمیں لاؤنج میں بتا رہی تھیں،....

تجسّس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پرل نے استفسار کیا تھا۔۔۔

اسکی بات پر حورین نے پرل کو آنکھیں دیکھائی تھی لیکن اس پر کہاں اثر ہونا تھا۔۔۔

پرل کے سوال پوچھنے پر ان کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی معصومہ ٹھٹک کر رک گئی تھی جسکی وجہ سے انہیں بھی رکنا پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ پرل یہ بات بھی پوچھ سکتی تھی۔۔۔

سوری اگر آپ کو میرا سوال کرنا اچھا نا لگا ہو میں تو وہ بس،.....

ارے سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو بھی سوال ہو آپ پوچھ سکتی ہیں دراصل میں اپنی کیٹی کا ذکر کر رہی تھی،..... خود پر کنٹرول کرتے

ہوئے معصومہ جلدی سے پرل کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی

واؤ مطلب آپکی کیٹی بھی ہے،....پرل ایکسیٹڈ ہوتے بولی تھی---

ہاں بہت ہی پیاری ہے میری کیٹی،......ان دونوں کے حسین چمکتے چہروں پر اپنی نظریں ٹکائے وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی--

لیکن وہ ہم سے کیوں نہیں ملی، کیا وہ یہاں نہیں ہے؟؟؟حورین نے اس طرح کہا جیسے کہ ایک انسان کے بارے میں پوچھ رہی ہو--

اسکے پوچھنے پر معصومہ کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے----

وہ میرے کمرے میں آرام کر رہی ہے، آپ دونوں کا انتظار تو اس نے بھی کیا تھا لیکن اسے نیند آ رہی تھی اس لیئے میں نے اسے سلا دیا،....وہ کہتے ہوئے ایک کمرے کے سامنے ٹھہر گئی----

یہ رہا آپ دونوں کا روم، ہمیں آپکی چوائس کا تو نہیں پتا تھا اس لیئے اپنے مطابق ہی کمرہ ڈیکوریٹ کروادیا تھا،..... کمرے کا دروازا کھول کر اندر داخل ہوتے وہ بولی تھی۔۔۔۔

بہت خوب، ہمیں پسند آیا،..... پورے کمرے میں نظر دوڑاتے پرل ستائشی انداز میں بولی تھی۔۔۔۔

لائٹ گولڈن اور بلیک کلر سے آراستہ روم اس پیلیس کی طرح ہی دلکش تھا۔۔۔۔

جب تک کھانا تیار ہوتا ہے آپ دونوں فریش ہولیں پھر ڈائننگ ہال میں ملتے ہیں،.... ان دونوں کو کہتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔

معصومہ کے جاتے ہی حورین ڈھرام سے اپنے سنگل بیڈ پر آڑی ترچھی لیٹ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ فائق انکل کی فیملی اتنی اچھی اور پیاری ہو گی، میں تو راستے میں ہی سوچ کر آئی تھی کہ اگر مجھے ان کے لہجے میں ذرا سا بھی اکتاہٹ محسوس ہوئی تو میں ہوٹل چلی جاؤں گی،........اپنی ٹانگوں کو ہلاتے ہوئے حورین پرل سے مخاطب ہوئی جو اپنے سوٹ کیس سے اپنا اور اسکا سیم ڈریس نکال رہی تھی۔۔۔

لیکن میں نے یہ نہیں سوچا تھا کیونکہ میں جانتی تھی کہ میرے بابا اور حسن انکل کے دوست کوئی عام نہیں ہو سکتے،....اپنے سر پر لپیٹے حجاب کو اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پرل بولی تھی۔۔۔۔۔

اسکی بات پر حورین بھی متفق ہوئی تھی۔۔۔

لیکن انکا پیار ایک دوستی کی حد تک نہیں لگ رہا تھا مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ انکے ساتھ ہمارا کوئی گہرا رشتہ ہو۔۔۔۔۔ مرر سے حورین کا چہرہ دیکھتے ہوئے پر سوچ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اسکی بات پر حورین جو لیٹی ہوئی اپنی ٹانگیں ہلا رہی تھی فوراً سیدھی ہوتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہاں یہ چیز میں نے بھی بڑی شدت سے نوٹ کی، آخر کیا رشتہ ہو سکتا ہے ان کا ہم سے؟؟،۔۔۔۔۔پرل کے ریشمی ڈارک چاکلیٹ بالوں کو دیکھتے ہوئے حورین نے آخر میں تجسس سے استفسار کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہی تو میں بھی سوچ رہی ہوں لیکن خیر وقت کے ساتھ خود ہی پتا چل جائے گا پہلے تم اٹھو فریش ہو لو میں نے تمہارا سوٹ نکال لیا ہے،۔۔۔۔۔۔۔

پرل کے کہنے پر حورین بھی اپنے کندھے اچکاتی اپنا اورنج کلر کا ڈریس لیتی واشروم میں بند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

****

تم ہم سے اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتے ہو وائلڈ مین کیا ہمیں یہ جاننے کا حق نہیں تھا کہ یہاں کون آرہا ہے،..... سیکریٹ روم میں داخل ہوتے ہی مونسٹر اسکی پشت کو تکتا افسوسناک لہجے میں بولا تھا،........

اسکے پیچھے ہی الکحول اپنے تنے چہرے کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا.....

اگر بتاتا تو کیا کر لیتے مونسٹر ؟؟؟

اپنے ہاتھوں کو پشت پر باندھے وہ سٹل سا اپنی نظریں پینٹنگ پر جمائے ہوئے بولا تھا...

اس کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا..

اسکا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔۔۔

صیح کہا میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا لیکن تم مجھے کم از کم بتا تو سکتے تھے نا یار،
،.... مونسٹر کی بلیو آنکھوں میں ہلکی سی سرخی جھلکی تھی۔۔۔
البتہ الکحول ان دونوں کو بات کرتا دیکھ ایک طرف رکھی ریوالونگ چیئر پر
بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
پہلی بات میں کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہوں دوسری بات انسان میں اتنی
سی تو عقل ہونی چاہیئے کہ وہ کسی کے دیئے گئے ہنٹ کو پہچان سکے
،..... آخر میں وائلڈ ایگل استہزایا کہتا سخت قدم اٹھاتا عین مونسٹر کے
قریب آ کھڑا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے کا عکس
ہی لگ رہے تھے،۔۔۔۔

کونسا ہنٹ ؟؟؟ مونسٹر واقعی بھول گیا تھا کہ وہ کونسے ہنٹ کی بات کر رہا ہے۔۔۔

مونسٹر کی لاپرواہی پر جہاں وائلڈ ایگل کی تیوری چڑھی تھی وہی الکحول کو اب مزہ آنے لگا تھا، وہ اندر جتنے آف موڈ کے ساتھ آیا تھا اب اسکا موڈ انکی تکرار سے اتنا ہی خوشگوار ہو گیا تھا، زندگی نے آج ہی تو موقع دیا تھا وائلڈ اور مونسٹر کی لڑائی دیکھنے کا ورنہ ہر روز تو وہ ہی وائلڈ ایگل کے غصے کی لپیٹ میں آجاتا تھا۔۔۔

اور وہ شاید پہلا لڑکا جو اپنے بھائی اور اپنے بھائی جیسے کزن کی لڑائی پر خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔

کیا تم اس ہنٹ کے بارے میں جانتے ہو الکحول ؟،.... مونسٹر کے سوال کے بدلے اب الکحول سے تیکھے پن میں سوال کیا گیا تھا۔۔۔

الکحول جسے اب صرف پاپ کارن کی ہی کمی محسوس ہو رہی تھی، وائلڈ ایگل کی توپوں کا رُخ اپنی طرف پاتے جلدی سے سیدھے ہوتے میکانکی انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔۔

کیا؟؟ لیفٹ ایبر واٹھاتے سوال داغا گیا تھا۔۔

یہی کہ ٹرپ پر خاص ٹورسٹ آرہے ہیں،.... الکحول کی بات پر مونسٹر کو سب سمجھ آگیا تھا، اپنی کنپٹی کو سہلاتے اس نے وائلڈ ایگل کو دیکھا تھا جو اسے ہی طنزیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

تم الکحول کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ یہاں آنے والے ٹورسٹ خاص ہیں ،.... وائلڈ ایگل کا لہجہ سرد ہوا تھا۔۔۔

اگر تم دونوں میں عقل نامی چیز نہیں ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں، ۔۔۔اپنے لفظوں سے انہیں آگ لگاتا وہ ٹیبل پر رکھا اپنا اوور کوٹ پہننے لگا تھا۔۔۔۔

تم نے بے شک خاص کا لفظ استعمال کیا تھا وائلڈ ایگل لیکن اس سے کچھ بھی واضح نہیں ہوا تھا کیونکہ تم خاص لفظ دشمنوں کے لیئے بھی اکثر استعمال کرتے ہو،.... مونسٹر نے تپے ہوئے لہجے میں کہا تھا

بس بہت ہو گیا، اب تم دونوں نے ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نکالا تو تم دونوں کو میں کل پارٹی میں شامل ہونے نہیں دوں گا،.... اپنے چہرے کو رومال سے کور کرتے وہ ان کی طرف مڑتے ہوئے تیکھے لہجے میں بولا تھا

الکحول جو کچھ بولنے کے لیئے اپنا منہ کھول رہا تھا اسکی دھمکی پر ٹھٹھک کر رک گیا، اسکی دھمکی پر الجھا تو مونسٹر بھی تھا۔۔۔

پارٹی؟ کون سی پارٹی وائلڈ مین؟ کیا تم نے کل بلیک محل میں پارٹی رکھی ہے،.... الکحول کا لہجہ آخر میں کچھ طنزیہ سا ہو گیا تھا۔۔۔

بکواس نہیں،.... اسے جھڑک کر وہ مونسٹر کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

کل رات کو سٹڑے کڈا اپنی نا ہونے والی کامیابی کی خوشی میں پورے فرانک فرٹ کو اپنے فارم ہاؤس پر پارٹی دے رہا ہے، اور ہم وہاں کے خاص مہمان بنیں گے،..... اپنے اوور کوٹ کی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے وہ چہرے پر پراسرار مسکراہٹ لاتے ہوئے بولا تھا، پارٹی کی دوسری وجہ اب بھی اس نے انہیں نا بتائی تھی، وہ خوامخواہ کا تماشا بالکل افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب،؟؟ کونسی نا ہونے والی کامیابی؟؟،..... اسے پُرسکون کھڑا دیکھ مونسٹر نے دریافت کیا تھا۔۔۔

اتنا تو وہ دونوں جان گئے تھے کہ رانٹگن نے وائلڈ ایگل کو سرعام پر لانے کے لیئے کچھ نا کچھ کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔

پتا چل جائے گا،..... آرام سے کہتا وہ سیکریٹ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تم اس وقت رات کے تین بجے کہاں جا رہے ہو وائلڈ مین، کیا ہم پوچھ سکتے ہیں،.... اسکی پشت کو گھورتے ہوئے الکحول جلدی سے بولا تھا۔۔۔

نہیں میں نے کہا تھا نا کہ میں کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہوں،.... بغیر مڑے وہ اسکی ٹھیک ٹھاک بیعزتی کرتا بلیک سلائیڈنگ دروازا پار کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

الکحول کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے مونسٹر نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی اور ایک دو قدم چل کر اسکے قریب ٹھہرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

افسوس ہوا الکحول،... کہتے ساتھ ہی اس نے باہر کی جانب اپنے بھاری قدم اٹھائے تھے، وہ پریشان تھا لیکن الکحول کو بعیزتی فیل کرائے بغیر اسے سکون نہیں ملتا تھا۔۔۔۔۔۔

یا اللہ مجھے صبر دے،.... اپنی دونوں مٹھیاں بھینچ کر الکحول اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

****

یزدانی پیلیس کے ڈائننگ ہال میں روز کے بر عکس آج ذرا گہما گہمی سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سربراہی کرسی پر فائق یزدانی براجمان تھے جبکہ ان کے دائیں سائیڈ والی چیئر پر انکی مسز بیٹھی تھیں۔ہیر یزدانی کے قریب رکھی چیئرز پر پرل اور حورین بیٹھی تھیں۔۔
پرل نے ڈیو کلر کے کرتے پاجامے کے ساتھ بلیک کلر کا حجاب لپیٹ رکھا تھا اس سمپل سی ڈریس میں بھی وہ باکمال لگ رہی تھی۔
اسکے ساتھ بیٹھی حورین بھی کم نہیں لگ رہی تھی جس کے ڈریس کا صرف کلر ہی چینج تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائق یزدانی کے بائیں سائیڈ پر فنزہ یزدانی اور معصومہ بیٹھی تھیں جو سمپل سے پنک کلر کے شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس تھی سنہری آنکھوں میں چمک لیئے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ابھی انہوں نے ڈنر شروع نہیں کیا تھا کیونکہ وہاں ایک فرد کی کمی تھی، یہ یزدانی خاندان کا رواج تھا کہ کھانا وہ سب ساتھ ہی شروع کرتے تھے اس لیئے وہ صرف ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ایوری ون اینڈ سوری فار لیٹ،۔۔۔ڈائننگ ہال میں کسی کی بھاری مردانہ آواز کو سنتے پرل اور حورین نے بیک وقت اپنی نظریں ڈائننگ ہال کے دروازے سے اندر آتے وجود پر جمائی تھیں جنکے خوبرو چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی۔۔۔

بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ شخص کہی سے بھی پینتالیس سال کا نہیں لگ رہا تھا، اسکی شخصیت کئی حد تک فائق یزدانی سے مل رہی تھی

پاپا،...... معصومہ چہک کر کہتی بھاگتے ہوئے انکے گلے لگ گئی تھی۔

پاپا کی جان، میرا پیارا بچہ،...... اپنے گلے کا ہار بنی معصومہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے زلنین یزدانی پیار سے بولے تھے۔۔۔۔

آپ نے آنے میں اتنی دیر کیوں کر دی پاپا، ہم سب کب سے آپ کا انتظار کر رہے تھے،.... اس نے لاڈ سے شکوہ کیا تھا۔۔۔

ان دونوں کو خود میں مصروف دیکھ سب مسکرا رہے تھے جبکہ فنزہ یزدانی اپنی چیئر سے اٹھتی ان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

سوری میرا بچہ، آئندہ پاپا سے یہ غلطی بالکل بھی نہیں ہو گی، ابکی بار تھوڑا سا معاف کر دو،.... اپنے ایک ہاتھ کی دو انگلیوں سے معصومہ کے ایک کان کو پکڑتے ہوئے زلنین یزدانی بولے تھے۔۔۔

ہاہاہاہا، پاپا آپ ہر بار ایسا ہی کرتے ہیں چلیں کیا معاف کیا یاد کریں گے کہ کس سخی سے پالا پڑا ہے،.... کھلکھلاتے ہوئے وہ بڑے پن سے کہتی وہاں موجود سب کو ہسنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

ہاں آخر سخی کی اولاد سخی ہی ہو گی نا،.... زلنین یزدانی معصومہ کی بات کے ساتھ ٹکڑا لگانا نا بھولے تھے، انکی بات پر پھر سے سب آسودگی بھرا مسکرائے تھے۔۔۔

وہ زلنین یزدانی تھے جو سیریس سے سیریس سیچوایشن کو بھی چٹکیوں میں اڑا دیتے تھے۔۔۔

فنزہ یزدانی نے زلنین یزدانی کے ہاتھ سے ان کا آفیس بیگ اور کوٹ پکڑ کر دیوار کے ساتھ رکھے اسٹینڈ پر ہینگ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

فنزہ یزدانی کے اس روزانہ کے جیسے عمل کو زلنین یزدانی نے نرم نگاہوں سے ملاحظہ کیا تھا۔اور ہلکی آواز میں تھینکس کہا تھا جس پر وہ مسکراتی دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔۔

ارے ہماری یہ دونوں ڈولز کب آئی بھئی،.... معصومہ کو اپنے حصار میں لیئے جب وہ ڈائننگ ٹیبل کے قریب آئے تو ان دونوں کو بیٹھا دیکھ خوشگوار حیرت سے بولے تھے،۔۔۔۔

زلنین یزدانی کے پوچھنے پر

پرل اور حورین کو کچھ نہیں سوجھا کے کیا جواب دیں اس لیئے انہوں نے بس مسکرانے پر ہی اتفاق کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ابھی کچھ گھنٹے پہلے ہی آئی ہیں،.... جواب فائق یزدانی کی طرف سے موصول ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر میری سوچ غلط نہیں ہے تو یہ ہری آنکھوں والی پری اور شہد رنگ آنکھوں والی حور ہے، ایم رائٹ؟؟ ان دونوں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ اندازہ لگاتے بولے تھے۔۔۔

تمہارا اندازہ بالکل صحیح ہے نین، لیکن تم اپنے اندازے سے بچیوں کو نروس کر رہے ہو، جاؤ پہلے فریش ہو جاؤ پھر ایک ساتھ ڈنر کرتے ہیں ویسے بھی بہت رات ہو گئی ہے، صبح معصومہ کو کالج بھی جانا ہے،.... ہیر کی جہاں آخری بات پر معصومہ نے اپنا منہ بسوڑا تھا وہی زلنین یزدانی نے پرل اور حور کو دیکھا تھا جو واقعی ہی چہرے سے نروس لگ رہی تھیں، انہیں یہ دونوں وہ پہلی والی شرارتی پری اور حور نا لگی جو ان سب کا جینا حرام کیئے رکھتی تھیں۔

لیکن شاید گزرے وقت نے بہت کچھ بدل دیا تھا۔۔۔۔

اوکے بھابھی جاں میں آپ کی بچیوں کو نروس نہیں کرنا چاہتا اس لیئے میں روم میں فریش ہونے جا رہا ہوں،.... زلنین یزدانی نے شرارت سے جاں

کو لمبا کھینچتے ہوئے فائق یزدانی کو ایک آنکھ ونک کی تھی اور فنزہ کو اشارہ کرتے باہر کی طرف بڑھے تھے۔ان کے اشارہ کرنے پر وہ اپنی مسکراہٹ ضبط کرتی اپنی چیئر سے اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ان کے جانے سے پہلے ہی فائق یزدانی غرائے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زلنین یزدانی ایک دن تم مجھ سے مار کھاؤ گے، تمہیں میں نے کتنی دفعہ کہا ہے میری بیوی کو جان نا بولا کرو اس پر صرف میرا حق ہے،.... فائق یزدانی کے غرانے پر پری اور حور ڈر سے اچھلی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہیں ڈرتا دیکھ فائق یزدانی نے بمشکل خود پر قابو پایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

فائق یزدانی خود کے غصے پر کنٹرول کیجیئے، آپ کی عمر بڑھ رہی ہے، اس عمر میں بلڈ پریشر کا بھی مسئلہ ہو سکتا ہے،.... اپنے الفاظوں سے انہیں دوبارہ تپاتے وہ ڈائننگ ہال کا دروازا پار کر گئے تھے۔۔۔۔

خدا نے ایک ہی مجھے بھائی دیا وہ بھی نمونہ،... پرل اور حور کی موجودگی کا خیال کرتے ہوئے وہ صرف بڑبڑا کر رہ گئے تھے۔۔۔

بیٹھو بچے، یہ سب ان کا روز کا کام ہے،.... ہیر نے فائق کو تیکھی نظروں سے گھورتے ہوئے پرل اور حور کو کہا تھا۔۔۔

ہیر کے گھورنے پر فائق یزدانی نے دل میں ہی زلنین کو کئی گالیوں سے نوازتے اپنے سنہری بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل اور حور بھی پھر سے بیٹھ گئی تھیں، کیونکہ واپس بیٹھنے کے سوا کوئی چارہ نا تھا۔۔۔

ان سب کے درمیان اگر کوئی ریلیکس بیٹھا رہا تھا تو وہ معصومہ تھی جس نے اپنے بگ ڈیڈ کی جیلسی کو کافی انجوائے کیا تھا۔۔۔

****

آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا نین، آپ جانتے ہیں نا کہ فائق بھائی ہیر بھابھی کے معاملے میں کتنا پوزیسو ہیں،.... وہ اپنے شاندار کمرے کے وسط میں پہنچے تھے جب فنزہ یزدانی نے بات شروع کی تھی۔۔۔

کیا کروں یار انہیں تنگ کیئے بنا میرا گزارا بھی تو نہیں ہوتا نا،..... فنزہ یزدانی کے کندھوں پر اپنے بازوں کا ہار کیئے وہ آنکھوں میں چاہت لیئے بولے تھے۔۔۔۔۔۔

ہاں بالکل اپنے بھتیجے کی طرح...... جلد بازی میں وہ کیا بول گئی تھیں انہیں اس بات کا اندازہ بھی نا تھا۔۔

احساس تو تب ہوا جب اپنی نگاہوں کے سامنے زلنین کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ میں،... فنزہ یزدانی نے وضاحت دینی چاہی کہ انہیں بیچ میں ہی زلنین نے ٹوک دیا تھا۔۔۔۔۔۔

تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے فنزہ، باہر سب ہمارا انتظار کر رہے ہونگے، میرا ڈریس نکال دو جب تک میں فریش ہو جاتا ہوں،....انکے لہجے میں پہلے جیسی نرمی معدوم تھی۔۔۔۔

زلنین یزدانی کہتے ساتھ ہی واشروم میں بند ہو گئے پیچھے انکی چوڑی پشت کو ٹکتے ہوئے فنزہ یزدانی نے ٹھنڈی سانس خارج کی تھی۔۔۔۔

یااللہ،...دل میں ہی اپنے رب کو پکارتے وہ وارڈروب کی طرف بڑھ گئ تھی۔۔۔۔۔

اس ایک پکار میں کتنی طاقت تھی یہ صرف رب ہی جانتا تھا۔۔۔۔۔

ڈنر کے دوران سب نے ہی زلنین یزدانی کی خاموشی کو ازبر کیا تھا لیکن زلنین یزدانی کو اس بات سے کوئی سروکار نا تھا۔۔۔۔۔۔

ہلکی پھلکی باتوں کے دوران سب نے ہی ڈنر کیا اور اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

****

میں کبھی بھی اس انسان کو سمجھ نہیں سکتا، کیا بندہ ہے یار، کہاں آتا ہے کہاں جاتا ہے، اور کیا کام کرتا ہے کوئی بھی اسکے بارے میں نہیں جانتا اور شاید کوئی جان بھی نہیں سکتا،۔۔۔الکحول ڈونر کباب سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

آج ڈائننگ ٹیبل پر صرف وہ دونوں ہی بیٹھے تھے وائلڈ ایگل رات کا گیا ابھی تک نا لوٹا تھا۔۔۔

دوسری جانب مکمل خاموشی چھائی دیکھ الکحول نے مونسٹر کو دیکھا جو اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھا، کافی کا مگ ہاتھ میں لیئے کسی گہری سوچ میں گم تھا

۔۔۔۔۔۔۔

او ہیلو میں تم سے بات کر رہا ہوں کونسے مراقبے میں چلے گئے ہو،....اس کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے الکحول اپنا لیفٹ ایبرو اٹھاتے بولا تھا۔۔۔

اسکے چٹکی بجانے پر مونسٹر جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔۔۔۔۔

ہوں کیا کہہ رہے تھے تم ؟؟؟؟کافی ٹھنڈی ہو گئی تھی اس لیئے اس نے ٹیبل پر ہی رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں جب میں نے پہلے کہا تو تم کونسی دنیا فتح کر رہے تھے،.... سینڈوچ کو اپنے ہاتھ میں پکڑتے الکحول نے طنزیہ کہا تھا۔۔۔

کیا تمہاری کوئی بات طنز کے بغیر نہیں ہو سکتی،.... مونسٹر نے زچ ہوتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے زچ ہونے پر الکحول کے ہونٹ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وا یسے مجھے اندازہ ہے کہ تم کس کے خیالوں میں اتنی دیر سے گم تھے،....

اپنی شہد رنگ آنکھوں میں شرارتی چمک لیئے وہ گویا ہوا تھا۔۔۔

کوئی بکواس نہیں الکحول، فلحال میرا کوئی موڈ نہیں ہے تمہارے منہ لگنے کا

،.... اسے جیسے اندازہ تھا کہ وہ کیا بات کرنے والا ہے۔۔۔

مونسٹر کی بات پر الکحول کے چہرے کے زاویے کئی حد تک بگڑے تھے

۔۔۔۔۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے منہ لگنے کا، تم بس اپنی اس کے

خیالوں میں گم رہو،...... بگڑے تیور کے ساتھ اپنی بات کہتے وہ دوبارہ

اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم،...اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر مونسٹر نے اس ڈھیٹ ہڈی کو کچھ کہنا چاہا لیکن اسے بے پرواہ ناشتہ کرتا دیکھ خود پر ضبط کر گیا تھا

____

مونسٹر جی کیا تم مجھے اپنے اتنے خوبصورت ہاتھوں سے فلٹر کافی پلانے کا شرف بخش سکتے ہو،.... کچھ وقفے کے بعد الکحول نے اپنا ناشتہ مکمل کرتے خوشامدی پن سے کہا تھا______

مونسٹر جس کا خون پہلے سے ہی کھول رہا تھا اسکی بات پر اپنا ضبط کھوتے اس نے اپنے سامنے ڈھری ٹھنڈی کافی کو الکحول کے فریش چہرے پر پھینک دیا تھا____

یہ لو اب کافی بھرپور طریقے سے انجوائے کروا گر کم پڑ جائے تو مجھے بتانا، میں جم میں ہی تمہیں ملوں گا،.....الکحول کے شاکڈ کافی سے تر چہرے کو دیکھتے ہوئے مونسٹر تیکھے لہجے میں کہتا ڈائننگ ہال سے نکلتا چلا گیا تھا، سچ تو یہ تھا کہ اس بچارے کی حالت دیکھتے اس سے ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا

تھا، اس لیئے اس نے یہاں سے بھاگنے کی جلدی کی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الکحول وہ انسان تھا جو واقعی ہی کسی کو بھی سیریس سیچوایشن میں اپنے

طریقوں سے ہنسانا جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈائننگ ٹیبل پر الکحول ابھی تک ہونق بنا بیٹھا تھا، بلیک کافی نے اسکے چہرے

کے ساتھ بلیک شرٹ کو بھی بھگو ڈالا تھا۔۔۔۔۔

اسے ہوش ٹپ ٹپ کی آواز پر آیا نیچے بلیک ماربل کے فرش پر دیکھا تو بلیک

کافی کے قطرے اسکی شرٹ سے نکلتے نیچے فرش کو اپنا خراج بخش رہے تھے

۔۔۔۔۔

شاکڈ سے باہر آؤ الکحول اور اپنی حالت سدھارو، تم دونوں کے کپڑے

تمہارے کمروں میں ہی پہنچ گئے ہیں، ریڈی رہنا رات کو ہی ملتے ہیں،

......الکحول کی نظریں نیچھے گرتے کافی کے قطروں پر ہی جمی تھیں جب ڈائننگ ہال میں وائلڈ ایگل کی بھاری گھمبیر آواز گونجی تھی۔

اس کی آواز پر الکحول نے رونی صورت بنائی تھی یہ سوچ کر کے وائلڈ مین ہی اسے انصاف دلادے، لیکن امید اس نے غلط بندے سے لگالی تھی

چھوٹا ہوں نا اس لیئے سب ہی میرے ساتھ ناانصافی کر جاتے ہیں، ظالموں تم سب سے میرا اللہ پوچھے،....ڈائننگ ہال کی چھت پر لٹکے فانوس کو دیکھتے ہوئے وہ اپنے دکھرے سنانے لگا تھا۔۔۔

****

وائلڈ ایگل کے دیئے گئے وقت کے مطابق ہی وہ دونوں تیار ہو کر بلیک محل سے نکلتے بلیک فاریسٹ آگئے تھے۔۔۔

دونوں نے ہی بلیک تھری پیس ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا، اپنے بالوں کو جل کی مدد سے سیٹ کیئے وہ دونوں بہت ہینڈسم لگ رہے تھے۔۔۔

کیا تم ناراض ہو الکحول؟؟؟؟ اسکی خاموشی اسے بری طرح کھل رہی تھی اس لیئے جب کنٹرول نا ہوا تو مونسٹر نے اپنے سے ایک دو قدم آگے چلتے الکحل کی پشت کو ٹکتے ہوئے استفسار کیا تھا، لیکن دوسری طرف ہنوز خاموشی برقرار تھی، جبکہ الکحول کا نروٹھا بچوں جیسا چہرہ دیکھ اسے اب بھی ہنسی آرہی تھی

۔۔۔۔۔۔

رات کے وقت بلیک فاریسٹ میں چھایا مکمل گھپ اندھیرا اور خاموشی کافی خوفناک ماحول پیدا کر رہی تھی ایسے میں ان کے بھاری قدموں کی آوازیں ماحول میں سنسنی پیدا کر رہی تھیں۔۔۔

میں تم سے ہوں الکحول،.... اسے خاموش دیکھ مونسٹر نے اپنی بات پر زور دیا تھا۔۔۔۔

لیکن الکحول کو شاید اسے تڑپانے میں مزہ آرہا تھا اس لیئے اب بھی وہ خاموش رہا تھا۔۔۔

الکوحل۔۔۔ ٹھاہ،۔۔۔۔ مونسٹر نے ابھی اسے پکارا ہی تھا جب ایک سنسناتی گولی ان کے بیچ میں سے گزرتی درخت پر جا لگی تھی۔۔۔۔۔۔

****

فجر کی نماز اور تلاوت کرنے کے بعد حورین تو سو گئی تھی لیکن پرل نے کافی سوچ بچار کے بعد اپنے قدم لان میں جانے والے راستے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔۔۔۔۔

رات کو بھی اسے خاص نیند نا آئی تھی شاید نئی جگہ اور نیا ماحول ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا لیکن جو بھی ہو اب اسکا ارادہ باہر لان میں ٹہلنے، اور ٹھنڈی ہوا کھانے کا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جرمنی میں اس وقت ناتو ٹھنڈا موسم تھا اور ناہی گرم بس نارمل سا تھا۔۔۔۔

پورے یزدانی پیلیس میں چار سوں خاموشی کا راج تھا اور ہلکی ہلکی گولڈن لائٹس روشن تھیں۔۔۔۔۔۔۔

ایسے میں وہ بغیر اپنے قدموں کی چاپ پیدا کیئے اپنے اندازے کے مطابق آگے بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آؤچ..... چلتے چلتے وہ اچانک مررڈور سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم بیچ میں کہاں سے آگئے بھائی اگر آ بھی گئے تھے تو بتا دیتے مجھ سے ٹکرانے کی کیا ضرورت تھی،،.... اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے وہ ڈور کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

استغفرُللہ،... ایک ہلکی سی سرگوشی ابھری تھی لیکن یہ سرگوشی پرل ملک کی سماعتوں سے محروم رہ گئی تھی۔۔۔

اسکو اگر کوئی ایسے بات کرتا ہوا دیکھ لیتا تو ضرور پرل میڈم کو پاگل ہی سمجھتا لیکن اسے کہاں اس چیز کی پرواہ تھی۔۔۔۔

ایک تو مجھے لگتا ہے یہ پیلیس کانچ کا ہی بنایا گیا ہے جہاں دیکھو ہر طرف مرر کا استعمال کیا گیا ہے، مطلب حد ہے یار اب بندہ دوربین لے کر چلے تاکہ ہم دیکھ سکے کہ کہاں پر مرر ڈور بلند کیا گیا ہے،.... شفاف نظر نا آنے والے ڈور کو دیکھتے ہوئے پرل ملک اپنا منہ بسوڑتے ہوئے بڑبڑائی تھی

۔۔۔

رات کو جتنا اسے یہ محل پسند آیا تھا اب اتنا ہی ناپسندیدگی کی لسٹ میں شامل ہوا تھا۔۔۔

یہ نا ہو کہ لان میں پہنچتے پہنچتے میں اپنا ماتھا اور نازک سا ناک دونوں کو شہید کروا بیٹھوں،... باہر لان میں جانے کا ارادہ ترک کرتی وہ دوبارہ اپنے

کمرے میں چلی آئی جہاں اپنے سنگل بیڈ پر حورین ابھی تک محو استراحت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھی اسے ایک نظر دیکھتی اپنے بیڈ پر لیٹ گئی تھی اور کب اس پر نیند کی دیوی مہربان ہوئی اسے پتا بھی نا چلا تھا۔۔۔۔۔

****

بہت نازک ہو بلیک کوئین لیکن جیسی بھی ہو صرف میری ہو ،۔۔۔۔۔۔ وہاں کھڑا ہیولا جو کب سے پرل کی حرکات اور باتوں کو انجوائے کر رہا تھا اس کے جاتے ہی مرر میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے بولا تھا ۔۔۔

بس کچھ وقت اور میں سب صحیح کر دوں گا،....ایک عظم سے کہتا وہ جیسے آیا تھا ویسے چلا بھی گیا لیکن نا تو کسی کو اسکے آنے کا پتا چلا تھا اور نا ہی جانے کا

،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی سخت سیکیورٹی میں بھی فائق یزدانی اس گمنام شخص کے ہاتھوں شکست کھا گیا تھا۔۔۔۔

جس کا اسے بہت جلد اندازہ ہونے والا تھا۔۔۔

****

آگے کا کیا سوچا ہے تم نے الویرا بیٹا؟؟؟؟؟؟؟

آج موسم کافی خوشگوار تھا جس کی وجہ سے اسرا ملک اور الویرا لان میں آبیٹھی تھیں شاہ ویر ملک تو اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا تھا جبکہ عدیل ملک اپنے آفیس روانہ ہو گئے تھے ایسے میں وہ دونوں موسم سے لطف اندوز ہونے

کے لیئے باہر لان میں موجود تھیں جب اسراملک نے باتوں کے دوران ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔

پرل اور حورین کے ٹرپ کو آج دوسرا دن تھا، اور یہ دو دن ان سب کے لیئے صدیوں کی مانند ہو گئے تھے۔۔۔

اسراملک کے یک دم پوچھنے پر الویرا نے ناسمجھی سے انہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

میں تمہاری لائف کے بارے میں بات کر رہی ہوں بچے، کب تک ایسے رہنے کا ارادہ ہے آخر تمہاری کوئی خواہشیں بھی تو ہونگی نا جسے تم پورا کرنا چاہو گی،.... اسراملک نے فوراً وضاحت کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ خواہش لفظ پر الویرا کے لب استہزایا ہنسی میں ڈھلے تھے۔۔۔

ان خواہشوں نے ہی تو میرا سب کچھ مجھ سے چھین لیا امی، میری عزت، میرا وقار اور میرے ماں باپ،..... آسمان پر منڈلاتے کالے بادلوں کو دیکھتے ہوئے الویرا ٹھہر ٹھہر کر کرب سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

الویرا کی یہ گہری بات اسراملک کو بہت سے وسوسوں میں گھیر گئی تھی

۔۔۔

ایک بات پوچھوں تم سے الویرا؟؟؟؟الویرا کے چہرے پر اپنی پر سوچ نظریں ٹکائے ہوئے اسراملک نے سنجیدگی سے کہتے اجازت چاہی تھی

۔۔۔۔

جی امی پوچھیں، بلکہ جو بھی سوال پوچھنا ہو آپ پوچھ سکتی ہیں آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے،...انکی بات پر وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلتی سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم شاہ ویر کو کب سے جانتی ہو؟؟؟؟انکا سوال انتہائی غیر متوقع تھا۔

اسراملک کے سوال پر الویرا کے چہرے پر کئی سائے ایک ساتھ آکر گزرے تھے۔۔۔۔

جن کا اسرا ملک نے بڑی باریک بینی سے جائزہ لیا تھا

____

****

زبیر سومرو میں تمہاری ان خالی پلاسٹک کی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں، اے سی پی شاہ ویر ملک نام ہے میرا میں نے اگر انہی دنوں میں تمہارے سارے کالے چٹھے نا کھولے تو، میری وردی پر تف ہو گی،....... پولیس اسٹیشن میں باران شاہ نے جو نہی اپنا پہلا قدم رکھا تو اسکی سماعتوں سے شاہ ویر کے غرانے کی آواز ٹکرائی تھی جسے سنتا وہ گہرا مسکرایا تھا

____

یہ بندہ مجال ہے جو آرام سے بات کرلے پتا نہیں اب کس کی شامت آئی ہوئی ہے،.... ہلکی آواز میں بڑبڑاتا وہ اپنے بھاری بوٹوں میں مقید پاؤں کو زمین پر رکھتا آگے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں وہ اینگری ڈریگن اپنی دھاڑ سے پورا اسٹیشن لرزا رہا تھا۔اور شاید پولیس والوں کو بھی جو اس کے غصے سے ہمیشہ خائف رہتے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سلام باران شاہ سر!!! باران کو دیکھتے ہی سب نے سکون کا سانس لیتے سیلوٹ کیا تھا جس کا وہ سر ہلا کر جواب دیتا اسکے آفیس کی طرف بڑھ گیا تھا

۔۔۔۔۔

ابھی اس نے آفیس کا ڈور کھولا ہی تھا جب ایک موبائل اڑتا ہوا اسکے ماتھے کا ستیاناس کرتا کہ وہ بروقت جھک گیا تھا جس کی وجہ سے وہ موبائل باہر فرش پر گرتا چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسکے ٹوٹنے پر سب ہی اپنی جگہوں سے اچھلے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یا اللہ رحم آج یہ بندہ ہمیں اٹیک دلا کر ہی رہے گا، گھر میں بیوی چین سے نہیں رہنے دیتی اور یہاں ہمارے بوس،۔۔۔۔اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اکبر بچارا صرف دل میں ہی بول کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

اپنی جان بچ جانے پر باران اللہ کا شکر ادا کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا، یک دم جھکنے کی وجہ سے اسکے ڈارک چاکلیٹی بال ماتھے پر بکھر سے گئے تھے، جو اسکی پرسنالیٹی پر خوب ہی بچ رہے تھے۔۔۔۔

تم،۔۔۔شاہ ویر ملک جو پہلے ہی غصے میں تھا اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ تیکھے لہجے میں بولا تھا، اپنی یونیفارم میں ملبوس، ہری آنکھوں میں غصہ لیئے وہ کسی کو بھی دیوانہ کر دینے کا ہنر رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں، میں ایس پی باران شاہ، تمہارا جگری یار..... اپنے بالوں میں ایک ادا سے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ایک دو قدم چلتا عین اسکے قریب ہوا تھا۔۔۔۔

جگری یار مائی فٹ، تمہارے جیسے نالائق آفیسروں کی جگہ یہاں بالکل بھی نہیں ہے، دفع ہو جاؤ یہاں سے جہاں پہلے اتنے دن گزار آئے ہو اب وہاں جا کر اپنی زندگی کے باقی دن بھی گزارو،..... اسکا لہجہ بالکل بھی رعایت دیتا ہوا نا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جہاں شاہ ویر کی پہلی بات پر باران کا حیرت کی زیادتی سے منہ کھلا تھا وہی دوسری بات پر اسکی کالی آنکھوں میں خفگی جھلکی تھی۔۔۔۔

تم حد سے بڑھ رہے ہو ایس پی شاہ ویر ملک...... اسکی ہری آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں گاڑے باران شاہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔۔

باران شاہ کی بات پر ویر نے اپنا لیفٹ ایبر و اُٹھاتے اسے دیکھا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ ریئلی۔۔۔۔۔۔

اندر شور جو نہی تھما تو باہر سب سکون کا سانس لیتے اپنے کاموں میں لگ گئے تھے۔۔۔۔۔

اچھانا اب بس بھی کر دو یار،۔۔۔۔جب کچھ منٹ گزرنے کے بعد بھی شاہ نا بولا تو باران کو ہی اپنے ہتھیار ڈالنے پڑے تھے وہ کہتے ساتھ ہی اسے کسی دیمک کی طرح لپٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ باران کے یک دم گلے لگنے پر شاہ ایک دو قدم پیچھے کی طرف لڑکھڑایا تھا۔۔۔

****

الکحول...، ٹھاہ..، مونسٹر نے ابھی اسے پکارا ہی تھا جب ایک سنسناتی ہوئی گولی ان کے بیچ میں سے گزرتی درخت پر جا لگی تھی۔۔۔۔

اس اچانک ہوئی افتاد پر وہ دونوں چوکنا ہوتے جلدی سے درخت کے پیچھے چھپے تھے۔۔۔۔۔۔۔

الکحول کیا تم ٹھیک ہو؟؟؟ مونسٹر نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

وہ لوگ جو بھی تھے شاید اسی موقع کی تلاش میں تھے اندھیرا ہونے کی وجہ سے انکا نشانہ چوک گیا تھا، گولیوں کی آواز اس سنسان ماحول میں ایک خوفناک شور پیدا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے،.... واللہ ابھی تک اسکے لہجے میں ناراضگی جھلک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں خطروں کے کھلاڑی تھے دشمنوں سے نپٹنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا ویسے بھی اس جنگل میں دشمنوں نے آکر خود اپنے پیروں پر

کلہاڑی ماری تھی اور اس چیز کی سزا وائلڈ ایگل خود ہی اچھے طریقے سے دیتا تھا۔۔۔۔

الکحول بس کرو یار، ہم اتنی سیریس سیچوایشن میں پھنس گئے ہیں ہر طرف گولیاں چلنے کی آوازیں گونج رہی ہیں لیکن تمہارے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے ہیں،.... گولیوں کے شور کی وجہ سے مونسٹر ذرا اونچا تیکھے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

تم میرے منہ ہی کیوں لگ رہے ہو،... الکحول بھی اسی انداز میں پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

کہاں چھپ گئے ہو بلیک ماسٹر ز باہر نکلو ورنہ تم لوگوں کے لیئے اچھا نہیں ہو گا،.... ہوا میں فائرنگ کرتے ہوئے وہ شخص اپنی قومی زبان میں بولا تھا۔۔۔۔

وہ دس کے قریب جرمن شخص اپنے ہاتھوں میں پسٹل پکڑے اپنے ہیٹ ٹارچ کی مدد سے چاروں طرف نظریں گھمارہے تھے اور جہاں انہیں ذرا سا بھی سایہ دکھتا تو گولیوں کی بوچھاڑ کر دیتے تھے۔۔۔

ان کی تو میں،.....اس جرمن گنڈے کی دھمکی پر الکحول طیش میں آتا اپنی جگہ سے نکلنے لگا تھا جب مونسٹر نے جلدی سے اسکے بازو کو تھامتے اپنی طرف دھکیلا تھا۔۔۔۔

کیا کر رہے ہو تم الکحول جانتے بھی ہو کہ بلیک فاریسٹ میں قدم رکھنے والا دشمن وائلڈ ایگل کا خاص مہمان ہوتا ہے ایسے میں اگر تم انہیں ذرا سا بھی نقصان پہنچاؤ گے تو وائلڈ ایگل کے قہر کو دعوت دو گے،۔۔۔۔۔۔۔۔اس اندھیرے میں ان دونوں کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔

جانتا ہوں میں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے بازو چھوڑو میرا، سارا ڈریس خراب کر دیا میرا، ایسے کھینچنے کی کیا تک بنتی تھی آخر،

اوہاں جانتا ہوں کہ تم سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں لیکن تم نے تو جیلسی میں میرا سوٹ ہی خراب کر دیا، .... اپنا بازو جھٹکے سے اسکی گرفت سے چھڑاتا وہ نان اسٹاپ بولنے لگا تھا۔۔۔

پورے جنگل میں پھیل جاؤ آج وہ دونوں بچنے ناپائیں اگر وہ بچ گئے تو ہماری موت پھر پکی ہے، .... اس جرمن کے حکم پر سب چاروں طرف پھیل گئے تھے۔۔۔

اوہیلو ذرا اپنی خوش فہمی کو بریک لگاؤ، یہ نا ہو تمہارے اس تھوبڑے کو دیکھتے ہی لڑکیاں بیہوش ہو جائیں، ...... اپنے پیچھے درخت کے اس پار ان لوگوں کی موجودگی کو محسوس نا کرتے ہوئے مونسٹر نے احتیاط سے اپنے قدم دوسری طرف موڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ الکحول بھی جلتا کڑھتا اسکے پیچھے ہو لیا تھا۔۔۔

فاریسٹ سے نکلتے ہی تم دونوں کو روڈ پر بلیک گاڑی ملے گی، اس پر بیٹھ کر روانہ ہو جانا، بعد میں ملتے ہیں،..... انکی سماعتوں سے جو نہی وائلڈ ایگل کی سرگوشی نما آواز ٹکرائی تو وہ دونوں ناک کی سیدھ میں چلتے روڈ کی طرف بڑھ گئے تھے اور کسی کی بھی نظر میں آئے بغیر وہ روڈ پر کھڑی لینڈ کروزر میں بیٹھتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

ان کی روانگی سے بے خبر وہ جرمن اشخاص ابھی تک کسی کتوں کی طرح انکی بوُ سونگھ رہے تھے جب ان پر لرزا طاری کر دینے والی سیٹی کی دھن پورے جنگل میں گونجی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"Dead but pretty "

"Dead but pretty "

اپنے ہاتھوں کو پینٹ کی پاکٹس میں پھنسائے وائلڈ ایگل کے قدموں کی چاپ دور تک سنائی دے رہی تھی۔۔۔

اسکا چہرہ ہمیشہ کی طرح رومال سے ڈھکا ہوا تھا صرف سنہری آنکھیں واضح تھیں جن کی سنہری چمک ان سب کو موت کی طرف بولا رہی تھیں۔۔۔۔

وہ آگیا، وائلڈ ایگل آگیا.. ہمیں نکلنا ہو گا، جلدی کرو ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے،.....ان سب میں کھلبلی سی مچ گئی تھی۔۔۔

وائلڈ ایگل کے خوف سے انکے ہتھیار زمین پر گر گئے تھے جبکہ ٹانگیں ڈر کی وجہ سے شل ہو گئی تھیں۔۔۔۔

بھاگو ہمیں جنگل سے جلد از جلد نکلنا ہو گا،... ان میں سے ایک جرمن شخص ہمت کرتے ہوئے بولا اور راستے کا انتخاب کرتے بھاگنے لگا تھا اسکے دیکھا دیکھی سب نے بھی ہمت کرتے اسکے پیچھے دوڑ لگا دی تھی

____

"Dead but pretty "

وائلڈ ایگل کی سیٹی کی دھن اور اس کے قدموں کی چاپ انہیں اپنے پیچھے ہی سنائی دی تھی، موت ان کے سروں پر منڈلا رہی تھی لیکن پھر بھی وہ بھاگ رہے تھے لیکن کہاں تک بھاگ سکتے تھے آخر وہ

____

افسوس ہوا رانٹگن میں پارٹی میں نا آسکوں اس لیئے مجھے بھٹکانے کے لیئے اپنے بندے بھیج دیئے، لیکن حیف صد حیف یہ تو خود ہی بھٹک گئے ہیں ،.....ان سب کو مارا مارا پھرتے دیکھ وائلڈ ایگل نے تمسخر سے کہا تھا۔۔۔

****

آپ سب کو کچھ بتانا تھا؟؟؟ڈائننگ ٹیبل پر سب بریک فاسٹ میں مشغول تھے جب فائق یزدانی نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

انکے مخاطب کرنے پر سب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔

آج رات رانٹگن کے فارم ہاؤس پر پارٹی ہے اس نے ہم سب کو انوائیٹ کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس پارٹی میں ہم سب کے ساتھ پری اور حور بھی

چلیں،...ڈائننگ ٹیبل پر اپنی دونوں کہنیاں ٹکاتے ہوئے فائق یزدانی نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔

ارے یہ تو اچھی بات ہے ایسے میں انہیں انجوائے منٹ کا بھی موقع ملے گا ،....ہیر یزدانی نے خوشی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن آنٹی ہم یہاں کسی کو بھی نہیں جانتے ایسے میں وہاں جانا ذرا اکورڈ لگے گا ویسے بھی آج ہمیں ہوٹل جانا ہے،....پرل نے جھجھکتے ہوئے منع کرنا چاہا تھا۔۔۔

کل بھی وہ ان سب کے اصرار پر نا جا سکی تھیں، لیکن آج کا انکا پورا پلان تھا ۔۔۔۔

البتہ حورین نے اسکی بات پر اسے گھورا تھا، زندگی نے ایک ہی تو موقع دیا تھا اس پارٹی میں جانے کا اور پرل ملک وہ بھی گنوا رہی تھی۔۔۔۔

آپ دونوں ہماری توسط سے جائیں گے پرل پرنسز، اور جہاں تک رہی بات ہوٹل جانے کی تو میں فاروق سے بات کرلوں گا، بلیک فاریسٹ کا وزٹ کرنے آپ کل چلے جایئے گا، .... فائق یزدانی نے سہولت سے اسکے انکار کو رد کیا تھا۔۔۔۔

.... لیکن،

یار آپی اب مان بھی جایئے نا، آپ دیکھنا وہاں آپ کو بہت مزہ آئے گا، میں تو بہت ہی ایکسیٹیڈ ہوں آپ دونوں جو میرے ساتھ ہونگی ورنہ ہر پارٹی پر تو میں اکیلے بور ہو جاتی ہوں، .... پرل کو بغیر دوسری بات کہنے کا موقع دیئے معصومہ التجائی لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

اب تو بھئی میری ڈول نے کہہ دیا ہے انکار کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں بچتی ، .... زلنین یزدانی نے بریڈ پر جیم اپنی بیٹی کی حمایت کی تھی، ان دونوں میں انکا موڈ خاصا فریش ہو گیا تھا وجہ ان تینوں پریوں کی شرارتیں تھیں،

پرل ملک اور حورین بھی ان سب میں کافی گھل مل گئی تھیں، لیکن ان سب کے دوران پرل ملک اپنا مقصد نا بھولی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ سب کو مناسب لگے،... حورین کی گھوریوں اور ان سب کے انسسٹ کرنے پر پرل نے آخر کار اپنے ہتھیار ڈال دیئے تھے، اسے کیا پتا تھا کہ اسکا یہ ہاں اسے بہت جلد اسکے مقصد تک پہنچانے والا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یاہُو. پری آپی یو آر دا بیسٹ،.... معصومہ کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نا تھا

۔۔۔۔۔

اسکی بچوں جیسی حرکتوں پر سب کے چہروں پر ہنسی رقص کر گئی تھی

۔۔۔۔۔

لیکن انکل ہم تو صرف ٹرپ کے لحاظ سے ہی اپنے کپڑے لائے تھے،.....

اپنی شاپنگ یاد آنے پر حورین جلدی سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے جہاں پرل نے اپنے دانت کچکچائے تھے

وہی فائق یزدانی کے ساتھ سب اسکی معصوم ٹینشن پر مسکرا دیئے تھے

۔۔۔۔

ناٹ فکر ڈارلنگ، آپ کے کپڑوں کا پرابلم ہم لیڈیز حل کر لیں گے،....

فنزہ یزدانی نے اسکی ٹینشن کئی حد تک دور کی تھی۔۔۔۔

یہ زیادتی ہے بیگم تم نے مجھے تو کبھی بھی ڈارلنگ نہیں کہا،.... زلنین

یزدانی کے شرارتی شکوے پر سب کا قہقہہ لگا تھا جبکہ فنزہ یزدانی کے چہرے

پر گلال بکھرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب ایسے شرماؤ گی تو میرے لیئے مشکل ہو جائے گی،.... فنزہ یزدانی کے

کانوں میں جھکتے ہوئے انہوں نے سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

زلنین یزدانی کی سرگوشی پر فنرہ نے میز کے نیچے ہی انکے بوٹوں میں مقید پاؤں پر اپنے پاؤں کی ضرب لگائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن زلنین یزدانی کو کچھ خاص فرق ناپڑا تھا وہ الٹا اپنی بیگم کو دیکھتے مسکرا دیئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ دونوں بالکل ہمارے مما بابا جیسے ہیں،۔۔۔۔پرل نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تم دونوں کے مما بابا سے یاد آیا میں توان لومڑز کی خیریت پوچھنا ہی بھول گیا تھا، یقیناً میری بھابیاں تو فٹ ہونگی ماشاءاللہ،۔۔۔۔زلنین یزدانی کی بات پر جوس پیتے فائق یزدانی کو ذور کا اچھو لگا تھا۔۔

جبکہ پرل اور حورین ہونک تاثرات سے انہیں دیکھنے لگی تھیں آیا سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں کہ آخر انھوں نے لومڑ کسے کہا تھا۔۔۔۔

نین۔۔۔۔ان دونوں کے ہونق تاثرات کو ملاحظہ کرتے فنزہ یزدانی نے اپنے دانت پیستے ہوئے اسے پکارا تھا۔۔۔۔
البتہ معصومہ اپنا سر نیچے کیئے مسکرا رہی تھی جبکہ ہیر یزدانی فائق یزدانی کی پشت کو مسل رہی تھی جن کی حالت اچانک کھانسی کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

میں چلتا ہوں آپ سب کیر ی رکھیئے شام کو ملتے ہیں، خدا حافظ،۔۔۔۔فائق یزدانی یکلخت اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے معصومہ کے ماتھے پر بوسہ دیتے ڈائننگ ہال سے نکلتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

میں ان کو بیگ دے کر آتی ہوں شاید وہ جلد بازی میں بھول گئے ہیں،...

ہیر یزدانی کی نظر جب فائق کی چیئر کے نیچے رکھے بیگ پر پڑی تو اسے اٹھاتے ہوئے بولی تھی اور اپنی چیئر سے اٹھتی پورچ کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

فائق،....اپنی پشت پر ابھرتی ہیر کی آواز کو سنتے فائق یزدانی اپنے چہرے پر دلکش مسکراہٹ لیئے پلٹے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی جان دلم فرمایئے ہم آپ کے ہی انتظار میں کھڑے تھے،...ہیر یزدانی کے خوبصورت چہرے کو ٹکتے ہوئے وہ شوخی سے بولے۔۔۔

مطلب آپ نے جان بوجھ کر یہ بیگ وہاں چھوڑا تھا،....وہ شاک سے بولی۔۔۔

کچھ ایسا ہی سمجھ لیں جاناں،... فائق یزدانی نے اپنی تراشیدہ براؤن بیئرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

انکی حرکت پر ہیر یزدانی نے اپنا سر نامیں ہلایا تھا اور اپنے پنک آنچل کو اپنے سر پر رکھتے ہوئے آیت الکرسی پڑھ کر ان پر پھونکی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری یہ جان لیوا ادائیں کسی دن ہمیں کہیں کا بھی نہیں چھوڑیں گی ،...۔ فائق یزدانی ایک دو قدم اسکے قریب ہوتے فلرٹی انداز میں بولے تھے۔۔۔
بس کریئے فائق یزدانی اب آپ کی عمر ہو گئی ہے یہ عشق معشوقی والی حرکتیں آپ پر ذرا بھی نہیں جچتی،.... اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے ہیر گویا ہوئی تھی۔۔۔

بیگم تم مانتی نہیں ورنہ پورا جرمنی میری پرسنالیٹی پر فدا ہے،..... فائق یزدانی کی بات پر وہ دل میں ہی متفق ہوئی تھیں لیکن ظاہر نہیں ہونے دیا تھا تعریف کر کے اپنے میاں کو ہواؤں میں تھوڑی اڑانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پورا جرمنی اندھا ہے تو کیا میں بھی اندھی ہو جاؤں فائق جی،... انہوں نے بڑی معصومیت سے استفسار کیا تھا۔۔

میں ایسی معصومیت پر صدقے جاؤں دل جان،...... دل میں کڑھتے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لیئے وہ چاہت سے بولے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا او کے صدقے بعد میں جایئے گا ابھی آپ کو آفیس کے لیئے دیر ہو رہی ہو گی،.... انکے سینے پر دو انگلیوں کا دباؤ دے کر ہیرا انہیں پیچھے دھکیلتے

ہوئے بولی تھی جبکہ ہیر کے عمل سے پہلے ہی فائق یزدانی نے اپنا وجود ڈھیلا چھوڑ دیا تھا جسکی وجہ سے وہ پیچھے لڑکھڑائے تھے۔۔۔

مجھے بھگانے کی ہمیشہ تمہیں جلدی ہوتی ہے،... انہوں نے کسی ٹین ایجر کی طرح شکایت لگائی تھی۔۔۔

انکی شکایت پر ہیر یزدانی فقط مسکرادی تھی۔۔۔

اللہ کی امان، میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس کیس میں بھی جیتنا نصیب کرے،.... ہیر یزدانی نے صدق دل سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آمین، خدا حافظ اپنا خیال رکھنا،..... وہ پھر سے نزدیک ہوتے ہیر کے ماتھے پر بوسہ دے کر پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے

۔۔۔

انکے جانے کے بعد ہیر نے چاروں طرف دیکھا تھا لیکن کوئی نا دکھنے پر اللہ کا شکر ادا کرتی دوبارہ سے اندر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

یہ لومڑز کون ہیں انکل؟؟؟ حور نے نا سمجھی سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

جبکہ پرل بھی سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ڈولز یہ تو بس ان کے منہ سے ہی نکل گیا، آپ بتاؤ کیسے ہیں سب ،اور شاہ ویر تو ماشاءاللہ بہت بڑا ہو گیا ہو گا نا، میرا تو فیورٹ بچہ تھا، غصہ تو ہر وقت اسکی ناک پر ڈھرا رہتا تھا،.... زلنین یزدانی کے کچھ بھی بولنے سے پہلے فنزہ یزدانی نے جلدی سے بات سنبھالی تھی لیکن شاہ کے ذکر پر انکا دل محبت سے شاد ہوا تھا۔۔۔

اپنے ویر کے ذکر پر پرل کے ساتھ حورین بھی مسکرائی تھیں،ان سب کی یاد نے فوراً اپنے پنجے انکے دل میں گاڑے تھے لیکن پرل نے بر وقت اپنے تاثرات پر قابو پالیا تھاوہ اپنی وجہ سے انکاماحول خراب نہیں کرناچاہتی تھی جبکہ حوران سب میں اناری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں کے کچھ بھی بولنے سے پہلے معصومہ کے موبائل پر کال کی بپ بجی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کال پر جگمگاتا نمبر دیکھ معصومہ جلدی سے کھڑی ہوئی تھی اس وقت وہ کالج یونیفارم میں ملبوس سر پر حجاب باندھے ایک چھوٹی سی سنہری ڈول لگ رہی تھی۔۔۔۔

میری وین آگئی ہے مماپاپامیں چلتی ہیں اللہ حافظ،....زلنین یزدانی کے گلے لگتی وہ فنزہ یزدانی کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہوئی پرل اور حورین کو ہاتھ سے بائے کرتی اپنا بیگ لیئے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا حافظ، ڈول ٹیک کیئر،... زلنین یزدانی نے پیچھے سے ہی ہانک لگائی تھی انکی فکر پر وہ پلٹی اور ایک مسکراہٹ ان سب کی طرف اچھالتے ہوئے پلٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

انکے جانے کے بعد زلنین یزدانی بھی اپنے آفیس چلے گئے تھے باقی صرف ڈائننگ ٹیبل پر وہ دونوں ہی رہ گئے تھے۔۔۔

ہاں تو اب بتاؤ،.... فنزہ یزدانی اب پوری طرح انکی طرف متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔

کیا پوچھا جا رہا ہے بھئی،؟؟؟ ہیر یزدانی نے اندر داخل ہوتے مسکراتے ہوئے استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

ننہیں..امی...وہ.. ممیں,....الویرا کا لہجہ لڑکھڑایا تھا

....

تم نے اگر مجھے ماں صرف کہا ہی نہیں سمجھا بھی ہے تو جو آج میں نے جو بھی پوچھا ہے مجھے سچ سچ بتاؤ الویرا، میں وعدہ کرتی ہوں کہ ہر حال میں َمیں تمہارے ساتھ کھڑی ہونگی،....الویرا کے ہاتھ پر اپنا ایک ہاتھ رکھتے ہوئے اسراملک نے سنجید گی لیکن نرمی سے کہا....

شاید وہ آج سب کچھ اگلوا کر ہی دم لینے والی تھیں، اسراملک کے اٹل تاثرات کو دیکھتے الویرا کی آنکھیں ماضی یاد کرتے نم ہوئی تھیں

.................'

میرا ماضی دردناک ہے امی، یہ مجھے تکلیف دیتا ہے،...آنسو کے درمیان وہ اذیت سے بولی....

اسکی حالت پر اسراملک کی آنکھیں نم ہوئی تھیں انہوں نے صرف اسے اپنی بیٹی کہا ہی نہیں بلکہ مانا بھی تھا اس لیئے اسکی تکلیف انہیں اپنے دل پر محسوس ہوئی۔۔۔۔

غم بانٹنے سے درد ہلکا ہوتا ہے،....انہوں نے متانت سے کہا تھا۔۔۔۔

اسراملک کے کہنے پر الویرا سرد سانس فضا کے حوالے کرتی دور کہیں ماضی کے صفحات پلٹنے میں گم ہوگئی تھی۔۔۔۔

******(ماضی)******

اگر انسان ہمت کرے تو کیا ہو نہیں سکتا الویرا اور ویسے بھی جہاں تک میرا خیال ہے محبت کرنے والے بڑے بہادر ہوتے ہیں، یہ سمجھو کہ آج تم

اپنی محبت کا امتحان دو گی،..... کیفے ٹیریا میں وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے محو گفتگو تھے۔۔

علینہ کے ایسا کہنے پر الویرا کے ہونٹ استہزایا ہنسی میں ڈھلے تھے۔۔۔

ہنسو تو نہیں میں نے کوئی جوک نہیں سنایا،... اس نے برا مانتے ہوئے ٹوکا تھا۔۔۔۔

تمہاری بات کسی جوک سے کم بھی نہیں علینہ تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ سب کرنا اتنا آسان ہے وہ شاہ ویر ملک ہے پوری یونی کی لڑکیوں کا کرش، وہ کیوں مجھ جیسی مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھنے والی لڑکی کو قبول کرے گا،... الویرا نے جیسے خود کا ہی مذاق اُڑایا تھا۔۔۔۔۔

الویرا کی بات پر علینہ کو سب کچھ اپنے ہاتھوں سے نکلتا ہوا محسوس ہوا تھا اس لیئے وہ جلدی سے بولی تھی۔۔۔۔

...تو کیا شاہ ویر ملک کو کسی اور کے پہلو میں کھڑے ہوتا دیکھ سکتی ہو؟؟،

علینہ کے کہنے پر الویرا کی ڈھرکنیں تھمی تھیں دل نے فوراً اسکی بات کی تردید کی تھی۔۔۔۔۔۔

نہیں نا، تو پھر اٹھو وہ دیکھو شاہ ویر ملک اپنے گروپ کے ساتھ کھڑا ہے جاؤ اور اس سے اپنے دل کی بات کہہ دو، آج نہیں تو کبھی نہیں، لاسٹ ڈے ہے ہمارا یاد رکھنا یہ موقع دوبارہ نہیں ملے گا،.....وہ اسکی برین واشنگ اچھی طرح سے کر رہی تھی۔۔۔۔

اور الویرا ضیاء الحق تھی بھی ویسی معصوم سی جو فوراً جذبات کی رو میں بہتی لوگوں کا جلدی یقین کر لیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علینہ کی بات پر الویرا کو حوصلہ ملا تھا وہ شاہ کو دیکھتی کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اپنی چیئر سے اٹھتی کیفے ٹیریا سے باہر یونی کے گراؤنڈ کی طرف بڑھی تھی جہاں شاہ ویر ملک اپنے گروپ ممبر زار سلان ورشا اور ندیم کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پر سنجیدگی وہ دور سے ہی دیکھ سکتی تھی اور اسکا یہی اٹیٹیود اسے سب سے منفرد بناتا تھا۔۔۔۔

الویرا کو اپنی طرف آتا دیکھ شاہ کو اچھنبا ہوا تھا۔۔۔

وہ جو درخت سے ٹیک لگائے کھڑا تھا بالکل سیدھا ہوا تھا، آج بھی شاہ روزمرہ کے حولیے میں گرے شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں تھا جبکہ کالے گھنے بال جیل کے مدد سے سیٹ کیئے گئے تھے۔۔۔

اسکے برعکس الویرا نے ہلکے سکن کلر کا سادہ سا کرتا پاجامہ پہن رکھا تھا اسکے ساتھ سر پر حجاب لیئے چادر کو اپنے شانے پر ہلار کھا تھا۔۔۔۔۔۔

کیفے ٹیریا سے الویرا کے پیچھے باہر نکلتی علینہ نے ورشا کو تھمب اپس کا اشارہ کیا تھا جسے سمجھتی ورشا کے چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ جھلکی تھی اس نے آنکھوں کے اشارے ہی علینہ کو ویلڈن کہا تھا۔۔۔

مجھے۔۔ آپ۔۔ سے۔۔ کچھ بات کہنی ہے؟؟؟ انکے نزدیک آتے، بات کرتے دوران الویرا کا لہجہ ذرا سا لڑکھڑایا تھا۔۔۔

جی کہیئے مس الویرا، میں کیا مدد کر سکتا ہوں آپ کی،.... شاہ نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے پوری توجہ سے کہا تھا، اس لڑکی میں شاہ کو ہمیشہ ایک الگ سی کشش محسوس ہوتی تھی شاید یہ کشش اسکے حجاب اور حیا کی تھی

،۔۔

اس لیئے پوری یونی میں اگر وہ کسی لڑکی کے ہر کام میں مدد کرتا آیا تھا تو وہ الویرا ضیاء الحق تھی، ورنہ تو اس نے کبھی ورشا کو بھی گھاس تک نا ڈالی تھی

وہ خود ہی زبردستی ان کے گروپ میں گھس آئی تھی، وہ چاہتا تو اسے گروپ سے نکال سکتا تھا لیکن وہ اسکے دوست ارسلان کی کزن تھی اس لیئے وہ آج تک خاموش تھا۔۔۔۔۔۔۔

شاہ کے متوجہ ہونے پر الویرا نے اپنا سوکھا گلہ تر کیا تھا، چہرے کا رنگ سرخی مائل ہوا تھا اور یہ سب شاہ کی سمجھ سے باہر تھا اسکی ہری آنکھیں باریک بینی سے اسکے تاثرات جاننے کی تگ ودو میں لگی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ۔ہ۔ہ ممجھے۔۔ لکھنا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ کہ،۔۔۔ بات کرنا اس سے بے حد مشکل تھا لیکن بیچ میں ہی شاہ نے اسے ٹوک دیا۔۔۔

اسکے ساتھ کھڑی ورشا کا دل اپنا پلائن کامیاب ہونے کی وجہ سے جھوم رہا تھا۔۔۔

مس الویرا ریلیکس ہو کر بات کریں آپ کوئی مجھ سے پہلی دفعہ بات نہیں کر رہی ہیں کہ اس طرح سے گھبرا رہی ہیں، جو بھی کہنا ہے بلا جھجھک کہیں ،.... شاہ کا لہجہ سنجیدہ تھا لیکن الفاظ نرم تھے۔۔

شاہ کے کہنے پر الویرا کو ذرا تسلی ہوئی تھی لیکن دل ابھی تک ڈھرک ڈھرک کر پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

کہو الویرا بی بی کہو، آج تمہاری بربادی کا دن ہو گا، بڑی حیادار بنتی ہو نا شاہ ویر کے سامنے آج تمہاری ساری حیا شاہ ویر کے لیئے چکنا چور ہو جائے گی،... الویرا کے گھبراتے ہوئے چہرے پر اپنی طنزیہ نظریں جمائے ورشا دل میں ہی بولی تھی۔۔۔۔۔

الویرا نے نظروں کا رخ علینہ کی طرف کیا جو دور سے ہی اسے تسلی دیتے ہوئے بولنے پر اکسا رہی تھی۔

کاش وہ اس وقت اپنی دوست کی آنکھوں میں دیکھ لیتی جن میں صرف مکاری ہی جھلک رہی تھی تو یہ احمکانہ حرکت کرنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچتی۔۔۔۔

انکے یہ اشارے شاہ کی نظروں سے مخفی نارہ سکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

باران شاہ کے ایک دم گلے لگنے پر شاہ ایک دو قدم پیچھے لڑکھڑایا تھا وہ دونوں ایک ہی قد اور ایک ہی جسامت کے مالک تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچھے ہٹو کمیشنر ہارون شاہ کی نالائق اولاد،... شاہ نے اپنے دانت پیس کر کہتے اسے دور ہٹانا چاہا لیکن وہ تو کسی ایلفی کی طرح شاہ سے چمٹ گیا تھا

۔۔۔۔

نہیں ہٹوں گا معروف بزنس مین عدیل ملک کی لائق فائق اولاد جب تک میں اپنے یار کو منا نا لوں، نہیں ہٹوں گا،.. باران شاہ اسی کے انداز میں کہتا اور بھی زیادہ ذور سے اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

ابے یار ہٹ کیوں میری عزت خراب کرنے پر تلا ہوا ہے،..... بھلا وہ زیادہ دیر تک اپنے جگری یار باران شاہ سے کیسے ناراض رہ سکتا تھا،۔۔۔

آہ کاش تو لڑکی ہوتی میں لڑکا ہوتا اور ظالم سماج تمہیں اور مجھے اس حالت میں دیکھ کر ہم پر الزام لگاتے اور پھر آخری فیصلہ کرتے ہوئے ہمارا نکاح پڑھوا دیتے،.... باران شاہ بھی اپنے نام کا ایک تھا حساب رکھنا تو اس نے ساری زندگی جانا ہی نا تھا۔۔۔

جبکہ باران کی فضول گوئی پر شاہ نے اس کی کمر میں ایک دھموکا رسید کیا تھا جس پر وہ مصنوعی کہراتا پیچھے کی طرف قدم لیتا شاہ کی چیئر پر ڈھے گیا تھا۔۔۔۔۔

اوور ری ایکٹنگ،.... شاہ جل کر کہتا اپنے آفیس روم کا دروازا بند کرتا اسکے سامنے والی چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا تھا اور پینٹ میں سے سیگریٹ نکال کر سلگانے کے بعد گہرے کش بھرنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ تم نے دروازہ کیوں بند کیا تمہارے ارادے نیک تو ہیں نا،.... باران شاہ اپنی بلیک آنکھیں چھوٹی کیئے بولا تھا۔۔۔

اسکی بات پر شاہ نے ایک گہرا کش فضا میں چھوڑتے ہوئے اسے اپنی سرخ ہری آنکھوں سے گھورا تھا۔۔۔۔

شاہ کے سیگریٹ پینے پر اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ خود بھی یہ کام اکثر سر انجام دیتا رہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنٹی کا بتاؤ اب کیسی طبعیت ہیں انکی ؟؟؟ شاہ کی پوچھنے پر اب وہ سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الحمدللہ ٹھیک ہیں اب وہ، ڈاکٹر نے کوئی خطرے کی بات نہیں بتائی تھیں بس یہی کہا جو ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ انہیں کوئی ٹینشن ہے اس وجہ سے وہ سروائیو نہیں کر پا رہی ہیں،.... بات کرتے کرتے آخر میں ذرا افسردہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مطلب آبروڈ جانے کا بھی کوئی فائدہ نا ہوا،.... شاہ نے آدھ بجے سیگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے سنجیدگی کہا تھا۔۔۔

تم کہہ سکتے ہو،.... باران شاہ نے افسردگی سے اپنے کندھے اچکا دیئے تھے

پریشان نا ہو یارا، انشاللہ ایک نا ایک دن وہ بالکل صیح ہو جائیں گی،..... شاہ کے تسلی بھرے الفاظ پر باران مسکرایا تھا.....

تم نے کاشی کے ساتھ کیا کیا ہے ؟؟،.... شاہ کے ہاتھ سے سیگریٹ چھین کر اپنے ہونٹوں درمیان رکھتے ہوئے باران نے استفسار کیا تھا...

اسکی حرکت پر شاہ نے اسے اپنی گھوری سے نوازا تھا اور دوبارہ سیگریٹ پینے کا ارادہ ترک کرتا اپنی کہنیاں میز پر ٹکائے پوری طرح سے متوجہ ہوا

تمہیں کیسے پتا؟؟؟ شاہ کا لہجہ تفتیشی تھا، اسکے انداز پر باران نے مسکراتے ہوئے ایک گہرا کش فضا کے حوالے کیا تھا.....

تم شاید بھول رہے ہو کہ تمہارا دوست ہونے کے ساتھ ساتھ میں ایس پی باران شاہ بھی ہوں، جس کی نظروں اور سماعتوں سے کچھ بچ پانا ناممکن ہے ،۔۔۔شاہ کی ہری آنکھوں میں اپنی بلیک آنکھیں گاڑے وہ پُر سکون سا بولا تھا،اسکی بات جیسے سمجھتے ہوئے شاہ نے اپنا سر اثبات میں ہلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کی پچھلی سائیڈ پر رکھتے چیئر سے اپنی پشت ٹکائی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

....لیکن میں تمہیں اس (گالی) کا پھر بھی نہیں بتاؤں گا،

شاہ کے کہنے پر باران نے اپنا لیفٹ ابرو اٹھایا تھا۔۔۔

یہ میرا نہیں کمیشنر صاحب کا آرڈر ہے کہ کاشی کو بحفاظت واپس جیل کی سلاخوں میں بند کر دیا جائے اور ایسا ممکن صرف تمہاری وجہ سے ہو پائے گا کیونکہ یہاں پولیس کا ہر بندہ جانتا ہے کہ کاشف سومرو عرف کاشی

تمہارے قبضے میں ہے،.... وہ دونوں اب پروفیشنلی بات کر رہے تھے

____

کوئی ثبوت کہ کاشی میرے حوالے ہے؟؟؟کیا بے نیاز انداز تھا، باران شاہ تو بس اسے صرف دیکھ کر ہی رہ گیا________

شاہ بات کو سیریس لو یار، میں نہیں چاہتا کہ تم کوئی ایسی حرکت کرو جس سے تمہاری جوب کو خطرہ ہو، وہ زبیر سومرو اپنے بیٹے کی صرف گرفتاری پر پاگل بنا پھر رہا ہے، ایسے میں کاشی کی گمشدگی اسے پاگل انسان سے پاگل کتا بنادے گی،.... اسکے لہجے میں شاہ کے لیئے فکر تھی تو زبیر سومرو اور اسکی اولاد کے لیئے حقارت____

تمہیں کیا لگتا ہے کہ اپنی بیوی پر گندی نظر ڈالنے والوں کو میں نے چھوڑا ہو گا، اور وہ سومرو پاگل انسان بنے یا پاگل کتا آئی ڈونٹ کیئر؟؟؟آنکھوں

میں پراسراریت لیئے شاہ سیدھا ہوتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اور جا کر کھڑکی کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

بول دو شاہ کہ جو میں سوچ رہا ہوں وہ غلط ہے،.... وہ اپنی چیئر سے اچھلتا فوری بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم ٹھیک سوچ رہے ہو باران شاہ اب تک تو اسکے گوشت کو کوؤں نے نوچ کھایا ہو گا، یا شاید کھایا بھی ہو گا کہ نہیں کیونکہ ایسے مردود کا گوشت پرندے اور جانور بھی پسند نہیں کرتے،.... شاہ کی نظریں کھڑکی کے پار سامنے والی مسجد کی طرف تھیں جہاں سے ظہر کی آذانوں کی صدائیں بلند ہونے لگی تھیں،۔۔۔

آذان کی وجہ سے وہ دونوں یک دم خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

آؤ نماز پڑھنے چلتے ہیں، باقی باتیں بعد میں کر لیں گے،... آذان کے ختم ہوتے ہی باران کو مسکرا کر کہتا وہ اپنے آفیس سے نکل گیا تھا۔۔۔

باران بھی آنے والے حالات کے بارے میں سوچتا دل میں کئی خدشات لیئے اسکے پیچھے چلا گیا تھا۔۔۔۔

باران شاہ بزدل نہیں تھا لیکن اپنوں کے لیئے وہ حد سے زیادہ پوزیسسو تھا، جہاں ان پر بات آئی وہ کچھ بھی نہیں دیکھتا تھا۔۔۔۔۔

****

Dead but pretty

وائلڈ ایگل سیٹی کی دھن بجاتا اپنے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ لیئے ان کے بھاگنے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی خوفناک دل دہلا دینے والی سیٹی کی دھن اور الفاظ پورے ماحول پر لرزا طاری کر رہے تھے وہ جونہی سیٹی کی دھن بجاتا تو اسکے ساتھ جانوروں کی غراہٹیں شامل ہو جاتی جوان سب کے خوف میں کئی گنا اضافے کا باعث بن رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

یکایک درختوں کی بہت ساری بیلیں زمین پر کسی سانپ کی طرح رینگتی ان سب کے پیروں میں زنجیریں ڈال گئی تھیں اور انہیں کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اوپر کی طرف اس طرح سے کھینچ گئی کہ ان کے سر نیچے تھے جبکہ دھڑ اوپر کی طرف بیلوں سے لٹکا ہوا تھا۔۔۔

آ..آ...آ،...ان سب کی سہمی ہوئی چیخیں جانوروں کی خطرناک غراہٹوں کی وجہ سے دب گئی تھیں۔۔۔

Dead but pretty

اپنی پاکٹس میں ہاتھ اڑیسے وائلڈ ایگل اپنی خوبصورت آواز میں گنگناتا بالکل ان کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

الٹا ہونے کی وجہ سے ان سب کو ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

چیخنا بند کرو۔۔۔۔ابکی بار اسکی آواز میں وہ دلکشی نا تھی بلکہ لہجہ کاٹدار تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل کے کہنے پر انہوں نے بغیر کسی چوں چراں کے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا تھا۔۔۔۔

خاصی سمجھدار ہو لیکن تمہارا بوس... چھی،افسوس ہے واقعی عقل نام کی چیز نہیں ہے اس میں،ارے کوئی سمجھائے اسے بھلا یہ کوئی عمر ہے ایسے

کام کرنے کی آرام سے گھر بیٹھے اور سکون سے جہنم میں جانے کی تیاری کرے،....

وائلڈ ایگل بات کرتے دوران ہی اپنے جادو کے عمل سے پیدا کی گئی چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا تھا۔

اپنی پینٹ کی پاکٹ سے بلیک چاقو نکالے وہ اپنی دو انگلیوں کی مدد سے گھمانے لگا تھا۔۔۔

اسکی حرکتوں اور باتوں پر ان سب کی سانسیں اٹک رہی تھیں۔۔۔۔

وایسے مجھے لگتا ہے کہ تمہارا بوس بچارا پاگل ہے مطلب یار کوئی علاج کروائے اسکا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسکا دشمن ایک جادو گر ہے، شاپنگ مال میں بم رکھوا دیا اور آج حد کرتے اپنے بندوں کو یہاں بھیج کر خود وہاں اپنے فارم ہاؤس پر پارٹی کر رہا ہے.... اسکا لہجہ مصنوعی افسوس بھرا تھا

لیکن تم سب بھی تو میری اصلیت سے واقف تھے نا پھر ایسی بیوقوفوں والی حرکت کیوں کی، یا تم لوگوں کا دماغ بھی اپنے بوس کی طرح سٹیا گیا ہے،..... وائلڈ ایگل سرد لہجے میں کہتا ایک جھٹکے سے اٹھ کر ان کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

... وائلڈ ایگل

چپ ایک دم چپ یاد رکھنا اگر معافی نام کا لفظ بھی منہ سے نکالا تو تم سب کی دردناک موت کا نظارہ پورا جرمنی دیکھے گا،...

اوٹو کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بنا وائلڈ ایگل دھاڑ اتھا اس کی دھاڑ پر جانوروں کی غراہٹیں بلند ہوئی تھیں جس کی وجہ سے ان سب کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔۔

تم اوٹو اور جارج وہی ہو نا جنہوں نے سپلائی کی گئی مسلم لڑکی کا بری طرح سے ریپ کیا تھا وہ مسلم لڑکی جو بمشکل سولا سال کی تھی تم دونوں نے اس سے اسکی سانسیں اسکی خواہشیں چھین لی تھیں، وہ لڑکی ڈاکٹر بننا چاہتی تھی، لیکن تم سب نے اس معصوم کلی کو کھلنے سے پہلے ہی روند ڈالا تھا،....
وائلڈ ایگل اپنی آتشی رنگ آنکھیں جارج اور اوٹو پر جمائے ابکی بار دھاڑ اتھا

ان آنکھوں میں کیا نا تھا غصہ، اذیت کرب کسی کو بچا نا پانے کا دکھ

۔۔۔۔۔۔۔

آہ کاش اس وقت میں پاکستان میں نا ہوتا تو وہ بچی آج زندہ ہوتی لیکن میرا دل ذرا سا مطمئن ہے کیونکہ اس بچی کو فروخت کرنے والوں کو میں نے پاکستان کی سرزمین میں ہی نست و نابود کر دیا تھا اور اب تم سب کی باری، .... وہ کہتے ساتھ ہی اپنی سنہری آنکھوں سے ان کو بے درد موت کا مزہ چکھا گیا تھا فلحال اسکے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا کہ انہیں اپنے ہاتھوں سے موت دیتا۔۔۔

ان سب کی کٹی ہوئی لاشیں درختوں کی شاخوں سے ٹنگی ہوئی تھیں جبکہ سیال مائع درختوں کے پتوں کو لہو رنگ کرتا بلیک فاریسٹ کی مٹی پر بہہ رہا تھا۔۔۔

موت لیکن دلکش،... ایک طنزیہ مسکراہٹ ان پر اچھالتا وہ سیٹی کی دھن بجاتا غائب ہو گیا تھا۔۔۔

****

رانٹگن کے فارم ہاؤس پر پارٹی شروع ہو گئی تھی،

اس پارٹی میں فرانک فرٹ کی خاص شخصیت شامل تھیں،اس پارٹی میں آنے والے ہر افراد کے ڈریسز بلیک اور ریڈ کمبینیشن کے تھے جبکہ آنکھوں پر بلیک اور ریڈ ہی خوبصورت سے ماسک چڑھا رکھے تھے جس کی وجہ سے کسی کو بھی پہچاننا ناممکن سا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رانٹگن بھی اس قسم کے ڈریس میں ملبوس اپنے ہاتھ میں وائن کا گلاس لیئے اٹلی کے گینگسٹرز کے ساتھ کھڑا تھا جب باتوں کے دوران ہی وائلڈ ایگل کا تذکرہ چھڑا۔۔۔۔

میرا صرف ایک ہی مقصد ہے اس وائلڈ ایگل کو موت کے گھاٹ اتارنا،

اس وائلڈ ایگل نے میرا اتنا نقصان کیا ہے کہ تم سب سوچ بھی نہیں سکتے

،.....وائن کا گھونٹ بھرتے رانٹگن نے سفاکی سے کہا۔۔۔

مجھے لگتا ہے کہ تم ابھی تک وائلڈ ایگل کی طاقت سے انجان ہو؟؟؟؟

السینڈرو نے سگار کا کش لیتے کہا۔۔

جانتا ہوں میں وہ ایک جادوگر ہے لیکن صرف جرمنی میں وہی اکلوتا تو

جادوگر نہیں ہوگا نا اور بھی تو ہونگے؟؟؟ رانٹگن نے نخوت سے کہا تھا

۔۔۔۔

مجھے تم پر حیرت ہو رہی ہے رانٹگن مطلب یہ جانتے ہوئے بھی کہ وائلڈ

ایگل ایک ماہر جادوگر ہے، تم نے پھر بھی اس سے پنگا موڑ لے لیا ہے

،.....اب کی بار کاؤنٹ حیرت سے بولا تھا۔۔۔

کاؤنٹ کی حیرانگی پر رانٹگن نے ایک قہقہہ لگایا تھا اور ساتھ میں وسکی کے گلاس کو ایک گھونٹ میں ختم کرتے اسے بار کاؤنٹر پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

پنگے کون لینا چاہتا ہے کاؤنٹ میں تو بس اسکی بربادی دیکھنا چاہتا ہوں، جو بہت جلد مجھے دیکھنی نصیب ہو گی،۔۔۔۔ آخری بات پر رانٹگن کی نظریں میکس کے کمرے کی کھڑکی کی طرف اٹھی تھیں جو اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔
مجھے شرمسار مت کروا دینا میکس،، آخر کب آؤ گے،۔۔۔ کھڑکی پر نظریں جمائے رانٹگن نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

یہ پارٹی اس نے خاص اپنے بیٹے کی واپسی پر رکھی تھی اگر وہ ہی نہیں آتا تو اس کی کیا عزت رہ جاتی۔۔۔۔

(یہ نا ہو کہ یہ بربادی تمہارے مقدر میں ہو)،ذرا سنبھل کے رانٹگن اتنی اڑان مت بھرو کہ نیچے گرنے میں تمہارا وجود ریزہ ریزہ ہو جائے،وہ وائلڈ ایگل ہے جسکے خوف سے ہی انسان کی جان نکل جاتی ہے،اور تم نے اتنی بڑی بیوقوفی کی کے اپنے دس آدمیوں کو وہاں اسکی جاسوسی کے لیئے بھیج دیا،.....السینڈرو کی بات پر رانٹگن نے اپنے دھیان کا دھاگہ اسکی طرف پھیرا تھااور اسکی بات سنتے رانٹگن کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری تھی________

لیٹس سی،....اپنی آنکھوں میں چمک لیئے وہ کہتا انٹرنس دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سے ایک شاندار فیملی انٹر ہو رہی تھی۔۔۔

اور انکے پیچھے آنے والی شخصیت نے انہیں ایک لمحے کے ساکت کر دیا تھا

____

****

یہاں مجھ سے سب سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے میکس آخر تم کب آؤ گے،....

رابرٹ کی تفکر بھری آواز موبائل سپیکر سے باہر گونج رہی تھی جبکہ موبائل کا مالک اپنے فون کو کاربونٹ پر رکھے خود بھی آرام سے کاربونٹ پر لیٹا سیگریٹ کے گہرے کش بھر رہا تھا۔۔۔

ابھی صرف تین دن ہوئے ہیں رابرٹ اور تم صرف ایک کام بھی صیح سے سنبھال نہیں پا رہے،.... سیگریٹ کا گہرہ کش بھرتے ہوئے میکس نے سنجید گی مگر طنز سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت وہ فل بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس بالوں کو ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیلائے اپنی براؤن آنکھوں میں سارے جہاں کی بیزاری لیئے ہوئے تھا

۔۔۔

یہ سب تمہارے لیئے آسان ہو گا میکس میرے لیئے نہیں، تم آخر مجھے سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے،....رابرٹ اسکی بے نیازی پر چڑ چڑے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

فلحال تُمھاری بکواس سننے کے لیئے میرے پاس ٹائم نہیں ہے، مجھے ابھی پارٹی میں جانا ہے،... سیگریٹ کو روڈ پر پھینکتے میکس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا(جہاں رات کے دس بج رہے تھے)ٹائم کو دیکھتے ہی وہ بونٹ سے اترا تھا اور ساتھ میں موبائل کو اپنے ہاتھ میں لیتے کان سے لگایا تھا۔۔۔۔
یہاں مجھے دلدل میں چھوڑ کر وہاں تم پارٹیاں منانے گئے ہو مسٹر میکس ول،اٹس ناٹ فیئر،.... میکس کی بات پر رابرٹ کڑھتے ہوئے بولا تھا

۔۔۔۔

رانٹگن کی پارٹی ہے،..... میکس کی انفارمیشن پر دوسری جانب رابرٹ کی آنکھوں میں تحیر ابھرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آڑیوان یور سینسیز، میکس مطلب تم مسٹر رانٹگن کی پارٹی میں جارہے ہو، اف گاڈ تم کسی دن مجھے پاگل کر کے چھوڑو گے میکس،... کچھ لمحے بعد سپیکر سے رابرٹ کے چیخنے کی آواز گونجی تھی، میکس نے اسکی چیخ پر اپنے منہ کے زاویے بگاڑتے فون کو اپنے کان سے پڑے ہٹایا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہستہ بھی بول سکتے ہو رابرٹ یوں جنگلیوں کی طرح چلانے کی ضرورت نہیں ہے،... میکس آگے سے گھومتا اپنی کار کا دروازا کھول اندر جا بیٹھا تھا

۔۔۔۔

پارٹی میں جانے کی تم صرف مجھے ایک ریزن ہی بتادو میکس؟؟؟ مقابل نے میکس کی بات کو سرے سے اگنور کرتے اپکی سنجیدگی سے استفسار کیا تھا

۔یہ کوئی معمولی بات ہر گز نہیں تھی (کہ میکس مسٹر رانٹگن کی پارٹی میں جارہا تھا)۔۔۔۔۔

جبکہ میکس نے گہری سانس بھرتے اپنا سر سیٹ کی سطح پر ٹکایا تھا۔۔۔

کچھ منٹس تک کار میں صرف میکس کی سانسوں کی آوازیں گونجنے لگی تھیں،اسکے دل ودماغ میں صرف ایک ہی شخصیت چھاگئی تھی اور وہ تھی اسکی روحِ جاں۔۔۔۔

کیا بتاؤں آخر تمہیں رابرٹ کہ میں اس پارٹی میں کیوں جانا چاہتا ہوں،سچ تو یہ ہے کہ میں وہاں جانا ہی نہیں چاہتا لیکن اس دل کا کیا کروں جو مجھے وہاں جانے پر اکسا رہا ہے ایسا لگتا ہے کچھ ہونے والا، لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے،ان ٹھنڈی ہواؤں میں ملی اس روح جاں کی خوشبو ہی مجھے نہیں بھول رہی، کیا سچ ہے کیا جھوٹ ہے میں اس میں فرق ہی نہیں کر پا رہا، دل کہہ رہا ہے کہ وہ یہی کہیں میرے بہت آس پاس ہے لیکن دماغ مجھے اس خوشفہمی سے باہر نکلنے پر تاکید کر رہا ہے،.....موبائل سپیکر سے گونجتی

رابرٹ کی مسلسل آوازوں سے بے نیاز وہ اپنے دل و دماغ میں ہی الجھ سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میکس کیا تمہیں میری آواز آ رہی ہے میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں آخر تم جواب کیوں نہیں دے رہے یا تمہارے پاس جواب ہے ہی نہیں،....

رابرٹ کی چیختی طنزیہ آواز پر میکس جیسے ہوش میں آیا تھا لیکن اِسے کچھ بھی جواب دیئے اس نے کھٹاک سے فون بند کرتے اس ڈیش بورڈ پر پٹھک دیا تھا،۔۔۔۔۔۔۔

سٹئیرنگ گھماتے اس نے اپنی گاڑی کا رخ رائٹگن پیلیس کیا تھا جہاں ایک سرپرائز اس کا انتظار کر رہا تھا،۔۔۔

کاؤنٹ کی حیرانگی پر رانٹگن نے ایک قہقہہ لگایا تھا اور ساتھ میں وسکی کے گلاس کو ایک گھونٹ میں ختم کرتے اسے بار کاؤنٹر پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

پنگے کون لینا چاہتا ہے کاؤنٹ میں تو بس اسکی بربادی دیکھنا چاہتا ہوں، جو بہت جلد مجھے دیکھنی نصیب ہو گی،.... آخری بات پر رانٹگن کی نظریں میکس کے کمرے کی کھڑکی کی طرف اٹھی تھیں جو اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے شرمسار مت کروا دینا میکس،، آخر کب آؤ گے،... کھڑکی پر نظریں جمائے رانٹگن نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

یہ پارٹی اس نے خاص اپنے بیٹے کی واپسی پر رکھی تھی اگر وہ ہی نہیں آتا تو اس کی کیا عزت رہ جاتی۔۔۔

(یہ نا ہو کہ یہ بربادی تمہارے مقدر میں ہو)،ذرا سنبھل کے رانٹگن اتنی اڑان مت بھرو کہ نیچے گرنے میں تمہارا وجود ریزہ ریزہ ہو جائے، وہ وائلڈ ایگل ہے جسکے خوف سے ہی انسان کی جان نکل جاتی ہے،اور تم نے اتنی بڑی بیوقوفی کی کے اپنے دس آدمیوں کو وہاں اسکی جاسوسی کے لیئے بھیج دیا،.....السینڈرو کی بات پر رانٹگن نے اپنے دھیان کا دھاگہ اسکی طرف پھیرا تھااور اسکی بات سنتے رانٹگن کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری تھی________

لیٹس سی،....اپنی آنکھوں میں چمک لیئے وہ کہتا انٹرنس دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سے ایک شاندار فیملی انٹر ہو رہی تھی___

****

یہاں مجھ سے سب سنبھالنا مشکل ہو گیا ہے میکس آخر تم کب آؤ گے ،....

رابرٹ کی تفکر بھری آواز موبائل سپیکر سے باہر گونج رہی تھی جبکہ موبائل کا مالک اپنے فون کو کار بونٹ پر رکھے خود بھی آرام سے کار بونٹ پر لیٹا سیگریٹ کے گہرے کش بھر رہا تھا۔۔۔

ابھی صرف تین دن ہوئے ہیں رابرٹ اور تم صرف ایک کام بھی صیح سے سنبھال نہیں پا رہے ،.... سیگریٹ کا گہرہ کش بھرتے ہوئے میکس نے سنجیدگی مگر طنز سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت وہ فل بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس بالوں کو ماتھے پر بے ترتیبی سے پھیلائے اپنی براؤن آنکھوں میں سارے جہاں کی بیزاری لیئے ہوئے تھا

۔۔۔

یہ سب تمہارے لیئے آسان ہو گا میکس میرے لیئے نہیں، تم آخر مجھے سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے،.... رابرٹ اسکی بے نیازی پر چڑ چڑے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

فلحال تُمہاری بکواس سننے کے لیئے میرے پاس ٹائم نہیں ہے، مجھے ابھی پارٹی میں جانا ہے،... سیگریٹ کو روڈ پر پھینکتے میکس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا (جہاں رات کے دس بج رہے تھے) ٹائم کو دیکھتے ہی وہ بونٹ سے اترا تھا اور ساتھ میں موبائل کو اپنے ہاتھ میں لیتے کان سے لگایا تھا۔۔۔۔
یہاں مجھے دلدل میں چھوڑ کر وہاں تم پارٹیاں منانے گئے ہو مسٹر میکس ول، اٹس ناٹ فیئر،.... میکس کی بات پر رابرٹ کڑھتے ہوئے بولا تھا

۔۔۔۔

رانٹگن کی پارٹی ہے،..... میکس کی انفارمیشن پر دوسری جانب رابرٹ کی آنکھوں میں تحیر ابھرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آڑیوان یور سینسیز، میکس مطلب تم مسٹر رانٹگن کی پارٹی میں جا رہے ہو، اف گاڈ تم کسی دن مجھے پاگل کر کے چھوڑو گے میکس،... کچھ لمحے بعد سپیکر سے رابرٹ کے چیخنے کی آواز گونجی تھی، میکس نے اسکی چیخ پر اپنے منہ کے زاویے بگاڑتے فون کو اپنے کان سے پڑے ہٹایا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آہستہ بھی بول سکتے ہو رابرٹ یوں جنگلیوں کی طرح چلانے کی ضرورت نہیں ہے،... میکس آگے سے گھومتا اپنی کار کا دروازا کھول اندر جا بیٹھا تھا

۔۔۔۔

پارٹی میں جانے کی تم صرف مجھے ایک ریزن ہی بتادو میکس ؟؟؟ مقابل نے میکس کی بات کو سرے سے اگنور کرتے ابکی سنجید گی سے استفسار کیا تھا

۔ یہ کوئی معمولی بات ہر گز نہیں تھی (کہ میکس مسٹر رانٹگن کی پارٹی میں جا رہا تھا)۔۔۔۔۔

جبکہ میکس نے گہری سانس بھرتے اپنا سر سیٹ کی سطح پر ٹکایا تھا۔۔۔

کچھ منٹس تک کار میں صرف میکس کی سانسوں کی آوازیں گونجنے لگی تھیں، اسکے دل و دماغ میں صرف ایک ہی شخصیت چھا گئی تھی اور وہ تھی اسکی روحِ جاں۔۔۔۔

کیا بتاؤں آخر تمہیں رابرٹ کہ میں اس پارٹی میں کیوں جانا چاہتا ہوں، سچ تو یہ ہے کہ میں وہاں جانا ہی نہیں چاہتا لیکن اس دل کا کیا کروں جو مجھے وہاں جانے پر اکسا رہا ہے ایسا لگتا ہے کچھ ہونے والا، لیکن مجھے اس کا علم نہیں ہے، ان ٹھنڈی ہواؤں میں ملی اس روح جاں کی خوشبو ہی مجھے نہیں بھول رہی، کیا سچ ہے کیا جھوٹ ہے میں اس میں فرق ہی نہیں کر پا رہا، دل کہہ رہا ہے کہ وہ یہی کہیں میرے بہت آس پاس ہے لیکن دماغ مجھے اس خوشفہمی سے باہر نکلنے پر تاکید کر رہا ہے،..... موبائل سپیکر سے گونجتی

رابرٹ کی مسلسل آوازوں سے بے نیاز وہ اپنے دل ودماغ میں ہی الجھ سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

میکس کیا تمہیں میری آواز آرہی ہے میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں آخر تم جواب کیوں نہیں دے رہے یا تمہارے پاس جواب ہے ہی نہیں،۔۔۔۔
رابرٹ کی چیختی طنزیہ آواز پر میکس جیسے ہوش میں آیا تھا لیکن اِسے کچھ بھی جواب دیئے اس نے کھٹاک سے فون بند کرتے اس ڈیش بورڈ پر پٹھک دیا تھا،۔۔۔۔۔۔۔

سٹئیر نگ گھماتے اس نے اپنی گاڑی کا رخ رانگن پیلیس کیا تھا جہاں ایک سرپرائز اسکا انتظار کر رہا تھا،۔۔۔

****

ویلکم ! ویلکم ! مسٹر فائق یزدانی اینڈز زلنین یزدانی، ہمیں خوشی ہوئی کہ آپ دونوں نے اپنی فیملی کے ساتھ یہاں شرکت کر کے اس پارٹی کو چار چاند لگا دیا۔..... فائق اور زلنین یزدانی سے باری باری مصافحہ کرتے ہوئے رانٹگن پُرجوش مگر مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پارٹی میں موجود سب کی نظروں کا محور یزدانی فیملی بن گئی تھی اگر ایک کامیاب بیرسٹر تھا تو دوسرا کمیاب بزنس مین تھا جسکے چرچے بادشاہوں کو مات دیتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھینکس مسٹر رانٹگن، آپ کی پارٹی واقعی دلچسپ ہونے والی ہے کافی اچھا سیٹ اپ کیا ہوا ہے،.... فائق یزدانی نے ستائشی نظروں سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا، جبکہ انکے برعکس زلنین یزدانی کا منہ رانٹگن کی شکل دیکھ کر ایسے بن گیا تھا جیسے کہ کڑوہ بادام کھالیا ہو۔۔۔۔۔

یہ آپکی منظورِ نظر ہے مسٹر فائق یزدانی ورنہ اتنا کچھ خاص بھی نہیں ہے

،... فائق یزدانی کی سنہری آنکھوں کو دیکھتے ہوئے وہ خوشامدی مسکراہٹ

سے بولے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے،..... فائق نے انکی بات کی تردید کی تھی،انکی

نظروں نے ہر ایک انسان کا بڑی باریک بینی سے جائزہ لیا تھا،وہاں تقریباً ہر

شخص کسی نا کسی گھٹیا کاموں میں ملوث تھااور بیرسٹر فائق یزدانی کا کام

انکے کالے کرتوتوں کو چاک کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بندہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا،اسکا چہرہ دیکھتے ہی مجھے شیطان کی وائبز آنے

لگتی ہیں پتا نہیں بھائی نے کیا سوچ کر اسکی پارٹی میں شمولیت کی دعوت

قبول کی تھی،........ فائق یزدانی اور رانٹگن کو آپس میں باتیں کرتا دیکھتے

ہوئے زلنین یزدانی نے فنزہ یزدانی کے کان میں سرگوشی کی تھی جو اسکے

بازو میں اپنا بازو ڈالے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

زلنین یزدانی کی سرگوشی پر فنزہ یزدانی نے بظاہر بمشکل مسکراتے ہوئے اپنے دانت پیستے ساتھ میں انہیں گھورا تھا لیکن زلنین یزدانی نے لاپرواہی سے اپنے کندھے اچکا دیئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ دونوں مسز فائق یزدانی اینڈ مسز زلنین یزدانی؟؟؟؟ ہیر اور فنزہ پر ایک نظر ڈالتے ہوئے رانٹگن نے حتی لمکان اپنے لہجے میں چاشنی بھرتے ہوئے حال دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔

ہم ٹھیک ہیں مسٹر رانٹگن،....ان دونوں نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا،،،

انکے ساتھ کھڑے انکے دونوں شوہروں نے بری طرح سے اپنے جبڑے بھینچے تھے لیکن زلنین یزدانی کے برعکس فائق یزدانی نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا بلکہ اپنے چہرے پر ہنوز پھیکی مسکراہٹ برقرار رکھی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیر یزدانی اور فنزہ یزدانی نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی دونوں ہی لانگ لائٹ ریڈ کلر کی سمپل سی قمیض اور چوڑی پاجامے میں ملبوس تھیں جسکے ساتھ انہوں نے سر پر خوبصورت سا ریڈ کلر کا حجاب پہنا ہوا تھا جبکہ شانے پر بلیک کلر کی نفیس سی شال پھیلا رکھی تھی۔۔۔۔

اس عمر میں بھی وہ دونوں لڑکیوں کی خوبصورتی کو مات دے رہی تھیں

۔۔۔۔

انکے برعکس فائق یزدانی اور زلنین یزدانی نے بلیک تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا وہ دونوں جوڑیاں بازو میں بازو ڈالے سب کی نگاہوں کو مرکز بنی ہوئی تھیں۔۔۔

انکے پیچھے پرل ملک، حورین لغاری، اور معصومہ سب کی نظروں سے فلحال محروم تھیں جنہوں نے آج معصومہ کی ضد پر سیم ڈریسنگ کی تھی، تینوں ہی بلیک اور ریڈ کامبینیشن کی نفیس میکسیوں میں ملبوس سر پر بلیک اور ریڈ

کلر کا خوبصورت سا حجاب باندھے دیکھنے والوں کو پاگل کرنے کے درپہ تھیں لیکن ان سب کے چہرے پارٹی ماسک میں چھپے ہوئے تھے جسکی وجہ سے انہیں پہچاننا ناممکن سا لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ سب رانٹگن کے ہمراہ چلتے ایک بڑی گول ٹیبل کے گرد کھڑے ہو گئے تھے جبکہ پرل حورین اور معصومہ انکے ساتھ والی ٹیبل کے گرد کھڑی ہو گئی تھیں۔۔۔

پارٹی میں مدھم مدھم سا جرمن سونگ چل رہا تھا جسکی وجہ سے سب کپل ڈانس کرنے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔

سب کچھ کتنا خوبصورت ہے سوائے ان آدھ ننگے کپڑوں میں ملبوس لڑکیوں کے،۔۔۔۔ پارٹی میں موجود لڑکیوں کو منی ڈریسز میں دیکھتے پرل نے جھڑ جھڑی لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی بات پر معصومہ کا مدھم قہقہ لگا تھا۔۔۔۔

ہنسو نہیں معصومہ،۔۔۔اس نے برا مانتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پری نے بالکل صیح کہا ہے ان لڑکیوں کو ایسے دیکھ کر ہمیں شرم محسوس ہو رہی ہے پتا نہیں یہ کیسے ان بیہودہ ڈریسز میں مٹک مٹک چل رہی ہیں وہ بھی اتنے مردوں کے سامنے، ولا حولا والله قوت،... حورین کا حال بھی پرل سے کچھ کم نا تھا۔۔۔

ماسوائے چند کے یہاں سب ایسی ہی ڈریسنگ کرتی ہے میری پیاری پری اینڈ حور اس لیئے بہتری اسی میں ہے کہ آپ انہیں اگنور کریں بیکاز اٹس ناٹ اوڑ میٹر،.... معصومہ کی بات پر ان دونوں نے سمجھنے والے انداز میں اپنا سر ہلایا تھا لیکن ایک افسوس سا تھا جو ختم بالکل نہیں ہونے والا تھا

ارے یہ کیوٹ سی لڑکیاں کون ہیں فائق یزدانی،.... ان تینوں پر نظر پڑتے ہی رانئگن نے فائق سے نا سمجھی سے استفسار کیا تھا، وہ صرف معصومہ کو ہی جانتا تھا وہ بھی بچپن سے لیکن پرل اور حور اسکے لیئے اجنبی تھیں

رانٹگن کے استفسار پر وہ تینوں بھی متوجہ ہوئی تھیں لیکن پرل اور حورین کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا پوچھ رہا ہے کیونکہ اس نے جرمنی لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے کیا ہمارے بارے میں کچھ پوچھا ہے معصومہ؟؟ پرل نے معصومہ سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یس یہ آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں،،... معصومہ کے جواب پر پرل اور حورین نے ایک دوسرے کو دیکھتے اپنے کندھے اچکائے تھے۔۔۔

تمہاری انفارمیشن کے لیئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہماری پیاری سی بیٹیاں ہیں اس توسط سے تقریباً تمہاری بھی بیٹیاں ہی لگی نا،.... فائق یزدانی کے جواب دینے سے پہلے ہی زلنین یزدانی نے بیٹیوں پر ذور دیتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔

زلنین کے کہنے پر رانٹگن نے ایک مصنوعی مسکراہٹ پاس کرتے اپنا سر ہلایا تھا اور ساتھ میں اس سبز آنکھوں والی شہزادی کو دیکھا تھا جو اسے بری

طرح اپنی طرف متوجہ کر رہی تھیں رانٹگن کو وہ آنکھیں بہت جانی پہچانی لگی تھیں لیکن اپنا وہم جانتے انہوں نے اپنا سر جھٹک دیا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ دوسری طرف پری رانٹگن کی جائزہ لیتی نگاہوں سے پزل ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

وایسے یہ پارٹی کس خوشی میں دی ہے مسٹر رانٹگن یا صرف اس عمر میں شغل ہی فرمانا تھا،... زلنین یزدانی نے لطیف سا طنز کیا تھا۔۔۔۔

انکے طنز پر جہاں فائق نے اپنی مسکراہٹ دبانے کے لیئے ہلکا سا کھنکار مارا تھا وہی ہیر اور فنزہ نے زلنین کو ملال بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

جبکہ معصومہ، پرل اور حوران کی باتوں سے بے نیاز اپنی باتوں میں لگ گئی تھیں۔۔۔۔

کا ئنڈ یو ر انفار میشن مسٹر ز لنین پا رٹی شغل کے لیئے ہی کی جاتی ہے لیکن یہ

پا رٹی خاص میں نے اپنے،... انٹر نس سے دا خل ہو تے وجو د نے گو یا انکے

الفاظ چھین لیئے تھے، وہ بے یقین نظروں سے سا منے کی طرف دیکھ رہے

تھے جہاں میکس ول اپنی شاہانہ چال سے چلتا لو گوں کو دیوانہ کرتا ایک ایک

قدم بڑی فر صت و شان سے زمین پر رکھ رہا تھا۔۔۔

اسکے کھلے گریبان سے جھلکتا سینہ اور اس پر جھولتی ڈیمنڈ چین اپنی چھپ

دکھلا رہی تھی۔۔۔۔۔

رانٹگن کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے وہ بھی ایک لمحے کے لیئے

اسکا شاہانہ انداز دیکھتے مبہوت ہوئے تھے، لیکن اسکے چہرے کی خوبصورتی

ماسک سے ڈھکی ہوئی تھی صرف ہلکی سی بیرڈ اور گلابی مائل ہونٹ دیکھائی

دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پری،... معصومہ کے ساتھ باتیں کرتی پرل ملک کو حورین نے ٹھوکا مارا تھا اسکی نظریں بھی باقی لوگوں کی طرح میکس ول کا جائزہ لے رہی تھیں، لیکن یہ منظر پرل کی نظروں سے مخفی تھا کیونکہ اسکی اس طرف پشت تھی

اب کیا ہے،.... اپنے بازو کو سہلاتے وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی تھی۔ ایک بار معصومہ کی نظریں بھی میکس کی جانب اٹھتی وہی جم کر رہ گئی تھیں، اس شخص کے اٹیٹیوڈ نے سب کو مسمرائز کر دیا تھا لیکن مسمرائز کرنے والا سب کی نظروں سے بے نیاز تھا۔۔۔۔

****

شاہ ویر ملک آج الویرا ضیاء الحق آپ کے سامنے یہ اعتراف کرنے آئی ہے کہ الویرا ضیاء الحق کو شاہ سے بے انتہا محبت ہے میں نہیں جانتی کہ کب اور

کیسے مجھے آپ سے محبت ہوئی، محبت لفظ سے دور بھاگنے والی لڑکی کب آپ کی محبت میں گرفتار ہوئی مجھے پتا ہی نا چل سکا، کیا آپ میری محبت کو خراج بخشیں گے، کیا شاہ ویر ملک الویرا ضیاء الحق کو اپنی زوجیت میں لینا چاہے گا ؟؟؟ الویرا ضیاء الحق ایک گھٹنے کے بل بیٹھی اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی، بلاشبہ اسکا انداز بہت انوکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ ویر ملک جو اسکے بیٹھنے کے انداز سے نا سنبھلا تھا اسکے الفاظوں پر شاہ کا وجود جھٹکوں کی ضد میں آیا تھا، اسکے وہم گمان میں بھی نہیں تھا کہ الویرا جیسی لڑکی پوری یونی کے سامنے اسے پرپوز کر سکتی ہے،۔۔۔

شاکڈ تو وہاں کھڑا ہر ایک لڑکا اور لڑکی تھی سوائے علینہ اور ورشا کے جن کی چہرے فتح مندی سے چمک رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم الویرا اٹھو شاباش ایسا مذاق نہیں کرتے، دیکھو سب کیسے دیکھ رہے ہیں،... اپنے دل کو تسلی دیتے وہ اسکے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھتا پچکارتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ الویرا اسکے دل کی کیفیت سے انجان ہلکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

میں مذاق نہیں کر رہی شاہ میں واقعی آپ سے محب۔۔۔۔

اوشٹ اپ الویرا کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم جانتی بھی ہو کہ تم آخر کہہ کیا رہی ہو،... الویرا کی وہی بات پر وہ اسکے سامنے سے اٹھتا دھاڑا تھا، اسکی دھاڑ پر پورا یونی گراؤنڈ لرزا تھا، جبکہ الویرا ابھی اچھل کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

شاہ،... شاہ ویر ملک کی سرخ ہری آنکھیں اور کنپٹی کی ابھری ہوئی وینز دیکھتے الویرا نے سہمی آواز میں اسے پکارا تھا، اسکا دل کسی سہمے ہوئے چڑیا کے بچے کی مانند لرز رہا تھا۔۔۔۔

کیا شاہ، ہاں بولو کیا شاہ،

مجھے تمہیں سمجھنے میں بڑی دیر ہو گئی مس الویراضیاءالحق میں تمہیں کیا سمجھا تھا اور تم کیا نکلی،۔۔۔شاہ کی آنکھیں لہو ٹپکانے کے در پر تھیں بلاشبہ یہ سب الفاظ کہنا وہ بھی مقابل موجود ہستی کے لیئے بہت مشکل تھا،۔۔۔ ایک غیر محرم کے آگے محبت کا دم بھرتے ہوئے تمہیں ذرا برابر بھی شرم محسوس نا ہوئی،....اسکے ہر جذبات سے عاری الفاظ مقابل کا دل گھائل کر گئے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اتنے ہتک آمیز رویے کی حقدار تو نا تھی اس نے آخر کیا ہی کیا تھا صرف اپنی معصوم محبت کا اظہار ہی تو کیا تھا تو کیا غیر محرم سے محبت کا اظہار رسوائی کا باعث بنتا ہے،اگر ایسا تھا تو وہ جو شاہ کی آنکھوں میں نظر آتا تھا تو پھر وہ کیا تھا،اسے اپنے قدموں پر کھڑا ہونا بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔
گراؤنڈ میں کھڑے کچھ سٹوڈنٹس کی ترحم بھری نظریں تو کچھ تمسخر بھری نظریں وہ خود پر محسوس کرتی سو بار مری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اکثر سٹوڈنٹس کے ہاتھوں میں موبائل تھا جسے تھامے وہ پوری دلچسپی سے

وڈیو بنا رہے تھے۔۔۔۔۔

شاہ کالم ڈاؤن یہ تو کیا کر رہا ہے، اس کی حالت تو دیکھ،...ارسلان نے شاہ

کے کندھے پر ہاتھ رکھتے سرگوشی کی تھی، اسکی سرگوشی پر جہاں ورشا نے

اپنی آنکھیں گھمائی تھیں وہی شاہ نے اسے تند ہی نظروں سے گھورتے اسکا

ہاتھ جھٹک دیا تھا فلحال اسکا دماغ الویرا کی حرکت پر فل ماؤف ہو گیا تھا

۔۔۔۔

آپ مذاق کر رہے ہیں نا میرے ساتھ شاہ،....اس نے ایک موہوم سی

امید کے ساتھ پوچھا تھا، کی شاید مقابل کہہ دے کہ ہاں وہ مذاق ہی تو کر رہا

ہے۔۔۔

تمہارا اور میرا مذاق کب سے ہونے لگا الویرا ضیاء الحق، مذاق تو تم میرا اور اپنا

بنا رہی ہو، یہاں سے دفع ہو جاؤ یہ نا ہو کہ میں تمہیں کچھ کر دوں،.....شاہ

ویرا اپنی سرخ آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑے سرد لہجے میں پھنکارا تھا، اسکی پھنکار ایسی تھی کہ الویرا ڈر سے ایک دو قدم پیچھے ہٹی تھی، شاہ کی رنگت خطرناک حد تک سرخ پڑ گئی تھی جسے دیکھ الویرا کی رنگت متغیر ہوئی تھی

پلیز شاہ خدا کے واسطے میرے لیئے میرا اعترافِ محبت میرا گناہ مت بنائیں میرے ساتھ ایسا ظلم مت کریں میں میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی
،.....اسکا بھیگا لہجہ فریاد لیئے ہوئے تھا لیکن سامنے والا بے حس بن گیا تھا

گناہ تو تم نے کیا ہے مس الویرا یہ نا ہو کہ میں اپنا ضبط کھوتے کچھ کر دوں یہاں سے چلی جاؤ اتنی دور کہ دوبارہ مجھے تمہاری شکل نا دیکھنی پڑے،.... اپنی شہادت کی انگلی اٹھائے اسکا لہجہ برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔۔۔

اسکے پیچھے ایک دو قدم کی مسافت پر کھڑی ورشا نے اپنی لٹ کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے تمسخر سے الویرا کا ساکت ہوتا وجود دیکھا تھا۔۔

دور تو یہ اب جائے گی مائی لو شاہ ویر ملک، کام ہی میں نے ایسا کیا ہے کہ یہ منہ چھپاتی یہاں سے کیا اس شہر سے ہی اپنا منہ چھپا کر بھاگ جائے گی چچہ بچاری الویرا،.... اسکی حالت سے لطف اندوز ہوتے وہ دل میں ہی بولی تھی

جبکہ دوسری طرف شاہ کے الفاظ الویرا کے سماعتوں پر کوڑوں کی طرح برسے تھے---------

وہ یک دم خاموش ہوگئی تھی اسکی آنکھیں جو پہلے آنسو سے لبریز، امید سے چمک رہی تھیں وہ بالکل ویران ہو گئی تھیں۔۔۔

اس نے دوبارہ اپنے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا تھا۔۔لوگوں کی کچھ تمسخر اور کچھ ترس بھری نظروں سے بچتی وہ آخری ملال بھری نظر شاہ پر ڈالتی یونی سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

اور اسکی یہ ملال بھری نظریں شاہ کو نظریں چرانے پر مجبور کر گئی تھیں، اسکی نگاہوں نے دور تک الویرا کی پشت کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔۔

آہھھھ،....الویرا کا وجود غائب ہوتے ہی وہ اپنا ضبط کھوتے مڑ کر اسی درخت کو اپنی ٹانگ رسید کرتے چیخا تھا۔۔۔۔۔

ارسلان کی افسوس بھری نظریں اور سبھی کی سہمی نظریں شاہ کے وجود کا طواف کر رہی تھیں جو درخت پر اپنا سر ٹکائے خود پر قابو پانے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت برا کیا تم نے شاہ اسکے ساتھ بہت برا کیا،....ارسلان کے تاسف میں ڈوبے الفاظوں کو سنتے شاہ کو دوبارہ وہ ملال بھری نظریں یاد آئی تھیں، یک

دم مڑتا وہ سب کو دیکھنے لگا تھا جن میں سے کچھ ابھی تک ویڈیو بنا رہے تھے

۔۔۔

شاہ کی سرخ نظروں کا رخ اپنی طرف پاتے انہوں نے جلدی سے اپنے موبائل لیئے ہاتھ نیچے کیئے تھے۔۔۔

اگر سب نے یہ ویڈیوا بھی کے ابھی ڈیلیٹ نہیں کی تو میں اپنی قسم کھاتا ہوں، تمہارے موبائلز سمیت تم سب کو بھی آگ لگادوں گا،.... اسکی دھمکی سبکو بوکھلانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

اپنی جان کسے ناپیاری تھی، سب نے تو ویڈیوز اسی لمحے ڈیلیٹ کردی تھی لیکن ورشا کے لیئے بنائی گئی ویڈیو وائرل کردی گئی تھی، جو عنقریب شاہ کو خسارے میں لے جانے والی تھی۔۔۔

****

الویرا ضیاء الحق اپنے گھر کیسے پہنچی تھی وہ نہیں جانتی تھی اسکا دماغ بالکل مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ کسی سے بھی بات کیئے بغیر اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی،۔۔

یااللہ! یہ مجھ سے کیا ہو گیا، ایک غیر محرم کی محبت نے مجھے رسوا کر دیا میرے مولا، میں اس انسان سے شکوہ نہیں کر رہی، میرا شکوہ کرنا بنتا ہی نہیں ہے کیونکہ اصل گنہگار تو میں ہوں، میرے ہی دل نے مجھے محبت کی رسوائی کا مزہ چکھایا،... جائے نماز پر سجدے کی حالت میں لیٹی وہ اپنے رب سے محو گفتگو تھی۔۔۔۔۔۔۔

میرے رب مجھے معاف کر دے، اپنی گنہگار بندی کو معاف کر دے، میں تجھ سے کچھ بھی نہیں مانگتی بس اتنا مانگتی ہوں کہ زندگی میں دوبارہ کبھی بھی میرا اس انسان سے سامنا نا ہو، میرے مالک جو رسوائی میں نے جھیلی ہے اس رسوائی سے میرے ماں باپ کو محفوظ رکھنا،... سجدے میں گرے

وجود کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھی جب دروازے پر ذور دار دستک ہوئی ایسے جیسے کہ اگر دروازہ نا کھولا گیا تو کوئی توڑ کر آجائے گا

....،

...الویرا دروازہ کھولو تمہیں چاچو بلا رہے ہیں،

اسکی سماعتوں سے یہ آواز ٹکرائی تو وہ ایک جھٹکے سے سجدے سے اٹھی تھی، یہ آواز اسکی چاچو زاد کی تھی جسے الویرا سے خدا واسطے کا بیر تھا

مجھے ابو بلا رہے ہیں کیوں بلا رہے ہونگے، کیا انہیں پتا چل گیا کہ آج ان کی بیٹی اکیلے گھر نہیں آئی تھی بلکہ انکی رسوائی کو ساتھ لائی تھی، نہیں ایسا نہیں ہو سکتا انہیں کون بتا سکتا ہے،... وہ اپنی بے ساختہ سوچوں کو جھٹلانا چاہتی تھی لیکن بھلا سوچیں بھی کبھی انسان کا ساتھ چھوڑتی ہیں، وہ ابھی تک ساکت بیٹھی تھی جب دوبارہ دستک دی گئی تھی، جو پہلے سے بھی ذیادہ ذور کی تھی،.....-----

اندر مر گئی ہو کیا، تمہاری نوکر نہیں ہُوں جلدی باہر آؤ،.... نخوت سے کہتی وہ چلی گئی تھی--

جبکہ الویرا ہر حالات کو فیس کرنے کے لیئے جائے نماز سے اٹھی تھی اور اسے تہہ کر کے میز پر رکھنے کے بعد اپنے چہرے کو صاف کرتے ہوئے اس نے دروازہ کھول دیا تھا لیکن باہر کوئی نہیں تھا شاید وہ اسے حکم نامہ تھما کر چلی گئی تھی---

جب وہ لاؤنج میں پہنچی تو وہاں ایک عدالت لگی ہوئی تھی اسکی دادی چاچو چچی اور ان کے دونوں بیٹا بیٹی کے ساتھ اسکے ماں باپ بھی تھے،،---

اسکا باپ ضیاء الحق شکست خوردہ حالت میں صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ ماں کی حالت بھی کچھ مختلف نا تھی-----------

ابو،...اسنے نم آواز سے پکارا تھا---

اسکے پکارنے پر سب متوجہ ہوئے تھے سوائے ماں باپ کے سب کی نگاہیں اسے کسی تیز دھاڑ چاقو کی طرح لگی تھیں جو اسے اپنے اندر تک پیوست ہوتی نظر آئی تھی۔۔۔

یہ تم نے کیا کیا بیٹی،.... وہ اپنے جھکے ہوئے کندھوں سے اٹھتے اسکے سامنے چلے آئے تھے۔۔۔۔

ابو،.... انکے جھکے کندھے دیکھ الویرا تڑپی تھی۔۔۔

مت بلاؤ مجھے ابو، تم نے میرا سارا مان و غرور ملیامیٹ کر دیا، جانتی ہو جب میرے دوست اپنے بیٹوں کی تعریفوں میں پل باندھتے تھے تو میں انہیں کیا کہتا تھا، میں کہتا تھا کہ میری بیٹی میرا غرور ہے وہ کبھی بھی میرا سر شرم سے جھکنے نہیں دے گی لیکن تم نے کیا کیا الویرا، مجھے جیتے جی زندہ درگور کر دیا،.... اپنے سینے میں اٹھتے درد کو دباتے وہ بمشکل بول رہے تھے۔۔۔

انکے الفاظ الویرا کو شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں دفنا گئے تھے۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں ابو، پلیز مجھ سے نادانی میں ایک خطا سرزد ہو گئی

،۔۔۔۔۔انکے بازو کو پکڑتی وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ربعیہ بیگم اپنی آنکھیں جھکائے مسلسل رو رہی تھیں جبکہ باقی سب کے

چہروں پر تناؤ پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔

تمہیں بھائی صاحب معاف کر دیں،او بی بی پہلے اپنے کرتوتوں پر بھی نظر

ثانی فرمالو،...اسکی چچی نے اپنی جگہ سے اٹھتے ٹیبل پر رکھی تصویروں کو اس

پر اچھال دیا تھا۔۔۔

زمین پر بکھری تصویروں کو دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں کرب لہرایا تھا، یہ

تصویریں اس وقت کی تھیں جب الویرا شاہ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی

پرپوز کر رہی تھی جبکہ کچھ تصویریں بھی اس میں شامل تھیں، یہ کس کی

حرکت تھی وہ نہیں جانتی تھی،.........

یہ کس نے بھیجی ؟؟؟،.....اس نے جھک کر ایک تصویر کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور روتے ہوئے استفسار کیا تھا۔۔۔

اونہے کالے کرتوت انجام دے کر بی بی پوچھ رہی ہے کہ کس نے بھیجا تو سن لو بی بی تمہاری دوست علینہ نے بھیجی ہیں یہ تصویریں اور یہ سب صرف تصویروں پر ہی نہیں بلکہ پورے سوشل میڈیا پر تمہارے کرتوت دیکھائے جا رہے ہیں کہ کس طرح تم اپنے باپ کی عزت ملیامیٹ کر رہی ہو، میں نا کہتی تھی بھائی صاحب لڑکی ذات ہے مت پڑھائیں اتنا لیکن نہیں آپ کو تو اپنی بیٹی کو پولیس آفیسر بنانا تھا نا،،....اسکی چچی کے الفاظ نہیں تھے کوئی زہر تھا جو اسکی سماعتوں میں گھلا تھا اسکی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔

وہ ایسی ہی حالت میں کھڑی تھی جب اسکے ساتھ والا وجود اپنے پورے قد سمیت زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

ضیاء، بھائی صاحب،... مختلف سی آوازیں تھیں جو ایک ساتھ بلند ہوئی تھیں،

****

الویرا ضیاء الحق ایک پتھر کا مجسمہ بن گئی تھی اسکے والد کو گزرے دو ہفتے بیت گئے تھے، انکو ہارٹ اٹیک اتنا جان لیوا آیا تھا کہ دوسری سانس کی مہلت بھی نا دے سکا تھا۔۔۔۔۔۔

میں کچھ بھی نہیں جانتی ارشد، بس مجھے یہ لڑکی اس گھر میں نہیں دکھنی چاہیے، میں نہیں چاہتی کہ اسکی وجہ سے میری بیٹی کے کردار پر کوئی کیچڑ اچھالے، اگر آپ نے انہیں یہاں سے نہیں بھیجا تو میں اپنی بیٹی کو لے کر میکے چلی جاؤں گی،.... وہ اپنے کمرے میں بند بیڈ پر اپنے گھٹنوں پر سر رکھے ساکت سی بیٹھی تھی جب باہر سے اسکی چچی کا شور بلند ہوا تھا۔۔۔

اپنی چچی کی بات سنتے الویرا کی پتھرائی آنکھوں میں ڈرار پڑی تھی آنسو اپنا راستہ بناتے اسکے گھٹنوں کو بھگو رہے تھے،......

ابو آپ کیوں چھوڑ کر چلے گئے ہمیں، آپ کے جانے کے بعد ہمارا کیا ہو گا آپ نے یہ بھی نہیں سوچا تھا غلطی میری تھی تو سزا بھی مجھے دیتے،...

روتے روتے اسکی ہچکیاں بندھ گئی تھیں باہر سے اب سب کی ملی جلی آوازیں اسکی سماعتوں سے ٹکرا رہی تھیں لیکن وہ اپنے غم میں ڈوبی ہر چیز سے بے نیاز روتی رہی تھی جب کئی گھنٹے گزرنے کے بعد شور تھما تھا اور اسکی ماں اسکے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

انکے آنے پر بھی الویرا نے اپنا سر اونچا نا کیا تھا وہ ہنوز بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔۔

ہم یہاں سے جا رہے ہیں الویرا، اپنا ضروری سامان پیک کر لو،....انہوں نے کچھ اور نہیں کہا تھا بس اتنا کہا اور واپس چلی گئی، اپنے محبوب شوہر کی

وفات کے بعد وہ بھی بالکل نڈھال سی ہو گئی تھیں، اب ان میں اتنی سکت نا

تھی کہ اپنے حق میں بول سکتی، ....

انہیں کہاں جانا تھا وہ نہیں جانتی تھیں، الویرا کے منہ پر قفل لگ گیا تھا اس

کی ماں جو جو کہہ رہی تھیں وہ وہی سب کچھ کر رہی تھی، ...

ارشد نے اور تو کچھ نہیں لیکن اتنا احسان کیا تھا کہ ان دونوں ماں بیٹی کے

رہنے کی جگہ ڈھونڈ نکالی تھی، وہ ایک عام سا محلہ تھا جہاں حکومت صرف

کاشف کی چلتی تھی،-- ...

ان دونوں ماں بیٹی نے محلے میں قدم رکھا ہی تھے جب ان کا پہلا سامنا

کاشی سے ہوا تھا اور تب سے ہی کاشی ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گیا تھا

آئے روز اسکا کچھ نا کچھ نیا ڈرامہ ہوتا تھا، جس سے تنگ آ کر الویرا نے

پولیس میں کمپیلن کرنے کی ٹھانی تھی--------

اور وہاں جا کر قسمت نے ایک بار پھر پلٹا کھایا تھا---

****

گاڑی کے سائرن کی آواز پر وہ دونوں ہوش کی دنیا میں لوٹی تھیں، دونوں کی ہی آنکھیں لبالب پانی سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

اسراملک اپنی آنسو صاف کرتی الویرا سے اپنی نظریں چڑاتی اٹھ کر اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

ان کے پاس فلحال تسلی دینے کے لیئے ایک لفظ بھی نہیں تھا اس کے بیٹے نے جو کچھ کیا تھا وہ ناقابلِ تلافی تھا۔۔۔

انکی یہ حرکت الویرا کی نظروں سے مخفی نا رہ سکی تھی، وہ بھی پھیکا سا مسکراتی اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی جب وہاں شاہ چلا آیا تھا۔۔۔

الوی تم یہاں کیا کر رہی ہو، کیا تم ٹھیک ہو،..... وہ اسکی پشت پر کھڑے ہوتے ہی بولا تھا۔۔۔

اپنے پیچھے شاہ کی آواز سنتے ہوئے الویرا اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اپنا رخ اسکے سامنے نا کیا تھا۔۔۔۔

الویرا کچھ ہوا ہے ؟؟،.... اسکے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے شاہ نے تفکر سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں، آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں،..... تلخی سے کہتی وہ اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتی چلی گئی تھی۔۔۔

اسکا لہجہ تلخ تھا لیکن اس لہجے میں بھی نمی کا عنصر شامل تھا جسکا اندازہ ہوتے شاہ ویر ملک تڑپا تھا۔۔۔۔

یا اللہ یہ کیسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے تو،۔۔۔۔اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں میں جکڑے وہ اپنا چہرہ آسمان کی طرف بلند کیئے بولا تھا۔۔۔

****

آہہہ،۔۔۔۔میرا دل کر رہا ہے کہ پرل اور حورین میرے سامنے ہو اور میں انکا خون پی جاؤں،۔۔۔۔جویریہ کو جب سے پتا چلا تھا کہ وہ سب پھر سے ان دونوں کی وجہ سے بلیک فاریسٹ نہیں جا رہے ہیں تو تب سے وہ آتش فشاں بنی مسلسل اپنے کمرے میں ادھر سے اُدھر چکر لگا رہی تھی۔۔۔۔

او فار گاڈ سیک یار بس بھی کرو اب تو مجھے بھی چکر آنے لگے ہیں، مجھے لگتا ہے کہ انکا خون پینے سے پہلے تم مجھے نچوڑ ڈالو گی،۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے مہوش نے قدرے جھنجلاتی آواز میں کہا تھا۔۔۔

تم تو چپ ہی رہو، ہر وقت انکی حمایت میں لگی رہتی ہو کبھی کبھی تو مجھے بھی لگتا ہے کہ تم میری دوست نہیں بلکہ ان چڑیلوں کی دوست ہو۔۔۔ وہ اسکے سامنے کھڑی ہوتی اپنے دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکائے غصے سے بولی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیہیو یار، تم کب سے صرف ایک ہی ٹاپک پر بات کر رہی ہو تو ایسے میں بندہ بیزار نہیں ہو گا تو کیا ہنسے گا،۔۔۔۔ کہتے ساتھ وہ بلینکیٹ اوڑھتی سوتی بنی تھی فلحال اس میں اتنی انرجی نہیں بچی تھی کہ وہ دوبارہ سے اسکا کوئی لیکچر سن سکتی۔۔۔

نہیں مہوش تم نہیں سمجھ سکتی جب ان دونوں کو ہر جگہ خاص پروٹوکول دیا جاتا ہے تو میرا دل کڑھتا ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ ان دونوں کے وجود کا نام

ونشان اس صفحہ ہستی سے مٹادوں،...ہاف وائٹ دیوار پر اپنی نظریں جمائے اس نے زہر خند لہجے میں سوچا تھا،اسکے لہجے میں حسد کا زہر تھا جو انسان کو دیمک کی طرح چاٹ ڈالتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

یار یہ وائلڈ ایگل کہاں رہ گیا اندر پارٹی شروع ہو گئی ہے لیکن اسکا نام ونشان تک نہیں مل رہا ہے پارٹی کی خوشی میں تو میں نے ایک نوالہ تک نہیں کھایا تھا اب میرے پیٹ میں چوہوں نے زبردست قسم کی ریس لگا دی ہے،.....دور سنسان شاہراہوں پر اپنی نظریں دوراتے ہوئے الکحول نے کہا،۔۔

وہ دونوں رانٹگن کے فارم ہاؤس کی پچھلی سڑک پر موجود تھے جہاں کسی آدمی کا نام ونشان تک نہیں مل رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ اس بات سے بھی انجان نا تھے کہ رانٹگن نے ہر جگہ پر کیمرے لگا رکھے تھے تاکہ وہ ہر ایک چیز پر اپنی نظر رکھ سکے۔۔۔۔

تم رانٹگن کا حرام مال کھانے کے لیئے مچل رہے ہو الکوحل،..... مونسٹر
طنز کرنے سے خود کو بعض نا رکھ سکا۔۔۔

تم تو چپ ہی رہو میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا،.... مونسٹر کے طنز پر
الکحول نے تلملاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

الکحول،.....اسکی ناراضگی کا سوچتے مونسٹر نے چاشنی بھرے الفاظ میں
اسے پکارا تھا۔۔۔

اور آگے کیا ہونے والا تھا اس نے خود کو مینٹلی طور پر تیار کر لیا تھا۔۔۔
مونسٹر کے ایسے پکارنے پر الکحول نے نا آؤ دیکھا تھا نا تاؤ ایک مکہ رکھ کر
اس کے خوبصورت چہرے پر جڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

الکحول کے بھاری مکے سے مونسٹر کے ہونٹ کا کنارا پھٹ گیا تھا جسے وہ اپنے رومال سے صاف کرتے ہوئے اپنے چہرے پر دلکش مسکراہٹ لیئے سیدھا ہوا۔۔۔

او میلا پیالا بچا غتہ ہو دیا،....اسکے الفاظ اتنے مضحکہ خیز تھے کہ الکحول اپنی ہنسی پر قابو نا پاسکا۔۔۔۔۔۔

جب ناراض ہوتے ہو تو بالکل بھی اچھے نہیں لگتے الکحول، مجھ سے ناراض مت ہوا کرو،....اسے اپنے سینے میں بھینچے مونسٹر نے جذباتی پن سے کہا ۔۔۔۔

لیکن میں تو ناراض تھا ہی نہیں،....مونسٹر کا موڈ بحال کرنے کے لیئے اس نے شرارت سے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

الککحول..ل....اپنے بیوقوف بن جانے پر مونسٹر نے اسکی کمر میں دھموکا جڑا تھا۔۔۔

اوئے سالے میری نازک کمر توڑ دی،.. وہ مصنوئی درد سے کہرایا تھا لیکن مونسٹر نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا، وہ دونوں اس ہی حالت میں کھڑے تھے جب انہیں اپنے بائیں سائیڈ پر کسی کی موجود گی کا احساس ہوا۔۔

وہ دونوں الرٹ ہوتے فوراً سیدھے ہوئے تھے۔۔

****

وہ دیکھ یار کیا بندہ ہے، کیا پرسنالیٹی ہے،.... پرل کو جواب دیئے بغیر حور نے ستائشی لفظوں میں کہتے اسکا رخ موڑا تھا۔۔۔

پرل جس نے حور کی بات پر بیزاری سے نظریں اٹھائی تھیں تو وہی جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

میکس،.... حیرت وخوشی کی ملی جلی کیفیت میں رانٹگن کے لب بے آواز ہلے تھے.....

جبکہ میکس اپنی آنکھوں پر ماکس چڑھائے سب سے بے نیاز بس رانٹگن کو ہی دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر ابھرتے فتح اور خوشی کے رنگ اسے دور سے ہی نظر آرہے تھے....
اور یہ رنگ وہ اپنے ہاتھوں سے نوچنا چاہتا تھا لیکن صیح وقت صیح موقع پر

......

ہلکے ہلکے سٹیپ لیتا وہ عین پرل کے قریب کسی خوشبودار جھونکے کی مانند گزرا تھا لیکن دو تین قدم کی مسافت پر مقابل کا وجود تھم سا گیا تھا،اسکے نتھنوں سے بہت جانی پہچانی خوشبو گزری تھی جسے محسوس کرتے میکس کا دل بے قابو ہوا تھا،...

کچھ یہی حال پرل کا تھا، اسکے دل کی دھڑکنیں کیوں اتنے ذور و شور سے بھاگ رہی تھیں اس سے وہ انجان تھی۔۔۔۔۔۔۔

فضا میں رقص کرتی ہوائیں بھی ٹھہرتی ان دونوں کا ملن دیکھنے کے لیئے بے تاب ہوئی تھیں۔۔۔

دونوں کے دلوں میں بس ایک ہی خواہش شدت سے جاگی تھی ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کی۔۔۔

آہٹ پر میرے پاؤں کی دھیرے سے چونک کر
دیکھنا چاہا اس نے مڑ کر اس ادا کے ساتھ
پھیلی جسم و جان میں عجب ایک سرخوشی
خوشبو سی کوئی اڑنے لگی ہے ہوا کے ساتھ

میکس نے اپنی اس خواہش پر عمل پیرا ہونے کے لیئے جو نہی مڑنا چاہا تھا تو رانٹگن جلدی سے آگے بڑھتا اسے اپنے گلے سے لگا گیا تھا۔۔۔۔

فضا میں ساکت کھڑی ہواؤں نے اپنا مقصد پورا ہوتا نا دیکھ اپنا منہ بسوڑا تھا اور دوبارہ سے اپنے سفر پر گامزن ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

اوے ہوئے، میں نے تو صرف دیکھنے کے لیئے کہا تھا کڑی تو لگتا ہے لٹو ہی ہو گئی،۔۔۔پرل کی گہری نظریں میکس کی پشت پر ٹکی دیکھ حورین اسے ہلکا سا ٹھوکا مارتی چڑانے والے انداز میں بولی تھی۔۔۔

ہاہاہاہا،۔۔۔ حورین کی بات پر جہاں معصومہ کا قہقہہ لگا تھا وہی پرل ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔۔۔

بکو مت، چلو یہاں سے مجھے بھوک لگی ہے،۔۔۔ وہ پہلے اسے ڈانٹتی یہاں سے اپنے دل کی کیفیت سے فرار پانے کے لیئے بہانہ گڑھتے بولی تھی۔۔۔۔

ہاں یار بھوک تو مجھے بھی لگی ہے چلو وہاں ٹیبلز پر چلتے ہیں دیکھتے ہیں کچھ ہمارے لائق ہے یا نہیں،... معصومہ کی بات پر ان تینوں نے اپنا رخ ٹیبلز کی طرف کیا تھا۔۔۔۔

،،،،،،،،،،،،،،

رانٹگن کے گلے لگانے پر میکس کے چہرے پر پتھریلے تاثرات سجے تھے جسے کوئی اور تو نہیں لیکن فائق نے بڑی زیرک نگاہوں سے ملاحظہ کیا تھا۔ بلاشبہ میکس کے چہرے پر ماسک تھا لیکن پتا نہیں کیوں انہیں میکس بہت جانا پہچانا سا لگا تھا۔۔۔۔

رانٹگن نے اسکے چہرے کے بگڑے تاثرات کے باوجود بھی سب سے اسکا انٹروڈیوس کروایا تھا جو پہلے سے ہی اسکا تعارف جاننے کے لیئے بے تاب تھے، لیکن وہ سڑیل شکل بنائے دور سے ہی ان سے ملا تھا صرف فائق

یزدانی کی فیملی تھی جن سے وہ بڑی گرمجوشی سے ملا تھا،اور بیرسٹر صاحب نے یہ بھی محسوس کرلیا تھا۔۔۔۔۔

اس دوران میکس کی نظریں تو مسلسل کسی کی تلاش میں تھیں،۔۔۔

مجھے لگتا ہے کہ یہ کسی کو ڈھونڈ رہا ہے دیکھو تو صیح کیسے اسکی متلاشی نگاہیں چاروں طرف گھوم رہی ہیں،..... حورین جو کب سے صرف میکس کی حرکتوں پر ہی نظریں جمائے بیٹھی تھی،اسے مسلسل کسی کی تلاش میں محو دیکھ اندازے سے بولی تھی۔۔۔۔

مجھے بھی یہی لگتا ہے،.... معصومہ نے حور کی تائید کی تھی۔۔۔

ان تینوں نے ڈنر کرلیا تھا اس لیئے اب وہ تینوں ٹیبلز پر بیٹھی گفتگو کر رہی تھیں اور گفتگو کا مین مرکز میکس تھا،اسکے متعلق باتیں تو سبھی ہی کر رہے تھے۔۔۔

حورین کی بات پر پرل نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے دوبارہ سے اپنے نظریں میکس کی جانب اٹھائی تھیں اور عین اسی وقت میکس کی تلاش بھی ختم ہوئی تھی، ڈارک براؤن آنکھوں کا کرسٹل گرین آنکھوں سے بڑا ذوردار دلفریب تصادم ہوا تھا، اور اس تصادم پر جہاں میکس کی دنیا پلٹی تھی وہی پرل کو وہ آنکھیں اپنے دل کی گہرائی میں اترتی محسوس ہوئی تھیں

السینڈرو سے باتیں کرتے رانٹگن کی نظریں میکس اور پرل کی طرف اٹھی تھیں، جبکہ اسکے ساتھ معصومہ، حورین، اور فائق یزدانی کی فیملی کی نظریں بھی ان دونوں کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔۔

ایکسکیوزمی،... السینڈرو سے کہتے رانٹگن میکس کی طرف بڑھا تھا لیکن موبائل پر بجتی رنگ نے اسکا راستہ روک لیا تھا۔۔۔۔

موبائل پر ابھرتے نام کو دیکھتے رانٹگن کو تعجب کے ساتھ حیرانی بھی ہوئی تھی، میکس کی طرف جانے کا ارادہ ترک کرتے اس نے اپنے قدم قدرے سنسان گوشے کی طرف کیئے تھے۔۔۔۔

ہیلو مسٹر جے کے، مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ نے مجھے کال کی ہے،۔۔۔۔۔

کال پک کرتے ہی اس نے اپنی حیرت وخوشی کا اظہار بھی ساتھ کر ڈالا تھا

۔۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا کہ رانٹگن کچھ لمحے تک شاکڈ رہ گیا تھا لیکن پھر یہ شاکڈ تاثرات انتہا کی مسرت میں تبدیل ہو گئے تھے،۔۔

آئی کانٹ بلیوڈس مسٹر جے کے، آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ آپ نے میری پارٹنر شپ قبول کر کے مجھے پر کتنا بڑا احسان کیا ہے،۔۔۔۔

مقابل نے رانٹگن کے مسرت بھرے الفاظ پر مزید کچھ کہا تھا کہ رانٹگن کی تفکر بھری نظریں انٹرنس پر جمائی تھیں اور اندر داخل ہونے والی شخصیات

انہیں بوکھلانے پر مجبور کر گئی تھیں، دوسری جانب کال کٹ کر دی گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

""""""""""""""""""""""

کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں میکس نے اپنے قدم پرل کی جانب بڑھائے تھے، اسکا دل مسلسل یہ گواہی دے رہا تھا کہ ہاں یہ وہی تھی اسکی روحِ جاں، لیکن دماغ اس خیال کو جھٹلا رہا تھا۔۔۔۔۔

میکس کو اپنی جانب قدم بڑھاتے دیکھ پرل گھبرائی تھی، پتا نہیں اسے یک دم کیا ہوا تھا کہ وہ بوکھلاتی اپنے قدم مخالفت سمت کی جانب موڑتے ہوئے دوڑ لگائی تھی، لیکن انٹرنس کے آخری سرے پر جہاں قدرے اندھیرا تھا وہاں اندر داخل ہونے والے وجود سے اسکا زبردست تصادم ہوا تھا وہ نیچے گرتی کے کسی کی مضبوط باہوں میں پناہ گزیر ہوئی تھی۔۔۔۔

سبکے لیئے یہ سیچوایشن کسی فلم سے کم نا تھی، حورین اور معصومہ کا منہ تو کھلا کا کھلا رہ گیا تھا جبکہ پرل کو دور سے اندھیرے میں ہی کسی اور کی بانہوں میں دیکھتے میکس کی آنکھوں میں خون اترا تھا اسے ابھی کنفرم نہیں ہوا تھا کہ وہ اسکی روح جاں تھی یا کوئی اور لیکن پھر بھی دل اسے اپنا مان رہا تھا، وہ ابھی انکی جانب قدم بڑھاتا کہ کوئی صنف نازک بری طرح سے اس سے آ ٹکرائی تھی، ــــــــــــــ

وٹ دا ہیل کیا تم دیکھ کر نہیں چل سکتی،.... مقابل صنف نازک کو کسی اچھوت کی طرح دور کرتا وہ جرمن لہجے میں پھنکارا تھا، جبکہ مقابل کا چہرہ اس قدر اہانت پر غصے سے سرخ پڑا تھا، آس پاس کھڑے لوگ بڑی دلچسپی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

مائنڈ یور لینگویج مسٹر مجھے بھی تم سے ٹکرانے کا کوئی شوق نہیں ہے، آیا بڑا ،... شہادت کی انگلی اٹھائے وہ بھی حساب چکتا کرتے ہوئے بولی تھی، اگر

اسے ذرا سا بھی معلوم ہوتا کہ میکس ول کس بلا کا نام ہے تو وہ اسکے سامنے آنے سے بھی پہلے سو بار سوچتی۔۔۔

میکس نے اسکے نڈر انداز پر اپنے ایبرو اٹھائے تھے جبکہ وہ صنف نازک ایکی بار اسکی براؤن سرخ آنکھوں کو اتنے قریب سے دیکھتی کھو سی گئی تھی ارد گرد کا ہوش بھلائے وہ بس اسے دیکھنے میں محو ہو گئی تھی حتیٰ کے کچھ دیر پہلے کی وہ اپنی بے عزتی بھی بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

گو،... مقابل کی آنکھوں میں ابھرتے رنگ بھانپتے میکس نے ایک ضبط سے کہا تھا۔۔، میکس کے الفاظ پر وہ ہوش میں آتی ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

آئی سیڈ گو،...اسے ناسمجھی سے اپنی طرف دیکھتا پا کر میکس دھاڑا تھا، جبکہ حیرت انگیز طور پر وہ کچھ بھی کہے وہاں سے چلی گئی تھی، اسکا انداز سراسر کھویا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صرف پانچ منٹ کی ملاقات کی میں ہی روزینہ کے دل کی کیفیت بدل گئی تھی، اپنے دل کی ڈھرکنوں کا شمار کرتے وہ پارٹی سے نکلتی چلی گئی تھی

اسکے جاتے ہی میکس نے اپنا ماتھا مسلا تھا۔۔۔۔

غصے کا گراف مزید بڑھ گیا تھا، ایسی لڑکیوں کو وہ بخوبی پہچانتا تھا جو پہلے جان بوجھ کر ٹکراتی تھیں پھر اپنی تذلیل برداشت نا کرتے مقابل پر چڑھ دوڑتی تھیں۔۔۔۔۔۔

اپنے وجود کو کسی کی مضبوط گرفت میں پاتے ہوئے پرل نے کسمکاتے ہوئے اپنے گلابی عارض پر سایہ فگن پلکوں کا بوجھ اٹھایا تھا جبکہ مقابل بڑی فریفتہ نظروں سے اسکی ہر ایک ادا کو دیکھ رہا تھا، لیکن اسکا چہرہ سپاٹ تھا، آنکھوں پر سجا بلیک ماسک اسکے تاثرات چھپانے کو نا اہل تھا۔۔۔۔

ہری آنکھیں جو ہی سنہری آنکھوں سے ٹکرائی تھیں تو وقت وہی ہر تھم سا گیا تھا، سنہری آنکھوں کی گہرائی میں پرل نے خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کیا تھا، اگر سنہری آنکھوں میں وارفتگی وجنون تھا تو ہری آنکھوں میں واضح الجھن تھی آج اسکے ساتھ کیا ہو رہا تھا وہ یہ سب سمجھنے سے قاصر تھی

ویلکم مائی بلیک کوئین!!!،... مقابل کی سرگوشی پرل کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی، لیکن پرل کو یہ سب وہم لگا تھا جبکہ فضا میں لہراتی ہوائیں آسودگی بھری مسکراہٹ کے ساتھ اس پگلی کا وہم ملاحظہ کر رہی تھیں،

آہہ،... پیچھے سے کسی مردانہ کھنکارنے کی آواز پر پرل ہوش میں آتی جلدی سے اس سے دور ہوئی تھی، مقابل نے بھی بغیر احتجاج کے اسے چھوڑ دیا تھا

اور بغیر پرل کو دوسری نظر دیکھے آگے کی طرف بڑھ گیا تھا، اسکے پیچھے باقی دو بھی پرل کے قریب آتے اسے ایک نظر دیکھتے گزر گئے تھے۔۔۔
جبکہ پرل کو ایسا لگا تھا کہ ان دونوں کی آنکھیں پر اسرار مسکرائی ہوں

۔۔۔۔۔

لیکن وہ اپنا سر جھٹکتی الگ ویران گوشے میں رکھی ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی فلحال وہ صرف ٹھنڈی فضا میں کھل کر سانس لینا چاہتی تھی۔۔۔

معصومہ اور حورین پرل کے اچانک غائب ہونے پر پریشان ہوئی تھیں، لیکن انکی تلاشی نگاہوں نے جونہی ویران گوشے میں ٹیبل کے گرد رکھی کرسی پر بیٹھی پرل ملک پر پڑی تھی تو انہیں کچھ تسلی ہوئی تھی، پرل ملک کی عجیب حرکتیں ان دونوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔۔۔۔۔،

لیڈیزاینڈ جینٹل مین جیسا کہ اب آپ جان گئے ہیں کہ یہ پارٹی آپ لوگوں

کو کس خوشی میں دی گئی ہے،۔۔۔اچانک رانٹگن کی مائیک میں ابھرتی آواز

پرسب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے، سوائے میکس کے جسکی نظریں

انٹرنس پر جمی ہوئی تھیں، رانٹگن نے اپنے ہاتھ میں مائیک پکڑے خاص یہ

الفاظ زلنین یزدانی کو دیکھتے ہوئے کہے تھے جو انکی بات کا مطلب سمجھتے

انہیں ہی تیکھی مسکراہٹ سے دیکھنے لگے تھے، جبکہ رانٹگن اس سے

نظریں ہٹاتے دوبارہ گویاہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معصومہ اور حورین جوپرل کی طرف جانے کاارادہ کیئے ہوئے تھیں رانٹگن

کی آواز پر ٹھہر سی گئی تھیں، معصومہ کو توسب سمجھ آرہاتھااس لیئے وہ

حورین کو بھی ساتھ میں اس کا مطلب سمجھارہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن یہ پارٹی میرے لیئے شاید لکی ثابت ہوئی ہے، مجھے جے کے کمپنی کا وہ

ٹینڈر مل گیاہے جس کی خواہش میں برسوں سے کررہاہوں، تو چلیئے ملتے

ہیں جے کے کمپنی کے اونر کے تینوں بیٹوں سے،۔۔۔جوش سے کہتے

انہوں نے اپنا ہاتھ انٹرنس سے اندر داخل ہونے والی شخصیات کی طرف بلند کیا تھا۔۔۔

اسکے ہاتھ کے تعاقب میں سبکی نظریں انٹرنس کی کی طرف مڑی تھیں

۔۔۔۔

معصومہ اور حورین کے منہ حیرت سے کھلے تھے جب

اسی اندھیرے راستے سے اندر داخل ہونے والی وہی تینوں شخصیات منظر عام پر آئی تھیں۔۔۔

پورے ہال میں لوگوں کی تالیوں کی آواز گونجی تھیں۔۔۔۔

انکا منظر عام پر آنا جہاں یزدانی فیملی کو ساکت و جامد کر گیا تھا وہی انہیں دیکھتے میکس ول کو اپنے اندر عجیب سی گھٹن محسوس ہونے لگی تھی، ان تینوں کو ایک شان سے چل کر رانگن کے ساتھ کھڑا ہوتا دیکھ میکس نے

اپنی ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کرتے اپنے گریبان کے بٹن کھولے تھے اور ساتھ میں ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی تھی۔۔۔

وہ جو پہلے آتش فشاں کی مانند دہک رہا تھا اب اسے یہاں کھڑا ہونا بھی مشکل لگ رہا تھا بلاشبہ مقابل کے چہرے ماسک سے چھپے ہوئے تھے لیکن اتنے سال گزرنے کے باوجود بھی میکس ول انہیں پہچان گیا تھا، کیونکہ اس سے رشتہ ہی ایسا تھا دوستی اور دشمنی دونوں کا۔۔۔

یہ... ککیسے.. ہو.. سکلتا.. ہے ففائق.؟؟ ان تینوں کو رانٹگن کے ساتھ کھڑا ہوتا دیکھ ہیر یزدانی نے کپکپاتے لہجے میں کہا تھا، آنسو آنکھوں سے نکلنے کے لیئے بے تاب تھے، اتنے سالوں کے بعد اپنے جگر کے ٹکڑوں کو دیکھنے کے بعد کونسی ماں خود پر کنٹرول رکھ سکتی ہے، فنزہ یزدانی نڈھال ہوتی چیئر

پر ڈھے سی گئی تھیں جبکہ فائق یزدانی اور زلنین یزدانی نے خود پر کیسے

کنڑول کر رکھا تھا یہ صرف وہی جانتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم آج سے مر گئے ہمارے لیئے زرداد، میں فائق یزدانی تم سے اپنی پہچان

چھینتا ہوں آج سے تم زرداد فائق یزدانی نہیں بلکہ صرف زرداد ہو گے ایک

سیریل کلر ہو گے، دفع ہو جاؤ یہاں سے اور آئندہ کے بعد اپنی شکل مت

دیکھانا ورنہ میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے،....

فائق یزدانی کی سماعتوں میں انکی ہی لرزتی گرج بھری آواز گونجی تھی،

جسے سنتے انہوں نے اپنی آنکھیں ضبط سے میچی تھیں۔۔۔

یہ ہے وہ تین خاص شخصیات جنہیں بزنس کی دنیا میں بلیک سٹارز بھی کہا

جاتا ہے، پورے پاکستان کے نامور بزنس مین اب سے یہ ہمارے بزنس

پارٹنر ہیں کتنے ہی سالوں سے میں ٹینڈر حاصل کرنے کی کوششوں میں لگا

ہوا تھا اور آج ان تینوں کی بدولت یہ کوشش رنگ لائی ہے،.... وائلڈ

ایگل کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ اپنے دشمن کا انٹروڈیوس بڑے ہی فخر سے کرا رہا تھا۔۔۔

اسکا ہاتھ وائلڈ ایگل کے کندھے پر دیکھ اور وائلڈ ایگل کے چہرے پر چھائے سرد تاثرات دیکھتے ہوئے مونسٹر اور الکحول کے چہرے ضبط کی وجہ سے سرخ پڑے تھے ورنہ دل تو ان کا چاہ رہا تھا کہ ذور سے قہقہہ لگائے۔۔۔

اتنی تعریف کافی نہیں ہے رانٹگن ؟؟ وائلڈ ایگل نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اسکی بات پر رانٹگن کا چہرہ شرمندگی سے سرخ پڑا تھا جسے دیکھ مونسٹر اور الکحول کے دلوں پر ٹھنڈی پھوار پڑی تھی۔۔۔

او سوری آپ انجوائے کریں پارٹی، اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجھک مجھے بتا دیجیئے گا میں امید کرتا ہوں کہ آپ کو یہاں مزہ آئے گا،.... رانٹگن کی بات پر وائلڈ کے لب طنزیہ پھیلے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں مزہ تو بہت آئے گا،۔۔۔۔پر اسرار لہجے میں کہتے ہوئے وائلڈ ایگل کی نظر اچانک ایک ٹیبل پر گئی تھی، جتنی تیزی سے نظر گئی تھی اتنی ہی تیزی سے پلٹی تھی۔۔۔۔

اور اسکی نظروں کی یہ ہیر اپھیری مونسٹر اور الکحول کی زیرک نگاہوں سے مخفی نارہ سکی تھی۔۔۔۔

اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے وہ منجمند ہوئے تھے۔۔۔۔

****

السلام علیکم کمیشنر صاحب!! روحان شاہ جو ٹی وی پر نیوز دیکھنے میں منہمک تھے اچانک پیچھے سے اپنے گرد بازوں کا حصار پاتے اور سلام کرنے پر مسکرائے تھے،۔۔۔

لیکن پھر انکے چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ خفگی نے لے لی تھی،انکی خفگی کی وجہ سمجھتے باران شاہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی،اس وقت وہ پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا جبکہ کیپ اسنے ساتھ والی ٹیبل پر رکھ دی تھی

وعلیکم السلام کمیشنر کی اولاد،ٹائم دیکھ رہے ہو کیا ہو رہا ہے ؟،..اپنے ہاتھ میں موجود ریموٹ سے ٹی وی بند کرتے ہوئے روحان شاہ نے خفگی سے اپنا چہرہ اسکی طرف موڑتے ہوئے کہا تھا،جبکہ باران شاہ انکی بچوں جیسی ناراضگی پر انکے گال پر اپنا پیار ثبت کرتا ہنستے ہوئے ساتھ میں براجمان ہوا تھا،باران کا لیٹ ہونے انہیں ہزاروں وسوسوں میں مبتلا کر دیتا تھا پتا نہیں ایسا کیا تھا کہ اگر باران شاہ ذرا بھی لیٹ ہوتا تو انکے دل کی ڈھرکن بند ہونے کے قریب ہو جاتی تھی----

وہ تو آپ بھی دیکھ کے بتا سکتے ہیں کیا میرے دیکھنے سے ٹائم بدل جائے گا

،....وہ انکی خفگی کو مد نظر رکھتے ہوئے لاپرواہی سے کہتا صوفے کی پشت

سے اپنی ٹیک لگا گیا تھا،۔۔۔

باران کے لاپرواہ انداز پر روحان شاہ نے اپنے ساتھ رکھے کوشن کو اٹھا کر

.........اسکے چہرے پر دے مارا تھا۔۔،

اوئے ظالم کمیشنر میرے ناک کی ہڈی توڑ ڈالی،...وہ مصنوعی کہراتا اپنی

ناک سہلاتے ہوئے انہیں خفگی سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

...اسکے کہرانے پر وہ دل میں بے چین ہوتے اسکی طرف کھسکے تھے۔۔۔،

کیا ذور سے لگی میری جان،...اسکی چھوٹی سی کہراپر وہ اپنی ناراضگی بھولتے

اسکی طرف جھکتے اسکی ناک کی ہڈی سہلاتے ہوئے بولے تھے،

۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ انکے پیار پر باران شاہ کی روح تک سرشار ہوئی تھی لیکن چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا، .....

ہاہاہاہا کمیشنر صاحب، کیوں ہوا نکل گئی، .....اپنے ڈیڈ کو تنگ کیئے بغیر باران شاہ کو اپنا آپ بے معنی لگتا تھا اس لیئے انہیں زچ کرنے کا وہ کوئی موقع اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا، اور اس وقت بھی وہ انکا موڈ لمحوں میں زائل کر گیا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اپنے بیوقوف بن جانے پر روحان شاہ کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا، خود پر سے کنٹرول کھوتے انہوں نے کوشنز کو اپنے ہاتھوں میں پکڑتے اسے مارنا شروع کر دیا تھا۔۔

ہاہاہاہا کمیشنر صاحب، اپنی حالت پر رحم کیجیئے، چہرہ دیکھیئے ذرا اپنا ،ہاہاہا، .....مار کھاتے ہوئے بھی وہ انہیں زچ کرنے سے بعض نا آیا تھا۔۔

روحان شاہ کو رکتا نا دیکھ باران شاہ نے بھی کوشنز اٹھا کر جوابی کاروائی شروع کردی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی منٹس میں پورا لاؤنج میدانِ جنگ کا منظر پیش کر رہا تھا، ہر طرف پھٹے ہوئے کوشن اور انکی روئی کسی سنو فال کی طرح لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں تھک ہار کر ایک ساتھ صوفے پر گر گئے تھے،۔

اپنی سانسیں بحال کرتے ان دونوں نے ایک طائرانہ نظر پورے ہال پر ڈالی تھی اور پھر ایک دوسرے کو خاموش نظروں سے دیکھنے پر دونوں کے قہقہے لاؤنج میں گونجے تھے۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

ایک کمیشنر تھا تو دوسرا اے سی پی لیکن انکی حرکتیں کسی ٹین ایجرز کی طرح تھیں،....

میرا بچہ کچھ کھا کر آیا ہے یا نہیں دوپہر کو بھی کچھ نہیں کھایا تھا؟؟؟ کچھ لمحے گزرنے کے بعد روحان شاہ نے اسکے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

جواباً باران شاہ نے اپنا سر انکی گودی میں رکھ دیا اور اپنی آنکھوں میں محبت کے دیپ لیئے انہیں دیکھنے لگا تھا جن پر اسکی زندگی شروع ہو کر ختم ہوتی تھی اور شاید روحان شاہ کی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے آج شاہ کے ساتھ ڈنر کر لیا تھا ڈیڈ ڈونٹ وری اور اب میرا ارادہ یہ ہے کہ ہم دونوں ساتھ مل کر ایک اچھی گیم کھیلیں گے، ڈن،....انکے دونوں ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے وہ بولا تھا۔۔۔۔

ڈن،...روحان شاہ بھی اسی کے انداز میں بولے تھے، اور ساتھ میں اٹھتے ایک دوسرے کو اپنے بازوں کے گھیرے میں لیئے سیڑھیوں کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج شاہ سے ملے اس نے کچھ بتایا پری اور حور بیٹا کب واپس آرہی ہیں ؟؟، یونو واٹ ان دونوں چڑیوں کی چہچہاہت سے ہی ہمارے گھروں میں رونق لگی رہتی تھی لیکن اب جب اتنے دنوں سے وہ ہمارے گھر نہیں آئی تو یہ گھر ویران سا پڑ گیا ہے ،۔۔ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے روحان شاہ نے یاد آنے پر فوراً اسکی طرف دیکھتے ہوئے پہلے پوچھا تھا، لیکن آخر میں انکا لہجہ افسردہ ہو گیا تھا۔۔

، جبکہ انکے پوچھنے پر باران شاہ نے کسی کا چہرہ اپنی آنکھوں میں بسائے ٹھنڈی سانس خارج کی تھی۔۔۔

بچھڑے تو بہت سے لوگ ہم سے یارا
لیکن تیرا بچھڑنا پورے شہر کو ویران کر گیا

آہ کمیشنر صاحب کیا یاد کروادیا ایک اسکے بغیر اس تنہائی کو ختم کرنے کے لیئے ہی تو مارا مارا پھر رہا ہوں، لیکن شاید محبوب کے ذکر سے چھٹکارا نہیں لطف لیا جاتا ہے، اس لیئے تو یہ دل اسکے بار بار ذکر پر سر شار ہو جاتا ہے۔۔۔ میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے ایس پی،...روحان شاہ کی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

آہہ ڈیڈا اسنے کچھ زیادہ تو نہیں بس اتنا بتایا ہے کہ دو تین دنوں میں وہ آجائیں گے،...یوں ہی وہ باتیں کرتے ہوئے باران شاہ کے کمرے میں بند ہو گئے تھے۔۔

وہ دونوں دنیا کے انوکھے باپ بیٹا تھے جو رات کے دو بجے کیرم بورڈ کھیلنے والے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

دائیں رولنگ سیڑھیوں پر کب سے کھڑے وجود نے انہیں کمرے میں بند ہوتا دیکھ اپنے آنسو اندر دھکیلتے ہوئے اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔

****

آپ ایسا نہیں کر سکتے پاپا وہ میرا بھائی ہے، کچھ بھی جانے بغیر کسی بھی پختہ ثبوت کے بغیر آپ بھائی کو اتنی بڑی سزا آخر کیسے دے سکتے، آپ تو وکیل ہیں ناسب جانتے ہیں کہ قانون بھی بغیر ثبوتوں کے کسی کو سزا نہیں سناتا تو آپ،... اپنے بھائی کی آنکھوں میں ٹوٹے مان کی کرچیاں دیکھ رافف التجائی لہجے میں بولا تھا، لیکن آخر میں اسکا لہجہ رندھ گیا تھا،....

البتہ جسکے بارے میں وہ بات کر رہا تھا وہ پتھر کی مورت بنے پتھرائی نظروں سے ہی اپنے جان سے پیارے پاپا کو دیکھ رہا تھا، جو آج واقعی اس کی جان نکالنے کے در پر تھا، جبکہ فائق یزدانی تن کر کھڑے آنکھوں میں ڈھیروں غصہ لیئے سرخ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

رافف سہی کہہ رہا ہے بڑے پاپا وہ ہماری جان ہے بھلا جان کے بغیر روح کا کیا کام اگر آج زرداد یہاں سے جائے گا تو اسکے ساتھ اسکے بھائی بھی جائیں گے اور آپ جانتے ہیں کہ یہ ضد بھی ہمیں وراثت میں ملی ہے،۔۔۔۔

آرج کا لہجہ اٹل تھا۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ،... اسکی بات پوری ہوتے ہی فنزہ یزدانی نے آگے بڑھتے ہوئے اسے سیدھا کرتے ایک تھپڑ جڑ دیا تھا اس تھپڑ کی گونج پورے یزدانی پیلیس میں گونجی تھی اپنے کمرے میں کب سے بند معصومہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتے اپنی ہچکیوں کا گلہ گھونٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ باہر کیا قیامت آئی ہوئی ہے بس اسے ہیر یزدانی نے اس کمرے میں لا کر کہا تھا کہ وہ سب ایک گیم کھیل رہے ہیں پھر اسے لاک کر کے وہ چلی گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسا کہنے کی آرج یزدانی کیا اپنے ماں باپ کا خیال نہیں آیا تمہیں،... فنزہ یزدانی کی آواز شدت ضبط سے لرز رہی تھی

سوری مما لیکن میں اپنے بھائی کو نہیں چھوڑ سکتا

کیونکہ میں خود سے بھی زیادہ اپنے بھائی پر یقین رکھتا ہوں کیونکہ وہ کبھی کوئی غلطی نہیں کر سکتا، اور اگر میں خود وہ سب اپنی آنکھوں سے بھی دیکھتا پھر بھی صرف اپنا آنکھوں کا دھوکا سمجھتا،......اس نے خاص یہ الفاظ اپنے بڑے پاپا کو جتاتے ہوئے کہے تھے---------- جبکہ اسکے الفاظوں کی پختگی وہاں موجود سب کو چونکا گئی تھی----

وہ ایک ریزرو سا بندہ تھا کبھی اس نے اپنے جزبات کا اظہار نہیں کیا تھا لیکن آج اس کے الفاظ زرداد کو فرش سے عرش پر بیٹھا گئے تھے---

چلیں بھائی،..اس نے آگے بڑھتے ہوئے زرداد کے ہاتھ کو مضبوطی سے

تھاما تھا،دوسری طرف رافف نے بھی اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تھا

رافف آرج بچگانہ حرکتیں بند کرو اور یہاں آؤ،....زلنین یزدانی نے

سنجیدگی سے ٹھوس لہجے میں کہا تھا ....

نہیں زلنین،آج سے ان تینوں کے لیئے یزدانی پیلیس کے دروازے ہمیشہ

کے لیئے بند ہیں تم لوگ جا سکتے ہو یہاں سے اور کوشش کرنا کہ اس شہر کا

بھی رخ نا کرنا پڑے،....فائق یزدانی کی بات پر زرداد نے ان کی آنکھوں

میں دیکھا تھا،دونوں کی سنہری آنکھیں ایک دوسرے کو ٹک رہی تھیں

ایک کی آنکھیں سفاک تھیں تو دوسرے کی آنکھیں اذیت سے نم۔۔۔

نہیں فائق آپ ایسا نہیں کر سکتے میں اپنے بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتی،...

ہیر یزدانی نے ہچکیوں کے درمیان کہا تھا۔۔۔

یہ سوچ ہی سوہان روح تھی کہ ان کے تینوں بچے ان سے جدا ہو رہے تھے

۔۔۔۔

یہ ظلم مت کریں بھائی بچے ہیں غلطیاں تو ہوتی رہتی ہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہم انہیں خود سے ہی دور کر دیں، وہ کہاں جائیں گے آخر،.... فنزہ یزدانی زلنین یزدانی کی بازوں سے نکلتی فائق یزدانی کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

آپ کہہ رہی ہیں غلطی فنزہ، غلطی نہیں گناہ آپ دونوں کے اس لاڈ صاحب نے قتل کیا ہے،.... فضا میں ہر چیز ساکت ہوئی تھی۔۔

قتل،... فنزہ یزدانی اور ہیر یزدانی کے لب بے آواز پھڑ پھڑائے تھے

۔۔۔۔

آہ کاش مسٹر فائق یزدانی آپ مجھ سے پوری تفصیل جان لیتے کہ آخر میں نے وہ قتل کیوں کیا، لیکن خیر جو ہوتا ہے بھلے کے لیئے ہوتا ہے، آج مجھے معلوم ہو گیا کہ کون میرا اپنا ہے اور کون پرایا،.... اپنے سخت لفظوں کی

انہیں مار مارتے زرداد یزدانی اس گھر کی دہلیز ہمیشہ کے لیئے پار کر گیا تھا

۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ہیر یزدانی لہراتی زمین بوس ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

مما،....اپنے سامنے فاصلوں پر کھڑی ہیر یزدانی کو نڈھال حالت میں دیکھ

الکحول کے چہرے پر کرب لہرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رانٹگن نے ویٹر کو اشارہ کرتے انہیں کولڈ ڈرنک سرو کرنے کا کہا تھا اور

خود انہیں اکیلا چھوڑے دوسرے مہمانوں کی طرف بڑھ گیا تھا جو اس کا

.......بے تابی سے انتظار کر رہے تھے،

کنٹرول بوتھ سیلف،...الکحول اور مونسٹر کو دیکھتے اس نے ہلکی سی سرگوشی

کی تھی، جسے سنتے انہوں نے سرد سانس خارج کرتے اپنا دھیان بھٹکایا تھا

۔۔۔۔

ان دونوں کو وائلڈ ایگل نے پہلے سے ہی ان کی آمد کا بتادیا تھا، اس لیئے وہ پہلے سے ہی خود کو مینٹلی طور پر تیار کر کے آئے تھے۔۔۔

اس پارٹی میں کتنے ہی لڑکے اور لڑکیاں ان تینوں شہزادوں کی طرف بڑھی تھیں،۔۔

ہیلو بوائز،....ان تینوں کے گرد ایک ہجوم سا لگ گیا تھا، جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی نظروں سے چھپ گئے تھے

****

ان سب کے اکٹھا ہونے پر وائلڈ ایگل سمیت ان تینوں کے چہرے بھی سپاٹ ہوئے تھے۔۔۔۔

الکحول اور مونسٹر تم انہیں سنبھالو میں آتا ہوں،... وائلڈ ایگل کے چہرے پر سجے سخت تاثرات کی سبب انہوں نے منہ بسوڑتے جلدی سے راستہ دیا تھا۔۔۔۔

پارٹی میں موجود وہ تینوں سب کی نظروں کے حصار میں تھے جبکہ چوتھا وجود اچانک ہی منظر عام سے غائب ہو گیا تھا جسکا اندازہ سوائے وائلڈ ایگل کے کسی کو بھی معلوم نا ہو سکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ تمہارے کونسے بزنس پارٹنر اچانک سے نمودار ہو گئے رانٹگن ہم نے پہلے تو کبھی ان کے بارے میں نہیں سنا،.... السینڈرو اور رانٹگن ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے ان تینوں پر اپنی نظریں جمائے ہوئے تھے جب السینڈرو نے وائن کا گلاس اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

یہ پاکستانی ہیں تمہیں یاد ہے میں پچھلے سال پاکستان کراچی گیا تھا ڈر گز کے سلسلے میں، تو وہاں میری ملاقات جہانزیب خانزادہ سے ہوئی تھی پاکستان میں اس کی کمپنی ٹاپ پر جا رہی تھی، تو پھر میں نے اسکے ساتھ پارٹنر شپ کرنے کا سوچا تھا اب دیکھو ایک سال بعد مجھے اسکی کال آئی اور کہا کے میرے تینوں بیٹے وہاں آ رہے ہیں انہیں میری پارٹنر شپ قبول ہے، تم سوچ نہیں سکتے کہ مجھے اپنا آپ ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس ہو رہا ہے السینڈرو، اور آنے والے دنوں میں جو ہوگا نا تو وہ اور بھی زیادہ تقویت بخشے گا مجھے،... وہ نشے میں دھت اپنی سرخ نظریں وائلڈ ایگل کے وجود پر گاڑتے ہوئے بولا تھا جس کے قدم یزدانی والوں کی طرف بڑھ رہے تھے

جبکہ اسکے بڑھتے قدموں کی ناپ وہ بڑے تعجب و حیرانی سے ملاحظہ کر رہا تھا---

آنے والے دنوں میں ایسا کیا ہونے والا ہے رانٹگن کے تم اتنا ایکسیٹڈ ہو، ؟؟؟؟السینڈرو نے چونک کر رانٹگن کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

وائلڈ ایگل کی بربادی، تم بس دیکھتے جاؤ،،... اپنے جادو کی مدد سے رانٹگن کے نیک خیالات سنتے وائلڈ ایگل کے لب استہزایا ہنسی میں ڈھلے تھے

ہاہاہاہا،.... اسکی بات سنتے ہی السینڈرو کا قہقہہ گونجا تھا جس کی وجہ سے پیچھے ٹیبل پر بیٹھی پرل، معصومہ اور حورین ان کی طرف متوجہ ہوئی تھیں

وہ تینوں ان کی نظروں سے فلحال مخفی تھیں---
میں نے کیا تمہیں جوک سنایا ہے جو تم ایسے پاگلوں کی طرح ہنس رہے ہو السینڈرو،....،؟؟؟رانٹگن نیچی آواز میں گرایا تھا---

پاگل تو تم ہو گئے ہو میرے بھائی، اور پاگل ہونے کے ساتھ تم بیوقوف بھی ہو یہ مجھے آج پتا چلا، تم جانتے بھی ہو کہ تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو وائلڈ ایگل ایک جادو گر جس کے نام سے ہی پورے جرمنی میں تہلکہ سا مچ جاتا ہے، تمہیں کیا لگتا ہے کہ اسے پتا نہیں چلا ہو گا کہ تم کیا کرنے والے ہو، ہاہاہا ویسے تم بہت فنی ہو میں سوچ رہا ہوں کہ جب بھی میں اداس ہوا کروں گا تو تمہارے پاس آجایا کروں گا اس سے میرا موڈ بھی بحال ہو گا،...... وہ اسے اپنی باتوں سے آگ لگاتا طنزیہ مسکراہٹ سے گویا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس،... اسکی بات بیچ میں ہی کاٹتے رانٹگن وائن کا گلاس زمین پر پھینکتے غرایا تھا۔۔

۔

جادو گر جادو گر جادو گر پک گیا ہوں میں اس نام سے، بخوبی جانتا ہوں کہ وہ وائلڈ ایگل ہے لیکن اس بار اسکے مدمقابل میرا میکس ہے، سنا تم نے

السینڈرو میرا میکس ہے، پیرس کے انڈر ورلڈ کا کنگ ہے وہ، کوئی عام انسان نہیں ہے جسے وائلڈ ایگل چٹکیوں میں ہرا دے گا، بس تم دیکھتے جاؤ....ایک تنفر بھری نظر اس پر ڈالتے وہ اٹھ کر چلا گیا تھا،۔۔۔۔

جبکہ السینڈرو پر یہ حقیقت کسی شاکڈ سے کم وا نا ہوئی تھی کہ جسکے وہ انڈر کام کرتا تھا وہ رانٹگن کا بیٹا میکس ول دی فینس نیم اف ریون (ruin)،...

او مائی گاڈ،... وہ جلدی سے اٹھتا چاروں طرف میکس کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا تھا لیکن وہ ہوتا تو ملتا نا، آج تک میکس کے انڈر کام کرنے والوں نے اسکا چہرہ نہیں دیکھا تھا، صرف اسکا نام ہی کافی تھا ریون۔۔۔

وہ تھک ہار کر واپس اپنی چیئر پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

آہ! مطلب اس بار واقعی تباہی مچنے والی ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ جیت شیر کس کی ہوتی ہے،.... ان دونوں کی طاقت کا اسے بخوبی اندازہ تھا لیکن فلحال پلڑا وائلڈ ایگل کا بھاری تھا۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل، پرل یہ وہی نام تو نہیں ہے جس کے بارے میں تم نے مجھے بتایا تھا؟؟ حورین نے اسے جھنجھوڑتے سرگوشی میں پوچھا تھا۔۔۔

رانگن اور السینڈرو کی باتوں میں وہ صرف وائلڈ ایگل اور میکس کا نام ہی جان پائی تھیں، باقی انکے کچھ بھی پلے نا پڑا تھا جبکہ معصومہ انکی باتوں پر کہیں کھو سی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پرل جسکی نظریں مسلسل وائلڈ ایگل کے ماسک میں چھپے چہرے کا طواف کر رہی تھیں اسکے جھنجھوڑنے پر وہ ہوش میں آئی تھی جبکہ معصومہ بھی اپنے حواسوں میں لوٹ آئی تھی۔۔۔

ہاں،... وہ صرف یک لفظی جواب ہی دے پائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معصومہ،... اسکی بار اسنے خاموشی سے اپنی طرف دیکھتی معصومہ کو

پراسرار لہجے میں مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی،.... معصومہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا، جسکی شہد رنگ آنکھیں

کسی احساس تلے چمک رہی تھیں۔۔۔۔

کیا تم ہمیں وائلڈ ایگل کے بارے میں کچھ انفارمیشن دے سکتی ہو معصومہ،

یو نو مطلب تم یہاں رہتی ہو یہ تمہارا ملک ہے اور یقیناً وائلڈ ایگل جیسی

خوفناک شخصیت کے بارے میں تمہیں اچھی طرح سے علم ہوگا،،، حورین

کی بات پر معصومہ کے لب دلکش مسکراہٹ میں ڈھلے تھے، جبکہ ماسک

میں مقید سنہری آنکھیں اس ذکر پر چمکی تھیں۔۔۔۔

وائلڈ ایگل کی اصلیت کیا ہے یہاں موجود کوئی بھی شخص نہیں جانتا

ماسوائے اس چیز کے وہ بلیک فاریسٹ کا بلیک کنگ ہے جو لوگوں کو اپنے

انداز میں دلکشی سے موت دیتا ہے، میں نے یہ بھی سنا تھا کہ یہ جس شخص

کی ہم پارٹی میں آئے ہوئے ہیں پچھلے کچھ ہفتے پہلے وائلڈ ایگل نے اسکا کلب

نیست و نابود کر دیا تھا اور تو اور اسے گفٹ میں اسکے رائٹ ہینڈ بندے کا ہی ڈھانچہ بھجوایا تھا۔۔ اسکے پارٹنر بلیک ماسٹرز جو ہنس ہنس کر ہی گیم پلٹ دیتے ہیں، گرز کے سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک خطرناک ہیں۔....

معصومہ کو جو کچھ بھی معلوم تھا اس نے سب چہکتے ہوئے بتا دیا تھا لیکن اس خوفناک اصلیت پر وہ دونوں ب خوف سے کانپ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

لیکن میں ایک راز کی بات بتاؤں،... وہ ان کی طرف جھکتی اچانک اپنے لہجے میں پراسراریت سمیٹتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

کیا؟ وہ دونوں بھی اسکی طرف جھکتی ایک ساتھ بولی تھیں۔۔۔۔

یہی کہ یہ تینوں میری فیورٹ شخصیت کی لسٹ میں شامل ہوتے ہیں لوگ جو بھی کہیں لیکن میں انکی بات پر یقین نہیں کر سکتی اور ایسا کیوں ہے میں خود بھی نہیں جانتی،۔۔۔ وہ آخر میں کہتی سیدھی ہو بیٹھی تھی۔۔۔

معصومہ اور پرل کو وہ لڑکی کہیں سے بھی سولا سال کی نا لگی تھی۔۔۔

اسکی باتیں اور اسکا لہجہ دونوں ہی تو منفرد تھے۔۔۔۔۔

****

مونسٹر وہ وہاں کیوں جارہاہے، تم دیکھ رہے ہو ان کی حالت کیسے ہو رہی ہے ہمیں اسے روکنا ہو گا،... وائلڈ ایگل کے بڑھتے قدموں کا رخ یزدانی فیملی کی طرف دیکھ الکحول نے مونسٹر کا ہاتھ ڈبوچ سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

اہے ہینڈسم مین تمہارا نام کیا ہے؟؟،... مونسٹر ابھی کچھ کہتا کہ ایک جرمن لڑکی ہاتھ میں وائن کا گلاس لیئے الکحول کے سینے پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھتے ہوئے ایک ادا سے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
جبکہ اسکے ساتھ والی لڑکی مونسٹر کی طرف بڑھی تھی، اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ مونسٹر کے سرد تاثرات مزید برفیلے ہوئے تھے جبکہ آنکھیں لہو

رنگ ہوئی تھیں، کچھ یہی تاثرات الکحول کے بھی تھے، ان لڑکیوں کو یکسر نظرانداز کرتے ہوئے مونسٹر نے جلدی سے الکحول کا ہاتھ تھاما تھا اور اس لڑکی کو اپنی طرف بڑھنے کا موقع دیئے بنا اس ہجوم سے نکلتا چلا گیا تھا

اسکے ایک جھٹکے سے الکحول کو کھینچنے پر وہ جرمن لڑکی لڑکھڑا کر نیچے گری تھی----------

ہاہاہاہا،... اسکی حالت دیکھ سب کے قہقہے لگے تھے---

بہت افسوس ہوا کیارا صاحبہ،.. جولیٹ اسکی طرف جھکتی مصنوعی افسردگی سے بولی تھی، یہ وہی لڑکی تھی جو مونسٹر کی طرف بڑھی تھی لیکن وہ خوش قسمتی سے کیارا جیسی بے عزتی سے محروم رہی تھی---

اسکی بات پر کیارا نے خود پر قابو پاتے اپنے ہونٹ بھینچے تھے----

میم کیا آپ ٹھیک ہیں؟ یہ کیسے ہوا کیا ہم آپ کی مدد کر سکتے ہیں،... اسکے گارڈز فوراً وہاں آتے جلدی سے بولے تھے---

گیٹ آؤٹ،.... وہ اتنے زور سے ڈھاری تھی کہ گارڈز بچارے بوکھلا سے گئے تھے.......

....لیکن میم

میں نے کہا دفع ہو جاؤ،.... وہ پہلے سے بھی زیادہ اونچی آواز میں چلائی کے آس پاس کے لوگ اسکی طرف متوجہ ہو گئے تھے.....

اوکے میم،... وہ بادل ناخواستہ وہاں سے ہٹ گئے تھے....

تم نے ان ایٹیٹیوڈ مینرز کا غصہ گارڈز بچاروں پر نکال دیا، انکا آخر کیا قصور تھا.... جولیٹ وائن کا گھونٹ بھرتی اسکا میک اپ سے اٹا خوبصورت سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے بولی تھی....

تم اپنے کام سے کام رکھو تو بہتر ہو گا تمہارے لیئے،... ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہ اسکے سامنے آتی بولی تھی اور بغیر کچھ سنے تن فن کرتی چلی گئی تھی

لیکن جاتے ہوئے ایک نظر الکحول اور مونسٹر پر ڈالنا نا بھولی تھی....

میں نہیں جانتی کہ تم دونوں کون ہو، لیکن میری دشمنی کے لیئے تیار ہو جاؤ ....'

ایک آگ برساتی نظران پر ڈال وہ نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

****

وائلڈ ایگل کو اپنی طرف آتا دیکھ فائق یزدانی کے چہرے پر اضطراب پھیلا تھا جبکہ ہیر یزدانی اور فنزہ یزدانی کے کب سے ضبط کیئے آنسو چھلک پڑے تھے، جو ماسک ہونے کی وجہ سے پوشیدہ رہے تھے زلنین یزدانی نے ایک بے بس نظران پر ڈالتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

وائلڈ ایگل ایک ایک قدم شان سے چلتا عین فائق یزدانی کے سامنے تن کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں کی سنہری آنکھیں ایک دوسرے میں پیوست چمک رہی تھیں۔

ایک کی آنکھوں میں سرد تاثرات تھے تو دوسرے کی آنکھوں میں بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

فائق یزدانی نے ایک سرسری سی نظر سے وائلڈ ایگل کا سرتا پیر جائزہ لیا تھا جو بالکل اسکا پرتو لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اتنے سالوں میں وہ بہت بدل گیا تھا۔اسکی جسامت پہلے بھی سخت تھی لیکن اب ایک پہاڑ کی مانند ہو گئی تھی جس سے ٹکرا کر خود کا ہی نقصان ہونا تھا۔۔۔۔

پہچان تو لیا ہو گا مسٹر فائق یزدانی،اویار میں کیسے بھول گیا کہ مسٹر فائق یزدانی کھانا بھول جاتے ہیں لیکن اپنے دشمنوں کو یاد رکھتے ہیں،.....اپنی پاکٹس میں ہاتھ پھنسائے وہ چہرے پر مصنوعی تاثرات لاتے ہوئے بولا تھے۔۔۔۔

اسکی بات پر وہاں موجود سبھی تڑپے تھے لیکن فائق یزدانی نے اپنے تاثرات ہنوز برقرار رکھے تھے۔۔۔۔۔

ہم تمہیں نہیں جانتے کہ تم کون ہو ناؤ ایکسکیوزمی ہمیں جانا ہے، دیر ہو رہی ہے، زلنین جاؤ تم بچیوں کو بلا لاؤ۔۔۔۔ فائق یزدانی نے اجنبی لہجے میں کہا تھا۔۔۔

انکے اجنبی لہجے پر وائلڈ ایگل اپنا چہرہ جھکائے ہنسا تھا، اور اسکی دلکش ہنسی میں بھی اذیت پناہ تھی جسے سبھی نے محسوس کیا تھا۔۔۔

دور ایک کونے میں رکھی ٹیبل پر بیٹھی پرل کا دل اسکی دلکش ہنسی پر ڈھرکا تھا، جبکہ معصومہ اور حورین کی انکی جانب پشت تھی اس لیئے ان سب کو دیکھنے سے محروم رہی تھیں۔۔۔

جبکہ فائق یزدانی کی بات وائلڈ ایگل کے پیچھے آ کھڑے ہوتے مونسٹر اور الکحول نے بھی سنی تھی، فائق یزدانی کے بیگانہ لہجے پر انکے بھی دل کٹے تھے۔۔۔

فائق،.... ہیر یزدانی نے روتے ہوئے انکا بازو پکڑتے انہیں کچھ بھی غلط کہنے سے روکا تھا۔۔۔۔

مما،... الکحول کے ہونٹ بے آواز ہلے تھے، آج اتنے سالوں بعد بھی کچھ نا بدلہ تھا وہ سب وایسے کے وایسے ہی تھے لیکن انکا رشتہ بدل گیا تھا

،۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسٹر نے بس ایک نظر سب پر ڈال کر اپنی نظریں گھما دی تھیں۔۔۔

انکی بے نیازی ہیر یزدانی اور فنزہ یزدانی کو تڑپا رہی تھی لیکن فائق یزدانی کے ساتھ زلنین یزدانی بھی پتھر دل بن گئے تھے۔۔۔۔

ایکٹنگ کرنے میں اب بھی خاصی مہارت رکھتے ہیں مسٹر فائق یزدانی،،...

اسکا لہجہ حد سے زیادہ کٹھور تھا۔۔۔

اپنی حد میں رہو زرداد، میں جانتا ہوں کہ تمہارا مقصد کیا ہے لیکن میری ایک بات کان کھول کر سن لو جتنا ہو سکے میری بچیوں سے دور رہو کیونکہ وہ میری امانتیں اگر تم تینوں کی وجہ سے انہیں ذرا بھی چوٹ آئی تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا یہ بات اپنے ذہن میں یاد رکھنا،.....فائق یزدانی آخر میں دبے لہجے میں غرائے تھے۔۔۔

ہیر یزدانی اور فنزہ یزدانی کے چہروں پر تفکر کی لکیریں واضح ہوئی تھیں جبکہ وہ تینوں بیک وقت تلخ سا مسکرائے تھے البتہ زلنین یزدانی انکی تلاش میں نکل گئے تھے۔۔۔۔

زبردست مسٹر فائق یزدانی، آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ ہمیں کن کے معاملے میں دور رہنے کا کہہ رہے ہیں، اور یہ جو آپ نے انہیں اپنے خاص مقصد کے لیئے یہاں بلوایا ہے تو فار کائنڈ یور انفارمیشن مسٹر فائق یزدانی تواقعات ہمیشہ تکلیف دیتے ہیں، اور میں نہیں چاہتا کہ آپ منہ کے بل گریں،.... وائلڈ ایگل کا لہجہ چھبتا سا تھا۔۔

وائلڈ ایگل کی بات پر صرف ایک لمحے کے لیئے ان کے چہرے پر خوف پھیلا تھا لیکن جلد ہی انہوں نے اپنے تاثرات نارمل کر لیئے تھے۔۔۔۔

دور رہنا ان سے ورنہ اس دفعہ مجھ سے نرمی کی امید مت رکھنا،۔۔۔۔ زلنین یزدانی اور ان تینوں کو انٹرنس گیٹ کی طرف بڑھتا دیکھ فائق یزدانی نے آنکھوں میں سختی لیئے ان سے کہا تھا اور ہیر یزدانی کا ہاتھ پکڑ کر انکی طرف بڑھ گئے تھے۔۔

فائق مجھے چھوڑیں مجھے اپنے بچوں سے ملنا ہے، فائق،۔۔۔۔ ہیر یزدانی مچلتی انکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن وہ انکی فریاد پر بغیر اپنے کان ڈھرے نکلتے چلے گئے تھے۔۔۔۔

فزہ یزدانی نے نم آنکھوں سے وائلڈ ایگل، مونسٹر اور اپنے چھوٹے لاڈلے شہزادے کو دیکھا تھا جو سپاٹ نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے ---

وہ ایک دو قدم آگے بڑھاتی بالکل انکے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی لیکن کچھ بھی کہے بغیر اپنی نم آنکھوں میں ڈھیروں شکوے لیئے، انکی سائیڈ سے نکلتی چلی گئی تھیں-------------------

رائٹگن جو میکس کی غیر موجودگی پر پریشان تھا اب یزدانی فیملی کا اچانک بغیر بتائے چلے جانا اسے گہری تشویش میں مبتلا کر گیا تھا،------

****

رات کے ہوئے اتفاقی واقعہ کی وجہ سے یزدانی پیلیس میں ایک نامعلوم خاموشی کا راج تھا اور یہ خاموشی پرل حورین اور معصومہ کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔۔۔

اتوار ہونے کی وجہ سے آج کوئی بھی کام پر نا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل اور حورین نے اپنی تیاری مکمل کر کے حجاب باندھا تھا اور اپنے قدم باہر لان کی طرف بڑھائے تھے جہاں فائق یزدانی اور یزدانی بیٹھے تھے جبکہ خواتین اپنے کمروں میں مقیم تھیں۔۔۔

میں نے ڈرائیور سے کہہ دیا ہے ڈولز وہ آپ کو ہوٹل پہنچا دیں گیں،

پروفیسر فاروق آپ کا وہاں انتظار کر رہے ہونگے،.... وہ دونوں جونہی ان کے قریب آئی تو فائق یزدانی نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

آج معمول سے ہٹ کر انکے چہروں پر سنجیدگی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

تھینکس انکل،....پرل نے بھی سنجیدگی سے کہا تھا اور مڑ گئی لیکن کچھ یاد آنے پر وہ یکدم مڑی اسکے مڑنے پر حورین بھی تعجب سے رکی تھی۔۔۔

ایک بات پوچھوں انکل اگر آپ اجازت دیں تو،....وہی پر کھڑے ہوتے پرل نے کچھ الجھے ہوئے لہجے میں اجازت طلب کی تھی۔۔۔

فائق یزدانی نے اسکی بات پر زلنین کو دیکھا تھا جو پرل کو ہی گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیا بات پوچھنی ہے؟؟؟زلنین سے نظریں ہٹاتے انہوں نے دوبارہ پرل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

حورین کے ساتھ ان دونوں کی نظریں بھی پرل پر جمی ہوئی تھی جو کشمکش کا شکار لگ رہی تھی آخر کار اس نے ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی اور بات کرنے کے لیئے مناسب الفاظ ڈھونڈنے لگی تھی۔۔۔

مجھے یہ بات اب تک سمجھ نہیں آئی فائق انکل کہ بابا نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ بلیک فاریسٹ میں موت ناچتی ہے پھر بھی ہمیں یہاں بھیج دیا اور آپ سب بھی جانتے ہیں کہ جو بھی بلیک فاریسٹ جاتا ہے وہ واپس لوٹ کر نہیں آتا،.. وہ ایک لمحے کے لیئے رکی تھی گہری نظریں فائق یزدانی اور زلنین یزدانی کے چہروں پر جمائی رکھی جو بغیر کسی تاثر کے اسے ہی دیکھ رہے تھے شاید وہ ان سوالوں کے لیئے پہلے سے ہی تیار تھے،۔۔۔

ہمیں موت کے منہ میں دھکیلنے کی وجہ انکل؟،.. اسکا سوال ڈائریکٹ چُبھتا ہوا سا تھا۔۔

آپ بھی سوچ رہے ہونگے کہ ہم یہ سب جانتے ہیں پھر بھی بلیک فاریسٹ کیوں جا رہے ہیں، جب ہم یہاں آرہے تھے تو ہمارا مقصد صرف بلیک فاریسٹ کا وزٹ کرنا تھا، لیکن شاید اب سے میرا مقصد اس وجہ کو ڈھونڈنا بھی ہے جس کی وجہ سے آپ سب ہمیں وائلڈ ایگل کے بلیک

فاریسٹ بھیج رہے ہیں،.....ایک آخری خاموش نظر ان پر ڈال پرل پورچ کی طرف یا شاید ایک نئے مقصد کی طرف گامزن ہو گئی تھی، اب اسکی زندگی کا ایک نہیں بلکہ دو مقصد بن گئے تھے جو وہ بہت جلد ہی پانے والی تھی لیکن انکا پانا، قیامت پانے کے مترادف تھا۔۔۔۔۔۔

حورین کا ذہن ابھی تک پرل کی گہری باتوں میں اٹکا ہوا تھا اسے جاتا دیکھ وہ بھی اسکی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

سب کچھ سنورنے کی بجائے بگڑ نا جائے فائق یہ جتنا آسان دکھ رہا ہے اتنا ہی مشکلات پیدا کر سکتا ہے ہم سب کے لیئے،...دور تک جاتی پرل اور حورین کی پشت کو تکتے ہوئے زلنین یزدانی نے کہا تھا۔۔۔

اللہ پر امید رکھو زلنین انشاللہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا جو بھی ہوا ان سب میں ہماری بچیوں کا کوئی بھی قصور نہیں ہے اور اللہ مظلوموں پر کوئی

ظلم نہیں ہونے دیتا،..... ٹرانس کی سی کیفیت میں کہتے وہ اپنا سر چیئر کی پشت سے ٹکا گئے تھے۔۔۔۔

دور کہیں بھولی بھٹکی سی ماضی کی یادیں ذہن کے پردے پر اپنے نقش چھوڑتی جارہی تھیں اور وہ ان نقش میں گم ہوتے جارہے تھے۔۔۔۔۔

تمہیں کچھ کرنا ہوگا فائق ورنہ تم اپنے بڑے بیٹے سے ہاتھ دھو بیٹھو گے، یہاں کا قانون کتنا سخت ہے یہ مجھ سے بہتر تم جانتے ہوگے، اگر تم نے زرداد کو منظر عام سے غائب نا کیا تو یہاں کا قانون اسے سولی تک پہنچادے گا، تم میری بات سمجھ رہے ہو نا...

مقابل کی بات پر فائق نے اپنی سرخ نظروں سے انہیں کچھ لمحے تک دیکھا تھا لیکن پھر ایک تھکن بھری سانس خارج کرتے ہوئے فائق نے اپنا سر اثبات میں ہلادیا تھا کیونکہ اسکے علاوہ ان کے پاس دوسرا کوئی آپشن نا بچا تھا،

۔۔۔۔۔

بلیک فاریسٹ تک آتے آتے شام کے چار بج گئے تھے۔۔۔
ان کی تین ٹیکسیاں بلیک فاریسٹ کے سامنے والی پکی سڑک پر آر کی تھیں
۔۔

پورے سفر میں جویریہ کا منہ بنا رہا تھا البتہ سب نے وقفے وقفے سے باتیں کی تھیں جن میں پروفیسر فاروق اور سرمد بھی شامل تھے۔۔۔

آپ سب بلیک فاریسٹ جا رہے ہیں ؟؟؟؟ وہ سب جب ٹیکسیوں سے اترے تو ایک ٹیکسی کے مالک نے انگریزی میں خوفزدہ لہجے میں استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں، کیوں،؟؟؟پرل اور حور کے علاوہ وہ سب اس جنگل کی گہرائیوں سے ناواقف تھے اس لیئے فاروق صاحب نے نا سمجھی سے کہا تھا

کیا تم سب پاگل ہو جو جان بوجھ کر اپنی زندگی کو موت کے منہ میں دھکیل رہے ہو، پلا نکس چلو ورنہ ان کی بیوقوفی میں ہم پھنس جائیں گے،.....وہ کہتے ساتھ ہی ہڑبڑی میں اپنی ٹیکسیاں لے اڑے تھے---------

پیچھے سب کے چہروں پر نا سمجھی کے ساتھ اضطراب پھیلا تھا سوائے پرل اور حور کے----

یہ کیا کہہ رہے تھے کون سی بیوقوفی کے بارے میں بات کر رہے تھے مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آئی،......پروفیسر سرمد نے پروفیسر فاروق کو دیکھتے نا سمجھی سے کہا تھا--------

کیا ہم نے یہاں آکر غلطی تو نہیں کر دی،..فاروق صاحب نے ڈولتے دل سے سوچا تھا----

ہمیں تو پہلے اس بات کی گارنٹی دی گئی تھی کہ بلیک فاریسٹ میں ایک بھی خطرناک جانور نہیں رہتا ہاں کچھ خطرناک کیڑے مکوڑے ہونگے جن سے ہم اپنی حفاظت کرلیں گے لیکن ان کی بات مجھے بھی سمجھ نہیں آئی،...

بلیک فاریسٹ سے باہر نظر آتے آسمان کو چھوتے درختوں کو دیکھتے ہوئے پروفیسر فاروق نے کہا، شام کا اندھیرا چاروں طرف پھیلنا شروع ہو گیا تھا،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لڑکیوں اور لڑکوں کی چہروں پر خوف کے سائے لہرا رہے تھے ایسے میں پرل نے پروفیسر فاروق کے پریشان چہرے کو ٹکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے پروفیسر کے وہ صرف ہمارے ساتھ پرینک کر رہے تھے، ہمیں اندر چلنا چاہیئے رات کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں،....

پرل کی بات پر انکی پریشانی کم تو نا ہوئی تھی لیکن انہوں نے اپنا سر اثبات میں ہلاتے اپنے قدم بلیک فاریسٹ کی طرف بڑھائے تھے جو اپنے دروازے وا کیئے ان کا منتظر تھا۔۔۔

سب سے آگے پروفیسر فاروق تھے جب کہ پیچھے پروفیسر سرمد تھے سب سٹوڈنٹس ان کے درمیان چل رہے تھے۔۔۔
سب کی نظریں چاروں طرف کا بغور جائزہ لے رہی تھیں جب بلیک فاریسٹ میں قدم رکھتے ہی گہرے اندھیرے نے ان کا استقبال کیا۔۔۔
سب سٹوڈنٹس کے ساتھ پرل اور حورین کی بھی فلک شگاف چیخیں نکلی تھیں ان کی چیخیں جنگل کے پراسرار ماحول کو تقویت بخش رہی تھیں۔۔
انکی چیخیں لوٹ کر انکی ہی کانوں میں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اس اندھیرے میں وہ ایک دوسرے کو بھی دیکھنے سے محروم تھیں۔۔

بچو خاموش ہو جاؤ اس جنگل میں ایسے ہی اندھیرا ہوتا ہے سب اپنے اپنے موبائلز کی ٹارچ آن کرلو،... پروفیسر فاروق نے اپنی ٹارچ جلاتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔

انکی بات پر وہ سب شانت ہوئے تھے۔ کہ یکایک درختوں سے بلیک پھول جھڑنا شروع ہو گئے تھے جو زیادہ تو پرل پر ہی برس رہے تھے۔۔۔

ٹارچ کی روشنی میں بلیک پھولوں کی پتیوں کا برسنا ایک الگ منظر پیش کر رہا تھا۔۔

یہ.. یہ.. کیا ہو ر.. ر.. ہا.. ہے؟؟... جویریہ کی کانپتی آواز سب سے پہلے گونجی تھی۔۔۔

ان سب کو لگ رہا تھا کہ یہ پھولوں کی پتیاں درختوں سے جھڑ رہی ہیں لیکن یہ سب تو وائلڈ ایگل کی کارستانی تھی۔۔۔۔۔

اپنے بلیک سیکریٹ روم میں وائلڈ ایگل اپنی نیلی آنکھیں بند کیئے آنکھوں کے پردے پر سارا منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسکے ہونٹوں پر ایک گہری مسکراہٹ مچل رہی تھی جو اس کو اور بھی زیادہ دلکش بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

الکحول اور مونسٹر پہلے سے ہی اس کے حکم پر اپنے کاموں پر لگ گئے تھے

۔۔۔۔۔

سب سائیڈ پر ہو جاؤ کوئی بھی یہاں سے نا بھاگے ہم سب ساتھ آئے ہیں اور ساتھ ہی یہاں سے جائیں گے،.... پروفیسر سرمد نے ہمت کرتے ان سب کو کہا تھا۔۔۔

انکی بات پر سب نے فوری عمل کیا تھا لیکن کچھ بھی نا بدلا الٹا بلیک فاریسٹ میں رقص کرتی ہوائوں کے تھپیڑوں میں خوبصورت دھنیں بجنا شروع ہو گئی تھیں۔۔۔۔

بھاگو،....پروفیسر فاروق حلق کے بل چیخے تھے ان جرمن ٹیکسی ڈرائیور کی باتیں اب ان کی سمجھ میں آرہی تھیں لیکن شاید دیر ہو گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔

۔۔۔

وہ سب جس راستے سے آئے تھے اسی راستے پر واپس مڑتے اپنی پوری جی جان لگا کر بھاگے تھے۔۔

لیکن راستہ تھا جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا وہ سب گھوم پھر کر دوبارہ وہی اسی جگہ پر آجاتے تھے۔۔۔

ماحول ابھی تک ویسا کا ویسا تھا کچھ بھی نا بدلا تھا۔۔۔

ان سب کے حواسوں پر خوف سوار تھا پرل جو ہمت کر کے یہاں آئی تھی اب اسکی ساری جرات ہوا ہو گئی تھی ان کی حالت ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔۔

آہ! میری بلیک کوئین ابھی سے ہمت ہار گئی، یہ تو صرف ٹریلر ہے تمہاری سزاؤں کی لسٹ تو بہت بڑی ہے، بھاگو جتنا بھاگ لو بھاگو لیکن راستہ کبھی ناتمام نہیں ہو گا تمہارے سارے راستے وائلڈ ایگل تک آکر تمام ہونگے ،....اپنی آنکھوں کے بند پردے پر اسکے ہوائیاں اڑتے چہرے کو دیکھتے وائلڈ ایگل استہزایا بولا تھااور ایک ایک قدم سرشاری کی سی کیفیت میں رکھتا اپنی بند ہی آنکھوں سے وال مرر کے قریب آرکا تھا جہاں سے اصطبل کا سارا منظر واضح ہوتا تھا۔۔۔۔

لیکن میری بلیک کوئین میں ایک عاشق دیوانہ ہوں بھلا ایسا کیا ممکن ہے کہ تمہیں تکلیف دے کر میں خوش رہوں،.... شدت جنون سے کہتے وائلڈ ایگل نے اپنے ہاتھ کا مکہ مرر میں دے مارا تھا جس کی وجہ سے پوری وال

چکنا چور ہو کر بکھر گئی وائلڈ ایگل کے ہاتھ سے خون کسی فوارے کے طرح نکل رہا تھا۔۔

Dead but pretty

Dead but pretty

اپنی خوبصورت آواز میں وہ مدھم سا گنگناتا اپنی آنکھوں کے پردے پر اپنی بلیک کوئین کا ہراساں عکس دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پروفیسر کچھ کیجیئے مجھے یہاں سے نکالیے ورنہ میرے ڈیڈ کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے، مجھے ابھی نہیں مرنا،..... وہ سب گھوم پھر کر دوبارہ اسی جگہ پر آگئے تھے جب جویریہ خوفزدہ سے چیخی تھی اسکا رواں رواں کانپ رہا تھا ۔۔اسے اپنی غلطی کا بڑی شدت سے اندازہ ہو رہا تھا وہ یہاں بلیک فاریسٹ

میں صرف اپنی ضد پر آئی تھی اور پرل، حورین کو نیچا دیکھانے کے لیئے۔ لیکن اسے کیا اندازہ تھا کہ وہ موت کے منہ میں ہی چلی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

چیخنے چلانے سے کچھ بھی نہیں ہوگا اس وقت ہم سب ہی کسی بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہیں ہمیں ساتھ مل کر ہی اس مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا سب دو دو جوڑی مل کر ہم سب راستہ تلاش کریں گے اور جسے مل جائے گا تو وہ اونچی آواز میں چیخے گا، چلو سب پھیل جاؤ اسکے سوا ہمارے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے،۔۔۔۔ فاروق صاحب نے اپنی عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے تیز آواز میں کہا تھا، کیونکہ جنگل خوبصورت دھنوں کا شور اپنے عروج پر پہنچا ہوا تھا جو انہیں لطف دینے کی بجائے ہراساں کر رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہنہیں ایسے میں اگر ہم مارے جائیں تو، ہمیں مدد کے لیئے کسی کو بلانا ہوگا،۔۔۔۔ مہوش نے جلدی سے کہا تھا۔۔۔۔

یہاں ہماری کون مدد کرے گا مہوش اوپر سے کوئی سگنل بھی نہیں آرہے، اب ہمیں وہی کرنا ہوگا جو پروفیسر کہہ رہے ہیں،....پرل کی بات پر سب نے تائید کی تھی۔۔۔

تو پروفیسر فاروق ہمارے ساتھ جائیں گے،...جویریہ خوف سے کہتی جلدی سے انکے قریب آکھڑی ہوئی تھی۔۔۔

اسکی بات پر حورین نے تھوک نگلا جبکہ پرل نے ہمت کرتے اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

پروفیسر سرمد کی نسبت پروفیسر فاروق ہوشیار قسم کے آدمی اور ہٹے کٹے تھے۔۔۔۔

اور ہاں سب ہوشیار رہنا، یہاں جو جیسا دکھ رہا ہے وہ ویسا نہیں ہے کسی قسم کی بھی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے آپ سب ہماری ذمہ داری پر آئے ہیں اور آپ سب کی حفاظت ہماری اولین ترجیح ہے،....پروفیسر

فاروق کے کہتے ہی سب اپنی جوڑی چنتے اپنے مشن پر نکل گئے تھے

یہ سب کیا چل رہا ہے وائلڈ ایگل میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آ رہا تم نے پہلے کہا تھا کہ انہیں کوئی کھروچ بھی نہیں آنی چاہیئے تو اب یہ سب کیا ہے ؟؟؟،.... مونسٹر نے دھیمے لہجے میں کہا تھا اس وقت وہ ایک درخت کی ایک شاخ پر بیٹھے تھے اور کب سے ہی نیچے چلتا منظر دیکھ رہے تھے۔۔

یاد ہے مجھے مونسٹر سب یاد ہے، بھلا اپنی بلیک کوئین کے معاملے میں کہی کوئی بھی بات میں بھول سکتا ہوں،... مونسٹر اور الکحول کی سماعتوں میں وائلڈ ایگل کی آواز گونجی تھی۔۔۔

بس یہ یاد رکھو مونسٹر اور الکحول کہ اپنی بلیک کوئین کو سزا دینے کا صرف میں ہی حق رکھتا ہوں، اور میرے سوا اسے کوئی گندی نظر سے دیکھے بھی تو میں اسی کی چمڑی کی اکھاڑ دوں،.... وائلڈ ایگل کی جنونیت پر انہوں نے گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔

پری کی بچی یہ سب تیری غلطی ہے میں ہی پاگل تھی جو تیری بہادری کو دیکھتے میں یہاں چلی آئی یا اللہ ہمیں تو نے یہاں تک آنے سے روکنے کے لیئے کتنے اشارے دیئے لیکن ہم تو ازل سے ہی تیرے بیوقوف بندے ہیں ،... پرل اور حورین دونوں ایک ساتھ ہاتھوں میں موبائل کی ٹارچ آن کیئے کسی بھیگی بلیوں کی طرح چل رہے جب اچانک ہی حورین نے پرل کے کندھے پر اپنے چھوٹے ہاتھ کا مکہ بنا کر مارا۔۔۔

اسکے مارنے پر پرل ڈر کر اچھلی تھی جس کی وجہ سے موبائل اسکا نیچے گر گیا تھا۔اور پہلے کی نسبت اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔

میں نے تمہارے پاؤں نہیں پکڑے تھے حور چڑیل کے پلیز میرے ساتھ آؤ،... وہ قدرے چڑ کر بولی تھی اسکے حور چڑیل بولنے پر جہاں حورین

نے اپنی ناک بھوں چڑھائی تھی وہی درخت کے پیچھے چھپے الکحول کا چھوٹا سا قہقہہ لگا تھا جسے مونسٹر نے اسکے منہ پر اپنے ہاتھ کی ہتھیلی جما کر روکا تھا

یہ یہ ککون، ہننسسا،... خوف سے حورین کی آواز حلق میں ہی اٹک گئی تھی

بھوت بھاگو،.... پرل اتنے زور سے چیخی تھی کہ حورین اپنا موبائل بے دھیانی میں گراتی چار سو چالیس کی سپیڈ سے دوڑی تھی جب کہ ہونق بنی پرل سٹل کھڑی رہی تھی، کیونکہ حورین میڈم اسکا انتظار کیئے بغیر چار سو چالیس کی سپیڈ سے اڑن چھو ہو گئی تھی۔۔۔۔

ٹارچ کے آف ہوتے ہی وہاں مکمل اندھیرا چھا گیا تھا۔ کسی درخت کو دیکھنا بھی ناممکن سا لگ رہا تھا جب دور کہیں ایک ہلکی سی سنہری روشنی چمکی

****

دن یوں ہی بے کیف سے گزر رہے تھے پرل اور حورین کے جانے کے بعد ملک مینشن اور لغاری مینشن جیسے ویران سے ہو گئے تھے۔۔۔

پرل اور حورین کو چار دن ہو گئے تھے یہاں سے گئے ہوئے اس عرصے میں ان سب کی صرف دو دفعہ ہی بات ہو سکی تھی جسے لے کر الویرا کا موڈ آج کل بہت زیادہ خراب تھا۔۔۔

اصلیت جاننے کے بعد اسرا ملک شرمندگی کی وجہ سے زیادہ الویرا سے بات نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

الویرا اور شاہ کے درمیان سب کچھ پہلے جیسا ہی تھا، ایک اندیکھی دیوار تھی جو ان دونوں کے درمیان اول روز سے ویسی کی ویسی حائل تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن کے بارہ بج رہے تھے شاہ ویر ملک اپنی ڈیوٹی پر روانہ ہو گیا تھا جبکہ عدیل ملک آبروڈ کسی میٹنگ کے سلسلے میں کل سے ہی روانہ ہو گئے تھے۔۔۔

اسرا ملک سر میں درد ہونے کی وجہ سے اپنے روم میں آرام کر رہی تھی، جب کہ الویرا اس خاموش ماحول سے اکتاتی کچن میں اپنی زور آزمائی کر رہی تھی جب اسے لینڈ لائن سے کال موصول ہوئی تھی۔۔۔

اس وقت کون لینڈ لائن سے کال کرے گا،... الویرا نے بریانی پر دم لگاتے تعجب سے سوچا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہدہ تم ذرا باقی کام دیکھ لینا میں جب تک کال موصول کرتی ہوں،.... وہ ملازمہ کو کہتی باہر نکل آئی تھی۔۔۔

جی کون،.... الویرا کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے جب مقابل کی طرف سے دی جانے والی اطلاع نے اسکے پیروں نیچے زمین کھینچ لی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لینڈ لائن فون اسکے ہاتھ سے پھسلتا نیچے گرتا چلا گیا تھا جبکہ وہ خود ساکت سی اپنی روح کو جسم سے جدا ہوتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ یہ نننہیں ہو سکتا، یہ یہ ککیسے مممکن ہے، ننہیں،....

اچانک ہی فضا میں اسے آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی تھی، وہ بہتی بے یقین آنکھوں سے زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

بی بی جی کیا ہوا؟ آپ ٹھیک ہو؟؟ لاؤنج میں صفائی کرتی ملازمہ اسے درگروں جیسی حالت میں نیچے بیٹھا دیکھ جلدی سے اس کی طرف بڑھی تھی لیکن اسے کسی چیز کا ہوش تک نہیں تھا اس کے ذہن میں آج صبح کی ہوئی شاہ سے ملاقات ہی چل رہی تھی۔۔۔۔

(کچھ گھنٹے پہلے)

تم بہت ظالم ہو الویرا بہت ظالم تمہیں دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ تم نے کبھی شاہ ویر ملک سے بے انتہا محبت کی ہو گی،.... وہ کچن میں کھڑی اپنے لیئے کافی بنا رہی تھی جب شاہ ویر ملک اپنی یونیفارم میں ملبوس نک سک سا تیار ہو کر اسے کچن میں کھڑا دیکھ وہاں چلا آیا تھا.....

شاہ کے پسمردہ الفاظوں پر ایک لمحے کے لیئے اسکے ہاتھ تھمے تھے لیکن پھر اس نے خود کو مصروف ظاہر کروایا تھا جسے دیکھ شاہ کے چہرے پر اذیت ناک مسکان پھیلی تھی....

یہ خوش فہمیاں پالنا بزدلوں کا کام ہے شاہ ویر ملک خوابوں کی دنیا سے نکلیئے نا میں وہی پہلی والی الویرا ہوں نا آپ وہی پہلے والے شاہ ویر ملک ہیں،..... کافی کا مگ اپنے ہاتھ لیئے وہ سیدھی کھڑی ہوتی اسکی ہری آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں گاڑتے ہوئے اعتماد سے بولی تھی........

یہ اعتماد اسے عدیل ملک اور اسرا ملک کا دیا ہوا ہی تھا جو وہ آج اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں دیئے ہوئے بول رہی تھی.....

الویرا کی بات پر شاہ پھیکی ہنسی ہنسا تھا اور ایک دو قدم چلتا عین اسکے قریب آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

شاہ کے اچانک قریب آنے پر وہ ڈر کر کچن سلیب سے جا لگی تھی،۔۔

جسے دیکھ وہ کافی محفوظ ہوا تھا، ابھی میڈم جو کہہ رہی تھی کہ وہ پہلے جیسی نہیں رہی تھی اس عمل سے سب واضح تھا۔۔

شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ اسکے پیچھے دیوار پر اس طرح سے رکھے تھے کہ وہ مکمل اسکے حصار میں چھپ سی گئی تھی، کافی کا مگ اسکے ہاتھ میں لرزا تھا جبکہ چہرے کی رنگت کچھ شرم اور کچھ غصے کی زیادتی سے خطرناک حد تک لال ہوئی تھی۔۔۔۔

د..و...ر...دور رہو،..اپنی لانبی پلکوں کا جھالڑ گرائے وہ اٹکتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

قریب آنے ہی کب دیا شاہِ من،....تھکے ہوئے لہجے میں کہتے اس نے الویرا کے چہرے پر جھولتی شرارتی لٹ کو اسکے کان کے پیچھے اڑیسا تھا۔۔

شاہ کی ٹھنڈی انگلیوں کا لمس اپنے کان کی لو پر محسوس کرتے الویرا کا سانس ساکن ہوا تھا۔۔۔۔

الویرا کے سانس روکنے کے عمل کو ملاحظہ کرتے وہ اپنے بازوں ہٹاتا سیدھا ہوا تھا،۔۔

اسکے دور ہٹنے پر پتہ نہیں کیوں الویرا کو اپنے اندر خالی پن سا محسوس ہوا تھا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحے یونہی خاموشی کی نظر ہو گئے تھے جب الویرا نے اس خاموشی سے زچ ہوتے کافی کا مگ اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا لیکن ٹھنڈی کافی کا ذائقہ، بد ذائقہ محسوس کرتے اسنے برا سا منہ بناتے ہوئے مگ کو سینک پر پٹک دیا تھا

۔۔۔

شاہ ویر ملک اسکے سامنے دیوار بن کر کھڑا بڑی فہرست سے اسکے خوبصورت چہرے پر آتے جاتے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ کو کچھ چاہیئے تھا،....اسے کب سے کھڑا اپنی طرف بغور ٹکتا پا کر وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

ہاں تم سے محبت چاہیئے تھی،....اپنی ہونٹوں پر قاتلانہ مسکراہٹ سجاتے وہ دلکشی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

ایک تیری سادہ سی محبت چاہتا ہوں

میری دیوانگی دیکھ میں کیا چاہتا ہوں

اس نے شعر کو اپنے لفظوں میں ڈھالا تھا۔۔۔

سوری سب مل سکتا ہے سوائے اسکے،...دوٹوک لہجے میں کہتی وہ اسکی سائیڈ سے گزرتی کچن سے باہر جانے لگی تھی جب اسکی کلائی کو شاہ نے تھام کر ایک جھٹکے سے کھینچا تھا جس پر وہ کٹی پتنگ کی طرح اس کے سینے سے آلگی تھی۔۔۔۔۔۔

لفظوں کے وار بہت گہرے گھاؤ دیتے ہیں الویرا شاہ ویر ملک جو وقت کے

ساتھ بھرنے کی بجائے اور بھی زیادہ گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں،

تم تو مجھ سے محبت کرتی تھی نا الوی، معاف کرنے پر تو وہ رب بھی اپنے

نادان انسانوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے پھر تمہاری محبت تو فقط ایک

لفظ کے سوا تو کچھ بھی نا ہوئی نا،۔۔۔۔۔۔اپنی سرخ آنکھوں میں شکوہ

لیئے بولتا وہ ایک پل کے لیئے الویرا کو مسمرائز کر گیا تھا۔۔۔

لیکن اسکے الفاظوں پر الویرا کا دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

شاہ ویر ملک اسکی کلائی کو چھوڑتا چلا گیا تھا لیکن الویرا کو پتھر کا مجسمہ بنا کر

۔۔۔

بی بی جی آپ کو کیا ہوا،؟؟؟ ملازمہ کی آواز پر اسکے وجود میں ہلکی سی جنبش

ہوئی تھی

۔۔۔

اپنا بھیگا چہرہ اٹھاتے اس نے ملازمہ کو خالی آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔۔

و۔۔۔ہ۔۔۔و۔۔۔ہ۔۔۔شا۔۔ہ،۔۔۔۔اسکے ہونٹ پھڑپھڑائے تھے،۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے؟ الویرا،۔۔۔اسرا ملک جو شور کی آواز سن کر باہر آئی تھیں سب ملازمہ کو اکٹھا کھڑا دیکھ کر بولی تھی لیکن ان کے درمیان لینڈ لائن کے قریب زمین پر بیٹھی الویرا کو دیکھ وہ شاکڈ ہوتی جلدی سے اس کی طرف بڑھی تھیں۔۔۔

ا۔۔۔ا۔۔می،۔۔۔اسرا ملک کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے الویرا ہچکیوں کے ساتھ بولی تھی جبکہ اسکے ایسا رونے پر مسز عدیل بوکھلائی تھیں، وہ تو شور کی آواز سن کر باہر آئی تھیں لیکن باہر کی صورتحال انہیں فکر میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔۔

امی کی جان یہ کیا حالت بنا رکھی ہے اٹھیں یہاں سے،۔۔۔اسے اپنے ساتھ کھڑا کرتے وہ اسکا آنسو سے تر چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

نسرین جاؤ پانی لے کر آؤ بی جی کے لیئے،...الویرا کو صوفے پر سہارا دے کر بیٹھاتے ہوئے انہوں نے ملازمہ کو کہا تھا جو ان کے کہنے پر پانی لے کر آئی تھی۔۔۔

مما،...لاؤنج میں بھاری قدموں کی دھمک کے ساتھ شاہ کی گھمبیر آواز گونجی تھی۔۔۔

اس آواز کو سنتے ہی الویرا نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا اور سامنے کھڑے وجود کو صیح سلامت دیکھ اسے پوری دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ تو اس کا مطلب وہ ایکسیڈنٹ، وہ شاہ کو چوٹیں لگنا سب جھوٹ تھا مجھے بیوقوف بنایا گیا تھا،...ذہن میں بدگمانی جیسا لفظ زہر بن کر اسکے وجود میں اترا تھا،۔۔۔۔۔۔۔۔۔
آنکھوں میں بے یقینی اور نمی لیئے وہ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

شاہ میرا بچہ شکر ہے کہ تم آگئے پتا نہیں الویرا کو کیا ہوا وہ کب سے روئے جا رہی ہے،...

وہ ایک ایک قدم چلتا انکے قریب آرکا تھا جب اسرا ملک نے فکر مند لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جبکہ شاہ ویر ملک کے چہرے پر چھائے شرمندگی بھرے تاثرات اور اسکا نظریں چرانا ملاحظہ کرتے ہوئے الویرا کے لب استہزایا ہنسی میں ڈھلے تھے۔۔۔۔

کیا میں اتنی ارزاں ہوں شاہ ویر ملک کہ ہر دفعہ میرے ہی جذباتوں کے ساتھ کھلواڑ کیا جائے،...اپنی نم آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑے وہ کرب ناک لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اسکی بات پر جہاں الویرا ملک تعجب کا شکار ہوئی تھیں وہی شاہ ویر ملک کا دل

چاہا کہ باران اور ارسلان اسکے سامنے ہو اور وہ انکا گلا گھونٹ دے جن کے

بکواس آئیڈیا نے الویرا کو مزید اس سے بد ظن کر دیا تھا۔۔۔

الویرا میری بات،۔۔ شاہ نے ہمت کرتے اسے اصلیت بتانی چاہی تھی

لیکن اس سے پہلے ہی الویرا نے اپنا ہاتھ بلند کرتے اسے مزید کچھ کہنے سے

بعض رکھا تھا اور مزید کچھ کہہ وہ اپنی ہچکیوں کا گلا گھونٹتے وہاں سے ہٹتی

سیڑھیوں کی طرف بڑھی تھی

الویرا پلیز یار میری بات تو سنو، یہ سب ارسلان اور باری نے کیا مجھے اس

بارے میں کچھ بھی پتا نہیں تھا مجھے تو اس بارے میں بعد میں پتا چلا تھا،

الویرا،.... وہ ایک ساتھ کئی سیڑھیاں پھلانگتا اسکے پیچھے روم تک گیا تھا

لیکن الویرا نے بغیر کچھ کہہ روم کا درواز ا ایک جھٹکے سے اسکے منہ پر بند

کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ ایک دو قدم پیچھے کی طرف لڑکھڑایا تھا۔۔۔

--

اسراملک توبس نا سمجھی اور کچھ پریشانی سے یہ سب دیکھ رہی تھیں،الویرا کا رویہ اور شاہ کی شرمندگی دونوں انکی سمجھ سے باہر تھے۔۔۔

الوی میری جان پلیز ایک دفعہ مجھے صفائی کا موقع تو دو، پلیز صرف ایک بار ،... اپنا ماتھا بند دروازے پر ٹکائے وہ آہستہ آواز میں التجائی ہوا تھا لیکن دروازے کے اس پار موجود وجود ایک اندیکھی اذیت کی بھٹی میں جل رہا تھا جس کے شعلوں نے اسے پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔

اس کال کے بعد الویرا نے کیا محسوس کیا تھا یہ صرف وہی جانتی تھی ایسا لگا تھا کہ کوئی آہستہ آہستہ اسکے وجود کو اسکی روح سے الگ کر رہا ہو۔۔۔۔۔

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اسے اپنے سامنے صیح سلامت کھڑا دیکھ وہ کتنی ہی دفعہ دل میں اپنے رب کی شکر گزار ہوئی تھی۔۔۔

شاہ کی آواز اب بھی آ رہی تھی لیکن اس نے اپنے کان لپیٹ لیئے تھے

بیڈ کے نیچے زمین پر وہ اپنا سر گھٹنوں میں دیئے مسلسل رو رہی تھی

الویرا کی ہچکیوں کی آواز سنتے شاہ ویر ملک کا فشار خون بلند ہوا تھا۔۔۔

الویرا شاہ ویر ملک اب اگر تمہاری آنکھوں سے ایک بھی آنسو نکلا تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہوگا،..... ضبط کی انتہا پر پہنچتے وہ ایک مکہ دروازے کو رسید کرتے غرایا تھا،۔۔اسکی ہچکیاں اسے پاگل کر دینے کے در پر تھیں

تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں شاہ ویر ملک،... وہ سوں سوں کرتی اسی کے انداز میں چیخی تھی جبکہ آپ سے تم تک کا سفر بڑی آسانی سے کیا گیا تھا

ہاں جانتا ہوں کہ مجھ سے برا کوئی ہے بھی نہیں،... ایک تلخ مسکراہٹ کے ساتھ وہ گویا ہوا تھا۔۔۔

کئی لمحے تک دونوں جانب مکمل خاموشی چھا گئی تھی، الویرا کی ہچکیوں کی آواز آنا اب ختم ہو گئی تھی، سچ تو یہ تھا کہ شاہ کے غصے سے وہ آج بھی ڈرتی تھی۔۔۔

میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا الوی، یہ سب باران نے کیا، اس نے ہی کہا تھا کہ اگر تمہیں میری کوئی پرواہ ہے اور اگر تم مجھ سے آج بھی محبت کرتی ہو تو میرے ایکسیڈنٹ کی خبر سن کر ضرور تڑپو گی، میں نے اسے منع کیا تھا لیکن پھر بھی اس نے میرے علم میں لائے بغیر تمہیں کال کر کے یہ خبر دی، اور جب مجھے اس بارے میں پتا چلا تو میں اپنے سارے کام چھوڑتا صرف تمہاری فکر میں یہاں دوڑا چلا آیا۔۔۔،... اپنا ماتھا پھر سے

دروازے پر ٹکائے وہ کئی لمحے بعد آہستہ آہستہ بولنا شروع ہوا تھا، فلحال وہ اس روٹھی محبوبہ کو مزید بدگمان کرنے کا روادار نہیں تھا۔۔۔

اسرا ملک انہیں پرائیویسی دینے کے خیال سے پہلے ہی چلی گئی تھیں

،۔۔۔۔

لیکن جب میں نے لاؤنج میں پہلا قدم رکھا تھا اور تمہاری سسکیوں کی آواز میرے کانوں میں پڑی تو کسی نے میرے کانوں میں سرگوشی کی تھی کہ شاہ ویر ملک الویرا شاہ ویر ملک آج بھی تم سے محبت کرتی ہے، تمہاری یہ تڑپ صرف میرے لیئے تھی یہ سوچ ہی میرے لیئے ایک خوشنما احساس کی طرح ہے، لیکن اسکے ساتھ ہی مجھے تمہارا رونا شرمندگی میں مبتلا کر گیا تھا کیونکہ یہ آنسو میری وجہ سے ہی تمہاری آنکھوں سے نکلے تھے،..... جہاں پہلی بات اس نے ہلکی مسکراہٹ سے کہی تھی وہی دوسری بات پر اسکا لہجہ رندھ گیا تھا۔۔۔

دوسری جانب ہنوز خاموشی برقرار تھی جسے وہ محسوس کرتا تلخ سا مسکرایا تھا اور ناامید ہوتا جانے کے لیئے پلٹا تھا لیکن اسے دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ اپنی پشت پر ایک نسوانی وجود کا لمس محسوس ہوا تھا، اس لمس کو محسوس کرتے شاہ ویر ملک کی آنکھ سے ایک باغی آنسو نکلتا ہلکی سی تراشی گئی ڈارھی میں جذب ہوا تھا۔۔۔

بہت دیر کردی مہرباں آتے آتے،... اپنے گرد اسکے بندھے ہاتھوں پر بوسہ دیتے وہ نم آواز میں گویا ہوا تھا۔۔۔

****

شاہ مینشن میں روزانہ کی طرح آج بھی خاموشی چھائی ہوئی تھی، رات کی سیاہی نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔۔۔۔

لیکن شاہ مینشن میں روشنیوں کا شہر آباد تھا جس کی وجہ سے ارد گرد کا ماحول بھی جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

پورا شاہ مینشن خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا ایسے میں شاہ مینشن کے تینوں افراد ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے خاموشی سے ڈنر کرنے میں مصروف تھے جب روحان شاہ نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری عمر کیا ہے ایس پی صاحب؟،....ایک گہری نظر باران شاہ پر ڈالتے انہوں نے سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

روحان شاہ کے سوال پر کھانے میں مصروف ثانیہ شاہ کے ہاتھ فقط ایک لمحے کے لیئے تھمے تھے لیکن پھر وہ خود کو بے نیاز شو کرتی دوبارہ کھانے میں مشغول ہو گئی تھیں۔۔۔

خیریت کمیشنر صاحب یہ کیسا سوال ہے ؟، آپ میری عمر ہی بھول گئے

،... روحان شاہ کے سوال پر وہ تعجب کا شکار ہوا تھا اس وقت وہ ہاف وائٹ

پینٹ شرٹ میں ملبوس اس رف حلیے میں بھی ڈیشنگ لگ رہا تھا اوپر سے

کالی مقناطیسی آنکھیں روحان شاہ کے چہرے پر گڑھی ہوئی تھیں

سوال تو سوال ہوتا ہے ایس پی، مجھے اس کا جواب چاہیئے،... روحان شاہ کا

لہجہ دو ٹوک تھا۔۔۔

وہ دونوں باپ بیٹا مکمل ایک دوسرے کی جانب متوجہ تھے، جبکہ ثانیہ شاہ

ان دونوں سے بے نیاز تھیں،۔۔۔

اٹھائیس برس،.... انکو بغور دیکھتے اس نے گویا ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اٹھائیس برس، اس عمر میں تمہارا باپ بن گیا تھا ایس پی،۔۔۔ نیپکن سے اپنے ہونٹ اور ہاتھ صاف کرتے روحان شاہ نے تیکھے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

ثانیہ شاہ اپنا کھانا ختم کرتی اٹھ کر چلی گئی تھیں اور روحان شاہ کی بے تاب نگاہوں نے دور تک ان کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے کہ آج آپ نے کہیں سے سستا نشہ کر لیا ہے جو آج ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں،.... انکی بات تو اسکی سمجھ میں آ گئی تھی لیکن انکا دھیان بھٹکانے کے لیئے وہ مزاحیہ بولا تھا۔۔۔

پرل اور حورین کا ٹرپ دو دن بعد واپس آ رہا ہے نا؟؟،.... روحان شاہ نے اسکی بات پر دھیان دیئے بغیر اپنے مطلب کی بات کہی تھی۔۔۔

روحان شاہ کے سوال پر باران کا دل بے ساختہ ڈھڑکا تھا، اس سبز آنکھوں والی پری کا ذکر ہی باران شاہ کی ڈھڑکنوں کو بڑھا دیتا تھا۔۔۔

آپ پوچھ رہے ہیں یا بتا رہے ہیں کمیشنر صاحب؟؟ اپنے جذباتوں کو کنٹرول کرنا وہ بخوبی جانتا تھا، لیکن سامنے والی کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ اسکا باپ تھا جو اپنے بیٹے کی رگ رگ سے واقف تھا۔۔۔

باران شاہ،... انکا لہجہ تنبیہہ لیئے ہوئے تھا جسے محسوس کرتے باران شاہ نے اپنے سلکی گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں دو تین دنوں میں آجائیں گے،.... اس نے عام لہجے میں انکی بات کی تائید کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر پری بیٹی بھی واپس آجائے اور عادل ملک بھی تو میں انکی طرف چکر لگاتا ہوں،؟؟؟ کچھ سوچ وبچار کے بعد وہ بولے تھے۔۔۔

انکا بیٹا جتنا سیدھا خود کو شو کرواتا تھا اتنا ہی تیڑھا تھا اور اسے کیسے ہینڈل کرنا تھا وہ انہوں نے سوچ لیا تھا۔۔۔۔۔۔

--

باران شاہ ایک خاموش سمندر کی طرح تھا جب تک خاموش تھا تو ہر طرف سکوت پھیلا ہوا ہوتا تھا لیکن ذرا سی طغیانی ایک طوفان برپا کر دیتی تھی

آپ وہاں کیوں جائیں گے کمیشنر صاحب ابھی کچھ دن پہلے ہی تو عادل انکل سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے،... اسکے دماغ میں کئی سوال کھلبلی مچا رہے تھے اور جو جواب مل رہا تھا وہ اسے خود پر ابھی حاوی نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

تمہاری عمر ہو گئی ہے باران میں چاہتا ہوں کہ تم اب شادی کر لو ویسے بھی کب تک اپنی محبت کو چھپا کے رکھنے کا ارادہ ہے،.... وہ قدرے آہستگی سے بولے تھے جبکہ انکی بات پر باران کے چہرے پر اضطراب پھیلا تھا۔۔

وہ محبت جسے اس نے سات پردوں میں چھپا کر رکھی تھی انہیں اس بات کا کیسے علم ہوا تھا؟؟۔۔۔

آپ یہ کیسے جانتے ہیں؟،.... خود کو ریلیکس کرتے اس نے استفسار کیا

۔۔۔

عشق و معشوقی کی باتیں چھپائے نہیں چھپتی ایس پی صاحب،افسوس کہ تمہاری یہ کالی گہری آنکھیں بھی یہ راز چھپانے میں ناکام رہی،....ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے انہوں نے اپنی پشت چیئر سے ٹکائی تھی جبکہ دونوں ہاتھ اپنی گردن کے پیچھے رکھے بڑی تفصیل سے اسکا جائزہ لینے لگے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے کمیشنر صاحب ایسا کچھ بھی نہیں ہے،...انکی گہری ایکسرے کرتی نظروں سے وہ خائف ہوتا انہیں ٹالتے ہوئے بولا تھا

۔۔۔

کیا واقعی ایسا کچھ بھی نہیں ہے ایس پی باران شاہ،...اسکے چہرے کو کھوجتی نظروں سے دیکھتے وہ ہلکی تیکھی مسکراہٹ سے بولے

تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں،....وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا جس نے کبھی ہار ماننی سیکھی ہی نا تھی۔۔۔

اسکی محبت کو لوگ کھلے عام ہچ کریں وہ یہ کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر ٹھیک اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صیح شاید میں نے پہچاننے میں ذرا غلطی کر دی، وایسے ایک راز کی بات بتاؤں،.... تقریباً اسکی جانب جھکتے وہ سرگوشی نما بولے تھے،انکا رویہ باران کو کھٹکا تھا۔۔۔۔۔

کیا؟ باران شاہ نے اپنا لیفٹ ایبرو اٹھاتے استفسار کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں رہنے دو اگر تمہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے تو ویسے بھی یہ پرل کی بات ہے اور تمہیں اس میں دلچسپی آخر کیوں کر ہو گی،... کمال بے نیازی کا مظاہرہ کیا گیا تھا جسے باران شاہ دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔

ڈیڈ،... پرل کے ذکر پر وہ فوراً سیدھا ہوتا احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

جبکہ وہ اسکی بے چینی پر دل ہی دل میں مسکرائے تھے۔۔۔

چلو اگر اتنا انسسٹ کر رہے ہو تو میں تمہیں بتا ہی دیتا ہوں،.... پانی کے ایک دو گھونٹ بھرنے کے بعد انہوں نے گلاس دوبارہ واپس رکھ دیا اور گلا کھنکار کر بات شروع کی تھی۔ اسکا اختتام کہاں ہونا تھا وہ یہ بھی بخوبی جانتے تھے کیونکہ جھوٹ کا اختتام کیا ہوتا ہے اس سے سب ہی واقف ہیں

۔۔۔۔۔۔

دو دن پہلے جب میں عادل سے ملنے اسکے افس گیا تھا تو باتوں کے دوران اس نے مجھے پرل کے پرپوزل کے بارے میں بتایا تھا،... بات کرتے انہوں نے باران شاہ کو دیکھا جس کے چہرے کا رنگ پہلی بات پر ہی سرخ پڑ گیا تھا...

خود میں ہمت پیدا کرتے انہوں نے اپنی بات جاری رکھی لیکن اس سب کے دوران انہوں نے دوبارہ باران شاہ کو نہیں دیکھا جس کا تن من ایک اندیکھی آگ میں جل رہا تھا...

کونسے پرپوزل کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں، مجھے ذرا تفصیل سے بتایئے،..... ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ چڑھائے وہ کرسی کا رخ انکی جانب کرتا اپنی سرخ آنکھیں انکے سرخ و سفید چہرے پر گاڑتے ہوئے سپاٹ لہجے میں بولا تھا.........

وہ انسپیکٹر باران شاہ تھا جو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا تھا تو پھر سامنے والا اسکا باپ تھا، جس کے چہرے پر صاف لکھا تھا کہ وہ اس سے سچ اگلوانے کے

لیئے اپنی من گھڑت کہانی بنا رہے ہیں لیکن اس کہانی میں بھی پرل کو کسی دوسرے شخص کے ساتھ سوچتے اسکا فشار خون بلند ہو رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکا شاید اس کی یونی کا ہے جو پری بیٹے کو پسند...

انف ڈیڈ انف،....انکی بات بیچ میں ہی کاٹتے وہ چیئر دھکیلتا کھڑا ہوتے دھاڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکی دھاڑ پر روحان شاہ بھی بے ساختہ کھڑے ہوئے تھے،اور اسکو دیکھنے لگے تھے جو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پینٹنگ کے قریب جا کھڑا ہوا تھا،آنکھوں کا رنگ پہلے سے بھی زیادہ خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا تھا جبکہ چہرہ بھی لہو چھلکا رہا تھا۔۔۔

باران،....اب اسکی یہ حالت انہیں حقیقی طور پر پریشان کر گئی تھی۔۔۔

وہ جلدی سے اسکے قریب آ کھڑے تھے جو اپنے بالوں کو دونوں ہاتھ کی مٹھیوں میں دبوچے کھڑا خود پر کنٹرول کر رہا تھا۔۔۔

****

ٹارچ کے آف ہوتے ہی وہاں مکمل اندھیرا چھا گیا تھا۔ کسی درخت کا عکس دیکھنا بھی ناممکن سا لگ رہا تھا جب دور کہیں ایک ہلکی سی سنہری روشنی چمکی تھی۔۔۔۔

اپنے ڈر کو پیچھے دھکیلتے پرل ملک نے اپنے تجسّس کے ہاتھوں مجبور ہوتے اس سنہری روشنی کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔

یہ میڈم تو گئی مونسٹر،.... درخت کی آڑ میں چھپے الکحول نے کہتے ہوئے اپنا سر ہلکا سا ترچھا کر کے پیچھے دیکھا تھا لیکن وہاں مونسٹر تو کیا مونسٹر کا سایہ تک بھی نا تھا،......

مونسٹر کو نا پاتے وہ یک دم سیدھا ہوا تھا، وہ اس وقت کہاں جا سکتا تھا یہ سوچتے ہی الکحول اپنا دل کڑھا کر رہ گیا تھا....

اونہے سب کمینے ہیں سوائے مجھ شریف کے،۔ کہتے ساتھ ہی اس نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف بلند کیا تھا، جہاں صرف درختوں کی ٹہنیاں ہی آپس میں الجھی ہوئی دکھ رہی تھیں......

میرے مولا اس شریف بندے کے لیئے صرف ایک حور کہیں سے بھی ٹپکا دے چاہے آسمان سے ہی کیوں نا ٹپکا دے، بس یہ کہاوت مجھ معصوم پر اپلائے کر دیں کہ آسمان سے ٹپکا کھجور پر اٹکا، میں بڑا تیرا شکر گزار ہوں گا

،....اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کی شیپ بنائے وہ چہرے پر مصنوعی دکھ بھرے تاثرات لیئے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

تو کتنا شریف ہے الکحول یہ خدا بھی جانتا ہے شاید اس نے ہی ہمیں تمہاری شرافت دیکھائی ہے،اور اب اگر تمہاری لوٹنگی ہو گئی ہو تو اپنے کام پر فوکس کرو،....ابھی اس نے اپنے ہاتھ نیچے کیئے ہی تھے جب اسکی سماعتوں سے وائلڈ ایگل کی سر گوشی بھری آواز ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔۔

وائلڈ ایگل، تم کیا ہر وقت میری جاسوسی کرتے ہو بندے کی کوئی پرائیویسی بھی ہو سکتی ہے،....وہ منہ بسوڑ کر کہتا اس وقت کوئی بچہ ہی لگا تھا۔۔۔۔۔

بندے کی پرائیویسی اس وقت ہوتی ہے الکحول جب اسکے پاس اس کی بیوی ہوتی ہے لیکن میرے خیال میں تم تو اکلوتے سنگل ہو ہیں نا،....وائلڈ ایگل کا طنز الکحول کے دل پر ٹھاہ کر کے لگا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔

****

بھوت بھوت، اللہ جی پلیز مجھے ابھی مرنا نہیں ہے،، مجھے بس کسی بھی
طرح یہاں سے نکال دیں، قسم مجھے اپنے ہونے والے سائیں کی میں مر کر
بھی اپنے قدم دوبارہ یہاں نہیں رکھوں گی،.... بھوت بھوت کی راگ
الاپتے وہ کہاں آ پہنچی تھی اسے خود بھی پتا نا چلا تھا اور نا ہی یہ پتا چلا تھا کہ اس
گھپ اندھیرے کے باوجود وہ راستے کا انتخاب کرتی یہاں کیسے پہنچی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

ہوش میں تو وہ تب آئی تھی جب اسے اپنے سامنے کسی آدم کا سایہ محسوس
ہوا تھا۔۔۔۔

اس سائے کو دیکھ اسے اتنی ٹھنڈ میں بھی پسینے چھوتے تھے وہ ڈر کر ایک دو قدم پیچھے ہوئی تھی لیکن پیچھے درخت کی موجودگی اسے حواس باختہ کر گئی تھی کیونکہ وہ اسی راستے سے ہی آگے بڑھی تھی تب تو کوئی بھی درخت نا تھا۔۔۔۔

اسکی خوفزدہ آنکھیں سائے سے ہٹتی چاروں طرف گھومی تھیں جہاں کالی قبر کی طرح اندھیرے نے اپنے پر پھیلا رکھے تھے۔۔۔

لیکن سامنے موجود شخص ہلکی سی زرد روشنی کی لپیٹ میں تھا۔۔۔۔۔

ککو..ن..؟؟...اپنے خشک لبوں کو تر کرتے وہ منمنائی تھی اس کی آواز بہت آہستہ تھی لیکن اس سنسناتی خاموشی میں بھی یہ آواز صاف سنائی دی تھی۔۔۔

جواب دینے کی بجائے اس سائے نے اپنے قدم حورین کی طرف بڑھائے تھے جس کی آنکھیں اسکے بڑھتے قدموں کو دیکھ پھٹنے کے قریب ہوئی تھیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

دیکھو پلیز جن جی، میں بہت ہی معصوم زادی ہوں وایسے بھی میں بہت پتلی ہوں یہ تو کوٹ پہن رکھا ہے اس لیئے تمہیں موٹی لگ رہی ہوں میرا گوشت تمہیں نہیں ملے گا ساری ہڈیاں ہی ہیں پلیز مجھے جانے،۔۔۔۔۔اسکے بڑھتے قدموں کو دیکھ وہ یک دم اپنی آنکھیں ذور سے میچتے ہوئے جو بھی منہ میں آیا بولتی چلی جارہی تھی جب کسی کے سخت ہاتھوں نے اس کے ہونٹوں پر پہرا بیٹھا کر اسکی بولتی بند کی تھی۔۔۔

اسکی معصومانہ باتیں مونسٹر کے ہونٹوں پر ایک لمحے کے لیئے مسکراہٹ بکھیر گئی تھیں، پورے جنگل میں پھیلا اندھیرا وائلڈ ایگل کا مصنوعی تھا جس کے بارے میں ان تینوں کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

اور صرف وہ تینوں ہی اس اندھیرے میں سب کچھ بالکل صاف دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔

مونسٹر کا بھاری ہاتھ حورین کے ہونٹوں پر تھا جبکہ وہ اپنی آنکھیں ذور سے میچیں درخت کے سہارے کھڑی خوف سے زرد پڑ گئی تھی۔۔۔۔

مونسٹر کی بے قرار نگاہوں نے اسکے چہرے کا ہر ایک نقش حفظ کیا تھا رات پارٹی میں اس نے ایک نظر بھی اس پر نہیں ڈالی تھی اگر ڈالتا تو اس کے لیئے ہی مشکل ہو جاتی اس لیئے وہ بغیر کسی بکھیرے کے ہی نکل آیا تھا۔۔۔

اوپن یور آئیز مائی ہنی،.... وہ اس کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی میں بولا تھا۔۔۔۔

اسکی دلفریب آواز سنتے ہی حورین ساکت ہوئی تھی اسکی آنکھیں ابھی تک بند تھیں جبکہ اس سحر انگیز سرگوشی پر اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی ---

مجھے اپنی بات دوبارہ دوہرانے کی عادت نہیں ہے ہنی،.... اسکی سرگوشی ویسی ہی تھی لیکن لہجہ کٹھور ہو گیا تھا---

****

اس سنہری روشنی کا تعاقب کرتی وہ جنگل کے اس حصے میں آنکلی تھی جہاں ہارنس گرائینڈے نامی پہاڑ تھا،---

سنہری روشنی ہر طرف بکھر گئی تھی جس کی وجہ سے ہر چیز اب مدھم مدھم دکھنا شروع ہو گئی تھی----

یہ میں کہاں آگئی اللہ میاں...... چاروں طرف گھوم کر دیکھتے ہوئے وہ سہمی سی بڑبڑائی، اسے پتا ہی نا تھا کہ وہ چوٹی کے آخری سرے پر ہے جب اچانک اسکا پیر پھسلا تھا اور وہ ایک چیخ کے ساتھ ہارنس گرائینڈے پہاڑ سے گری تھی، فضا کو چیرتا اسکا نازک وجود جوں جوں نیچے موجود کھائی کی طرف جارہا تھا ویسے ویسے ہی پرل کو اپنی موت نزدیک آتی محسوس ہوئی تھی، ....

.....پرل کی آنکھیں خوف سے ابل کر باہر آنے کے قریب تھیں جب،

****

وائلڈ ایگل سے جادوئی رابطہ منقطع کرتے اس نے جونہی اپنے قدم آگے بڑھائے اسے اپنے سامنے دو لڑکیوں، ایک لڑکے اور ایک بڑی عمر کے

شخص کا گروپ نظر آیا تھا جو خوف وہراس سے چلتے شاید راستے کی تلاش میں تھے۔۔۔

انکو دیکھتے ہی الکحول کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔

وہ دونوں مجنوں تو مصروف ہیں کیوں نا ذرا انٹرٹینمنٹ ہو جائے،... پہلی بات جلے دل سے کہتے وہ آخر میں پراسرا سا ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔

****

بچو گھبراؤ نہیں گھبرانے سے کچھ بھی نہیں ہو گا بس آپس میں ہمت باندھائے رکھو،انشاللہ ہم یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہونگے،.....

پروفیسر فاروق جویریہ اور مہوش کو مسلسل خوف سے روتے دیکھ نرمی سے بولے تھے۔۔

اندر سے خوفزدہ تو وہ بھی تھی انہیں اپنی جان کی پرواہ نا تھی لیکن ان سب بچوں کی جان بہت قیمتی تھی جو صرف انکی راہنمائی میں سات سمندر پار آئے تھے۔۔۔

مجھے۔۔۔ابھی۔۔مر۔۔نا۔۔نہیں۔۔۔ہے پرو۔۔۔فیسر،۔۔۔ہمیں۔۔۔بس۔۔۔کیسے۔۔۔بھی۔۔۔کر۔۔کے۔۔۔یہا۔۔ں۔۔۔سے۔۔۔نکا۔۔لیے۔۔۔،آ۔۔ہ۔۔کا۔۔ش۔۔۔میں۔۔۔بھی۔۔آج۔۔۔جمی۔۔۔کی۔۔۔طر۔۔۔ح۔۔بیما۔۔۔ر ہو۔۔۔تی۔۔۔اور۔۔یہاں۔۔۔نا آ۔۔سکتی،۔۔۔مہوش کے دونوں بازوں کو ڈبوچے جویریہ آہستہ آہستہ قدم رکھتی ہچکیوں کے ساتھ بولی تھی

۔۔۔۔۔۔

پروفیسر فاروق ان سے ایک دو قدم کی دوری پر تھے جبکہ وہ دونوں اور انکی کلاس کا آصف ایک ساتھ تھے، تینوں ہی گھبراہٹ سے آل تو جلال کا ورد کر رہے تھے۔۔۔

بس اللہ پر امید رکھو،.... وہ اسکے سوا کچھ کہہ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔۔۔

آ..آ...آ...آ،.... وہ سب کچھ دوری پر ہی گئے تھے جب اچانک کسی شخص کا وجود درخت کی شاخ پر بیٹھا الٹا ہوا تھا، ایسے کہ اس شخص کی گردن شاخ سے نیچے لٹک رہی تھی جس کے سفید بڑے بال نیچے زمین کو چھو رہے تھے جبکہ دونوں ٹانگیں درخت کی شاخ سے لپٹی ہوئی تھیں وہ شخص پورا سیاہ کلر کے چغے میں ملبوس تھا۔۔۔

انکے چیخنے پر ارد گرد موجود تمام طالبات اور پروفیسر سرمد سوائے پرل اور حورین کے وہاں آ گئے تھے، لیکن سامنے کی صورتحال کا جائزہ لیتے سب سٹوڈنٹس کا بھی مہوش اور جویریہ جیسا حال تھا۔۔

اس صورتحال میں پروفیسر جیسے مضبوط انسان کا دل بھی ڈولا تھا، ان سب کے قدم خوف سے زمین پر چمٹ گئے تھے جب اچانک ہی اس شخص کی

گردن مڑی تھی اور سامنے موجود الٹے لٹکے شخص کا سفید برف جیسا چہرہ دیکھ جویریہ اور مہوش کے ساتھ سب کی ہی چیخیں پورے جنگل میں بلند ہوئی تھیں، جبکہ پروفیسر فاروق کی کنپٹی سے نکلتا پسینہ گردن میں جذب ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

درخت سے لٹکا وجود کئی صدیوں کی لاش لگ رہا تھا جس کا چہرہ سفید تھا جبکہ پوری سیاہ آنکھیں ان چاروں پر گڑھی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

تم سب کی ہمت کیسے ہوئی یہاں قدم رکھنے کی، کیا تم لوگوں کو اپنی جان عزیز نہیں ہے، کیا تم لوگ وائلڈ ایگل کی دہشت سے ناواقف ہو؟؟؟؟
اس شخص کی آواز بھی بالکل اسکی طرح سرد تھی جو سامنے والے کے رونگھٹے کھڑے کر دیتی تھی۔۔۔۔

ہم کسی کو بھی نہیں جانتے، ہمیں یہاں آنے سے پہلے کچھ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ جنگل اتنا خطرناک ہے پلیز ہم سب کو جانے دیں، ہم دوبارہ یہاں

بھول کر بھی قدم نہیں رکھیں گے پلیز،....پروفیسر فاروق اسکی بات پر ٹھٹکے ضرور تھے لیکن اپنے حواسوں پر کنڑول رکھتے وہ التجائی ہوئے جبکہ وہ سب تو کھڑے رہنے کے بھی قابل نا بچے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا، کیا تم لوگوں نے ہمیں پاگل سمجھ رکھا ہے بھلا وائلڈ ایگل کو کون نہیں جانتا،....اسکا بے ہنگم دل دہلا دینے والا قہقہہ لگا تھا، جب اسے وہ شاخ ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی جس پر اسکا وجود معلق تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

عزتاں رکھی مولا کہیں یہ چال مجھ پر ہی الٹی نا پڑ جائے،...اپنے وزن کو کئی حد تک ہلکا رکھتے الکحول نے دل میں دعا کی تھی۔۔۔۔

جبکہ الکحول کے قہقہے نے ان سب کو سہمنے پر مجبور کر دیا تھا جب اچانک ہی وہ کئی منٹس بعد بولا تھا۔۔۔۔

جاؤ جس راستے پر جا رہے ہو اس راستے پر بالکل ناک کی سیدھ میں جانا، خوش قسمت ہو تم سب جو وائلڈ ایگل کے چنگل سے آزاد جا رہے ہو بھاگو یہ نا ہو کہ میرا ارادہ بدل جائے اور میں تم سب کو خود کی طرح مردہ لاش بنا دوں،.... الکحول کی دہشت بھری آواز سنتے ہی سب اسکے بتائے گئے راستے پر بھاگ گئے تھے جب باہر نکلتے ہی انہیں پرل اور اور حورین کی گمشدگی کا پتا چلا جو پروفیسر فاروق اور پروفیسر سرمد کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا ------

****

اوئے ماں میری گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی،.... ان سب کے جاتے ہی الکحول الٹا زمین بوس ہوا تھا جس پر اسکی کہرا نکلی تھی------

تمہارے اپنے ہی کرتوت ہیں الکحول میں نے صرف انہیں آسانی سے باہر کا راستہ دیکھانے کو کہا تھا یہ لوٹنکی کرنا ضروری تھا کیا؟؟؟؟الکحول کو زمین پر بیٹھا اپنی گردن پر ہاتھ رکھا دیکھ وائلڈ ایگل اسکی شکل پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا جو واقعی اس حالت میں کسی کو بھی ڈرانے کا ہنر رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم تو میرے منہ نا ہی لگو تو بہتر ہے وائلڈ ایگل، یہ سب میں نے تم دونوں کی وجہ سے کیا،....اپنی گردن سہلاتے وہ اپنے کے زاویے بگاڑتے ہوئے بولا تھا لیکن دوسری طرف مکمل خاموشی چھا گئی تھی جسے محسوس کرتے الکحول نے دانت پیسے تھے۔۔۔۔۔

بالوں کی وگ اتار کر پھینکتے وہ اٹھ کھڑا ہوا جب ایک سیکنڈ میں ہی اس نے خود کو اپنے شاندار کمرے میں پایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل میں ہی وائلڈ ایگل کا شکریہ ادا کرتا وہ اپنے جہازی سائز بیڈ پر محو استراحت ہو گیا تھا کیونکہ اس وقت اسے آرام کی شدید طلب ہو رہی تھی

اسکے لیٹتے ہی روم کی لائٹس خود بخود آف ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل کی آنکھیں خوف سے ابل کر باہر آنے کے قریب تھیں جب اسے آپنا آپ ہوا میں معلق ہوتا محسوس ہوا تھا، وہ ابھی پہلی سیچوایشن سے نہیں سنبھلی تھی کہ کسی ان دیکھی طاقت نے اسے اوپر کی طرف کھینچنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

پہاڑ کی سطح پر پہنچتے ہی اسکے نازک وجود کو کسی نے بڑی نرمی سے اپنی طرف کھینچتے اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔

لیکن وائلڈ ایگل کی بانہوں میں آتے ہی وہ نازک وجود اپنے حواس کھوتا بیہوش ہو گیا تھا جسے دیکھ وائلڈ ایگل کے چہرے پر رقص کرتی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

پرل نے اس مہربان شخص کو دیکھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ زیادہ دیر تک اپنے حواسوں پر قابو نا رکھ سکی تھی، اسے یہ پتا نہیں تھا جسے وہ مہربان سمجھ رہی ہے اصل میں سارے کرتوت ہی اسی کے تھے۔۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا بلیک کوئین لیکن تم ان سزاؤں کی مستحق تھی آخر جو اتنے سال دور جو رہی مجھ سے، میں نے کہا بھی تھا تو ہی عشق و جنون میرا تو ہی فتنہِ عشق میرا۔۔۔۔ پرل کی بند آنکھوں کو دیکھتے وہ اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب لاتے ہوئے دلکشی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے یوں ہی بانہوں میں بھرے درخت کے جادوئی خول میں داخل ہوا تھا۔۔۔

وائلڈ ایگل کو بلیک محل میں اندر داخل ہوتا دیکھ سب چاروں طرف ٹہلتے جانور وہی ساکت کھڑے رہ گئے تھے پورے بلیک محل میں کئی سالوں سے پھیلی بلیک روشنیوں نے سنہری روشنیوں کی اوڑھ پہنی تھی۔۔ فضا میں اچانک ہی سنہری تتلیاں نمودار ہوتی رقص کرنے لگی تھیں۔۔۔

وائلڈ ایگل نے اپنے شاہانہ کمرے میں داخل ہوتے اس مومی کی گڑیا کو اپنے جہازی سائز بیڈ پر لٹایا تھا اور کئی لمحے اسے مبہوت سا تکنے کے بعد وہ خود فریش ہونے واشروم چلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

****

مجھے اپنی بات دوبارہ دوہرانے کی عادت نہیں ہے ہنی،.....اسکی سرگوشی

ویسی ہی تھی لیکن لہجہ سخت ہو گیا جسے محسوس کرتے حورین نے یک دم

اپنی آنکھیں کھولی تھیں......

حورین کی شہد بڑی بڑی آنکھوں کو اپنے اتنے قریب دیکھتے مونسٹر کے دل

نے ایک بیٹ مس کی تھی وہ تو اسے ڈرانے کے لیئے قریب ہوا تھا لیکن

اسکی معصومیت اور اداؤں نے اسے اپنے راستے پر ڈگمگانے پر مجبور کر دیا تھا

لیکن وہ مونسٹر تھا کوئی عام شخص نہیں جو کسی کمزور لمحے کے اثر اپنے

جذبات کی رو میں بہہ جائے...

وہ مونسٹر تھا وائلڈ ایگل کا رائٹ ہینڈ جو دشمنوں پر ناگہانی آفت کی طرح

نازل ہوتا تھا جس نے آج تک کتنے قتل کیئے تھے اسے خود بھی معلوم نہیں

تھے.....

اپنے جذباتوں پر کنٹرول رکھتے وہ اسکے ارد گرد درخت پر رکھے اپنے ہاتھ ہٹاتا فوراً سیدھا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

تتم... ککون... ہو،.... مونسٹر کے سخت لہجے کے زیرِاثر وہ ہلکلاتے ہوئے بمشکل اس اندھیرے میں اسے تلاشتے ہوئے بولی تھی، تھوری دیر پہلے جو اس شخص کی ذرا سی نرمی پر اسکا دل ڈھرکا تھا اب خوف سے ڈھرکنے لگا تھا، چاروں طرف سنسناتی خاموشی حورین کو وحشت میں مبتلا کر رہی تھی اوپر سے اس گمنام شخص کا کالا پہاڑ جیسا سایہ بھی کوئی کثر نہیں چھوڑ رہا تھا

۔۔۔۔

تم نہیں آپ،.... حورین کا طرزِ مخاطب اسے کافی ناگوار گزرا تھا اس لیئے جتاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس سائے کی بات حورین کو پہلے تو سمجھ نہیں آئی لیکن جب سمجھ آئی تو اسکا میٹر ہی گھوم گیا تھا۔۔۔۔

مطلب اس ویران جنگل میں جہاں چاروں طرف موت ناچ رہی تھی

وہاں یہ شخص اسے بلانے کے آداب سیکھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے گالوں کو پھلاتے وہ مونسٹر کے سائے کو خشمگیں نگاہوں سے

گھورنے لگی تھی یہ سوچ کر کے وہ سایہ اسے تو اس گھرے اندھیرے میں

بالکل بھی نہیں دیکھ رہا ہو گا لیکن اپنے خوشفہمی میں وہ بری پھنسی تھی جب

...... حورین نے اس سائے کو اپنے چہرے پر جھکتا دیکھا تھا

اس سائے کو اپنی طرف جھکتا دیکھ حورین بے اختیاری میں ہی نیچے جھکی تھی

، جس کی وجہ سے مونسٹر کا چہرہ درخت سے کچھ ہی فاصلے پر رک گیا تھا

۔۔۔۔

حورین کے بے اختیاری میں کیئے گئے عمل پر مونسٹر کے چہرے پر کچھ دیر

پہلے کی نرمی معدوم ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی گردن کو جھٹکتے وہ ایک گھٹنے کے بل بیٹھتا حورین کو دیکھنے لگا تھا جو

آنکھیں بند کیئے منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

میری ذندگی میں واپس آگئی ہونا ہنی تو میں تمہیں سارے آداب سیکھادوں گا،.... کہتے ساتھ ہی اس نے حورین کی گردن کی مخصوص نس دبائی تھی جسکی وجہ سے اسکا وجود ڈھیلا ہوتا مونسٹر کی طرف لڑکھ گیا تھا۔۔۔۔

مونسٹر اسے اپنے حصار میں لیتا ایک نئی منزل کی طرف گامزن ہو گیا تھا، جس وہ انجان تھی۔۔۔

****

پروفیسر فاروق وآپس اندر جانا ہمارے لیئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے پلیز بات کو سمجھیئے اگر ہم اندر گئے تو اپنے ساتھ ان سب بچوں کی جان کو بھی خطرے میں ڈال دیں گے،.... پروفیسر فاروق کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں پرل اور حورین کے پیچھے کتنے بڑے لوگوں کا ہاتھ تھا اگر

انہیں ذرا سی بھی بھنک پڑ جاتی کہ وہ دونوں اکیلی جنگل میں موت کے منہ میں چلی گئی ہیں تو سب نے زمین و آسمان ایک کر دینا تھا۔ لیکن انہیں یہ پتا نہیں تھا کہ اگر آج وہ دونوں اس جنگل میں نہیں آتی تو وائلڈ ایگل اور مونسٹر نے کہرام مچا دینا تھا۔۔۔۔

پروفیسر سرمد کی بات انہیں کئی حد تک مناسب لگی تھی اس لیئے وہ سب ٹیکسیاں کروا کر دوبارہ ہوٹل میں چلے آئے تھے۔۔۔۔۔۔

لیکن ان پر ایک دوسرا انکشاف ہوا تھا کہ جب وہ یہاں سے گئے تھے تو تاریخ پچیس نومبر تھی لیکن جب آئے تھے تو ستائیس نومبر، آج کے دن ملنے والا انہیں یہ دوسرا بڑا جھٹکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سب کے دماغ کام کرنا چھوڑ چکے تھے، وہ سب جب سے آئے تھے اپنے اپنے بک کیئے روم میں بند ہو گئے تھے آج کے واقعے نے انہیں بری طرح متاثر کیا تھا۔۔۔۔۔

ہم وہاں سے تو آ گئے ہیں اب کیا کریں پروفیسر سرمد؟؟؟، یہ بہت کٹھن رہا ہے ہمیں یہاں نہیں آنا چاہئیے تھا،.... پروفیسر فاروق جب سے اپنے کمرے میں آئے تھے تب سے بے چینی سے ٹہل رہے تھے سکون تو پروفیسر سرمد کو بھی نا تھا۔۔۔

ہمیں ایجینسیوں سے رابطہ کرنا چاہیئے پروفیسر فاروق، ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں ہماری مدد کریں،.... پروفیسر سرمد کی بات انہیں کئی حد تک مناسب لگی تھی۔۔۔

ان ٹیکسی ڈرائیور نے ہمیں پہلے ہی وہاں جانے سے روکا تھا سرمد!! آہ !!کاش!! ہم پہلے سے ہی ساری معلومات اکٹھی کر لیتے تو آج یہ حالات نا ہوتے،.... پروفیسر فاروق صرف ہنکارہ بھر کر ہی رہ گئے تھے۔۔۔

****

روحان شاہ جلدی سے اسکے قریب آکھڑے تھے جو اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں ڈبوچے کھڑا خود پر کنڑول کر رہا تھا،....

اہے باران مائی سن سوری میری جان میرا ارادہ تمہیں ہرٹ کرنے کا ذرا بھی نا تھا،..... باران کا سرخ چہرہ زبردستی اپنی جانب موڑتے ہوئے وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے پچکارتے ہوئے بولے تھے۔۔۔ باران کی لہو رنگ آنکھوں میں دیکھتے انہیں پل بھر کے لیئے خوف محسوس ہوا تھا انہیں بالکل بھی آنداز نا تھا کہ ان کا بیٹا اتنا پرل ملک کا دیوانہ تھا کہ اسے کسی دوسرے کے ساتھ جوڑنے میں ہی پاگل ہو جائے گا اگر انہیں پہلے سے اندازہ ہوتا تو وہ مر کر بھی یہ سب نا کہتے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ڈیڈ یہ آپ نے اچھا نہیں کیا، آپ نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا، میں نے پرل ملک کو اپنی روح اور دل کا مالک بنایا ہے ڈیڈ، یہ جو آپ کے سامنے کھڑا ہے نا باران شاہ جو ایک اے سی پی ہے ایک بہادر انسپکٹر، میں بہادر نہیں ہوں ڈیڈ پرل کے معاملے میں میں بہادر نہیں ہوں، اسے کسی دوسرے کے ساتھ سوچتے ہی میری جان نکل جاتی ہے،.....-------

باران کی حالت پر انکا دل کٹ کر رہ گیا تھا، انہوں نے یک دم اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا---

ڈائننگ ہال کے دروازے پر کھڑی ثانیہ شاہ کی حالت ایسی تھی کہ جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں، وہ باران شاہ کی ماں تھی ناراضگی جتنا صیح لیکن اپنے بیٹے کی یہ حالت انہیں تکلیف سے دوچار کر گئی تھی بظاہر مضبوط دکھنے والا انکا بیٹا کتنا بزدل تھا یہ انکشاف انکے لیئے کسی جھٹکے سے کم نا تھا---

وہ نیچے پانی لینے آئی تھیں لیکن انہیں باتیں کرتا دیکھ وہ ڈائننگ ہال کے دروازے پر ہی رک گئی تھیں اب ان میں اتنی سکت نا بچی تھی کہ وہ پہلے والی بے نیازی کے ساتھ اندر جاتی اور جگ میں پانی بھرتی۔۔۔۔۔۔
خالی جگ کو وہی ٹیبل پر رکھتے ثانیہ شاہ اپنے وجود کو سنبھالتی جیسے آئی تھیں ویسے ہی چلی گئیں تھیں۔۔۔۔

میرے جگر کو پرل ملک چاہیئے نا تو میں لے کر دوں گا، میں کل ہی عدیل ملک سے تمہارے رشتے کے بارے میں بات کرتا ہوں، تم دیکھنا وہ ہمیں کبھی بھی انکار نہیں کریں گے آخر ہمارا جگر ہے ہی اتنا ہینڈسم ینگ مین ،.... روحان شاہ اسے بہلانے میں کافی حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔
روحان شاہ کی بات پر باران کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا تھا

۔۔۔۔۔

لویوڈیڈ اینڈ سوری فار مس بیہیور،.... وہ انکے گلے لگتا معزرت خواہانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

باران کو پہلے جیسی نارمل حالت میں آتا دیکھ وہ بھی پر سکون سا مسکراتے اسے لویو ٹو کہتے اپنے سینے میں بھینچ گئے تھے۔۔۔

اب آپ کمرے میں جا کر آرام کریں کمیشنر صاحب مجھے ذرا کسی کام سے باہر جانا ہے،.... روحان شاہ کی پشت کو تھپتھاتے وہ نرم لہجے میں کہتا ڈائننگ ہال سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی روحان شاہ چیئر پر ڈھے سے گئے تھے

،۔۔۔۔۔۔۔۔

یا میرے مالک تو ہی رحمان ہے میرے مولا میرے بچے کی زندگی میں سکون بھر دے اے محبتوں کے سردار میرے اللہ میرے جگر کو اسکی محبت سے کبھی جدا نا کرنا میرے بیٹے نے اپنے پوری زندگی میں بہت سی

آزمائشیں جھیلی ہیں اللہ اب اسے اسکی زندگی کی بڑی خوشی سے نواز دے،

اگر اسے اس کی محبت نا ملی تو میرا بیٹا مر جائے گا اور اگر اسے کچھ ہوا تو

روحان شاہ زندہ لاش بن جائے گا، ہم ایک نقصان اٹھا چکے ہیں میرا مالک

لیکن دوسرا نقصان ہماری زندگی اجاڑ دے گا،.....اپنے سینے میں اٹھتے درد

کو بمشکل دباتے وہ نم آنکھوں سے اپنے رب سے التجائی ہوئے تھے۔۔۔

لیکن قسمت نے تو پہلے سے ہی پرل ملک کو کسی اور کے حوالے کر دیا تھا

،۔۔۔۔

الویرا نے شاہ کو علینہ کے دیئے گئے دھوکے کے ساتھ اپنے ماضی کی ہر ایک

بات بتادی تھی جسے شاہ نے کمال ضبط سے سنا تھا،اس پیاری لڑکی نے

صرف اسکی وجہ سے کیا کیا نہیں سہا تھا لیکن پھر بھی الویرا نے اسے معاف

کر دیا تھا،

۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں کئی گھنٹوں سے دنیا سے کٹ کر ساحل پر آئے ہوئے تھے، سمندروں کی لہریں انکے پاؤں کے پاس اٹھکیلیاں کرتی اور دوبارہ سے اپنا راستہ موڑ لیتی تھیں۔۔۔۔

ایک دوسرے کی سنگت میں چلتے وہ اپنا ہر ایک غم بھول گئے تھے، لیکن قسمت نے تو ابھی دوسری آزمائش کی کڑی چنی تھی۔۔۔۔۔۔

اب چلتے ہیں شاہ دیکھیں سورج بھی غروب ہو گیا ہے، امی ہمارے لیئے پریشان ہو رہی ہوں گی،۔۔۔۔ اسکے ساتھ قدم سے قدم ملاتی الویرا رکتے ہوئے تفکر سے بولی تھی۔۔۔

شاہ اسراملک کو آگاہ کیئے بنا ہی اسے یہاں لے آیا تھا تا کہ تنہائی میں وہ دونوں ایک دوسرے کے سارے گلے شکوے ختم کر لیں۔۔۔۔۔

میری جان کو میرے سوا بس سب کی فکر ہے،.... شاہ الویرا کو جانثار نظروں سے دیکھتا اسکے سر پر چپت رسید کرتے ہوئے بولا تھا، یہ لمحے، یہ محبتیں، یہ رنجشوں سے پاک صحبتیں اسے کسی خواب سے کم نا لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

توکیا میں امی کی فکر بھی نا کروں،.... شاہ کو خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے وہ بولی تھی۔۔۔۔۔

اپنی ان گرے قاتل نگاہوں سے ہی ہمیں قتل کے ڈالیے
نا ہو آپ کو تکلیف خنجر اٹھانے میں نا ہمیں گردن جھکانے میں

الویرا کی بڑی آنکھوں پر چوٹ کرتا خاصی رومانٹک انداز میں بولا تھا۔۔۔۔

آپ زیادہ فری نہیں ہو رہے شاہ جی،۔۔۔۔اسکے کندھے پر نادیدہ مٹی جھاڑتے وہ مصنوعی تیکھی مسکراہٹ سے بولی تھی۔۔۔

اسکے انداز پر شاہ نے ہونٹ دانتوں تلے دباتے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی اور اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اسکی کمر کو اپنے ہاتھوں کے گرفت میں لیتا گول گول گھمانے لگا تھا۔۔۔

الویرا جو اس افتاد کے لیئے تیار نا تھی پہلے تو خود کو فضا میں بلند پاتے سہمی تھی لیکن اپنے مضبوط سائبان کا خیال آتے ہی وہ کھلکھلائی تھی جس کی کھلکھلاہٹ میں شاہ کے ہنسی بھی شامل تھی۔۔۔

فضا میں رقص کرتی ہوا نے ان دونوں دیوانوں کی محبت کے صدقے اتارے تھے جبکہ ڈوبتے سورج نے آخری نظر ڈالتے ان کو الوداع کہا تھا ۔۔۔۔

****

ڈائننگ ہال میں ایک گھمبیر خاموشی پھیلی ہوئی تھی، وہاں بیٹھا ہر ایک فرد اپنے دل میں تفکر لیئے ہوئے تھا جبکہ چہرے پر سوچ کے گہرے سائے چھائے ہوئے تھے جبکہ انکے برعکس ہیر اور فزہ یزدانی کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے،۔۔۔

ہم نے ہر ایک ایجنسی سے رابطہ کر کے دیکھ لیا ہے، مسٹر فائق یزدانی لیکن کوئی بھی ہماری مدد کرنے کے لیئے تیار نہیں ہے، اگر ہمیں ذرا سا بھی پتا

ہوتا کہ وائلڈ ایگل اتنا خطرناک ہے تو ہم کبھی وہاں جانے کا سوچتے بھی نہیں،، بے شک پرل اور حورین کا کھو جانا ہماری نااہلی کے زمرے میں آتا ہے لیکن اس وقت ہم بے بس تھے، ہمارے بس میں کچھ بھی نا تھا، اگر ہم انہیں دوبارہ تلاش کرنے اس جنگل میں جاتے تو خود کے ساتھ دوسرے بچوں کو بھی خطرے میں ڈال دیتے،.... پروفیسر فاروق کی شرمندگی بھری آواز، اس ساکت ماحول میں گونجی تھی، انکی آواز پر فائق یزدانی کے گرد سوچوں کا حصار ٹوٹا تھا۔۔۔

آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے پروفیسر، اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے، آپ ایزلی ہو کر یہاں سے جائیں ہم باقی سب سنبھال لیں گے،... فائق یزدانی کا لہجہ سنجیدگی سے بھرپور تھا، انکا مقصد تو پورا ہو گیا تھا لیکن اب دل کی کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پروفیسر فاروق اور سرمدان سے مصافحہ کرتے اپنے دل میں ایک بوجھ لیئے بوجھل قدموں کے ساتھ روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکے جاتے ہی فائق یزدانی چیئر پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھے تھے، جبکہ زلنین یزدانی بھی واپس اپنی جگہ پر پریشان حالت میں بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ انکے ساتھ کچھ غلط نا کر دیں بھائی، ہمیں ایک ایک قدم پھونک کر رکھنا ہوگا،.... ہیر یزدانی اور فنزہ یزدانی کے خوشی سے چمکتے چہرے زلنین یزدانی کی بات پر پھیکے پڑے تھے۔۔۔
کیا مطلب کچھ غلط کر دیں نین وہ انکے محرم ہیں بھلا وہ انکے ساتھ کیا غلط کر سکتے ہیں،.... فنزہ یزدانی ترنت سے بولی تھی۔۔۔

تم دعا کرو نین کہ وہ جس مقصد کے لیئے گئیں ہیں وہ پورا ہو جائے،،..

فائق یزدانی صوفے سے پشت ٹکائے اپنا سر اسکی سطح پر رکھے اپنی نظریں چھت پر لٹکے فانوس پر گاڑے ہوئے سنجیدگی سے بولے تھے، جبکہ فنزہ یزدانی کی بات کو سرے سے نظر انداز کیا گیا تھا.......

کیا مطلب کونسا مقصد فائق، اب کچھ ایسا مت کر دیجیئے گا کہ انکا جسم ہی ریزہ ریزہ ہو جائے دل تو پہلے ہی بڑی بے دردی سے کچلا گیا تھا،... ہیر یزدانی کی طنزیہ بات پر فائق نے فانوس سے اپنی نظریں ہٹاتے انہیں سرخ نظروں سے دیکھا تھا، جو انکے دیکھنے پر انکی سنہری درد بھری آنکھوں میں اپنی کالی گہری آنکھیں گاری تھیں....

ہیر یزدانی کی بات پر زلنین یزدانی نے لب بھینچتے افسوس سے اپنا سر نامیں ہلایا تھا، وہ انکی حالت سمجھ سکتا تھا بھلا کوئی ماں کیسے اپنے بچوں کی ذرا سی چوٹ بھی برداشت کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھابھی ماں آپ جن بیٹوں کی بات کر رہی ہیں نا آج انکی شناخت بدل گئ ہے، وہ آج یزدانی فیملی کی حیثیت سے نہیں پہچانے جاتے وائلڈ ایگل، مونسٹر اور الکحول کی حثیت سے پہچانے جاتے ہیں،۔۔۔۔۔ زلنین یزدانی کا ایک ایک لفظ ان دونوں ماں کو تڑپا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

زلنین، نین۔۔۔ ہیر یزدانی اور فنرہ یزدانی نے ایک ساتھ دبے لہجے میں احتجاج کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زلنین نے کیا غلط کہا ہے جس پر تم دونوں تڑپ رہی ہے جو اصلیت ہے اسے تم دونوں کیا کوئی بھی نہیں جھٹلا سکتا، کیا تمہیں اس بارے میں علم ہے کہ تم دونوں کے بیٹے بھیڑیے بن چکے ہیں پورا جرمنی انکے خوف سے

لرز رہا ہے، پری اور حورین کو وہاں بھیجنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ ان دونوں سے ملیں اور انکی حقیقت جان کر پلٹ آئیں ان سے اپنا رشتہ ختم کر لیں یہ تب ہی ممکن تھا جب وہ دونوں انہیں انکی ذات سمیت پہچانتے،....

فائق یزدانی کی سرد تیکھی آواز نے ہیر اور فنزہ کو منجمند کر دیا تھا۔۔۔

آپ کا مطلب آپ نے انہیں اس لیئے وہاں بھیجا تاکہ وہ میرے بیٹوں سے خلع لے سکیں،.... ہیر یزدانی کے الفاظ ورطہ حیرت میں ڈوبے ہوئے تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں فائق بھائی،... فنزہ یزدانی افسوس سے بولی تھی

۔۔۔

جبکہ انکے برعکس فائق یزدانی اور زلنین یزدانی ان دونوں کو افسوس سے دیکھ رہے تھے جنہیں انکے بیٹوں کے کرتوتوں پر افسوس نہیں تھا بلکہ اس

بات پر افسوس تھا کہ کہیں پرل اور حورین انکے بیٹوں سے جدا نا ہو جائیں

،۔۔۔

کہاں جا رہے ہو فائق ،؟؟ فائق یزدانی کو اٹھتا دیکھ زلنین یزدانی بھی کھڑے ہوتے بولے تھے۔۔۔۔۔۔

بلیک فاریسٹ ،... فائق یزدانی کی سپاٹ آواز میں دیے گئے جواب پر وہ تینوں سٹل ہوئے تھے۔۔۔

لیکن آپ وہاں کیوں جا رہے ہیں فائق ،... ہیر یزدانی فوراً سے انکے آگے آتے ہوئے بولی تھی ،،، وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ایک دفعہ پھر وہ چاروں آمنے سامنے ہوں اور جو باقی کچھ بچا کچا رشتہ تھا وہ بھی ٹوٹ جائے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن جواب میں فائق یزدانی ان پر ایک نظر ڈالتے جانے کے لیئے سائیڈ سے گزرے تھے لیکن گیسٹ روم کے دروازے پر ایستادہ کھڑے وجود نے سب کو ہی جامد کر دیا تھا۔۔۔

****

کوئی ہے یہاں پلیز مجھے جانے دو یہاں سے، میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے، پلیز مجھے جانے دو میں ایک معصوم سی لڑکی ہوں اگر آزاد کرو گے تو بدلے میں میں تمہارے بچوں کو دعائیں دوں گی، پلیز مجھے جانے دو،.... بند بلیک دروازے کو لگاتار پٹتے ہوئے وہ چیخنے اور مصنوعی رونے کا کام بھی ساتھ چلا رہی تھی۔۔۔

اسے کچھ منٹس پہلے ہی ہوش آیا تھا جب خود کو اس عالیشان کمرے میں بند پاتے وہ پہلے تو اندھیرے سے خوفزدہ ہوئی تھی لیکن سب کچھ یاد آنے پر وہ

اپنی کڈنیپنگ کا سوچتے پر جوش سی ہوتی دروازے کی طرف بڑھی تھی اس

کا مقصد یہاں سے جانے کا ہرگز نا تھا بلکہ وہ تو اپنے کڈنیپر کی شکل دیکھنا

چاہتی تھی جس نے حورین کے برسو پرانے خواب کو زندہ کیا تھا، اسکا تو

شروع سے ہی خواب تھا کہ کوئی اسے ناولوں کی ہیروئین کی طرح کڈنیپ

کرے پھر زبردستی دباؤ دے کر شادی کر لے، واہ واہ، ہماری حورین میڈم

کے نکے نکے خواب۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی ہے،.. حورین کا کھٹکھٹاتا ہوا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا تھا جب دروازا ہولے

سے کھلتا چلا گیا وہ یک دم ایک دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔۔

دروازے سے اندر داخل ہوتے دیو قامت سائے کو دیکھتے حورین کے

اوسان پھر سے خطا ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اوئے ماں مطلب یہ سایہ مجھے کڈنیپ کر کے لے آیا ہے،.. اسکے اپنی جانب بڑھتے قدموں کو دیکھتے ہوئے حورین نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

میں کیا سے کیا سوچ رہی تھی کہ ناولوں کی طرح مجھے بھی کسی نے اپنے عشق میں کڈنیپ کر لیا ہوگا اور زبردستی مجھ سے شادی کرے گا، لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ پڑ گیا، ایک سایہ مجھے کڈنیپ کر کے لے آیا،....
اپنے دکھی دل سے سوچتے ہوئے اسکے آنسو آنکھوں سے نکلتے گال پر لڑکھ گئے تھے۔۔

جسے جلدی سے قریب آتے مونسٹر نے اپنی انگلی کی پوروں پر چنا تھا۔۔

۔۔

یہ آنسو کس لیئے ہیں؟؟،... مونسٹر کی آواز سرگوشی سے کم نا تھی،۔۔۔

مونسٹر کی گھمبیر آواز سنتے حورین کی ساکت پتلیاں لرزی تھیں، آنسو کا گولا کہیں حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تتم ککون ہو، ؟؟اس نے ہمت کرتے دوبارہ سے وہی سوال کیا تھا جو اس نے جنگل میں بار بار پوچھا تھا۔۔۔

اس اندھیرے میں وہ صرف مونسٹر کی چمکتی بلیو آئیز ہی دیکھ سکتی تھی جبکہ باقی چہرہ اندھیرے کی گرفت میں تھا۔۔

حورین کے سوال پر مونسٹر نے ایک گہری نظر اس کے چمکتے روپ پر ڈالی اور پھر پلک جھپکتے ہی پورا کمرہ سلور لائٹس سے منور ہو گیا تھا۔۔

لائٹ کے یک دم آن ہونے پر حورین کی شہد رنگ آنکھیں چندھیا گئی تھیں اس نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے انہیں تیز روشنی سے بچایا تھا۔۔۔

اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر مجھے دیکھو ہنی، تم نے ہی مجھے اپنی پہچان بتانے کے لیئے کہا اب یہ پردہ کیسا،.... چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے مونسٹر اسکی آنکھوں پر رکھے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

مونسٹر کی دلفریب مسکراہٹ سنتے حورین کی بیت مس ہوئی تھی اس نے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اپنی آنکھیں کھولی تھیں لیکن سامنے کھڑے وجود نے اسے مبہوت کر دیا تھا۔۔۔

اسکے مضبوط سینے سے چپکی چمکیلی بلیک شرٹ جس کے آگے کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے جس کی وجہ سے چوڑا سینہ واضح تھا جبکہ گردن میں مونسٹر کی بنی چین تھی، گولڈن بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیا گیا تھا جبکہ نیلی آنکھیں خوبصورتی سے حورین کا جائزہ لے رہی تھیں جو لائٹ گولڈن کلر کی لانگ شرٹ اور کھلے ٹراؤزر کے ساتھ ہم رنگ سکارف لیئے ہوئے تھی ۔۔۔

لو کنگ گارجیئس مائی ہنی !! مونسٹر اپنی ایک انگلی اسکے گلابی گال پر ٹریس کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دلکشی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اسکی بات پر حورین کسی خوبصورت لمحے کی زد سے نکلی تھی،۔۔

مونسٹر کی انگلی کی بے باک حرکت اور اسکے چوڑے سینے پر نظر پڑتے ہی حورین کے گال شرم سے سرخ پڑے تھے،اپنی زندگی میں وہ پہلی بار کسی کی پرسنالیٹی پر فدا ہوئی تھی،سامنے موجود شخص حسن کا دیوتا تھا جو کسی لڑکی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

تم کون ہو اور مجھے کڈنیپ کیوں کیا ہے ؟؟ جب اسے احساس ہوا کہ وہ کسی غیر محرم کے اتنے نزدیک کھڑی ہے تو وہ خود کو ڈپٹتی اس سے دور ہوتی تفتیشی انداز میں بولی تھی۔۔۔

جبکہ حورین کے دور ہونے پر مونسٹر نے اپنی مٹھیوں کو بھینچتے سرخ نظروں سے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

مونسٹر کی اچانک ہوتی سرخ نیلی آنکھوں کو دیکھتے حورین نے بے ساختہ تھوک نگلا تھا اب یہ خوف کنڈلی مار کر اسکے دل کے اندر بیٹھ گیا تھا کہ اس وقت وہ کسی غیر محرم کے ساتھ ہے جو کچھ بھی کر سکتا تھا، پرانے احساسات اب کہیں دور جا سوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی جلدی بھول گئی ہنی، کہ میں کون ہوں ؟۔۔۔ حورین کو بازوں سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے وہ اسکے چہرے پر پھنکارا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

م....مجھے... چچھو..ڑ.وو. پپلیز... یہ.. تتم.. ککیا.ک.. کر...
ر... رہے... ہو...، اسکے ہاتھوں سے اپنے بازوں چھڑوانے کی تگ ودو
کرتے ہوئے وہ کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔۔

مزاحمت بیکار ہے مسز،.... مونسٹر کے طرز مخاطب پر حورین نے اپنی شہد
رنگ آنکھیں پھیلائی تھیں، جن میں مونسٹر کا دل ڈوب کے ابھرا تھا۔۔۔
اپنے اعصابوں پر کنڑول کرتے اب وہ مسکراتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا
تھا جو مزاحمت ترک کیئے اس تولہ اور ماشہ کے درمیان جھولتے انسان کو
دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آپ.. یہ.. ککیا.. کہہ.. ر.. رہے ہیں؟ چھو..ڑیں..مجھے..، م..میں.. مسز
نہنہیں... ہوں،... مونسٹر کی بات کی تردید کرتے وہ ابکی بار آنسو کی
آمیزش کے دوران التجائی ہوئی تھی۔ جب ونڈو سے آتی شیروں کی ڈھار

سنتے وہ یک دم خوف سے اپنی آنکھیں میچتی اسکے حصار میں چھپی تھی۔۔۔۔۔۔

****

کمرے میں پھیلتے سیگریٹ کے دھوئیں سے پرل کو بیہوشی میں بھی اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس ہُوا تھا، اپنی بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھے کھانستے ہوئے اٹھ بیٹھی تھی، دل کی دھڑکن معلوم سے زیادہ تیز ڈور رہی تھی۔۔۔۔
کھانستے ہوئے پرل نے اپنی نیم آدھ وا آنکھوں سے چاروں طرف دیکھنے کی کوشش کی تھی جو اندھیرے اور دھوئیں سے بوجھل محسوس ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے گھومتے سر کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے کھانستے ہوئے اس نے سب کچھ یاد کرنے کی کوشش کی جو بڑی دقت کے بعد اسے یاد آ ہی گیا تھا۔۔۔

م..میں..تو..ااس.. لکھائی میں گر رہی تھی پھر.م.مجھے کلکس..نے بچایا مجھے یاد ہے..جب کسی اندیکھی طاقت نے مجھے...اوپر کی جانب..ب لکھینچا..تھا...،وہ شخص..ہڈی پہنے ہوئے تھا،..وہ کون تھا میں اس.. لکی ششکل دیکھ..نا سکی..تھی،....خود سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے دوبارہ سے چاروں طرف دیکھنے کی ناکام کوشش کی تھی لیکن سب بے سود رہا تھا۔۔۔

سیگریٹ کے دھوئیں سے اسے اتنا تو علم ہو گیا تھا کہ وہ اس جگہ پر اکیلی نہیں ہے۔۔۔۔

ککو..ئی...ہے..یہاں،۔اس نے ڈرتے ڈرتے لرزتی آواز میں کہا تھا جب پورے کمرے میں اچانک سنہری تتلیاں نمودار ہوتیں رقص کرنے

لگی تھیں اور اسکے ساتھ ہی کسی شخص کی خوبصورت آواز میں دھن بجی تھی،اس سب کے دوران پرل کی آنکھیں ورطہ حیرت سے پھٹی تھیں ان سنہری تتلیوں کی روشنی سے کمرے میں سنہری روشنی چمک رہی تھی، کمرے کے درمیان میں رکھے سنہری گول بیڈ پر پرل ملک ہونقوں کی طرح چاروں طرف گھومتی تتلیاں اور ان الفاظ کو سن رہی تھی جو پورے کمرے میں گونج رہے تھے۔۔۔۔۔۔

Dead but pretty

Dead but pretty

Dead but pretty

بیڈ کے عین سامنے بیٹھے وجود پر نظر پڑتے ہی پرل ملک کی ساری توجہ اس شخص پر مرکوز ہوئی تھی۔۔۔

وائلڈ ایگل جو کب سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا پرل کی حرکات کو ملاحظہ کر رہا تھا اسے بیڈ سے نیچے قدم رکھتے دیکھ رومال کے اندر ہی اسکے ہونٹ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔۔

اس وقت وہ بلیک ٹی شرٹ میں ملبوس چہرے پر رومال باندھے بیٹھا تھا جبکہ سنہری آنکھوں کا مرکز صرف ایک ہی وجود تھا اور وہ تھا پرل ملک کا۔۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھتا اسکے روبرو ہوا تھا جو اسکے یک دم قریب آنے پر ایک دو قدم پیچھے کی طرف ہٹی تھی۔۔۔۔۔

ز

****

کیا ہوا اسرا اتنا خاموش کیوں ہو میں صبح سے دیکھ رہا ہوں کیا کوئی پریشانی ہے ؟؟؟اپنے روم میں آتے ہی عدیل ملک نے تفکر سے دریافت کیا تھا۔۔۔ وہ کل ہی اپنے بزنس ٹور سے واپس آ گئے تھے اور ساتھ میں ہی فائق یزدانی نے انہیں وہاں سب انفارمیشن بہم پہنچائی تھی،دل تو انکا بھی کئی دنوں سے دول رہا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں عادی، میرا جی کل سے گھبرا رہا ہے،دو دن سے پری نے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا، پلیز آپ ایک دفعہ میری اس سے بات کرادیجیئے نا،.... عدیل ملک کے سامنے آتے ہوئے اسرا ملک نے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی ۔۔۔

انکی پریشانی پر عدیل ملک نے اپنے فکر مند تاثرات کو چھپاتے ہوئے انہیں شانوں سے پکڑتے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھایا تھا اور خود نیچے قدموں کے بل بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

ہماری بیٹی بالکل ٹھیک ہے اسرا، میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ جرمنی میں خراب موسم کے سبب فلائیٹ آپریشن رکے ہوئے ہیں، مجھے فائق نے بھی کال کی تھی کہ وہ دونوں ٹھیک ہیں، انشاللہ وہ دونوں دو دنوں تک ہمارے ساتھ ہونگی یہاں تم پریشان ہو اور وہاں بھابھی (مسز حسن) پریشان ہیں،.... اصل بات چھپاتے انہوں نے نرمی سے کہا تھا۔۔ عدیل ملک کی بات پر انکا دل مطمئن تو نا ہوا تھا لیکن انہیں زیادہ پریشان کرنا بھی مناسب نا سمجھا،.....

انہیں بلیک فاریسٹ میں کوئی پریشانی کا تو سامنا نہیں کرنا پڑا تھا،.... اسرا ملک کا اشارہ کس طرف تھا وہ بخوبی سمجھ گئے تھے..

ایک گہری سانس خارج کرتے وہ اٹھ کر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور انکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اسرا ملک کی کانچ جیسی بھوری آنکھوں میں جھانکا تھا...

تمہیں کیا لگتا ہے کہ وائلڈ ایگل کے ہوتے ہوئے ہماری بیٹی کو کچھ پریشانی ہو سکتی ہے؟،.... انکی بات پر اسرا ملک بے یقین ہوئی تھیں انہیں بالکل اندازہ نا تھا کہ وہ ڈائریکٹلی بات کہہ دیں گے...

پوچھ رہے ہیں یا بتا رہے ہیں،؟؟ اسرا ملک کا لہجہ خود بخود طنزیہ ہو گیا تھا..

جو تم سمجھو،.... اسرا کا لہجہ انہیں چبھا ضرور تھا لیکن خود پر کنٹرول کر گئے تھے....

میں کیا سمجھوں عادی، بتایئے میں کیا سمجھوں گیارہ سال پہلے بھی آپ نے یہی کہا تھا کہ اسرا میری بات سمجھنے کی کوشش کرو آج بھی آپ یہی کہہ رہے ہیں، پہلے میں سمجھ گئی تھی کیونکہ میری بیٹی کا مستقبل زرداد یزدانی تھا لیکن آج میں کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہتی عادی کیونکہ میری بیٹی کا مستقبل ایک درندے سے جڑ چکا ہے، میری بیٹی بہت معصوم ہے عدیل، وہ رنگوں میں نہائی ہوئی ہے لیکن وائلڈ ایگل اسکی زندگی میں سیاہی بھر دے گا، آخر آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں، آپ کو کیا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ جو اپنا سوچا ہے ،آپ کی سوچ کے مطابق یہ رشتہ ختم ہو جائے گا تو ایسا بالکل بھی نہیں ہونا والا،۔۔۔وہ بیڈ سے کھڑی ہوتی پھٹ پڑی تھیں آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے انکے گال بھگو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری ایک بات یاد رکھیئے گا عدیل، میں نے آپ کے بھروسے اسے وہاں ٹرپ پر بھیجا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ جیسے میری بیٹی ہنسی خوشی وہاں گئی

ہے وایسے ہی حالت میں واپس آئے،... شہادت کی انگلی اٹھا کر وارن کرتی

وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی تھیں۔۔

****

حورین کے اقدام پر مونسٹر کے چہرے پر بڑی دلکش مسکراہٹ نے احاطہ

کیا تھا۔۔

وہ جانوروں کی دھاڑوں سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی جسکا اندازہ اسکے

لرزتے وجود سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔

ششش ریلیکس ہنی، رونا بند کرو، یہ معمولی سی آوازیں ہیں اس میں اتنا

ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے، بی بریو،.... حورین کے گرد حصار کو تنگ

کرتے مونسٹر اسکے حجاب سے ڈھکے بالوں کو سہلاتے ہوئے چاشنی بھرے لہجے میں بولا تھا لیکن خوف کی وجہ سے حورین یہ سب محسوس ہی نا کر پائی تھی۔۔۔۔۔

حورین کا رونا اب ہچکیوں میں بندھ گیا تھا، وہ مونسٹر کی بلیک شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھینچے اسکے سینے پر اپنا سر ٹکائے ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی، اسکے آنسو سے مونسٹر کے شرٹ آگے سے گیلی ہو گئی تھی جس پر کوفت محسوس کرنے کی بجائے مونسٹر کے دل کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔۔

سسب.. بہت.. گ گند..ے..ہیں، مممجھے..یہاں.ں.آ..آنا..ہی ننہیں چا..ہیئے..تھا، مممجھے..بس..اپنی..م.ممی..ڈ..ڈیڈی...کے پا..س..ج جا..نا..ہے..، مونسٹر کے سینے پر سر ٹکائے وہ باقاعدہ ہچکیوں کے ساتھ بولی تھی۔۔۔۔

مونسٹر جو آنکھیں بند کیئے ان لمحات کو محسوس کرتا ساتھ میں اس کا سر سہلا رہا تھا حورین کے سب گندے بولنے پر مونسٹر کے چہرے پر نا سمجھی

بھرے تاثرات پھیلے تھے پھر یہ تاثرات جلد ہی غصے میں بدل گئے تھے، مطلب کوئی اور بھی تھا جس نے اسکی ہنی کو تکلیف پہنچائی تھی، یہ سوچ آتے ہی اسکی کنپٹی کی رگیں غصے سے ابھری تھیں، نیلی آنکھوں میں غضب کا طوفان اٹھا تھا، وہ اتنے غصے کے باوجود حورین کو نرمی سے خود سے الگ کرتے ہوئے اسے شانوں سے تھامتے اپنے سامنے کر گیا تھا

____

مونسٹر کے خود سے الگ کرنے پر حورین ہوش کی دنیا میں آئی تھی کچھ دیر پہلے کی جانے والی حرکت پر وہ شرم سے مرنے کے قریب تھی، بھلا وہ جسے کب سے غیر محرم کہہ رہی تھی خود اسکے قریب کیسے جا سکتی تھی، یہ سب سوچتے حورین کو پہلے سے بھی زیادہ رونا آرہا تھا۔۔۔

لعنت ہو تم پر حورین، کیا ضرورت تھی ڈرنے کی وجہ سے اس جلاد کے قریب ہونے کی، اب یہ کتنا غصے میں لگ رہا ہے کہیں مجھے قتل ہی نا کر دے، اور اگر اس نے مجھے قتل کر کے جنگل میں پھینک دیا تو کوئی مجھے

ڈھونڈ ہی نا پائے گا،... مونسٹر کی سرخ آنکھوں اور ابھری ہوئی رگیں دیکھ حورین روتے ہوئے دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ مونسٹر اسکے قریب ہونے کی وجہ سے اتنے غصے میں آگیا ہے، لیکن ایسا بالکل بھی نا تھا۔۔۔

۔۔۔

کس نے تمہیں چوٹ پہنچائی ہنی، مجھے بتاؤ میں اس کی چمڑی اڈھیر کر رکھ دوں گا، مجھے بتاؤ،... وہ جنون خیز لہجے میں بولتا لمحہ بہ لمحہ اسکے شانوں پر گرفت مضبوط کرتا گیا تھا۔۔۔۔۔

اسکی مضبوط گرفت پر حورین کے رکے آنسو پھر سے بہہ نکلے تھے کیونکہ وہ گرفت مونسٹر کی تھی جبکہ

مونسٹر کی بات سمجھ آنے پر اسکا دل چاہا کہ اسکے ہاتھ میں گلدان ہو اور وہ اس سرپھرے شخص کے سر پر دے مارے جو کب سے اسے تکلیف پہنچا رہا

تھا اور پوچھ رہا تھا کہ اسے تکلیف کس نے دی

مجھے بتاؤ ہنی کس نے تمہیں تکلیف دی ہے، واللہ اسے ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ موت مانگنے کے لیئے بھی تڑپے گا،..... مونسٹر حورین کو خاموش روتے ہوئے مزاحمت کرتے دیکھ غراتے ہوئے بولا تھا۔۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں چھوڑیں مجھے، سزا دینی ہے تو خود کو دیں جو کب سے مجھے تکلیف پر تکلیف دیئے جا رہے ہیں، پلیز لیو می،... اسکا پاگل پن برداشت نا کرتے حورین چیخ پڑی تھی البتہ دل کسی سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حورین کی بات پر مونسٹر کی گرفت خود بخود ڈھیلی پڑی تھی، مونسٹر کی گرفت ڈھیلی ہوتے ہیں حورین اپنے شانے سہلاتے اس سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

اسکے فاصلہ بنانے پر مونسٹر کی سرخ نیلی آنکھوں میں کرب لہرایا تھا، اتنے سالوں بعد ملنے کی بعد بھی جب درمیان میں فاصلہ رہنا تھا تو خدا نے انہیں ملایا ہی کیوں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

آہہہہ،.... بلند آواز میں دھاڑتے مونسٹر نے اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کر مرر ٹیبل پر دے مارا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسٹر کی دھاڑ اور کانچ کے ٹوٹ کر بکھرنے کی وجہ سے حورین نے اپنے منہ پر ہاتھ جماتے بڑی بے دردی سے اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا نازک دل اب یہ سب سہہ نہیں پا رہا تھا، مونسٹر کے ہاتھ سے گہرا سرخ مائع کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا جسے دیکھتے ہی دیکھتے حورین اپنے حواس کھوتی زمین پر بکھرے کانچ پر گرنے لگی تھی جسے مونسٹر نے

ڈھرکتے دل سے بروقت اپنے بازوں میں تھاما تھا ورنہ وہ زمین پر گرتی بری طرح سے زخمی ہو جاتی۔۔۔۔

یہ اچھا ہے ہنی مجھے آگ کی بھٹی میں جلتا چھوڑ خود بیہوش ہو گئی۔....

حورین کو احتیاط سے اپنے بازوں میں اٹھا کر اپنے جہازی سائز بلیک بیڈ پر لٹاتا اس پر کمفرٹر درست کرتے ہوئے روٹھے پن سے بولا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مونسٹر کے ہاتھ سے نکلتا خون حورین کی سکارف پر لگ گیا تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ حورین جب ہوش میں آئے تو وہ یہ خون دیکھ کر دوبارہ خوفزدہ ہو اس لیئے اس نے اسکا سکارف اتار کر ڈریسنگ روم میں رکھ دیا تھا

۔۔۔

حورین کے چاکلیٹی بالوں کو دیکھتے کو دیکھتے وہ مسمرائزڈ ہوا تھا

حورین کو کئی لمحے تک نہارنے کے بعد وہ سیدھا ہوتا بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

تھا کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ہی اسے وائلڈ ایگل کا پیغام ملا تھا جو اسے اپنے

سیکریٹ روم میں بولا رہا تھا، اسکا وہاں جانا ضروری تھا ورنہ وہ کبھی بھی

حورین کو اس حالت میں اکیلا چھوڑ کر نا جاتا۔۔۔زمین پر پڑے کانچ کے

ٹکروں پر نظر پڑتے ہی مونسٹر نے اپنے آنکھیں میچی تھیں اگر وہ ذرا سا بھی

لیٹ کر دیتا آگے اس سے سوچا نا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

وائلڈ ایگل کے پہاڑ نما وجود کے آگے پرل ملک چھوئی موئی سی لگ رہی تھی

اس پہاڑ نما وجود کو دیکھتے پرل کے گلے میں گلٹی بھر کر معدوم ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

پرل کے خیالات کو جانتے وائلڈ ایگل دل میں ہی مسکرایا تھا، اسکی پتلی حالت دیکھتے وائلڈ ایگل کو بیک وقت افسوس اور ہنسی دونوں آرہی تھیں لیکن اس نے اپنے رومال میں چھپے چہرے کے تاثرات وہی سرد وسپاٹ ہی رکھے تھے.......

ت... تم.. و.. ائ. ل.. لڈ... ا.. یگل.. ہو، ؟ پرل نے ایک امید کے تحت اٹکتے ہوئے پوچھا تھا کہ مقابل کہہ دے کہ وہ وائلڈ ایگل نہیں ہے، لیکن آج قسمت پرل ملک پر ذرا بھی رحم نہیں کھا رہی تھی....

اسکی نظروں سے تو وہ منظر ہی نہیں ہٹ رہا تھا جہاں ویڈیو میں ایک شخص کا ڈھانچا دیکھایا گیا تھا اور یہ سب کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ وائلڈ ایگل ہی تھا، یہاں جرمنی آنے کے بعد اس نے اور حورین نے معصومہ کے کہنے پر وائلڈ ایگل کے بارے میں سرچ کیا تھا جہاں انہیں جو دیکھنے کو ملا تھا اس پر ان دونوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے لیکن وہی ازلی جاسوس پن انکو

یہاں لانے پر مجبور کر گیا تھا جس پر وہ جتنا بھی پچھتاتی تو اتنا ہی کم تھا

واللہ آج تک مجھے اپنا لقب اتنا پیارا نہیں لگا جتنا تمہارے منہ سے سن کر لگا ہے، کیا تم ایک دفعہ پھر دوہراؤ گی بلیک کوئین،.... اسکا انداز فرمائشی تھا جس پر پرل کو اسکے پاگل ہونے کا گمان گزرا، وہ بچاری اسکے خوف سے مری جا رہی تھی اور اسکی فرمائشیں جاری ہو گئیں تھیں---

میری بلا سے تم وائلڈ ایگل ہو یا مائلڈ ایگل، مجھے یہاں سے جانے دو مسٹر ورنہ تم نہیں جانتے کہ میرا بھائی پولیس انسپکٹر ہے تمہیں پاکستانیوں کی طاقت کا اندازہ نہیں ہے، ایک دن کے اندر اندر وہ تمہارا یہ جنگل برباد کر کے تمہیں جیل میں بند کر دیں گے،... اپنی شہادت کی انگلی اسکے سامنے کرتی وہ اپنے ازلی غصیلے لہجے میں بولی تھی---

وائلڈ ایگل کا خوف ایک جھٹکے میں ختم ہو گیا تھا اور وجہ خود وائلڈ ایگل تھا جو کب سے اس سے نرم لہجے میں بات کر رہا تھا، جس کا اندازہ وائلڈ ایگل کو پرل کا دبنگ روپ دیکھ کر اچھی طرح سے ہو رہا تھا۔۔۔

دھمکی وہ بھی وائلڈ ایگل کو ویری ایمپریسو یار،۔۔۔۔پرل کی شہادت کی انگلی کو اپنی انگلی میں لپٹتے وائلڈ ایگل تمسخر سے گویا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے یہ روپ مجھے کافی بھایا ہے مطلب وائلڈ ایگل کی وائف کو ایسے ہی بہادر ہونا چاہیئے، تم وہ روتی دھوتی

مجھے ذرا بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی،۔۔۔پرل کی مسلسل مزاحمت پر وائلڈ ایگل اسکی مخروطی انگلی کو آزاد کرتا اپنی پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ دیئے بولا تھا۔۔۔

وائلڈ ایگل کی بات پر پرل نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے اسے گھورا تھا جو کبھی اسے بلیک کوئین تو کبھی اسے اپنی وائف بنا رہا تھا مطلب اب پورا کنفرم تھا کہ سامنے موجود شخص سائیکو ٹائپ تھا۔۔۔۔۔

میری ساتھی کہاں ہیں، مجھے پتا ہے کہ وہ بھی میری طرح تمہارے قبضے میں ہو گی، ہمیں بس یہاں سے جانے دو قسم سے ہم کسی کو بھی نہیں بتائیں گیں،۔۔۔۔وہ وائلڈ ایگل سے الجھنے سے پرہیز کرتی اسکی بات کو اگنور کرتے ہوئے صلح جو لہجے میں بولی تھی، حالانکہ اسکا ارادہ یہاں سے نکلتے ہی وائلڈ ایگل کے خلاف ایکشن لینے کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا، ہاہاہاہا۔۔۔۔پرل کے خوشامدی لہجے پر وائلڈ ایگل کا قہقہہ بے ساختہ تھا ۔۔۔

پرل ملک نے اسے خشمگیں نگاہوں سے گھورا تھا جسکی سنہری آنکھوں میں ہنسنے کی وجہ سے ہلکی سی نمی جمع ہو گئی تھی، وائلڈ ایگل کی چمکیلی سنہری آنکھیں دیکھتے وہ پھر سے مبہوت ہوئی تھی دل نے اسے دیکھنے کی چاہا میں بے اختیار خواہش کر ڈالی تھی،۔۔۔

پرل ملک کو خود کو مبہوت سا ٹکتے پا کر وائلڈ ایگل اپنی مسکراہٹ دباتا پھر سے اسکے قریب ہوا۔۔۔۔

کیا میری بلیک کوئین میری ہنسی دیکھنا چاہتی ہے ؟۔۔وائلڈ ایگل کی بات پر پرل نے میکانکی انداز میں اپنا سر اثبات میں ہلایا تھا،،۔۔۔

ریئلی سوچ لو کہیں میری صورت دیکھنا تمہیں مہنگا نا پڑ جائے،... پرل کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے وہ پر اسرار سا بولا۔۔

تم اپنی شکل خود سنبھال کر رکھو، مجھے نہیں دیکھنا، جو تمہارے کرتوت ہیں مجھے تو لگتا ہے کہ سارا اثر تمہارے چہرے پر ہوتا ہو گا،... پرل جو ہوش میں

آتی شرمندگی کا شکار ہوئی تھی اپنی خجالت مٹاتے وہ وائلڈ ایگل کی بات پر اپنی ناک بھنوں چڑھاتے ہوئے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جبکہ اسکی بات پر وائلڈ ایگل غصہ کرنے کی بجائے ہنس پڑا تھا، اگر یہاں پرل کی بجائے کوئی اور ہوتا تو یقیناً وہ اسکے جانوروں کی خوراک بن گیا ہوتا، ...

اوکے فائن تم نے کہا اور میں نے مان لیا، اب تم ریسٹ کرو، بس یہ یاد رکھنا کہ تم وائلڈ ایگل کی بلیک کوئین ہو اور اس وقت بلیک ورلڈ میں ہو جہاں نا کوئی اپنی مرضی سے آسکتا ہے اور نا ہی کوئی جا سکتا ہے، سو بی کیئر فل، جاناں، ... آخر میں پرل کے گال تھپتھپاتے وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

فائق یزدانی نے اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے معصومہ کو دیکھا تھا جو دروازے پر ایستادہ کھڑی بے یقینی سے انہیں دیکھ رہی تھی اس کا معصوم ذہن اس حقیقت کو برداشت ہی نہیں کر رہا تھا کہ وائلڈ ایگل، مونسٹر اور الکحول اسکے بھائی ہیں، اسے شروع سے ہی یہی بتایا گیا تھا کہ وہ تینوں ہائیر سٹڈی کے لیئے یو ایس اے گئے ہوئے ہیں، ہیر یزدانی اور فنزہ یزدانی کی بات پر اس نے یقین تو کر لیا تھا لیکن فائق اور زلنین یزدانی جب اسے انکے ذکر پر ٹوکتے تو وہ حیران ہو جاتی تھی، اس پر بھی اسے یہ وجہ سنائی گئی تھی کہ وہ زلنین یزدانی انکے بیرونِ ملک تعلیم حاصل کرنے پر ناراض ہیں اس لیئے انکا ذکر بھی نہیں سننا چاہتے، لیکن آج جو وجہ سامنے آئی تھی اس نے معصومہ کی ذات کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اپنی گلابی بھیگی آنکھوں سے دیکھتی وہ انہیں نظریں چرانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

ڈول،... فائق یزدانی نے خود میں ہمت جتاتے اسکی طرف قدم بڑھائے تھے لیکن وہ روتے ہوئے اپنا سر نامیں ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔

پرنسز میری بات سنو، پلیز تم ہمیں غلط مت سمجھو ہم نے یہ سب تمہاری بھلائی کے لیئے ہی کیا تھا، پرنسز،... اسکے پیچھے تیز قدم اٹھاتے فائق یزدانی التجائی لہجے میں بولے تھے انکے پیچھے وہ تینوں بھی پریشانی سے معصومہ کے پیچھے آئے تھے لیکن معصومہ نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ لاکڈ کر دیا تھا۔

ڈول، پرنسز،... زلنین یزدانی اور فائق یزدانی ایک ساتھ دبے لہجے میں چیخے تھے۔۔۔۔

ہیر یزدانی اور فنزہ یزدانی نے پریشانی سے بند دروازے کو دیکھا تھا جہاں اندر سے چھوٹی چھوٹی سسکیاں صاف سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

پرنسز بابا کی جان پلیز بابا کی بات مان لو دروازہ کھولو ہم تمہیں سب کچھ بتائیں گے،... دروازے کو ہلکا سا کھٹکھٹاتے ہوئے زلنین یزدانی نے معصومہ کو پچکارتی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زلنین یزدانی کی آواز پر معصومہ کی سسکیاں بلند ہوئی تھیں جس پر انہوں نے ایک دوسرے کو بے بسی سے دیکھا تھا۔۔۔

معصومہ میری جان، اوپن دی ڈور، دیکھو سب پریشان ہو رہے ہیں ایسے نہیں کرتے میری جان،.... فنزہ یزدانی نے فکر و نرمی سے کہا تھا لیکن سب بے سود رہا تھا۔۔۔

کیا ہماری پرنسز اپنے بگ ڈیڈ کا کہا بھی نہیں مانے گی،... فائق یزدانی نے آخری حربہ آزماتے دروازا ہلکا سا ناک کیا تھا۔۔۔

ان سب کے دوران ہیر یزدانی اپنی آنسو پر پل باندھتے ایک تھکی ہوئی سانس خارج کرتے ہوئے راہداری میں رکھے صوفے پر جا بیٹھی تھی

۔۔۔

مجھے کچھ بھی نہیں سننا مجھے بس میرے بھائی چاہیئے، آپ سب نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا، جب تک میرے بھائی میرے پاس نہیں آجاتے میں کسی کو بھی معاف نہیں کروں گی،.... معصومہ کی روتی ہوئی آواز میں کی گئی ڈیمانڈ پر فائق یزدانی نے اپنے لب بھینچتے تھے جبکہ زلنین یزدانی اپنی سرخ آنکھوں کو میچ کر کھولتے بند دروازے کو گھورنے لگے تھے۔۔۔

ان کے برعکس فنزہ یزدانی اور ہیر یزدانی کے درمیان نم مسکراتی نظروں کا تبادلہ ہوا تھا، جو وہ اتنے سالوں سے نا کر سکے تھے وہ انکی بیٹی نے کر دیکھانا تھا۔۔۔

ضد نہیں کرتے ڈول جیسا آپ کہہ رہی ہیں وہ ہم کبھی بھی، کسی بھی قیمت پر نہیں کریں گے ،اب اچھے بچوں کی طرح دروازہ کھولو، .... فائق یزدانی نے خود پر ضبط کرتے ہوئے نرمی سے کہا تھا، لیکن انکی بات پر دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

پرنسز،... دوسری جانب مسلسل خاموشی چھائی دیکھ ایکی بار زلنین یزدانی نے پریشانی سے پکارا تھا۔۔۔

جب بار بار پکار پر بھی اس نے دروازہ نا کھولا تھا تو فائق یزدانی نے ہیر کو کچن سے دوسری کیز لانے کو کہا تھا جس پر عمل کرتی وہ پریشانی سے کچن کی طرف بڑھی تھیں۔۔۔

چابیوں کا گچھا لاتے انہوں نے فائق کو تھمایا تھا جنہوں نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا تھا لیکن اندر کا منظر دیکھ ان کے پیروں نیچے زمین کھسکی تھی

پرنسز، ڈول،... زلنین یزدانی اور فائق یزدانی کے ساتھ ہیر اور فنزہ بھی تڑپتی ہوئی اسکی طرف بڑھی تھیں جو کارپٹ پر اوندھے منہ پڑی بیہوش لیٹی تھی-------

معصومہ میرا بچہ آنکھیں کھولو بابا کی جان،... معصومہ کا سر اپنی گود میں رکھتے زلنین یزدانی نے نم آواز میں تڑپتے ہوئے اسکے گال تھپتھپاتے کہا تھا---

زلنین میری بچی،... فنزہ یزدانی اپنی بچی کی یہ حالت دیکھ اپنا آپا کھو رہی تھی جب ہیر یزدانی نے نم آنکھوں سے معصومہ کو دیکھتے فنزہ کو سہارا دیا تھا---

فائق یزدانی ایک ہی جسٹ میں معصومہ کو اپنے بازوں میں اٹھاتے باہر نکلے تھے----

ہیر یزدانی بھی جلدی سے باہر کی طرف لپکی تھیں۔۔۔

زلنین میری بچی ٹھیک ہو گی نا؟؟ زلنین یزدانی کے شانے پر ہاتھ رکھتے فنزہ یزدانی نے سسکی بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

انکی سسکی پر زمین پر ساکت بیٹھے زلنین یزدانی ہوش میں آئے تھے اپنی خالی گود کو دیکھتے (جہاں کچھ دیر پہلے معصومہ کا چہرہ تھا) ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے،۔۔۔

ہشش چپ کچھ بھی نہیں ہو گا ہماری بیٹی کو، سن رہی ہو نا کچھ بھی نہیں ہو گا ،.. فنزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیئے بولے تھے۔۔۔۔

شہد رنگ آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں، جبکہ چہرے پر بے بسی لہرا رہی تھی ۔۔۔

زلنین یزدانی کی یہ حالت دیکھتے فزہ یزدانی ہچکی بھرتے انکے سینے سے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔

****

اب اگر تو نے مجھے گھورنا بند نہیں کیا تو قسم لے لیجیئو، یہاں رکھی میں یہ ساری ڈشز تیرے سر پر ماردوں گا،.... تقریباً آدھے گھنٹے سے وہ ریسٹورنٹ میں شاہ کے بلانے پر اس سے ملنے آیا تھا لیکن وہ چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سگار کے گہرے کش بھرتا بڑی فرصت سے باران کو اپنی ہری آنکھوں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت شاہ ویری یونیفارم میں ملبوس تھا جس کے آگے کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے دائیں طرف سینے پر بنے سٹارز اسکی بہادری کی علامت تھے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہنی رنگ بال بے ترتیبی سے کشادہ ماتھے پر بکھرے پڑے تھے، سگار کے گہرے کش بھرتا وہ کتنے ہی لوگوں کی نظروں کے حصار میں تھا جبکہ اس کے برعکس باران شاہ نے اپنی ڈیوٹی سے آف لیا تھا وہ نیوی بلیو کلر کی پینٹ اور کیمل کلر کی شرٹ میں مبوس اپنے بلیک بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیئے بے انتہا ہینڈسم لگ رہا تھا،۔۔۔

اپنے اوپر وہ دونوں کب سے لوگوں کی نظروں کی تپش محسوس کر رہے تھے

لیکن دونوں ہی بے پرواہ بنے ہوئے تھے۔۔۔

آخر کار اسکی گھوری سے تنگ آتے باران شاہ زچ ہوتے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو مجھ پر یہ ڈشز الٹی کرے گا لیکن میرا دل تجھے گولی سے اڑا دینے کو چاہ رہا ہے،.....اپنی سرخ ہری آنکھوں سے اسے دیکھتے وہ جواباً غراتے ہوئے بولا تھا۔۔

میرا قصور؟؟اپنی بلیک آئیز کو پٹپٹاتے باران معصومیت سے بولا تھا، جبکہ اسکی یہ مصنوعی معصومیت شاہ ویر کو اندر تک سلگا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

شاہ ویر ملک ہاتھ میں پکڑے سگار کو ایش ٹرے میں مسلتا اپنی چیئر سے اٹھتے ساتھ ہی باران کو گریبان سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے اسکے ہونٹوں پر اپنا بھاری مکہ رسید کر گیا تھا، یہ سب اتنا جلدی میں ہوا تھا کہ باران کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع نا ملا تھا، جبکہ سب بھی شاکڈ سے اس سر پھرے انسپیکٹر کو دیکھ رہے تھے، پہلے جو سب محویت سے شاہ کو دیکھ رہے تھے اب انہوں نے خوف سے اپنا تھوک نگلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سالا کمینا، اتنے گل کھیلانے کے بعد کتنا معصوم بن رہا ہے، تجھے پتا ہے تیرے اس بکواس آئیڈیا سے الوی کی کیا حالت ہو گئی تھی،...... اسکی کالی گہری آنکھوں میں دیکھتے وہ باران کو ساتھ میں دوسرا مکہ رسید کرتے ہوئے غرایا تھا۔۔۔

پہلی بات سالا کمینا تو مجھے بولنا چاہیئے تھا۔۔ باران نے کہتے ساتھ شاہ کے گال پر مکہ رسید کیا تھا جسکی وجہ سے باران کے گریبان پر شاہ کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔

دوسری بات جسے تو بکواس آئیڈیا کہہ رہا ہے اسی بکواس آئیڈیا سے آج تو بجائے الویرا بھابھی کی چرنوں میں بیٹھا انہیں راضی کرنے کے یہاں میرے ساتھ کھڑا مجھے ہی مار رہا ہے،... تپے ہوئے لہجے میں کہتے ساتھ ہی اسنے دوسرا مکہ اسکے ہونٹوں پر رسید کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی لڑائی پر اب ریسٹورنٹ میں ہڑبڑی سی مچ گئی تھی کئی لوگوں نے تو اپنے موبائل نکالے ویڈیو بھرنا شروع کردی تھیں، لیکن وہ ہر چیز کو فراموش کیئے آپس میں گتھم گتھا ہوچکے تھے بالکل ٹام اینڈ جیری کی طرح، ٹیبل پر رکھے قیمتی ڈیکوریشن پیسیز زمین بوس ہوتے چکنا چور ہو گئے تھے جبکہ کھانے کی ڈشز بھی اپنی بے قدری پر روتی زمین بوس ہو گئیں تھیں، وہ دونوں ایسے ہی تھے چھوٹی سی بات کو بڑی بات بناتے لڑنے مارنے پر اتر

آتے تھے وجہ اپنی فرسٹریشن نکالنا ہوتی تھی، اور دونوں ہمیشہ اسی موقعہ کی تلاش میں رہتے تھے اب جب موقعہ ملا تھا تو وہ خوب فائدہ اٹھا رہے تھے

سر پلیز یہ آپ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں پلیز آپ دونوں کی وجہ سے سب پریشان ہو رہے ہیں،.. ریسٹورنٹ کا منیجر جلدی سے وہاں آتا پریشانی سے بولا تھا البتہ انہیں الگ کرنے کے لیئے ہاتھ تک نا لگایا تھا وہ بچارا انہیں چاہتا تھا کہ بلاوجہ کی لڑائی میں پسے، وہاں کھڑا ہر ایک شخص شاہ ویر ملک اور باران شاہ کو بخوبی جانتا تھا کیونکہ ان دونوں کی بہادری کے چرچے ہر جگہ پھیلے ہوئے تھے، ایک شیر تھا تو دوسرا سوا شیر تھا۔۔۔۔

منیجر کی آواز پر شاہ اور باران نے ایک ساتھ اپنا چہرہ موڑے اسکی طرف دیکھا تھا، وہ دونوں اس وقت زمین پر لیٹے کہیں سے بھی پولیس انسپکٹر

نہیں لگ رہے تھے جن کے صرف نام سے دشمن کانپتے تھے

وہ جس حالت میں زمین پر پڑے تھے انہیں دیکھ سبکو بیک وقت ہنسی آرہی تھی۔ باران شاہ زمین پر لیٹا ہوا تھا جس کے ہاتھوں میں شاہ کا گریبان تھا جبکہ اسکے اوپر گھٹنے کے بل لیٹے شاہ ویر ملک کے ہاتھ اسکی گردن پر تھے

منیجر کی بات پر شاہ جھٹکے سے اسکی گردن چھوڑتے ہوئے اپنا یونیفارم جھاڑتے کھڑا ہوا تھا جبکہ باران بھی اسے گھورتا ساتھ میں اٹھ کھڑا ہوا تھا

انکو کھڑا ہوتا دیکھ مینیجر نے سکون کی سانس خارج کی تھی ان دونوں کے چہرے جگہ جگہ سے سوجھ چکے تھے جبکہ شاہ کی یونیفارم اور باران کی شرٹ میں بھی سلوٹیں پڑ گئی تھیں۔۔۔

اب ٹھیک ہے؟ شاہ ویر ملک نے اپنے سلکی بالوں کو سنوارتے لیفٹ ایبرو اٹھاتے مینیجر سے استفسار کیا تھا اس کا اشارہ لڑائی ختم کرنے کی طرف تھا ۔۔۔

شاہ کے انداز پر مینیجر صاحب بوکھلا سے گئے تھے جبکہ باران کے ساتھ باقی سب نے بھی مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔

باران شاہ نے اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرتے زمین پر نگاہ دوڑائی تھی جہاں ہر چیز بکھری ہوئی تھی جبکہ کھانا بھی زمین کو سلامی پیش کر رہا تھا ---

افسوس کی نگاہوں سے اس حشر کو دیکھتے باران نے باقی سب کو دیکھا تھا جن میں کچھ لوگ ابھی تک ویڈیوز بھر رہے تھے---

تماشا ختم ہو گیا ہے چلو شاباش اب اچھے بچوں کی طرح سب اپنے موبائلز سے ویڈیوز ڈیلیٹ کریں،اور آئیندہ کے بعد اپنے ساتھ مائیکروسکوپ لے کر چلنا تاکہ دور سے دیکھنے پر تمہیں مسئلہ نا ہو اور نا ہی دور سے دیکھنے کے لیئے موبائل کا زوم کیمرہ استعمال کرنا پڑا،....اپنے ہاتھوں کی تالی بجاتے باران شاہ چاروں طرف گھومتا پچکارتے ہوئے تیکھے پن سے بولا تھا--

شاہ ویر ملک نے باران کی بات پر اپنا چہرہ گھماتے سب کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے ہڑ بڑی میں اپنے موبائلز نیچے کر لیئے تھے۔۔۔۔۔

انہیں انجوائے کرنے دو یار تم بس چل کرو،... باران شاہ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے شاہ ویر نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

اسکی بات پر باران نے غصے سے اسے دیکھا تھا، شاہ کی بات کا مطلب وہ بخوبی سمجھ گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں اب ایسے بیہیو کر رہے تھے جیسے پہلے کچھ ہوا ہی نا ہو،۔۔

اور انکا یہ رویہ وہاں کھڑے سب لوگوں کو حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

پہلے مجھے صرف شک تھا لیکن اب یقین ہو گیا ہے کہ تو میرا پکا والا جانی دشمن ہے تو چاہتا ہے کہ کمیشنر صاحب یہ ویڈیو دیکھ لیں اور باقی مارنے کی کثرت وہ پوری کر لیں،..... شاہ کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتے وہ غصے سے کہتا ان میں سے دائیں طرف کھڑے گروپ کی جانب بڑھا تھا جن میں

سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں انہوں نے شاید شاہ ویر ملک کی بات کو سیریس لیتے ویڈیو ڈیلیٹ نہیں کی تھی اور انکی یہ حرکت باران شاہ کی نظروں سے مخفی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

باران شاہ کو اپنی طرف آتا دیکھ ان دونوں لڑکوں نے اشارے سے ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کا کہا تھا لیکن ان کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے باران شاہ نے انکے ہاتھوں سے موبائلز چھینتے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں ان موبائلز کو دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔۔

اسکی حرکت پر شاہ کے علاوہ سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے جبکہ ان تینوں لڑکیوں اور لڑکوں کے دل اچھل کر حلق میں آ ئے تھے بیکا ذان کا دل جگر جو باران نے بڑی بے رحمی سے دیوار پر دے مارا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحے تک وہاں صرف خاموشی چھاگئی تھی جسے کسی لڑکی کی سوں سوں کی آواز نے توڑی تھی۔۔۔۔۔

اسکی سوں سوں کی آواز پر سب اس لڑکی کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو ٹیبل کے آگے کھڑی رونے کے ساتھ باران کو گھور رہی تھی۔۔۔

اس چھوٹی سی لڑکی کو اس طرح روتا دیکھ باران شاہ کو شرمندگی کے ساتھ ہنسی بھی بہت آئی جسے اس نے جلدی سے چھپایا تھا، وہ نیو جنریشن کا موبائل کو لے کر کریز سمجھ سکتا تھا بیکاز وہ خود بھی موبائل کا دیوانہ تھا، ماہ کے ماہ تو اسکے ہاتھ نیا موبائل آتا تھا۔۔۔

اسکی مسکراہٹ شاہ ویر ملک کی نظروں سے مخفی نا رہ سکی تھی اس ڈھیٹ ہڈی کو گھورتے شاہ نے افسوس سے اپنا سر جھٹکا تھا اور اس پیاری سی لڑکی کے لیئے دکھ بھی ہوا تھا۔۔۔

وہ شاید پہلا انسپیکٹر تھا جس نے باپ کی مار کے خوف سے پانچ موبائل توڑ ڈالے تھے،، اور ان پانچوں کے لیئے وہ موبائل نہیں انکے دل تھے۔۔۔

یہ آپ نے کیا کیا سر، آپ نے ہمارے موبائل توڑ دیئے، ہم ڈیلیٹ تو کر رہے تھے،... وہ سوں سوں کرنے کے ساتھ غصے سے بولی تھی ۔۔۔

اسکے ساتھ کھڑی لڑکیوں کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں لیکن لڑکوں کا تو دماغ ہی مفلوج ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کیا کیا سویئٹ گرل ؟،..اپنی ناک کو ایک انگلی سے سہلاتے ہوئے باران نے اس لڑکی کا دلکش چہرہ دیکھتے بڑی بے نیازی سے کہا تھا۔۔۔

باران شاہ کی بے نیازی پر شاہ ویر ملک نے آنکھیں گھمائی تھیں جبکہ دلکش نقوش تن سے گئے تھے، وہ لمبے لمبے دگ بھرتا باران شاہ کی طرف بڑھا تھا

۔۔۔۔

باران شاہ کے اٹیٹیود پر ایش کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا جبکہ چھوٹی سی ناک بھی اپنے اتنے نقصان پر پھولی ہوئی تھی، اپنی براؤن آنکھوں میں آنسو

لیئے ایش باران کو اس وقت کوئی معصومیت کی تصویر ہی لگی تھی، جبکہ اسکا سرخ چہرہ دیکھتے باران نے بڑے ضبط سے اپنا امڈنے والا قہقہہ دبایا تھا

آپ بہت برے ہیں، دیکھنا اب میں آپ کی ویڈیو جگہ جگہ وائرل کروں گی،....... زمین پر پڑے اپنے موبائل کو دیکھتے ایش نے روتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تھا، یہ موبائل اس نے پورے پانچ ماہ کی اپنی جمع پونجی کر کے خریدا تھا لیکن انسپیکٹر باران شاہ نے اسے ایک سیکنڈ میں ہی توڑ ڈالا تھا.........

اسکے گروپ کے باقی ممبر امیر پارٹی کے تھے وہ دوسرا بھی خرید سکتے تھے لیکن اس نے تو یہ موبائل بھی بڑی مشکل سے خریدا تھا،----

باران شاہ نے اسکی معصوم دھمکی پر اپنی ناک سکوڑی تھی میڈم کا موبائل ٹوٹ گیا تھا لیکن اب بھی ویڈیو وائرل کرنے کے دھمکی دے رہی تھی

ایش کی بیوقوفی پر اس کے گروپ ممبرز نے باقاعدہ اپنا سر پیٹا تھا، وہ کتنا بیوقوف تھی اس کا ثبوت وہ آئے روز یونی میں دیتی رہتی تھی------

باران شاہ کو اب اسکی حالت پر ترس سا آیا تھا ابھی وہ اپنی پاکٹس سے پیسے نکال کر اس کے نقصان کا مداوا کرتا کہ شاہ ویر ملک نے اسکے کندھے پر دھمو کا جڑا تھا جس پر باران نے ضبط سے اپنے لب بھینچے تھے

شاہ ویر ملک باران کا ضبط سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ اسکے پاکٹس سے والٹ نکالتا جتنے بھی پیسے تھے سارے ہی ایش کو تھما دیئے جبکہ چیک بک سے پانچ لاکھ کا چیک نکال کر باقی سب کو دیا تھا----

اتنے سارے پیسے اپنے ہاتھ میں دیکھ ایش نے ہونق پن سے پہلے شاہ ویر ملک کو دیکھا تھا پھر باران کو جو مصنوعی غصے سے شاہ کو گھور رہا تھا۔۔

اگر شاہ ویر ملک مداخلت نا بھی کرتا تو وہ ویسے بھی انہیں پیسے دے رہا تھا، لیکن نہیں عدیل ملک کی اولاد نے تو اسے ہمیشہ ذلیل کرنا اپنا اولین فرض سمجھا تھا۔۔۔

یہ بہت زیادہ ہیں سر میرا موبائل نیا نہیں تھا صرف پندرہ ہزار کا تھا،... اپنا سر نفی میں ہلاتے اس نے پندرہ ہزار نکال کر باقی پیسے شاہ کو دوبارہ تھمانے چاہیئے تھے۔۔

لے لو گڑیا، صرف بیس ہزار ہی تو ہیں، بس یہی سمجھنا کہ باران شاہ نے تمہیں اپنی بہن سمجھ کر دے دیا،... باران شاہ کی گھوری کو اگنور کرتے وہ ایش کو پیسے واپس تھماتے ہوئے خوبصورت مسکراہٹ سے بولا تھا۔۔

اسکی مسکراہٹ پر پیچھے کھڑی لڑکیاں فدا ہوئی تھیں، جس کے بائیں گال کا گڑھا سب کو اٹریکٹ کر رہا تھا۔۔۔

ٹھینکس لالہ،.... شاہ کے مان پر وہ ایک نظر باران کو تیکھی نظروں سے دیکھنے کے بعد دوبارہ نرم مسکراہٹ سے شاہ ویر ملک کو دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکے لالہ بولنے پر جہاں شاہ ویر ملک گہرا مسکرایا تھا وہی باران شاہ نے تیوری چڑھائی تھی،اس نے ایش کے تیکھے تاثرات کا بڑی گہرائی سے جائزہ لیا تھا۔۔۔

مطلب میڈم اس کے بیس ہزار لے کر اسے ہی تیور دیکھا رہی تھی بے شک دیئے شاہ ویر ملک نے تھے لیکن پیسے تو باران کے ہی تھے۔۔

باران شاہ نے اس بہن بھائی چارے پر پہلو بدلہ تھا۔۔۔

لالہ بھی بول رہی ہو گڑیا اور ٹھینکس بھی اب ٹھینکس بول کر اپنے لالہ کو شرمندہ مت کرو،...ایش کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ نرمی سے بولا تھا

وہ چھوٹی سی براؤن آنکھوں والی گڑیا شاہ کو بہت پسند آئی تھی جو پنک حجاب پہنے کافی اٹریکٹو لگ رہی تھی------

-----

اگر یہ بہن بھائی چارا ختم ہو گیا ہو تو چلیں دیر ہو رہی ہے،...یہ سب زیادہ دیر تک باران شاہ سے برداشت نا ہوا تھا اس لیئے کڑھتے ہوئے بولا تھا

باران کی بات پر شاہ نے چونکتے ہوئے اسے دیکھا تھا،

اونہہ جل ککڑا،...شاہ ویر ملک دل ہی میں اسے نئے خطاب سے نواز گیا تھا----------

جبکہ ایش نے باران کی بات پر ناک بھوں چڑھائی تھی، یہ ہینڈسم شخص اسکی فیورٹ لسٹ سے اسی وقت نکل گیا تھا جب اس نے بڑی بے رحمی سے اسکا موبائل توڑا تھا، ورنہ پہلے تو وہ اسکی شخصیت سے کافی ایمپریس ہوئی تھی------

ایش اور اسکا گروپ انہیں اللہ حافظ کہتے چلے گئے تھے-----------

چلو اب تماشا ختم ہو گیا ہے بغیر ٹکٹ کی فلم تو دیکھ لی اب کیا پھر سے دیکھائیں،.... انکے جانے کے بعد سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ باران تالی بجاتے ہوئے انہیں بیک وقت بوکھلانے کے ساتھ شرمندہ کر گیا تھا

اس کی بات پر شاہ نے ایکی بار اسے گھورا تھا جو کبھی کبھی لوگوں کو شرمندہ کر کے رکھ دیتا تھا، شاہ تو اکثر اسے منافق سکار پین بھی کہتا تھا جو کبھی اتنا اچھا

بن جاتا تھا کہ اس دنیا میں کوئی اس جیسا ہے ہی نہیں لیکن کبھی کبھی وہ شیطانوں کے سردار کو بھی پیچھے چھوڑ دیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان سب کو اچھا خاصا شرمندہ کرتے باران شاہ ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا تھا جبکہ اس نقصان کی بھرپائی بچارے شاہ ویر ملک کے حصے میں آنی تھی ۔۔۔۔۔

دل میں ہی باران شاہ کو سو گالیاں بکتے شاہ ویر ملک نے ویٹر کو بل لانے کا کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

انسان کبھی بھی اپنے الفاظوں میں اتنا کفیل نہیں ہو سکتا کہ بچھڑنے کے دکھ کو وہ اتنی شدت سے بیان کر سکے جتنی شدت سے وہ محسوس کرتا ہے

۔۔۔۔۔

میں انفرادیت کا قائل ہوں مگر میں نے کبھی آسمان کا چاند بننے کی خواہش ظاہر نہیں کی، لاکھوں ستاروں کی جھرمٹ میں وسیع آسمان پر چمکتا اور نمایاں چاند دیکھنے والوں کو بے حد حسین لگتا ہو گا لیکن مجھے وہ ہمیشہ دکھی اور تنہا محسوس ہوتا ہے، (بالکل میری طرح)، تاروں کے درمیان اسکی جگمگاہٹ منفرد اور روشن ہونے کی باوجود بھی اسکا دکھ ہر شے پر حاوی اور سالم رہتا ہے، میرا ماننا ہے ممتاز ہونے کی چاہ ہو تب بھی کسی کے خود کو عدم کیئے جانے پر سوگوار ہونا لازمی شے ہے کیونکہ منفرد ہونا الگ بات ہے پر کوئی بھی انسان محبت سے خالی اور تنہا رہنا پسند نہیں کرتا۔۔۔۔

پورے جہاں سے کٹ کر میکس رانٹگن محل کے پچھلے لان کی نرم گھاس پر لیٹا اپنی نگاہوں کے حصار میں چاند کو لیئے ہوئے تھا، دور کہیں آنکھوں کے پردے پر بہت سے چہرے اپنی جھلک دکھلانے کے لیئے بے تاب تھے لیکن فلحال وہ صرف اس کو ہی یاد کرنا چاہتا تھا جو اسکے دل کی ڈھڑکن اسکی روح کا قرار تھی،۔۔۔۔۔۔

دل و نظر کے نظارے اداس رہتے ہیں

تمام رنگ ہمارے اداس رہتے ہیں

نجانے کیوں میری گلیوں میں خاک اڑتی

نجانے کیوں یہ چوبارے اداس رہتے ہیں

میں ایسی پیار کی بستی میں ہوں مکیں

جہاں دیا بجھا ہے تو سارے اداس رہتے ہیں

کئی دنوں سے نہیں آیا موج میں دریا
کئی دنوں سے کنارے اداس رہتے ہیں

تمہارا ہجر اماوس کی رات جیسا ہے
تمہاری یاد میں تارے اداس رہتے ہیں

فلک پر رہتی ہے افسردہ روشنی کی لکیر
ہتھیلیوں پہ ستارے اداس رہتے ہیں

جہاں گزرتا ہے بچپن بھی کام کرتے ہوئے
وہاں کھلونے غبارے اداس رہتے ہیں

!! ہماری آنکھ کے منظر ہیں منتشر زاہد
ہماری سوچ کے دھارے اداس رہتے ہیں

وہ سبز آنکھوں والی کون تھی، کیا وہ وہی تھی میری فیری میری رُوح زندگی ، لیکن سبز آنکھیں صرف اسکی تو نہیں ہونگی نا اس دنیا میں کتنے ہی لوگوں کی ایسی آنکھیں ہونگی
لیکن وہ احساس وہ خوشبو جس نے مجھے اسکے قریب ہوتے ہی بڑی شدت سے اپنے حصار میں جکڑا تھا، ایک انوکھے احساس تلے اس نے اپنی آنکھیں بند کرلی تھیں، آنکھوں میں ابھرتے عکس بچپن کی یادیں سب نمایاں ہونے لگی تھیں، جبکہ لب خود بخود مسکرانے لگے تھے۔۔۔

۔۔۔

(ماضی)

میں آت تے نالاڈ ہوں، مدھے آت تے بات تی نئ تلنی، آت نے ملا پلومت تیا تھاتہ تل آت اودے لیتن آت نی آئے میں آت تے کٹی ہوں

،.(میں آپ سے ناراض ہوں مجھے آپ سے بات نہیں کرنی آپ نے پرومس کیا تھا کہ کل آپ آؤ گے لیکن آپ نہیں آئے اب میں آپ سے کٹی ہوں)،... معصوم پری کا شکوہ سنتے،اس پندرہ سالہ لڑکے نے

.... مسکراہٹ دبائی تھی،

دن کے دو بج رہے تھے وہ دونوں گارڈن میں سب سے چھپ کر بیٹھے تھے ،اور ایسا روزانہ ہی ہوتا تھا لیکن کل وہ لڑکا کسی کام کی وجہ سے نا آسکا تھا اور وہ شہزادی اس بات پر ناراض تھی، جسے منانا اس لڑکے کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او میری پری مجھ سے ناراض ہے، کئی بات نہیں میں یہ چاکلیٹ کسی اور کو دے دیتا ہوں،..... گارڈن کی نرم گھاس پر نیم دراز ہوتے اس لڑکے نے اپنے ہاتھ میں کئی چاکلیٹس پکڑے اس کے سامنے کرتے چار سالا بچی کو دیکھتے ہوئے بظاہر سنجیدگی سے کہا تھا لیکن من ہی من میں وہ قہقہہ لگا رہا تھا کیونکہ جو ہونا تھا اسے اس بات کا اچھی طرح سے اندازہ تھا۔۔۔

میں نالاڈ ہوں توتا ہوا لیتن یہ توتالی میلی ہیں، توتہ آت تی ہر چیڈ پل میلا حت ہے (میں ناراض ہوں تو کیا ہوا لیکن یہ تو ساری میری ہیں، کیونکہ آپ کی ہر چیز پر میرا حق ہے)،.....اس معصوم پری کی بات پر اس لڑکے کا دل بے ساختہ ڈھرکا تھا، وہ پندرہ سال کا تھا، محبت جیسے جذبے سے قطعی انجان تھا لیکن اپنی معصوم پری کو دیکھتے ہی اسکا دل بے قابو ہو جاتا تھا۔۔۔

ہاں میکس کی ہر چیز پر فیری کا ہی تو حق ہے،...اسکے کھلے بال بگاڑتا وہ چاہت سے بولا تھا، جبکہ وہ معصوم فیری چاکلیٹ کھاتے ہوئے کھلکھلائی تھی۔۔۔

آت تل تونی آئے تے ؟؟؟ چاکلیٹ کھاتے ہوئے اس ہری آنکھوں والی فیری نے معصومیت سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسکے سوال پر میکس سیدھا اٹھ بیٹھا تھا اور اپنے رومال سے اسکا چہرہ صاف کرنے لگا تھا، وہ اسے یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ اسکے باپ نے ہی اسے یہاں نا آنے کے لیئے باہر گارڈز کی فوج جمع کر رکھی تھی جنہیں وہ کل تو نہیں لیکن آج ضرور چکما دے کر یہاں پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میری معصوم فیری،... میکس کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا جس کا اظہار .....اس نے اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر کیا تھا،

او معشوم فیلی تے معشوم میک،....اس نے بھی کھلکھلاتے ویسا اظہار کیا تھا۔۔۔

جسکی مترنم بھری کھلکھلاہٹ میں میکس کی کھلکھلاہٹ بھی شامل ہوئی تھی۔۔۔

میکس!!!!رانٹگن کی پکار میکس کو ماضی کی حسین دنیا سے واپس کھینچ لائی تھی۔۔۔۔

اپنی فیری کی یادوں میں خلل پڑنے پر اس نے اپنی براؤن سرخ آنکھیں وا کرتے انہیں دیکھا تھا جو اسکے سر پر کھڑے سلیپنگ ڈریس میں ملبوس اسے تعجب بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے، شاید یہ تعجب اسکی اکیلے میں ہنسی کی وجہ سے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی کام تھا آپ کو!!!!رانٹگن کو دیکھتے ہی اسکے تاثرات خود بخود تن سے گئے تھے، اپنی شرٹ جھاڑتے وہ اٹھتا انکے روبرو ہوا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے تنے تاثرات کو ملاحظہ کرتے رانٹگن نے اپنے لب بھینچے تھے

۔۔۔۔

پارٹی کے بعد تو وہ مزید اکھڑ مزاج ہو گیا تھا ایسا رانٹگن کا ماننا تھا۔۔۔

اگر آپ کو کچھ کہنا نہیں تھا تو یہاں تک آنے کی کیا تک بنتی تھی ؟؟،...اپنی جیبوں کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ انکی خاموشی پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا،۔۔۔

کچھ کہنا نہیں تھا صرف پوچھنا تھا کہ جس مقصد کے لیئے تم یہاں آئے ہو وہ پورا ہوا یا نہیں،...رانٹگن کا لہجہ سنجیدگی سے بھرپور تھا،انکی بات پر میکس نے ہنستے ہوئے اپنا سر جھٹکتے اپنے ناک کی ہڈی سہلائی تھی، جبکہ رانٹگن

سنجیدگی سے اسکی حرکتوں کا جائزہ لے رہا تھا جسکی حرکتیں صاف اپنا مذاق اڑاتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اسے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر رانٹگن ، میرا مقصد کیا ہے اور مجھے کب اسے پایہ تکمیل تک پہچانا ہے ، یہ آپکا سر درد نہیں ہے ، ہر کام اپنی مرضی سے کرنے کا عادی ہوں ،، اینی وے آپ بس مجھے یہ بتایئے کہ کبھی آپ نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ وہ کون ہیں ؟؟ ، کہاں سے ہیں ؟؟ آخر وہ آپکے ہی پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں ، ؟؟؟ میکس کی پراسرار باتیں اور مسکراہٹ نے انکے گرد خطروں کے الارم بجانا شروع کر دیئے تھے ، یک دم انہیں کسی خوف نے آگھیرا تھا ، جسکا اندازہ میکس کو بخوبی تھا ۔۔۔۔۔۔

ککیا مطلب ، ؟؟ تتم انہنیں جانتے ہو ؟؟ اسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ صاف اسکے ڈر کا پتا دے رہی تھی ، جبکہ کنپٹی سے پسینہ نکلتا گردن میں جذب ہوا تھا ۔۔۔۔۔

صرف میں نہیں آپ بھی انہیں جانتے ہیں مسٹر رانٹگن، دشمن آپکے بہت قریب ہیں لیکن افسوس آپ انہیں پہچاننے سے عاری ہیں،... وہ انکے کان میں سرگوشی کرتا انکی کنپٹی سے نکلتے پسینے کو استہزایا نظروں سے کہتا اندر جانے والے راستے کی طرف بڑھا تھا لیکن یک دم بغیر مڑے ٹھہر سا گیا تھا

--

جلدی کیجیئے گا مسٹر رانٹگن یہ نا ہو انہیں پہچانتے پہچانتے آپکی عمر گزر جائے ،... انہیں ساکت فکروں کے جہان میں اکیلا چھوڑتا وہ چلا گیا تھا

****

حقیقت تو تم بھی اپنی نہیں پہچانتے میکس ول، تم کون ہو؟ کس کا خون ہو؟، افسوس آج تک یہ جاننے کی کوشش ہی نا کی کہ اس جرمن نام (میکس

ول)ہونے کے باوجود تمہارے نقوش جرمنوں کی بجائے پاکستانیوں سے کیوں ملتے ہیں، مجھے انتظار ہے اس دن کا جب تمہیں تمہاری اصلیت پتا چلے گی لیکن یہ اصلیت تمہارے لیئے آگاہی قیامت ہو گی،...اپنے سیکریٹ روم میں وہ صوفے پر گرا اپنی آنکھوں کے پردے پر میکس کا خوبرو چہرہ دیکھتے ہوئے افسوس کے ساتھ بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرل ملک کو کچھ سپیس دینے کے لیئے اس نے روم میں تنہا چھوڑ دیا تھا،تا کہ وہ اس نئے ماحول کو مینٹلی قبول کر سکے۔۔۔

وہ صوفے پر وایسی ہی حالت میں لیٹا تھا جب اسکے دماغ نے ریڈ (خطرے) سگنل دینا شروع کر دیئے تھے،اسے اچانک سے گھبراہٹ ہونا شروع ہوگئی تھی۔۔۔وائلڈ ایگل گھبراہٹ میں اپنا سینہ مسلتے ہوئے صوفے سے جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

ڈول،... وائلڈ ایگل لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا اس نے اپنے جادو کی مدد سے معصومہ کے بارے میں انفارمیشن لی تھی لیکن ملنے والی انفارمیشن اسکے قدموں سے زمین کھینچ لے گئی تھی،------

****

وائلڈ ایگل کی طرف سے ایک خبر ملی ہے بوس، شاید یہ خبر آپکے بہت کام آسکتی ہے،... ویبر کی پر اسرار جرمن لہجے میں کہی گئی بات پر رانٹگن چونکا تھا، اس نے ہی ویبر کو کچھ دن پہلے وائلڈ ایگل کی جاسوسی پر لگایا تھا، اس دن میکس کی گئی پر اسرار بات نے اسے وائلڈ ایگل کے بارے میں پتا لگوانے پر مجبور کر دیا تھا اور آج کل وہ اسی مشن پر لگا ہوا تھا، لیکن رانٹگن کو یہ اندازہ

نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی اسے کوئی خبر سنانے آجائے گا

وایسے بھی کئی دنوں سے وائلڈ ایگل کی جانب سے مسلسل خاموشی چھائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے رانٹگن ہر چیز کھلے عام کر رہا تھا آج بھی وہ اپنے اڈے پر موجود تھا جہاں سے ڈر گزاور اسلحہ پاکستان سپلائی کیئے جانے تھے

یہ اڈا شہر سے بہت دوری پر تھا جہاں بہت سے ناجائز کام کیئے جاتے تھے، وائلڈ ایگل کی تباہیوں کی لپیٹ میں صرف یہ اڈا ہی رہ گیا تھا جو ابھی تک صیح سلامت تھا پورے اڈے پر جگہ جگہ کئی اسلحہ تھامے گارڈز کھڑے تھے جنہیں نگرانی کے لیئے مقرر کیا گیا تھا------------

ڈرگز کے سپلائی کیئے جانے والے ڈبوں کی گنتی کرنے کے بعد رانٹگن نے ویبر کو ٹیبل کے گرد رکھی چیئر پر ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اور خود بھی اسکے سامنے ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ایسا کونسا وائلڈ ایگل کا راز تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے ویبر جو تم اتنا اتاولے ہوتے یہاں پہنچ گئے،....گلاس میں ڈرنک بھرتے ہوئے رانٹگن نے لیفٹ ایبرو اٹھاتے طنزیہ کہا تھا۔۔۔

خبر ہی ایسی تھی بوس کہ انتظار ہی نا ہوا،...جوش سے کہتے ساتھ اس نے وائن کا گلاس منہ کو لگایا تھا۔۔۔

بولو،....رانٹگن نے بے نیازی سے یک لفظی کہتے وائن کو اپنے حلق میں انڈیلا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو یاد ہے جو فائق یزدانی کی فیملی میں دو لڑکیاں انکے ساتھ آئی تھیں ؟؟،....ویبر کی یاد دھیانی پر مشروب پیتے رانٹگن کی آنکھوں کے پردے پر

وہ ہری آنکھیں لہرائی تھیں جس نے اسے کئی دنوں تک بے چین کیئے رکھا تھا۔۔۔۔

وہ ہری آنکھوں والی تو اسے بھولی ہی نا تھی لیکن دوسری والی اسے سرے سے ہی یاد نا تھی۔۔۔۔

جبکہ دروازے سے اندر آتا وجود اس ذکر پر ٹھٹک کر دروازے کی اوٹ میں ہوا تھا۔۔۔۔

ہاں، یاد ہیں، شاید وہ فائق یزدانی کے بہت قریبی رشتہ دار تھے،، ایک منٹ وائلڈ ایگل کی خبر سے اس بات کا کیا لینا دینا،.... بات کرتے ہوئے آخر میں رانگن نے ٹھٹک کر استفسار کیا تھا۔۔۔

دروازے کے اس پار کھڑا وجود بھی سراپا سماعت ہوا تھا۔۔۔۔

سارا کنیکشن ہی تو ان سے ہے بوس، ہاہاہاہا،.. کہتے ساتھ ہی اس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

پہیلیاں مت بجھواؤ ویبر، سیدھی بات پر آؤ،... رانٹگن نے درشت لہجے میں کہا تھا۔۔۔

رانٹگن کی بے چینی کا ویبر نے بڑی باریک بینی سے جائزہ لیا تھا یہ وہی شخص تھا جو پہلے بے نیاز بنا ہوا تھا لیکن اب اسکی بے چینی ویبر کو مزہ دے رہی تھی۔۔۔۔

فائق یزدانی نے یہ تو کہا تھا کہ وہ انکی بچیاں ہیں لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ وہ اسکی دوست کی بچیاں ہیں، پرل ملک اور حورین لغاری،... ان ناموں پر رانٹگن کا چہرہ فق پڑا تھا،۔۔۔

کیا نام لیا تم نے،... اپنے تاثرات پر قابو پاتے رانٹگن نے اپنے کانپتے ہاتھوں میں تھامے گلاس کو ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔

پرل ملک اور حورین لغاری،... رانگن کی حالت سے بے نیاز ویبر نے دوبارہ دہرایا تھا۔۔۔۔

پہلے جو کچھ شک سا ہوا تھا اب یقین میں بدل گیا تھا،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی بات جاری رکھو،.... اپنے سرخ چہرے پر اپنے کانپتے ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ لرزتے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

رانٹگن کی حالت پر اب ٹھٹکنے کی باری ویبر کی تھی جو اسکا سرخ چہرہ،اور کانپتے ہاتھ دیکھتے فکر مند ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہو بوس؟اپنی چیئر سے یک دم اٹھتے ویبر نے تفکر سے استفسار کیا تھا۔۔۔۔

اپنی بات جاری رکھو ویبر،.... رانٹگن کے کچھ بھی بولنے سے پہلے میکس اندر آتا دھاڑا تھا،اس کی حالت کسی پھڑ پھڑاتے پرندے کی جیسی تھی، جو اچانک قید ہونے پر مچلنے لگتا ہے، وہ اسکی فیری تھی یہ الحام تو اسے اسی دن

پارٹی میں ہو گیا تھا، لیکن اب وائلڈ ایگل کے ذکر کے ساتھ اپنی فیری کا ذکر اسے بہت سے وسوسوں میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔،

میکس کی آمد نے جہاں ویبر کو بوکھلانے پر مجبور کر دیا تھا وہی رائٹگن چیئر پر گر سا گیا تھا، اسکے اتنے سالوں کی چالوں کا یہ نتیجہ نکلا تھا کہ پرل ملک گھوم پھر کر وہی اسکے بیٹے کی زندگی میں دوبارہ شامل ہو گئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

...پرل مل،

اسکا نام اپنی زبان سے مت لو ویبر،... وائن کا گلاس ٹیبل سے اٹھا کر دیوار پر مارتے ہوئے میکس پھر سے ڈبل آواز میں غرایا تھا، اسکی کنپٹی کی رگیں اس قدر سلگ گئی تھیں کہ ایسا لگتا تھا جیسے پھٹنے کے قریب ہوں جبکہ آنکھیں خون برسانے کے درپر تھیں۔۔۔۔۔۔۔

اسکے ڈھارنے پر ویبر سہم گیا تھا یہ سیچوایشن اسکی سمجھ سے باہر تھی کہ میکس کی اس جنونی حالت کے پیچھے وجہ کیا ہے آج تک اس نے میکس کو اتنا جنونی نہیں دیکھا تھا جو بند آنکھوں سے اپنی کنپٹی کہ رگیں سہلاتا تیش بھری آنکھوں سے رانٹگن کو دیکھ رہا تھا جسکی نظریں زمین پر نجانے کیا تلاش کر رہی تھیں۔۔

ان دونوں باپ بیٹے کی حالت اب ویبر کو خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں اپنے یونی ٹرپ پر آئی ہیں، دونوں کی فیملی کا یزدانی فیملی کے ساتھ گہرے مراسم ہیں جسکی وجہ سے وہ دونوں یزدانی پیلس میں ہی ٹھہری تھیں، کئی دنوں پہلے ہی وہ سب بلیک فاریسٹ وزٹ کرنے گئے تھے،...

میکس کی سرخ نظروں کا رخ خود کی جانب پاتے وہ سہمی آواز میں بولنا شروع ہوا تھا لیکن بات کے آخر میں اسکا سفید پڑتا چہرہ دیکھ وہ یک دم خاموش ہوا تھا۔۔۔۔

بلیک فاریسٹ نام پر میکس کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تھا، اس نے جلدی سے اپنی شرٹ کے آگے کے دو بٹن کھولتے اپنا چوڑا سینہ مسلا تھا اور کھلی کھڑکی کی طرف کھڑا ہو کر گہرے سانس بھرنے لگا تھا، رانٹگن کی بے چین نظریں میکس کی پشت کی جانب اٹھی تھیں،۔۔۔۔۔۔

وہ سب گئے تو ساتھ تھے لیکن واپس ساتھ نہیں آسکے،... میکس کی جنونی حالت ملاحظہ کرتے ویبر نے ڈرتے ہوئے اپنی بات کی تکمیل کی تھی، اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ساری بے چینی یہ عاشقوں جیسی حالت ان دونوں لڑکیوں سے منسلک تھی۔۔۔۔

کلکیا مطلب تمہارا؟؟،.... پیرس کو اپنی انگلی کے اشارے پر نچانے والا آج وہ کہیں سے بھی ریون نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

وہ جلدی سے ویبر کی طرف بڑھتا دیوانگی کے عالم میں بولا تھا اسے اپنی ہی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی، تو کیا اسکے گناہوں کی سزا

اسکی فیری کو ملنے والی تھی، براؤن آنکھیں نم ہوئی تھیں لیکن پھر بھی وہ خود پر کنٹرول کر رہا تھا کم از کم وہ اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اطلاع کے مطابق وہ دونوں لڑکیاں وائلڈ ایگل کی گرفت میں چلی گئی ہیں، جبکہ باقی سب انہیں ڈھونڈ نا پانے کی وجہ سے واپس پاکستان چلے گئے ہیں، .... کوئی دھماکہ تھا جو میکس کی پوری ذات کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اسکا پورا وجود برف کی مانند ٹھنڈا پڑ گیا تھا، وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا، بچپن کی یادیں کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے پردے پر چلتی جا رہی تھی۔۔۔

آہ ہہہہ،... اپنے بال نوچتے وہ یک دم کرب وہ اذیت سے چیخا تھا اسکی چیخ پورے اڈے پر گونجی تھی، کرب سے چیختے اس نے اپنا ہاتھ سائیڈ پر رکھی ٹیبل پر دے مارا تھا اور یہاں ہی اسکے جنون و وحشت کی بس نا ہوئی تھی اس ہال نما کمرے میں رکھی ہر چیز کو اس نے تباہ و برباد کر دیا تھا حتیٰ کہ وہ سارے ڈرگز کے ڈبے بھی جس کی سپلائی آج شام ہونی تھی جبکہ رانگن یہ

سب برداشت نا کرتا نکل گیا تھا، جب تک وہ اپنی گاڑی تک نہیں پہنچا تھا میکس کی چیخیں کسی ہتھوڑے کی طرح اسکی سماعتوں پر برستی رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

سب کچھ برباد ہو گیا ویبر، سب کچھ برباد ہو گیا، ایہہ،... کہتے ساتھ اس نے دوبارہ اپنا ہاتھ ٹیبل پر دے مارا تھا لیکن تب وہ رکا نہیں تھا مسلسل ضربیں لگا تار ہا تھا، اسکے ہاتھ سے نکلتے خون کے چھینٹے ہر جگہ پھیل گئے تھے۔۔
ویبر دروازے کے ایک طرف کھڑا اپنی آنکھوں میں خوف وہراس لیئے میکس کا پاگل پن دیکھ رہا تھا جو کبھی چیخ رہا تھا تو کبھی اذیت سے قہقہے لگا رہا تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کے پاس جاتا اور اسے رام کرنے کی کوشش کرتا۔۔۔
بالآخر آدھے گھنٹے بعد اس بپھرے طوفان میں کچھ خاموشی واقع ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کے وسط میں وہ گھٹنوں کے بل بیٹھتا چلا گیا تھا، بلیک بال ماتھے پر بکھر سے گئے تھے جبکہ سرخ و سفید چہرہ پسینے و آنسو کی ملی جلی آمیزش سے سے تر تھا۔۔۔

ڈارک براؤن آنکھوں میں تکلیف، کرب، اور غصہ پتا نہیں کیا کیا لہرا رہا تھا، زخمی ہاتھوں سے خون رستا فرش کو رنگ رہا تھا لیکن وہ ہر چیز سے بے نیاز بن گیا تھا۔۔

وہ کل بھی خالی ہاتھ رہ گیا تھا اور آج بھی، کچھ بھی تو اسکے پاس باقی نا بچا تھا

،۔۔۔۔۔۔۔۔

کب ہوا یہ ؟؟؟ اپنی نظریں زمین پر ٹکائے میکس نے خالی پن سے استفسار کی تھا

۔۔۔۔۔

پارٹی کے اگلے روز،... میکس کے لہو رنگ ہاتھوں پر نظریں جمائے ویبر نے جھجھکتے ہوئے کچھ خوف سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مطلب ایک ہفتہ ہو گیا اور میں انجان تھا،... اپنے زخمی ہاتھوں کو گھرچتے میکس نے کھو کھلا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا...

کچھ پل یوں ہی خاموشی کی نظر ہو گئے تھے جب میکس اپنے چہرے پر سرد تاثرات سجاتا وہاں سے اٹھتا نکلتا چلا گیا تھا....

اسکے جانے کی بعد ویبر اپنی اٹکی ہوئی سانس بحال کرتا چیئر پر گرسا گیا تھا

....

وہاں سے نکلنے کے بعد میکس کا رخ اپنے اپارٹمنٹ کی طرف تھا راستے میں انتہا کی ریش ڈرائیونگ کی وجہ سے کئی دفعہ اسکا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا...

اپارٹمنٹ میں اپنی گاڑی پارک کرتا وہ اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھا تھا..

لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھتا چلا گیا تھا...

اسکی ڈارک براؤن لہورنگ اذیت بھری آنکھوں پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں جو کسی ریاست کی شہزادی کا لگ رہا تھا۔ پورا کمرہ لائٹ پرپل کلر سے ڈیکوریٹڈ تھا جہاں پوری دنیا کی خوبصورتی سمائی ہوئی تھی، کمرے کی وسط میں لٹکا خوبصورت فانوس اپنی چمکیلی روشنی بکھیر رہا تھا، ڈم لائٹ کی وجہ سے کمرہ خوابناک منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

چاروں طرف دیواروں پر ایک چار سالہ بچی اور پندرہ سالہ بچے کی تصوریں لگی ہوئی تھیں جہاں کہیں وہ ہنس رہے تھے کہیں وہ کھیل رہے تھے غرض ہر تصویر فوٹو گرافر کی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ہر ایک تصویر کو دیوانگی کی عالم میں دیکھ رہا تھا، چودہ سال گزر گئے تھے لیکن آج بھی وہ وہی کھڑا تھا جہاں چودہ سال پہلے ایک بچا کسی اپنے کے کھو جانے کے ڈر سے سہما کھڑا تھا۔۔۔

لب ساکت تھے تو دل و دماغ میں طوفان برپا تھا۔۔۔

یااللہ میرے گناہوں کی سزا میری محبت کو میرے عشق کو مت دینا ورنہ میں مر جاؤں گا، ختم ہو جاؤں گا۔۔۔ اپنے چکراتے سر کو اپنے ہاتھوں میں تھامے میکس لڑکھڑاتی زبان میں روتے ہوئے بولا تھا، خدا کا نام لیتے ہی اسکا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

زندگی میں وہ چودہ بار رویا تھا اور روتا بھی ایسے کہ آسمان بھی رو پڑتا تھا ہر ایک سال بعد جب اسکی فیری کی سالگرہ ہوتی تھی تو وہ ایسے ہی روتا تھا

۔۔۔

زمین پر گرا وہ مسلسل رو رہا تھا، کمرے کی تنہائی و خاموشی میں اسکے سسکنے کے آوازیں خاموش دیواروں کو بھی اپنے غم میں شامل کر رہی تھیں

۔۔۔۔

یک دم ساکت فضا میں مؤذن کی پیار بھری آواز ماحول میں خوشبو بکھیر گئی تھی، اور اس خوشبو نے میکس کو اپنے حصار میں لینا شروع کر دیا تھا

۔۔۔۔۔

اللہ ھوا کبر اللہ ھوا کبر

اللہ سب سے بڑا ہے

اشھد واللہ الہ ہ ال اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وہ کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں مؤذن کے پیچھے دوہراتا جارہا تھا، دل ودماغ خاموش ہو گئے تھے ایک گونا سکون اسکے پورے وجود میں پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔۔

اشھد وان محمد ر رسول اللہ

میں گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالٰی کے آخری نبی اور رسول ہیں

حی الل صلاح

آؤ نماز پڑھنے کے لیئے

میکس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے۔۔

حی الل فلاح

آؤ نجات پانے کے لیئے

اللہ ھوا کبر اللہ ھوا کبر

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

لا الہ ہ ال اللہ

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے

آذان ختم ہوتے ہی وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں اٹھتا واشروم کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بیسن پر جھکتے اس نے اپنے ہاتھ دھوئے تھے۔

میک آت نماد پلھتے ہو (میک آپ نماز پڑھتے ہو)؟؟ مؤذن کی اذان کے بعد فوراً معصومیت لیئے سوال داغا گیا تھا۔۔۔

میکس جو اپنی فیری کی طرف ہی متوجہ تھا، اسکے سوال پر چونکا تھا لیکن پھر اپنا سر نامیں ہلا دیا تھا،

جبکہ اس انکار پر پرل کا چہرہ لٹکا تھا، جسے دیکھ میکس کو افسوس ہوا تھا، وہ حیران بھی ہوا تھا کہ آج پرل یہ سب کیوں پوچھ رہی ہے کیونکہ پہلے اس نے کبھی بھی ایسے سوال نہیں کیئے تھے۔۔۔۔

میری فیری اس میں اداس ہونے والی کیا بات ہے، اچھا یہ سب چھوڑو چلو میں تمہیں آج آئسکریم کھلا کر لے آتا ہوں،...پرل کو اداس نے دیکھ پاتے ہوئے میکس نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے کھڑا ہوتے کہا۔۔۔۔۔
نی مدھے نی تھانا (نہیں مجھے نہیں کھانا)،...اداسی کے سنگ کہتے اس نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ کھینچ لیا تھا جس پر میکس کا دل تڑپ اٹھا تھا آنکھوں میں تڑپ کی چمک لیئے وہ گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھ گیا تھا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔

فیری کیا ہوا ہے ؟؟ مجھے بتاؤ تمہیں پتا ہے نا میں تمہیں ایسے اداس نہیں دیکھ سکتا،... میکس کے پوچھنے کی دیر تھی کہ اس فیری کی ہری آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جمع ہو گئے تھے،...

فیری،... وہ اسکے ہاتھوں پر دباؤ بڑھاتے التجائی ہوا تھا.......

آت متلم نی ہو،(آپ مسلم نہیں ہو)؟؟ فیری کی جانب اس سوال کی توقع کم از کم میکس نے تو بالکل بھی نہیں کی تھی،وہ شاکڈ کی سی حالت میں اسے ٹک رہا تھا،...

وہ بچا ضرور تھا لیکن کم عقل نہیں جو اپنی فیری کی بات نا سمجھ پاتا اسکا ذہن ایک سمجھدار مرد کی طرح تھا،جو فوراً بات کی تہہ تک پہنچ جاتا تھا...

کسی نے کچھ کہا ہے کیا فیری؟؟ شاکڈ سے نکلتے اس نے نرمی سے استفسار کیا تھا البتہ ہاتھ اس نے اب تک نا چھوڑے تھے...

مدھے زرنے تاتے آپ غیل متلم ہو جب تے میں متل ہوں ات لیئے آت اول میں دوت نی ہو تکتے، اللہ میاں نالاڈ ہوتے ہیں (مجھے زرنے کہا کہ آپ غیر مسلم ہو جب کے میں مسلم ہوں اس لیئے آپ اور میں دوست نہیں ہو سکتے اللہ میاں ناراض ہوتے ہیں)۔۔ پرل زرداد کی باتیں یاد کرتی روتے ہوئے اسے سب بتاتی چلی گئی، جسے سنتے میکس کا دل اس زرداد یزدانی کا قتل کر دینے کو چاہا جو ہمیشہ اسکی فیری کو اسکے خلاف کرنے کی سازشیں کرتا رہتا تھا۔۔۔

تو میری فیری اب کیا چاہتی ہے؟۔۔۔ وہ جواب جانتا تھا لیکن پھر بھی یاسیت سے استفسار کیا گیا تھا۔۔۔

آت میلے جیسے ہو داؤنا تو پھل اللہ میاں نالاڈ بھی نی ہوندے (آپ میرے جیسے ہو جاؤنا تو پھر اللہ میاں بھی ناراض نہیں ہونگے)۔۔۔ چہکتے ہوئے اپنی خواہش بتائی گئی تھی، جبکہ اسکی چہک میکس کو افسردگی سے آسودگی میں کھینچ لائی تھی۔۔۔

وضو کرنے کے دوران اسکی آنکھوں سے آنسو مسلسل کسی بوچھاڑ کی طرح برس رہے تھے۔۔۔۔

واشروم سے نکلتے اس نے کبرڈ میں سے جائے نماز نکالی تھی جبکہ رومال نکالتے اسے فولڈ کرکے اپنے سرپر باندھا تھا،۔۔۔۔۔۔۔۔
اگر میری فیری کی یہی چاہ ہے تو میک کا فرض ہے کہ وہ اسے پورا کرے ،... میکس کی دلنیشینی کو سمجھے بغیر وہ معصوم کلی کھلکھلائی تھی۔۔۔۔۔۔
آت آڈتے فاتِ عالم،... کھلکھلاہٹ کے سنگ اس کلی نے اپنی شہادت کی انگلی اسکے گال پر رکھتے فوراً کہا تھا۔۔۔

کیا مطلب؟؟،... وہ اسکی بات سمجھ نا سکا تھا

۔

بدھو جب متلم ہو دے تو آت تا نام بھی متلم ہو دانا اور نام میں لتھو دی،

فاتِ عالم (بدھو جب مسلم ہو گے تو آپ کا نام بھی مسلم ہو گا نا اور آپ کا نام میں رکھوں گی فاتح عالم)،.....اس نے کسی سمجھداری دادی کی طرح سمجھایا تھا۔۔۔

فاتح عالم،... میکس کے لبوں سے یہ الفاظ بڑی دقت سے نکلے تھے،۔۔۔

اور یہاں سے شروع ہوا تھا میکس ول سے فاتح عالم تک بننے کا سفر، اسکے سفر کا آغاز عشق مجازی سے ہوا تھا لیکن اختتام عشق حقیقی تک کا ہونا تھا،

۔۔۔۔

وہ شاید پہلا بچہ تھا جسے ابھی عشق کے معنی بھی پتا نہیں تھے لیکن اپنے وہی عشق کی خاطر اس نے اپنا مذہب، اپنا نام اور اپنی پہچان بدل ڈالی تھی،۔۔۔

سجدے کی حالت میں گرے وہ اپنے رب کے حضور رو رہا تھا اپنے رب کے راستے سے بھٹک جانے کی وجہ سے وہ سسکیاں بھر رہا تھا،۔۔۔

فاتح عالم مومن تھا تو بھٹک گیا تھا، وہ مومن تھا تو اپنی پہچان کو لوٹ آیا تھا

پندرہ برس پہلے بھی وجہ عشق تھا تو پندرہ برس بعد بھی وجہ عشق تھا۔۔۔۔

خاموش کمرے میں گونجتی اسکی سسکیاں اسکے عشق کی گواہ بن رہی تھیں

وہ آنسو عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں کے لیئے تھے۔۔۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں کہ ہزاروں سجدے تڑپ)

(رہے ہیں میری جبینِ نیاز میں

****

ایک محبت تھی ایک عشق تھا تو دوسرا جنون تھا، تینوں ہی ایک مخصوص فرد

کے لیئے تھے۔۔۔۔

تو جیت کس کا مقدر ٹھہرنے والی تھی۔۔

کیا اس بار بھی محبت نے اپنی قربانی دینی تھی، کیا عشق نے بھی اب کی بار انتظار کرنا تھا کیا اس بار بھی اسکا مقدر ہجر ٹھہرنا تھا۔

تو کیا جنون نے بھی اس بار اپنے مقدر میں جیت لکھوانی تھی،۔۔

****

THE END